بسم الله الرحمن الرحيم

کامل الزیارات

تالیف

ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ القمی

متوفی (۳۶۸ھ)

مترجم

سید اقرار حسین زیدی

(ایم اے عربی۔ عربی فاضل)

پبلیشر

ولایت مشن پبلیکیشنز

E-Mail-info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

Contact : 0346-3233151(karachi),03334570593(Lahore)

کل الحقوق ، محفوظة ،

نام کتاب 📖 کامل الزیارات

مولف 📖 ابو القاسم جعفر بن محمد

مترجم 📖 سید اقرار حسین زیدی

کمپوزنگ 📖 سید شہر یار کاظمی

سالِ اشاعت 📖 مئی ۲۰۱۱ء

ہدیہ 📖

پبلیشر 📖 ولایت مشن پبلیکیشن (رجسٹرڈ)

Website

www.wilayatmission.com

E-Mail

info@wilayatmission.com

feedback@wilayatmission.com

کتاب ملنے کا پتہ

رحمت اللہ بک ایجنسی

بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی

فون:021-32431577

موبائل:۔0314-2056416

اس کے علاوہ دیگر بُک اسٹالز پر

فہرست مضامین

ھدیہ

ہم اپنی اس ناچیز کوشش کو ہدیہ کرتے ہیں حضرتِ باقرؑ العلوم کی خدمتِ اقدس میں جن کا نامِ نامی محمدؑ اور لقب باقر ہے۔ باقر اس کو کہتے ہیں جو کسی شے کو چیر کر اس میں سے کوئی قیمتی شے نکالے۔ میرے مولاؑ نے بھی علم کی دبیز تہوں کو چیر کر اس میں سے حقائق کے آبدار موتی نکالے اور خلقِ خدا کو مالا مال کر دیا۔ ہم نے بھی انہی کی عطا کی ہوئی توفیق سے، اُن کی امداد سے، ان کی تائید سے اور انہی کے احسان و کرم سے کوشش کی ہے کہ تاریخ کے سینے کو چیر کر علم کے اُن خزانوں کو برآمد کریں جنہیں صدیوں سے علمی جاگیرداروں نے لوگوں سے چھپا رکھا تھا تاکہ لوگ اپنے مالکوں کے بارے میں غور و تدبر کر ہی نہ سکیں کیونکہ غور و تدبر کی بنیاد علم ہوتا ہے اور علم وہ حاصل کر نہیں سکتے تھے کیونکہ اس پر بہت سے سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے خطرات مول لئے اور ان سانپوں کے ہوتے ہوئے وہ خزانے نکال لائے۔ اب یہ آپ کا فرض بنتا ہے کہ اِس خزانے کے ایک ایک نقطہ پر تدبر کریں، اِس کی روح تک پہنچیں اور پھر اس روح کو اپنی روح میں سمو لیں اور حقائقِ دین تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

وما توفیقی الّا باللّٰہ العلیّ العظیم

امامؑ الکلام

یہ کتاب ’’کامل الزیارات‘‘ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے علم و محبت و معرفت کا وہ خزانہ ہے جس سے بعد میں آنے والے تمام علماء نے خوشہ چینی کی ہے اور زیارات کی جتنی بھی کتابیں بعد میں آئیں اُن سب کا سر چشمہ یہی کتاب ہے۔ یہ کتاب ۳۶۸ ھ میں مرتب کی گئی تھی اور آج تک تشنگانِ معرفت کی پیاس بجھا رہی ہے۔ اس کی لطافت و بلاغت کا اندازہ تو آپ کو اسی وقت ہوگا جب آپ اسے پڑھیں گے۔ یہاں ہمارا مقصد چند اشکالات کو رفع کرنا ہے جو ناواقفوں کے اذہان میں جنم لے سکتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ غیر معصوم کے کلام میں اکثر و بیشتر اختلاف و تضاد ہوا کرتا ہے اور ان میں سے جو کم ظرف ہوتے ہیں وہ اپنے تضادات کا جواز کلامِ معصومؑ میں تلاش کیا کرتے ہیں اور عام لوگوں کو یہ تاثر دیا کرتے ہیں کہ معصومینؑ کے کلام میں بھی تضاد ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ بے وقوف نہیں ہوتے بلکہ عیّار و مکّار ہوتے ہیں اور اپنے عیوب پر پردہ ڈالنے کیلئے معصومینؑ پر بھی بہتان باندھنے سے گریز نہیں کرتے۔ حالانکہ ہر مومن اس بات سے واقف ہے کہ معصومؑ لسان اللہ ہوتا ہے اس لئے اس کے کلام میں تضاد ماننے کا مطلب دراصل اللہ کے کلام میں تضاد ماننا ہے جبکہ از روئے قرآن اللہ کے کلام میں تضاد محال ہے کیونکہ تضاد دلیل باطل ہوتا ہے۔ اس لئے معصومؑ کے کلام میں تضادات ڈھونڈنا کفر کی حدود کو چھو لینا ہے اور ایسا کرنے والے کی خباثتِ فکری کا پردہ چاک کر دیتا ہے۔

کلامِ معصومؑ کے مطالعے کی بنیاد اگر محبت و معرفت نہ ہو اور انسان محض اپنا وزن بڑھانے کیلئے اس کا

مطالعہ کرتا ہو تو اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا بلکہ وہ شیطانِ رجیم کو ایک سنہرا موقعہ فراہم کرتا ہے کہ وہ شکوک وشبہات کا بیج اس کے دل میں بودے جس سے نہ صرف وہ برباد ہو بلکہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی گمراہی کا شکار ہو جائیں۔ اسی شبہ کو رفع کرنے کیلئے یہ چند سطور تحریر کی جارہی ہیں تا کہ اس کتاب کے قارئین دلجمعی اور یقین واعتماد کے ساتھ اس کا مطالعہ کرسکیں۔

اصل بات یہ ہے کہ کلامِ معصومؑ کا مطالعہ کرنے سے پہلے اس بات کا اندازہ لگانا ضروری ہوتا ہے کہ آپؐ کا مخاطب کون ہے کیونکہ انبیاءؑ اور ائمہؑ اس بات پر مامور ہیں کہ لوگوں سے ان کی عقول اور ان کے ظرف کے مطابق گفتگو کریں۔ معصومؑ جانتا ہے کہ پوچھنے والا جو سوال پوچھ رہا ہے اس کا اصل مقصد کیا ہے اور اُسی لحاظ سے وہ اسے جواب دیتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ ان کا کلام قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے اور چونکہ قرآن کی ہر آیت کے ستّر ظاہر اور ستّر باطن ہوتے ہیں۔ اس طرح معصومؑ کیلئے ہر آیت کے بارے میں ایک سو چالیس جوابات دینا ممکن ہوتا ہے اور وہ ایک سائل کو اس کے ظرف کے مطابق کوئی ایک جواب دیتے ہیں اور دوسرے سائل کو اس کے ظرف کے مطابق کوئی دوسرا جواب دیتے ہیں۔ مثلاً اس کتاب میں آپ کو تمام مواقع پر معصومینؑ کا یہ قول ملے گا کہ سب سے افضل عمل زیارتِ قبرِ حسینؑ ہے اور یہی حق ہے لیکن اس کا مقصد دیگر معصومینؑ کی قبور کی زیارت کی اہمیت کو کم کرنا ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ سب کلّنا محمدؐ کے مصداق ہیں بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ حسینؑ مظلوم کی انفرادیت کو اجاگر کیا جائے۔ اس کتاب میں آپ کو ایک حدیث ملے گی جس میں ایک پوچھنے والا امام محمد تقیؑ سے سوال کرتا ہے کہ امام علی رضاؑ کی زیارت افضل ہے یا امام حسینؑ کی زیارت؟ تو آپؑ نے جواب دیا کہ میرے بابا (امام علی رضاؑ) کی قبر کی زیارت کرنا افضل ہے۔ آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کوئی ایسا شخص ہوگا جو زیارتِ امام رضاؑ کو اہمیت نہیں دیتا ہوگا اسلئے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے امامؑ نے اسے ایسا جواب دیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے عام حالات میں افضلِ عمل

نماز ہے لیکن بعض حالات میں والدین کی خدمت کرنا یا کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانا نماز سے زیادہ افضل ہوجاتا ہے دوسرا مسئلہ زیارتِ قبر امام حسینؑ کی شرعی حیثیت کا ہے۔ جن لوگوں کا مذہب قیاس پر چلتا ہے ان کا یہ گمان ہے کہ زیارتِ قبرِ حسینؑ مستحب ہے۔ یعنی کرلو تو اچھا ہے اور اگر نہ کرو تو کوئی حرج نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس شبہے کا بھی ازالہ کردیں اور اس کیلئے ہم اسی کتاب یعنی کامل الزیارات کے باب ۴۳ کی احادیث ۳ اور ۴ پیش کرتے ہیں۔

[۱]۔ ام سعید امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کروگی؟۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو کیونکہ قبر حسینؑ کی زیارت تمام مرد و زن پر واجب ہے۔

[۲]۔ عبدالرحمن بن کثیر امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک آدمی ساری زندگی حج کرتا رہے اور اس نے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کی ہو تو وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے حق کا تارک ہوگا اس لیے کہ حسینؑ کا حق اللہ کے ان فرائض میں سے ہے جو کہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔

تیسرا مسئلہ ثواب کا ہے۔ اس کیلئے ہم اسی کتاب سے دو احادیث پیش کرتے ہیں۔

[۱]۔ حسین بن قمی کا بیان ہے کہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم جو فرات کے کنارے امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب دیا جائے گا جبکہ وہ (زائر) ان کے حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہو تو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

[۲]۔ ابوخدیجہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت تمام اعمال سے افضل ہے۔

چوتھا مسئلہ زیارتِ قبر حسینؑ اور حج کے درمیان فضیلت کا ہے۔ اس مسئلے کا جاننا ہر مومن کیلئے ضروری

ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حج کی آڑ لے کر لوگوں کو زیارت سے روکا جاتا ہے سو اس غلط فہمی کو بھی ہم رفع کئے دیتے ہیں اور اسی کتاب میں درج دو احادیث آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں :۔

[۱] ۔ عبداللہ بن یعفور کا بیان ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے اے فلانی ! (یعنی دوست امام) تم امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟ ۔اس نے کہا جی ہاں ! میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کرتا ہوں تو آپؑ کا چہرہ مبارک جلال سے زرد ہو گیا اور آپؑ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم ! جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت حسینؑ ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز ، روزہ ، حج وغیرہ) ۔اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا زیارت حسینؑ کی اتنی فضیلت ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتا دوں اور ان کی قبر کی فضیلت بتا دوں تو تم حج چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج نہ کرے ۔تیرے لیے افسوس ! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا با برکت حرم حسینؑ کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔

ابو یعفور کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ لوگوں پر اللہ نے بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے اور زیارت حسینؑ کا کہیں ذکر نہیں کیا؟ ۔آپؑ نے فرمایا اگر اس طرح ہے تو یہ (زیارت حسینؑ) ایسی چیز ہے جس کو اللہ نے اسی طرح بنایا ، کیا تم نے میرے جد امیرؑ المومنین کا فرمان نہیں سنا کہ آپؑ نے فرمایا پیر کا باطنی حصہ پیر کے ظاہری حصے سے مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے بہ نسبت ظاہر کے لیکن اللہ نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح فرض قرار دیا ہے ۔نیز کیا تم نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو زیادہ افضل ہوتا کیونکہ وہ حرم ہے مگر اللہ نے اس کو حرم کے باہر رکھا ہے۔

[۲] ۔صفوان الجمال کا بیان ہے کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم حیرہ جاؤ تو کیا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو گے؟ ۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ نے ان کی زیارت کی ہے؟ ۔آپؑ

نے فرمایا بھلا میں کیسے ان کی زیارت نہ کرتا جب کہ اللہ خود ہر شب جمعہ ان کی زیارت کے لیے آتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے، انبیاء، اوصیاء اور افضل الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اترتے ہیں اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔ صفوان نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر ہم تو ہر جمعے ان کی زیارت کیا کریں گے تو کیا ہم اپنے رب کی زیارت بھی کر سکیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! اے صفوان اگر تم اس کا ارادہ کر لو تو تمہارے لیے قبر حسینؑ کی زیارت لکھ دی جائے گی اور یہ بہت عظیم فضیلت ہے، یہ بہت عظیم فضیلت ہے۔

پانچواں مسئلہ امام معصومؑ کی زیارت ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرنا ہے جیسا کہ زائرین ہر امامؑ کی زیارت کی ابتداء اسی جملے سے کرتے ہیں کہ ''میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں''۔ یہ فیصلہ ہم آپؑ پر چھوڑتے ہیں کہ کتنے زائر اپنے امام کے سامنے سچ بولتے ہیں اور کتنے جھوٹ۔ لیکن اس سے قطع نظر آپ اس جملہ کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں اور اسی اہمیت کے پیش نظر یہ لازم ہے کہ ہم انکے حق کو پہچانیں، یہ ایک طویل موضوع ہے جس پر بحث کرنے کا یہ محل نہیں لیکن کم سے کم معرفت یہ ہوگی کہ ہم یہ جانیں کہ انکی امامت منجانب اللہ ہے اور یہ سمجھیں کہ جس امامت کا ہم اقرار کر رہے ہیں اس امامت سے ہم مراد کیا لے رہے ہیں۔ یہ وہ بنیادی سوال ہے جس کا جواب جاننے کے بعد زائر اپنے امامؑ کے حق کی کم از کم معرفت رکھنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب کے حصول کے لئے ہم کوشش کرتے ہیں کہ کم سے کم الفاظ میں امامِ معصومؑ کی دو خصوصیات بیان کر دیں جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کس کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔

خصائصِ امامت:۔

[ا]۔ امامت وہ مقام ہے جس سے اللہ کی ولایت کا ظہور ہوتا ہے، اسی لئے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے'' (اصول کافی)۔ اور اسکے لئے ضروری ہے کہ

آپ اللہ کی ولایت کو سمجھیں اور ولایت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ مواد حاصل کرنے کی کوشش کریں۔صرف اسی صورت میں آپکو یہ دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہوگا کہ ''اے میرے آقا میں آپکے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں''۔بصورتِ دیگر صرف زبانی کلامی اقرار کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوا کرتی۔

۲۔توحید دین اسلام کی بنیاد ہے جس پر ہماری نجات کا دارومدار ہے اور ہمیں یہ جاننا چاہیئے کہ ہمارے لئے توحید جب ظہور کرتی ہے تو امامؑ کی صورت میں کرتی ہے لہٰذا زیارتِ امامِ معصومؑ کیلئے جانے سے پیشتر یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسان توحید کے بارے میں ضروری معلومات رکھے کیونکہ ائمہؑ طاہرین نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ ''ہم توحید کے ارکان ہیں'' (اصول کافی)۔رکن کا مطلب ہے ''ستون'' اور ارکان رکن کی جمع ہے لہٰذا اگر آپ توحید کی معرفت نہیں رکھتے تو اسکا مطلب ہے کہ امامؑ معصوم کی بھی معرفت نہیں رکھتے اور معرفت نہ رکھتے ہوئے قبر امامؑ کے سامنے کھڑے ہوکر یہ دعویٰ کرنا کہ ''میں آپؑ کی معرفت حاصل کرکے آیا ہوں'' امامؑ کے ساتھ جھوٹ اور فریب کے مترادف ہوگا اور جس زیارت کی بنیاد ہی جھوٹ اور فریب ہو اس کی حیثیت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔

یہ ایک مختصر سی گزارش تھی جو انتہائی ضروری تھی۔اب اس کے بعد ہم توقع کرتے ہیں کہ آپ انہی تناظرات میں اِس کتاب اور دیگر کتبِ احادیث کا مطالعہ فرمائیں گے۔انشاءاللہ و انشاءعلیؑ

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

مؤلف کا تعارف

آپ کا نام ابو القاسم جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ القمی ہے آپ فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے اور ان کے ثقہ ہونے پر بھی تمام جید علماء کا اجماع ہے۔نجاشی اپنے رجال میں عنوان قائم کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

ان کے والد کا لقب ''مسلمہ'' تھا وہ سعد کے پسندیدہ ساتھیوں میں سے تھے ابو القاسم ہمارے اور جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے اور فقہ اور حدیث وہ اپنے باپ اور بھائی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے سعد سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں ان سے ہمارے شیخ ابو عبداللہ نے فقہ پڑھی تھی اور انہی سے علم حاصل کیا ان میں ایک جید عالم ومحدث کی تمام صفات پائی جاتی تھیں۔

نجاشی کے بعد علامہ حلی نے ان کی پیروی کرتے ہوئے ان کو ایک جلیل القدر اور ثقہ راوی قرار دیا ہے۔

ابن جو نے لسان المیز ان میں کہا ہے جعفر بن محمد بن جعفر بن موسی بن قولویہ ابو القاسم شیعی قمی کبار شیعہ علماء میں سے تھے وہ بہت مشہور اور معروف ہیں۔

طوسی ابن نجاشی اور علی بن حکم نے شیوخ شیعہ میں شمار کیا ہے اور میزان ان کے شاگرد تھے انہوں نے ان کی بہت توصیف بیان کی ہے اور حسین بن عبداللہ غضائری اور محمد بن سلیم صابونی نے مصر میں ان سے حدیث روایت کی اور سنی ہے۔

عمر بن رضا نے کہا کہ وہ عالم تھے اور انواع علوم میں شریک تھے۔

ان کے وہ مشائخ جن سے وہ اس کتاب میں روایت کرتے ہیں:

وہ اس کتاب میں مشائخ کی ایک جماعت سے روایت لیتے ہیں جن کی ثقاہت اور علم وحیثیت کے متعلق وہ اسکے مقدمہ کی نص بیان کرتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ان کے باپ محمد بن قولویہ جن کا ذکر گزر چکا ہے کہ نجاشی اور علامہ نے کہا کہ وہ سعد کے پسندیدہ ساتھیوں میں سے تھے۔

۲۔ان کے بھائی ابوالحسین جو فہرست نجاشی میں یوں مترجم ہیں کہ علی بن محمد بن جعفر مسرور ابوالحسین ملقب ابوحملہ ہیں انہوں نے حدیث روایت کی اور ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام کتاب فضل العلم و آدابہ ہے۔

۳۔احمد بن ادریس۔

۴۔ابوعلی احمد بن علی بن مہدی۔

۵۔ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی الناقد۔

۶۔احمد بن محمد بن الحسن بن سہل۔

۷۔جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبیداللہ بن موسیٰ بن جعفر۔

۸۔الحسن بن زبرقان الطبری۔

۹۔الحسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ۔

۱۰۔الحسین بن علی الزعفرانی۔

۱۱۔الحسین بن محمد بن عامر۔

۱۲۔حکیم بن داؤد بن حکیم۔

۱۳۔ابوعیسیٰ عبیداللہ بن الفضل بن محمد بن ہلال الطائی البصری۔

۱۴۔علی بن حاتم القزوینی۔

۱۵۔علی بن الحسین السعد آبادی۔

۱۶۔علی بن الحسین بن بابویہ۔

۱۷۔علی بن محمد بن یعقوب الکسائی۔

۱۸۔القاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم الھمدانی۔

۱۹۔محمد بن احمد بن ابراہیم۔

۲۰۔ابوعبدالرحمن محمد بن احمد الحسین العسکری۔

۲۱۔ابوالفضل بن مہران احمد بن سلیمان۔

۲۲۔ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحق بن عمار۔

۲۳۔ابوالعباس محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی محمد بن الحسین ابوالخطاب کا بھانجا۔

۲۴۔محمد بن الحسن بن احمد بن الولید۔

۲۵۔محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار۔

۲۶۔محمد بن الحسن بن مت الجوہری۔

۲۷۔محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری۔

۲۸۔محمد بن عبدالمومن۔

۲۹۔ابوعلی محمد بن ھمام بن سہیل۔

۳۰۔محمد بن یعقوب الکلینی۔

۳۱۔ابومحمد ہارون موسی التلعکبری۔

ان کے تلامذہ اور روایت کرنے والے:

ان سے بڑے بڑے علماء کی ایک جماعت احادیث روایت کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

۱۔احمد بن عبادن۔

۲۔احمد بن محمد بن عیاش۔

۳۔حسین بن احمد بن المغیرہ۔

۴۔الحسین بن عبید اللہ۔

۵۔حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی۔

۶۔ابو الحسن علی بن بلال المهجلی۔

۷۔محمد بن محمد نعمان المفید۔

۸۔ہارون بن موسی التلعکبری۔

۹۔ابن غرور جو ابن عزور سے بھی معروف ہیں۔

۱۰۔محمد بن سلیم الصابونی اس نے ان سے مصر میں سنا۔

آپ کی بہترین تالیفات:

نجاشی نے کہا ان کی بہت خوبصورت کتب ہیں۔

کتاب مداواۃ الجسد۔ کتاب الصلواۃ۔ کتاب الجمعه والجماعته۔ کتاب قیام الیل۔ کتاب الرضاؑ۔ کتاب الصداق۔ کتاب الاضاحی۔ کتاب الصرف۔ کتاب الوطی بملك الیمین۔ کتاب بیان حل الحیوان من محرمه۔ کتاب قسمته الزکاۃ۔ کتاب العدد۔ کتاب فی شهر رمضان۔ کتاب الرد علی بن داؤد فی عدد شهر

رمضان۔ کتاب المزیارات۔ کتاب الحج۔ کتاب یوم ولیلۃ۔ کتاب القضاء وادب الحکام۔ کتاب الشہادات۔ کتاب العقیقہ۔ کتاب تاریخ الشھود والحوادث فیھا۔ کتاب النوادر۔ کتاب النساء اس کتاب کو مکمل نہ کر سکے۔

مؤلف کی ولادت، وفات اور ان کا دفن ہونا:

ان کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہو سکی کیونکہ تراجم کی کتب میں موجود نہیں ان کا سن وفات ۳۶۸ ہجری ہے جیسا کہ شیخ نے اپنے رجال میں لکھا اور ابن حجر نے لسان المیز ان میں کہا اور علامہ نے خلاصہ میں ۳۶۹ ہجری بیان کیا۔

آپ کاظمیہ میں دفن ہوئے ان کی ایک جانب شیخ مفید کی قبر ہے اور ابن قولویہ جو قم میں دفن ہوئے شیخان کبیر کے پاس ان کا مشہور قبرستان ہے وہ اس شیخ جلیل کے والد تھے ان کا نام محمد بن جعفر ہے وہ سعد بن عبداللہ اشعری قمی کے بہترین ساتھیوں میں سے تھے۔

مقدمہ

الحمد ہے اللہ کے لیے جو کہ اس کا اہل اور مستحق ہے اس پر راہنمائی کرنے والا اور بدلہ دینے والا ہے اور اس پر ثواب عطا کرتا ہے ایسی حمد جو زیادہ تر ہو مگر ختم نہ ہو اور نہ کبھی اس کا سلسلہ منقطع ہو بہت بزرگ ہے وہ اور اس کی بادشاہی عظیم ہے اور بلند تر ہے اس کے نام پاک ہیں اس کی نعمتیں ملی ہوئی ہیں اس کی ہیبت سے ہر چیز متواضع اور عاجز ہے اور اس کی بادشاہی اور ربوبیت کے لیے ہر چیز خشوع وخضوع کر رہی ہے۔ اس کی صفات بیان کرنے والے اس کا ادراک نہیں کر سکتے اور خیالات اس کی معرفت کی گہرائی نہیں پا سکتے اس نے جس طرح اپنے نفس کی حمد کی کہ وہ الہٰ، واحد اور صمد ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اسکا کوئی کفو ہے۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے لاشریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے ان کو فضیلت دی اور رسالت سے معزز کیا اور راہنمائی سے مدد کی ان کے ذریعے اسلام ظاہر کیا اور آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق پر انہیں فضیلت بخشی اور تمام خشکیوں اور تریوں کی مخلوق پر فضیلت دی اور وہ مقام دیا جس کی کوئی حد نہیں کوئی صفت گو اس تک رسائی نہیں پا سکتا اور تمام آپ کے اہل کو آپ کی وجہ سے فضیلت عطا کی اور انہیں حجت کامل بنا دیا اور ان کی مدد امامت سے فرمائی ان کے دین کو اپنانے والوں پر اللہ نے ان کی اطاعت واجب کر دی اور جو اللہ کی توحید اور رسولؐ کی رسالت کا اقرار کرے اور ان کو اتنی فضیلت دی کہ کوئی اس کو نہ تو پا سکتا ہے اور نہ بیان میں لا سکتا ہے اور نہ کوئی عقل مند اس کی انتہاء تک پہنچ سکتا ہے اور نہ اس تک پہنچنے کی کوئی

شخص طمع کرسکتا ہے تو انہیں زمین کے ستارے بنا دیا جن سے ہدایت لی جاتی ہے جن سے اندھے پن کی حیرت میں اضافہ ہوتا ہے اور انہیں زمین کی میخیں بنا دیا تا کہ وہ ان کی وجہ سے حرکت نہ کرنے لگے ان کی فضیلت کو اپنے نبیؐ کی زبان پر واضح کیا اور بندوں پر ان کی محبت فرض کر دی اپنی محکم کتاب کو اپنے نبیؐ کی سچی زبان پر واضح کر دیا چنانچہ فرمایا ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط﴾ ''(اے رسولؐ) کہدو کہ میں اُس پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے قربیٰ سے مودت رکھو'' (شوریٰ ۲۳) ۔تو آپؐ نے بھی ان سے محبت کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان کی مودت کے حصار میں آجاؤ اور زندگی میں بھی اور ان کے جانے کے بعد بھی ان کی زیارت کرو اور اسکا ثواب و فضل اتنا مقرر کیا کہ کوئی شخص اس کا تصور کرنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی مخلوق اس کو شمار کر سکتی ہے اور نہ کوئی مکمل بیان کرسکتا ہے۔

مگر آپؐ کی امت نے وہ کام کئے جو اس کے بالکل برعکس ہیں جس کی محبت کا حکم دیا گیا اس کو قتل کر دیا اور جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا اس سے بھاگ گئے جس کی زیارت کا حکم دیا گیا اس پر ظلم کیا جس نے یہ اچھی طرح قبول کیا اور اچھی بات کہی اس کو ڈرانے لگے اور جس شخص نے یہ عہد نبھایا اور اپنی پوری ایمانی طاقت کے ساتھ اس سے متمسک رہا امت اسکی دشمن بن گئی اس کے باوجود وہ امید رکھتے ہیں کہ انہیں ہدایت کی رہنمائی کی جائے گی اور وہ حق پر قائم ہیں اور جو کچھ اللہ نے ان پر رات اور دن میں فرض کیا وہ اس کو ادا کر رہے ہیں اور قرار کے دن وہ نبیؐ کی شفاعت کی امید بھی رکھتے ہیں۔ ہرگز نہیں اللہ کی قسم ہرگز رسولؐ اللہ قیامت کے دن ان سے بات بھی نہ کریں گے اور بدلے کے دن ان سے اس چیز کا مطالبہ کریں گے کہ جو کچھ انہوں نے کیا اس کا بدلہ دیں اور اپنے رب کے سامنے ان سے مواخذہ کریں گے اللہ بابرکت ہے اور بندوں کے ظلم سے پاک ہے ﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ ''بے شک تیرا رب (سرکشوں اور نافرمانوں کی) خوب تاک میں ہے'' (سورہ الفجر ۱۴)۔

میں تیرے سامنے بیان کروں گا اللہ تیری عمر دراز کرے جو کچھ اللہ اپنے نبیؐ اور اہل بیتؑ کی زیارت کرنے والے کو ثواب اور اجر عطا فرمائے گا یہ چیز میں آثار کے ذریعے بتاؤں گا اور اگر چہ اس فضیلت کو لوگ نہیں مانتے اور انکار کرتے ہیں اور دشمنی کرتے ہیں لیکن میں اللہ کی مدد چاہتا ہوں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہ میرے لئے تمام امور میں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو لکھنے اور تصنیف کرنے کی مجھے اس بات نے رغبت دی کہ تم (لوگ) بار بار مجھے اس کی تصنیف کے لیے اصرار کر رہے تھے نیز مجھے اس کا ثواب اور تقرب الی اللہ کا درجہ معلوم تھا اور رسولؐ اللہ اور علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام اور جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اور آئمہ معصومین علیہم السلام اور جمیع مومنین کے قریب ہونے کی نیت سے تا کہ اس کو ان میں پھیلاؤں اور اپنے مومن بھائیوں میں اس کو نشر کروں تو میں نے اپنی سوچ وفکر اس کی طرف لگا دی اور تمام خیال اسی میں صرف کر دیئے اور اللہ تبارک تعالیٰ سے یہ سوال کیا کہ وہ اس کام میں میری مدد فرمائے یہاں تک کہ میں نے وہ تمام احادیث جو آئمہ معصومینؑ سے تھیں ان کو جمع کیا اور میں نے وہ احادیث مبارکہ بھی جمع کیں جو اس سے پہلے کسی نے نہیں کیں تھیں ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ تمام معنی جو ان روایات میں آئے ہیں ہم ان سب کا احاطہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتے مگر جو کہ ہمارے اصحاب میں سے جو ثقہ راویوں سے ہم تک پہنچی وہ ہم نے جمع کر دیں اور ہم نے تمام ضعیف روایات کو نکال دیا۔

میں نے اس کتاب کا نام **کامل الزیارات وفضلها وثواب ذالك** رکھا اور میں نے اس کتاب میں مختلف ابواب قائم کئے اور ہر باب ایک معنی پر دلالت کرتا ہے اور میں نے اس میں وہ حدیث بیان نہیں کی جو اس کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں آئی ہو یہاں تک کہ دیکھنے والے اور پڑھنے والے کے لیے ہر باب مختلف ہو جائے، میں نے وہ نہیں کیا جو دیگر مصنفین نے کیا کیونکہ انہوں نے باب کو اس پیرائے میں بیان کیا کہ جو کچھ اس میں شامل ہے وہ اس کے معنی کے خلاف ہے اور وہ باب کے

معنی پر دلالت نہیں کرتا یہاں تک کہ باب میں کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ہوتی جو اس کے معنی پر دلالت کرتی ہو بلکہ باب کے ترجمہ سے ان کی کوئی بھی مناسبت نہیں ہوتی بلکہ اس کا کوئی حصہ اس پر دلالت نہیں کرتا۔

میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ جو شخص بھی حدیث تلاش کرنا چاہے اس حدیث کے باب کو دیکھے تو فوراً وہ حدیث پالے تا کہ سننے، پڑھنے اور دیکھنے والے اکتا نہ جائیں اور ان کو معلوم ہو جائے جو شخص اللہ کے اولیاء کی قبر اور امام حسینؑ اور دیگر آئمہؑ کی قبور کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو اس پر کیا ثواب عطا کرے گا تا کہ زیارت کی طرف ان کی رغبت میں اضافہ ہو اور وہ ایسا اجر تلاش کرنے میں لگن رکھیں جو اللہ نے ان کے لیے تیار کر رکھا ہے اور بہت بڑی کامیابی حاصل کر لے۔ میں اللہ سے اس کی اعلیٰ صفات اور محبوب ترین اسماء کے ذریعے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ محمدؐ پر درود بھیجے اور آپؐ کی پاکیزہ آلؑ پر اور مجھے میری نیت اور امیدوں کے مطابق اجر وثواب دے اور مجھے اپنی رحمت سے محروم نہ کرے اور اپنے جود وکرم سے مجھے نوازے اور تمام پسندیدہ نیک بندوں پر اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور سلام اور رحمتیں ان کو عطا فرمائے۔

باب نمبر ﴿۱﴾



رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین، امام حسنؑ و امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب

حدیث ① ہمیں ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ القمی الفقیہ نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے خالد البرقی سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے دادا حسن بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن سنان سے **انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے انہوں نے فرمایا ایک دن حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کی گود میں تھے آپؐ نے اچانک سر اٹھایا اور فرمایا! بابا جان! آپؐ کی شہادت کے بعد جو آپؐ کی زیارت کرے گا اس کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟۔ فرمایا بیٹا جو میری زیارت کے لیے آئے گا میری شہادت کے بعد تو اس کے لیے جنت ہے اور جو تمھارے باپ (علیؑ) کی شہادت کے بعد ان کی زیارت کرے گا اس کی جزا جنت ہے اور جو شخص تمھارے بھائی کی شہادت کے بعد زیارت کے لیے آئے گا تو اس کے لیے جنت ہے اور جو بھی تمھاری شہادت کے بعد تمھاری زیارت کے لیے آئے گا اس کے لیے بھی جنت ہے۔**

حدیث ② انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے روایت کی ہے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے **انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا امام حسینؑ نے رسولؐ اللہ سے دریافت کیا کہ جو آپؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے تو آپؐ نے فرمایا! بیٹا جو شخص میری زندگی میں یا شہادت کے بعد میری زیارت کرے گا یا تمھارے باپ (علیؑ) کی یا تمھارے بھائی (حسنؑ) کی زیارت کرے گا یا تمھاری زیارت کرے گا تو مجھ پر حق ہو جاتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور اس کے گناہوں سے اسے نجات دلاؤں۔**

حدیث ۳ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی اور محمد بن یعقوب نے بھی بیان کیا انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے اس سے جس نے انہیں محمد بن سنان سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے علیؑ! جو شخص میری زندگی میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کرے اور جو تمھاری زندگی میں یا شہادت کے بعد تمھاری زیارت کرے اور جو تمھارے بیٹوں کی زندگی میں یا شہادت کے بعد زیارت کرے گا تو میں قیامت کے دن اس کو اس کی ہولناکیوں اور سختیوں سے چھٹکارا دلانے کی ضمانت دیتا ہوں نیز میں اس کو اپنے درجے میں سے بلند درجہ عطا کروں گا۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن یعقوب نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے ہمارے چند ساتھیوں نے حدیث بیان کی جس میں احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ شامل ہیں انہوں نے عمر سے انہوں نے یحیی سے اور وہ ابوجعفر الثانیؑ کے خادم تھے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اسے محمدؑ بن علیؑ بن الحسینؑ سے مرفوع بیان کیا آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری زیارت کی یا میری اولاد میں سے کسی کی زیارت کی تو میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں گا اور اس کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچاؤں گا۔

حدیث ۵ ہمیں محمد بن الحسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے باپ الحسن سے انہوں نے اپنے باپ علی بن مہزیار سے انہوں نے کہا ہمیں عثمان بن عیسی نے بیان کیا انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا

کہ حسینؑ بن علیؑ نے رسولؐ اللہ سے دریافت کیا اے بابا جان! جو شخص آپؐ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے تو آپؐ نے فرمایا بیٹا جو شخص میری زندگی میں یا شہادت کے بعد میری زیارت کرے اور تمھارے باپ (علیؑ) یا تمھارے بھائی (حسنؑ) کی زیارت کرے یا خود تمھاری زیارت کرے تو مجھ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ میں اس کی زیارت قیامت کے دن کروں اور اس کو اس کے گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

باب نمبر ﴿۲﴾



رسولؐ اللہ کی زیارت کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد نے خبر دی انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے سدوسی سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرنے آیا تو میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

حدیث ② مجھے حسن بن احمد نے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسن صفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص بر رضا و رغبت رسولؐ اللہ کی زیارت کے لیے آئے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ③ مجھے ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا انہوں نے محمد بن یحییٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو شخص ارادتاً نبیؐ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ④ مجھے ہمارے مشائخ میں سے ایک جماعت نے اس سند کے ساتھ

حدیث بیان کی انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے امام ابوجعفر الثانی (امام تقی علیہ السلام) سے پوچھا کہ جو شخص ارادتاً رسولؐ اللہ کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا انشاء اللہ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث ۵ ہمیں محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے ابوبکر حضرمی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے حکم دیا کہ میں رسولؐ اللہ کی مسجد میں بہت زیادہ صلاۃ جتنی طاقت رکھوں پڑھا کروں اور مجھ سے پوچھا کہ کیا تم میرے جدؐ نامدار کی قبر کی زیارت کے لیے جاتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا خبردار آپؐ قریب سے سن لیتے ہیں اور جب تم دور ہوتے ہو تو تمہارا درود آپؐ کو پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ۶ اسی سند سے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے عامر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ میں نے ساربان (اونٹ کے مالک) کو دو یا تین دینار زیادہ دیئے ہیں تاکہ وہ مجھے مدینہ لے جائے۔ آپؑ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا اس طرح آسانی سے تم رسولؐ اللہ کی قبر پر آ کر سلام کر سکو گے آپؐ قریب سے سن لیتے ہیں اور دور والے (کا درود) آپؐ کو پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ۷ ہمیں محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسن الصفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں

نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (محمد تقیؑ) سے عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت ارادتاً کرتا ہے تو اسکے لیے کیا اجر ہے؟ ۔فرمایا اس کو انشاء اللہ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

حدیث ۸ ہمیں محمد بن یعقوب نے اس کے چند ساتھیوں سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے عبدالرحمن بن نجران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفر الثانی (محمد تقیؑ) سے پوچھا کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص برضا ورغبت رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ۹ ہمیں محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے اور محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے حدیث بیان کی انہوں نے ابراہیم بن اسحق سے انہوں نے محمد بن سلیمان دیلمی سے وہ ابوحجر اسلمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص حج کرنے کے لیے آئے اور مدینہ میں میری زیارت نہ کرے تو میں قیامت والے دن اس سے اچھا سلوک نہیں کروں گا اور جس نے میری زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی اور جس کے لیے میری شفاعت لازم ہوگئی اس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی اور جو شخص حرمین میں سے کہیں مرگیا چاہے مکہ میں ہو یا مدینہ میں تو وہ حساب کے لیے پیش نہیں ہوگا اور اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا مرے گا اور قیامت کے دن اصحاب بدر کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

حدیث ۱۰ ہمیں حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسی نے اپنے باپ سے حدیث بیان

کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے ابان سے انہوں نے مدوسی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ۔آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص میرے پاس میری زیارت کرنے آیا تو قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا۔

حدیث ⑪ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے علی بن سیف نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے فضل بن مالک نخعی نے بیان کیا کہ مجھے ابراہیم بن ابی یحیی مدنی نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبیؐ سے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا جس نے میری زندگی یا مرنے کے بعد میری زیارت کی تو قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہوگا۔

حدیث ⑫ انہی سے روایت ہے کہ علی بن سیف نے کہا مجھے سلیمان بن عمر نخعی نے عبداللہ بن الحسن سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علیؑ بن ابی طالبؑ سے انہوں نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری زیارت کی میرے فوت ہونے کے بعد گویا اس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی اور میں اس کا گواہ رہوں گا اور قیامت کے روز شفاعت کروں گا۔

حدیث ⑬ انہی سے روایت ہے وہ سلمہ سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ ابان بن عثمان سے وہ سدوسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس میری زیارت کرنے آیا میں اس کے لیے قیامت کے دن شفیع ہونگا۔

حدیث ۱۴ انہی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے اس نے کہا کہ مجھے زید بن ابی زید ہروی نے حدیث بیان کی اس نے قتیبہ بن سعید سے اس نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس مدینہ میں زیارت کرتے ہوئے آیا اور وہ اس سے ثواب طلب کرتا ہو تو میں اس کی قیامت کے دن شفاعت کرنے والا ہونگا۔

حدیث ۱۵ جھے میرے مشائخ میں سے ایک جماعت نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے وہ مسلمہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے یہ حدیث ابن ابی نجران سے بیان کی اس نے کہا کہ میں نے اسے کہا جو رسولؐ اللہ کی قصداً زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔اس نے کہا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث ۱۶ مجھے میرے باپ نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ اپنے باپ سے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابان سے وہ سدوسی سے وہ امامؑ ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میرے پاس زیارت کرنے آیا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنے والا ہونگا۔

حدیث ۱۷ ابوالفضل محمد بن احمد بن سلیمان، موسیٰ بن محمد بن موسیٰ سے وہ محمد بن محمد اشعث سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا ہمیں ابو الحسن موسی بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر نے بیان کیا کہ ہمیں اپنے والد سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد

گرامی سے وہ علیؑ بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس نے گویا میری طرف میری زندگی میں ہجرت کی اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بے شک مجھ پر سلام ہی بھیج دو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

حدیث ⑱ مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ سے اس نے احمد بن محمد بن عیسی سے اس نے حسین بن سعید سے اس نے عثمان بن عیسی سے انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا حسین بن علیؑ نے رسولؐ اللہ سے پوچھا۔ یا رسولؐ اللہ جو آپؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا جو میری زندگی میں یا موت کے بعد میری زیارت کرے تو میرا حق بن جاتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کی زیارت کروں اور گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

حدیث ⑲ ہمیں محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا کہ حسن بن محبوب نے جمیل بن صالح سے انہوں نے فضیل بن یسار سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کرنے سے آپؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حدیث ⑳ انہی سے روایت ہے کہ وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ جو نبیؐ کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ فرمایا تو گویا اس نے اللہ کی عرش میں زیارت کی۔



باب نمبر ﴿۳﴾



زیارت رسولؐ اللہ اور وہاں کی دعائیں

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ صفوان اور ابن ابی عمیر سے وہ سب معاویہ بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم مدینے میں داخل ہوتو پہلے غسل کرو پھر تم نبیؐ کی قبر کے پاس آؤ اور آپؐ پر سلام کہو پھر قبر کی دائیں جانب سے سامنے والے ستون کے پاس کھڑے ہو جو کہ قبر کے سرہانے کے پاس ہے جب تم قبلہ کی طرف رخ کئے ہوئے ہو اور بایاں کندھا قبر کی طرف ہو اور دایاں محراب کی طرف ہو تو یہ جگہ وہ ہے جہاں نبیؐ کا سر مبارک ہے اس وقت تم یہ دعا پڑھو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَأَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدْتَ اللهَ حَتّٰى أَتاكَ الْيَقِينُ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، وَأَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَغَلُظْتَ عَلَى الْكافِرِينَ، فَبَلَّغَ اللهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي إِسْتَنْقَذَنا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلالَةِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ وَصَلَواتِ مَلائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعِبادِكَ الصّالِحِينَ وَأَنْبِيائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَهْلِ السَّماواتِ وَالأَرَضِينَ، وَمَنْ سَبَّحَ لِرَبِّ الْعالَمِينَ مِنَ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخاصَّتِكَ وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ وَأَعْطِهِ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ، اللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ: (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً رَحِيماً وَإِنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِراً تَائِباً مِنْ ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ [بِكَ] لِيَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسولؐ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبداللہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اللہ کے پیغام پہنچا دیئے اور آپؐ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک اللہ کی عبادت کی حتیٰ کہ آپ کے پاس یقین آ گیا آپؐ نے حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کی ہدایت کی اور جو آپؐ پر حق تھا وہ ادا کر دیا اور آپؐ نے مومنوں سے شفقت اور کفار سے سختی کی تو اللہ نے آپؐ کو معزز مقام میں سے افضل ترین مقام پر پہنچا دیا۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں آپؐ کی وجہ سے شرک اور گمراہی سے بچا لیا۔ اے اللہ اپنی رحمتیں اور اپنے مقرب فرشتوں اور نیک بندوں اور انبیاء و مرسلین اور آسمان و زمین والوں کا درود پہنچا اسی طرح جو بھی رب العالمین کے لیے گزشتہ اور آئندہ سے تسبیح بیان کرے اس کی طرف سے محمدؐ اپنے بندے، رسول، امین، نبی، نجی، حبیب، صفی، خاص، پسندیدہ، اپنی مخلوق میں سے بہترین پر درود اور سلام ہو۔ اے اللہ! ان کو درجہ اور جنت میں وسیلہ عطا فرما اور آپؐ کو مقام محمود عطا کر جس پر تمام اولین و آخرین والے رشک کریں اے اللہ تو نے فرمایا ہے ﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ ''اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے'' (النساء ۶۴)۔ اور میں تیرے نبیؐ کے پاس آیا ہوں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے

والا ہوں میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبیؐ کے ذریعے جو رحمت اللعالمینؐ ہیں اے محمدؐ رسول اللہ میں اپنے رب اور آپؐ کے رب کی طرف چہرہ کرتا ہوں تا کہ میرے گناہ معاف کر دے“۔

اگر تمھاری کوئی حاجت ہو تو قبر کو کندھے کے پیچھے قرار دو اور قبلہ کی طرف منہ کرو اور ہاتھ اٹھائو اور اللہ سے اپنی ضرورت طلب کرو اس طرح تمھاری حاجت پوری ہو جانے کے قابل ہو جائے گی انشاء اللہ۔

حدیث ﴿۲﴾ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسی نے عبداللہ بن نہیک سے حدیث بیان کی انہوں نے ابن ابی عمر سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم دعا سے فارغ ہو جاؤ تو پھر منبر کے پاس آؤ اس پر ہاتھ رکھو اور اس کے دونوں ستون پکڑو جو نیچے والے ہیں پھر اپنا چہرہ اور آنکھ اس سے مس کرو یہ آنکھ کے لیے شفاء ہے اور اس کے پاس کھڑے ہو پھر اللہ کی حمد بیان کرو اور اسکی ثناء بیان کرو اور اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ رسولؐ اللہ نے فرمایا! میرے منبر اور میری قبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور منبر کے پائے جنت پر مرتب ہیں اور وہاں ایک چھوٹا سا دروازہ ہے پھر نبیؐ کے مقام کی طرف آؤ اس میں جتنی صلوٰۃ پڑھ سکتے ہو پڑھو جب مسجد میں داخل ہو تو نبیؐ اکرم اور آپؐ کی آلؑ پر درود پڑھو جب باہر نکلو تو پھر اسی طرح درود پڑھو اور مسجدِ نبویؐ میں کثرت کے ساتھ درود پڑھو۔

حدیث ﴿۳﴾ ہمیں ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین العسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے جو علی بن مہزیار ہیں انہوں نے علی بن حسن بن

علی بن عمر بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے بھائی ابی الحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے وہ اپنے والد گرامی سے وہ (ساتویں امامؑ کے) جد (امام محمد باقر علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علی بن الحسینؑ نبی اکرمؐ کی قبر اطہر پر کھڑے ہو کر سلام کہتے اور فرماتے تھے کہ "میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی کو پہنچا دیا" اس کے بعد موقع کی مناسبت سے دعا کرتے پھر نبیؐ کی قبر کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر ٹیک دیتے ہوئے اس طرح قبر سے لپٹتے تھے کہ پشت قبر کی طرف ہوتی تھی اور رخ قبلہ کی طرف اور یہ دعا پڑھتے :۔

اللّٰھمّ إلیك ألجأتُ أمری، وإلی قبرِ محمّدٍ عبدِكَ ورسولِكَ أسندتُ ظهری، والقِبلَةَ الّتی رَضیتَ لِمُحمّدٍ استَقبَلتُ، اللّٰھمَّ إنّی أصبَحتُ لا أملِكُ لِنَفسی خَیرَ ما أرجُو لَها ولا أدفَعُ عَنها شَرَّ ما أحذَرُ علیها، وأصبَحتِ الأمورُ بِیَدِكَ ولا فَقیرَ أفقَرُ مِنّی، إنّی لِما أنزَلتَ إلَیَّ مِن خَیرٍ فَقیرٌ، اللّٰھمَّ أرِدنی مِنكَ بِخَیرٍ فَلا رادَّ لِفَضلِكَ، اللّٰھمَّ إنّی أعوذُ بِكَ مِن أن تُبدِّلَ اسمی أو أن تُغیِّرَ جِسمی أو تُزیلَ نِعمَتكَ عَنّی، اللّٰھمّ زَیِّنّی بِالتَّقوی وجَمِّلنی بِالنِّعَمِ واغمُرنی بِالعافِیَةِ وارزُقنی شُکرَ العافِیَةِ۔

"اے اللہ! جس نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تیرے نبیؐ کی قبر سے اپنی کمر کی ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور جو قبلہ تو نے اپنے نبیؐ کے لیے پسند کیا۔ اے اللہ میں ایسا ہو گیا ہوں کہ اپنے لیے جو خیر چاہتا ہوں اس کی امید رکھتے ہوئے بھی اس پر کوئی اختیار نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنی جان سے کسی شر کو روک سکتا ہوں جس سے میں احتراز کرتا ہوں اور تمام معاملات تیرے اختیار میں ہیں مجھ سے کوئی بڑا محتاج نہیں جو چیز تو میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔ اے اللہ مجھ سے خیر کا ارادہ کر تیرے فضل کو کوئی رد نہیں کر سکتا۔ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ تو میرا نام بدل دے اور میرے جسم

میں کوئی تغیر پیدا کر دے اور اپنی نعمت مجھ سے ہٹا دے۔ اے اللہ مجھے تقویٰ کے ساتھ زینت دے اور نعمتوں کے ساتھ مجھے خوبصورت بنا اور عافیت کے ساتھ رکھ اور مجھے عافیت کا رزق عطا فرما''۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے خبر دی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران اور حسین بن سعید اور ان کے علاوہ دیگر نے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اور حسین بن سعید وغیرہ سے انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن مسعود سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو دیکھا وہ رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو اپنا ہاتھ مبارک لحد پر رکھا اور یہ دعا پڑھی:۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِی اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدٰى بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ

''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو پسند فرمایا اور چن لیا اور ہدایت کے لیے بھیجا اور یہ طے کیا کہ وہ آپؐ پر درود بھیجے''۔

پھر یہ آیت پڑھی:۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

''اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی رسولؐ پر درود اور سلام بھیجو'' (احزاب ۵۶)۔

حدیث (۵) ہمیں حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابی البلاد سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام علیؑ رضا نے پوچھا کہ تم نبیؐ پر درود بھیجتے ہو تو کس طرح کہتے ہو؟۔ میں نے کہا جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم تک روایت کی گئی ہے وہی

کہتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا کیا میں تم کو اس سے بہتر الفاظ نہ بتاؤں؟۔میں نے کہا جی ضرور میں آپؑ پر قربان جاؤں۔آپؑ نے مجھے اپنے قلم سے لکھ دیا اور فرمایا کہ جب تو قبر رسولؐ کی زیارت کرے تو قبر کے سرہانے کھڑا ہو اور یوں کہہ:۔

أَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، [وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ] وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ خاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسالاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ رَبِّكَ، وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى أَتاكَ الْيَقِينُ، وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَجِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَصَفِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفْضَلَ ما صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيائِكَ وَرُسُلِكَ، اللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما سَلَّمْتَ عَلٰى نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ، وَامْنُنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما مَنَنْتَ عَلٰى مُوسٰى وَهارُونَ، وَبارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَما بارَكْتَ عَلٰى إِبْراهِيمَ وَآلِ إِبْراهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرامِ وَرَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ الْحَرامِ، وَرَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرامِ، بَلِّغْ رُوحَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ مِنِّي السَّلامَ۔

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمد بن عبد اللہ ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خاتم النبیین ہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی اور اپنے رب کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک اس کی عبادت کی اور جو آپؐ پر اللہ کا حق تھا وہ ادا کر دیا۔اے اللہ! محمدؐ اپنے بندے اور رسول پر اپنے نجی و امین اور

پسندیدہ اور مخلوق میں سے افضل پر اپنا بہترین درود آپؐ پر بھیج اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح سلام بھیج جس طرح تو نے سلام تمام جہانوں میں نوحؑ پر بھیجا ہے اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح احسان کر جس طرح تو نے موسیٰؑ اور ہارونؑ پر احسان کیا اور محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر اس طرح برکت بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکت بھیجی بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور آپؐ پر اور آپؐ کی آلؑ پر رحم فرما۔ اے بیت الحرام کے رب اور مسجد الحرام کے رب اور رکن و مقام کے رب اور بلد الحرام کے رب اور حل وحرم کے رب اور مشعر الحرام کے رب اپنے نبی محمدؐ کی روح کو میری طرف سے سلام پہنچا دے''۔

حدیث (٦) ہمیں محمد بن یعقوب کلینی نے ہمارے چند ساتھیوں سے حدیث بیان کی انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے کہا میں نے ابوالحسن (علیؑ رضا) سے پوچھا کہ رسولؐ اللہ پر آپؐ کی قبر کے پاس کیسے سلام کیا جائے تو آپؐ نے فرمایا اس طرح کہو:۔

السَّلامُ عَلى رَسولِ اللهِ، السَّلامُ عليكَ يا حَبيبَ اللهِ، السَّلامُ عليكَ يا صَفْوَةَ اللهِ، والسَّلام عليكَ يا أمينَ اللهِ، أَشْهَدُ أنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ، وَجاهَدْتَ في سَبيلِ اللهِ، وعَبَدْتَهُ مُخلِصاً حتّى أتاكَ اليَقينُ، فجزاكَ اللهُ أفْضَلَ ما جزى نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِه، اللّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ أفضلَ ما صَلَّيتَ عَلى إبراهيمَ وآلِ إبراهيمَ إنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ۔

''رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔ اے حبیب اللہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ آپؐ پر سلام ہو۔ اے امین اللہ آپؐ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنی امت کے لیے خیر خواہی کی اور

اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور یقین آنے تک آپ نے خالص اللہ کی بندگی کی تو اللہ آپؐ کو بہترین جزا دے جتنی کہ اس نے کسی بھی نبی کو دی ہو۔ اے اللہ درود بھیج محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر بہترین درود جو تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بھیجا بے شک تو حمد والا اور بزرگی والا ہے"۔

سلام مولانا أبي الحسن موسى بن جعفر الكاظم عليهما السلام على جدّه رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلّم۔

"ابوالحسن موسیٰ بن جعفر کاظمؑ اور آپؑ کے جد رسول اللہؐ پر بھی سلام ہو"۔

حدیث ⑦ اسی سند سے سہل سے انہوں نے علی بن حسان سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ اور ہارون الرشید اور عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ سے مدینہ میں روایت کیا جب وہ سب رسولؐ اللہ کی قبر کی زیارت کے لیے آئے تھے تو ہارون نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا آپؑ پہلے آنحضرتؐ کو سلام کیجئے۔ آپؑ نے انکار کر دیا تو ہارون خود آگے ہو گیا اس نے رسولؐ اللہ پر سلام پڑھا پھر ایک کونے میں کھڑا ہو گیا تو عیسیٰ بن جعفر نے امام سے کہا کہ آپؑ آنحضرتؐ کو سلام کریں۔ امامؑ نے انکار کر دیا۔ عیسیٰ بن جعفر آگے ہو گیا اور اس نے سلام کیا پھر وہ ہارون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ جعفر نے امامؑ سے سلام کرنے کو کہا۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا تو جعفر آگے ہوا اور سلام کہا اور وہ بھی ہارون کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا پھر امام موسیٰ کاظمؑ آگے گئے اور فرمایا۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أبه، أسألُ اللهَ الَّذي اصْطَفاكَ واجْتَباكَ وهَداكَ وهَدىٰ بِكَ أنْ يُصلّي عَلَيكَ۔

"اے میرے جد آپؐ پر سلام، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو پسند کیا اور چن لیا اور

آپؐ کو ہدایت دی اور پھر آپؐ کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دی کہ وہ آپؐ پر درود بھیجیں''۔

ہارون نے عیسیٰ سے کہا جو کچھ انہوں نے کہا تم نے سنا؟۔ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنا تو ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں وہ حقیقت میں ان کے جدامجد تھے۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن الحسن بن علی بن مہز یار نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہز یار سے حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے علی بن حسن علوی بن علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے علی بن جعفر سے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ کاظم علیہ السلام سے انہوں نے اپنے والد گرامیؑ سے انہوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے انہوں نے فرمایا میرے والد علی بن حسینؑ نبیؐ کی قبر پر کھڑے ہو کر سلام کہتے پھر آپؐ کی تبلیغ کی شہادت دیتے پھر آپؑ دعا کرتے پھر اپنے آپ کو قبر نبیؐ کے نزدیک چھوٹے سبز پتھر پر اس طرح ٹیک دیتے تھے کہ پشت قبر کی طرف ہوتی تھی اور چہرہ قبلہ کی طرف اور یہ دعا پڑھتے:۔

اللّٰھمّ إلیك الجأتُ أمري، وإلى قبرِ محمّدٍ عبدِكَ ورسولِكَ أسندتُ ظهري، والقبلةَ التي رضيتَ لِمُحمّدٍ استقبلتُ، اللّٰھمّ إنّي أصبحتُ لا أملِكُ لِنفسي خيرَ ما أرجو لها ولا أدفعُ عنها شرَّ ما أحذرُ عليها، وأصبحتِ الأمورُ كُلُّها بيدِكَ، ولا فقيرَ أفقرُ منّي، إنّي لِما أنزلتَ إليَّ من خيرٍ فقيرٌ، اللّٰھمّ ارددني منكَ بخيرٍ، ولا رادَّ لِفضلِكَ، اللّٰھمّ إنّي أعوذُ بِكَ من أن تُبدّلَ اسمي [أ] و تُغيّرَ جسمي، أو تُزيلَ نِعمتكَ عنّي، اللّٰھمّ زيّنّي بالتّقوى وجمّلني بالنِّعمِ واغمُرني بالعافيةِ وارزقني شُكرَ العافيةِ۔

''اے اللہ میں نے تیری طرف معاملہ کر دیا ہے اور تیرے بندے اور رسول محمدؐ کی قبر کی طرف اپنی ٹیک لگا لی اور جس قبلے کو تو نے اپنے رسولؐ کے لیے پسند کیا اس کی طرف میں نے رخ کر لیا۔ میں ایسا

ہوں کہ جس خیر کی تجھ سے امید رکھتا ہوں اس کا میرے ہاتھ میں کچھ بھی اختیار نہیں اور نہ ہی میں جس چیز سے خوف کھاتا ہوں اس سے بچنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ تمام امور تیرے ہاتھ میں ہیں مجھ جیسا کوئی فقیر نہیں جو بھی تو خیر مجھ تک پہنچائے میں اس کا محتاج ہوں۔ اے اللہ! میرے ساتھ بھلائی کا ارادہ کر اور تیرے فضل کو کوئی بھی رد نہیں کر سکتا۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (اس چیز سے) کہ تو میرا نام بدل دے اور میرا جسم تبدیل ہو جائے اور مجھ سے اپنی نعمت ہٹا لے اے اللہ! مجھے تقویٰ کے ساتھ زینت دے اور نعمتوں کے ساتھ مزین کر اور عافیت کے ساتھ زندگی دے اور عافیت کا شکریہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما''۔

یہ دعا رسولؐ اللہ کی قبر اطہر پر مانگنا واجب ہے اور مناسک میں تحریر ہے۔

حدیث ﴿۹﴾ ہمیں علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے انہوں نے ابو عبداللہ ذکریا المومن سے انہوں نے ابراہیم بن ناحیہ سے انہوں نے اسحق بن عمار سے انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ سے کہا آپؑ مجھے رسولؐ اللہ پر مختصر سلام کہنا سکھا دیجئے آپؑ نے فرمایا یوں کہو:۔

أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي انْتَجَبَكَ وَاصْطَفَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَىٰ بِكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْكَ صَلَاةً كَثِيرَةً طَيِّبَةً۔

''میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؐ کو چنا پسند کیا اچھا بنایا ہدایت دی اور پھر آپؐ کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دی کہ وہ آپ پر بہت زیادہ پاک درود بھیجے۔

حدیث ﴿۱۰﴾ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی ان سے سعد بن عبداللہ نے

ان سے أحمد بن محمد بن عیسی ، یعقوب بن یزید اور موسی بن عُمر نے ان سے احمدَ بن محمد بن أبي نصر نے انہوں نے ابو الحسن الرضاؑ سے روایت کی کہ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ رسولؐ اللہ پر سلام کیسے کہا جائے؟ ۔فرمایا یوں کہا کرو:۔

السَّلامُ عَلى رَسُولَ اللهِ، السَّلام عليكَ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، السَّلامُ عَلَيكَ يا رَسُولَ اللهِ، السّلام عليكَ يا مُحَمَّدُ بنَ عَبدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا خِيَرَةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا حَبيبَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا صِفوَةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا أمينَ اللهِ، أشهَدُ أنَّكَ رَسُولُ اللهِ، وَأشهَدُ أنَّكَ مُحَمَّدُ بنُ عَبدِ اللهِ، وَأشهَدُ أنَّكَ قَد نَصَحتَ لأُمَّتِكَ وَجاهَدتَ في سَبيلِ رَبِّكِ وَعَبَدتَهُ حَتّى أتاكَ اليَقينُ، فَجَزاكَ اللهُ أفضَلَ ما جَزى نَبِيّاً عَن اُمَّتِهِ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أفضَلَ ما صَلَّيتَ عَلى إبرٰهِيمَ وَآلِ إبراهيمَ، إنَّكَ حَميدٌ مَجيدٌ۔

’’سلام ہو رسولؐ اللہ پر، آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ یا رسولؐ اللہ آپ پر سلام ہو۔اے محمدؐ بن عبداللہ آپؐ پر سلام ہو۔اے خیرۃ اللہ آپؐ پر سلام ہو۔سلام ہو آپؐ پر اے حبیب اللہ۔سلام ہو آپؐ پر صفوۃ اللہ۔اے اللہ کے امین آپؐ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ محمدؐ بن عبداللہ ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی اور آپؐ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور آپؐ نے یقین آجانے تک اس کی عبادت کی تو اللہ عزوجل نے آپؐ کو ہماری طرف اس سے زیادہ بہتر جزادی جو اس نے کسی بھی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو۔اے اللہ! محمدؐ پر اور آپؐ کی آلؑ پر اس سے زیادہ اور افضل درود بھیج جو تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر بھیجا یقیناً تو حمد والا اور بزرگی والا ہے‘‘۔

باب نمبر ﴿۴﴾



مسجد نبویؐ میں صلوٰۃ پڑھنے کی فضیلت

حدیث ① مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے محمد بن الحسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن الحسن بن علی بن فضال سے انہوں نے عمرو بن سعید سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسی ساباطی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ مسجد نبویؐ میں صلوٰۃ پڑھنے کی فضیلت کیا ہے، کیا وہ مدینہ میں صلوٰۃ کے برابر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں، اس لئے کہ مسجد نبوی میں ایک صلوٰۃ کا پڑھنا ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے جبکہ شہر مدینہ میں صلوٰۃ کا پڑھنا اور شہروں میں صلوٰۃ پڑھنے کی طرح ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی اشعری سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے موسی بن قاسم بجلی سے اس نے اُن سے بیان کیا جنہوں نے مرازم سے اس نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہؑ سے رسولؐ اللہ کی مسجد میں صلوٰہ پڑھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ میری مسجد (مسجد نبویؐ) میں ایک صلوٰۃ دوسری مساجد کی نسبت ایک ہزار صلوٰۃ کے برابر ہے اور مسجد الحرام میں ایک صلوٰۃ پڑھنا میری مسجد کی بہ نسبت ایک ہزار گنا زیادہ ہے پھر فرمایا اللہ نے مکہ کو فضیلت دی اور اس کے بعض حصے کو بعض حصے پر افضلیت عنایت کی پھر یہ پڑھا ﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ ''اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو'' (بقرہ ۱۲۵)۔ نیز فرمایا اللہ نے ایک گروہ کو دوسروں پر فضیلت دی اور دوسروں کو ان کی پیروی کرنے کا حکم دیا اور اپنی کتاب (قرآن) میں ان سے محبت کرنے کا دستور دیا۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین بن موسی بن بابویہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا

انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے اپنے والد اسماعیل سے انہوں نے ابن مسکان سے انہوں نے ابو الصامت سے **انہوں نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ مسجد نبویؐ میں ایک نماز باقی مسجدوں سے دس ہزار گنا زیادہ بہتر ہے۔**

حدیث ④ مجھے میرے مشائخ سے ایک جماعت نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہزیار سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے انہوں نے ابن ابی عمر سے اور فضالہ بن ایوب سے سب نے معاویہ بن عمار سے **انہوں نے کہا کہ امامؑ ابوعبداللہؑ نے ابن ابی یعفور سے فرمایا۔ مسجد رسولؐ میں بہت زیادہ نماز پڑھا کرو کیونکہ رسولؐ اللہ نے ارشاد فرمایا! دوسری مسجد کی بہ نسبت میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا ہزار نماز کے برابر ہے مگر مسجد الحرام میں ایک نماز پڑھنا میری مسجد میں ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔**

حدیث ⑤ محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے سلمہ سے روایت کیا ہے کہ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے جمیل بن دراج سے **انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز پڑھنے سے باقی مسجدوں سے ایک ہزار گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔**

حدیث ⑥ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسی ساباطی سے انہوں نے **امام ابوعبداللہؑ سے حدیث بیان کی ہے**

انہوں نے کہا کہ میں نے امامؑ سے مسجد نبویؐ میں نماز کے متعلق پوچھا کہ کیا وہ مدینہ میں نماز پڑھنے کی طرح ہے؟۔آپؑ نے فرمایا نہیں مسجد رسولؐ میں ایک نماز باقی مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے جبکہ شہر مدینہ میں پڑھی جانے والی نماز اور شہروں میں پڑھی جانے والی نماز کے مانند ہے۔

حدیث ⑦ ہمیں حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے انہوں نے علی بن سیف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میری مسجد میں ایک نماز باقی جگہوں کی نماز سے ہزار گنا زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ⑧ انہی سے روایت ہے انہوں نے سلمہ سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے اس کے بعض ساتھیوں سے انہوں نے مرازم سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ مسجد نبویؐ کی ایک نماز دیگر مساجد کی نماز سے ہزار گنا زیادہ درجہ رکھتی ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾



حضرت حمزہؑ اور دیگر شہداء کی زیارتیں

حدیث (۱) مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن الخطاب سے حدیث بیان کی انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے بکر بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے ہمارے ایک ساتھی سے جن پر سلام ہو انہوں نے کہا کہ زائر قبر حضرت حمزہؑ کے پاس جائے اور کہے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمَّ رَسُولِ اللهِ وخَيْرَ الشُّهَداء، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَسَدَ اللهِ وَأَسَدَ رَسُولِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، وَنَصَحْتَ للهِ ولِرَسُوله وجُدْتَ بِنَفْسِكَ وطَلَبْتَ ما عِنْدَ اللهِ، ورَغِبْتَ فيما وَعَدَ اللهُ۔

”آپ پر سلام ہو اے رسولؐ اللہ کے چچا اور اے تمام شہداء سے بہتر شہید، آپ پر اللہ کے شیر اور اس کے رسولؐ کے شیر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کے راستے میں ایسا جہاد کیا جیسا کہ جہاد کرنے کا حق تھا اور آپ نے یہ حق ادا کر دیا اور اللہ اور اسکے رسولؐ کی خیر خواہی کی اور اپنی جان قربان کر دی اور جو اللہ کے پاس ہے وہ طلب کر لیا اور اللہ کے وعدہ میں رغبت کی“۔

پھر اندر داخل ہو کر نماز پڑھے اور نماز میں قبر کی طرف رخ مت کرے جب نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کو لازم پکڑے اور یہ پڑھے:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وعَلى أهلِ بَيْتِه، اللّٰهُمَّ إنّي تَعَرَّضْتُ لِرَحْمَتِكَ بِلُزُومي بِقَبْرِ عَمِّ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِ وعلى أهلِ بيته لِتُجيرَني مِنْ نِقْمَتِكَ وَسَخَطِكَ وَمَقْتِكَ وَمِنَ الأزْلالِ في يَوْمٍ تَكْثُرُ فيهِ الأَصْواتُ، والمَعَرّاتُ، وَتَشْغَلُ كُلُّ نَفْسٍ بِما قَدَّمَتْ، وَتُجادِلُ كُلُّ نَفْسٍ عَنْ نَفْسِها، فَإنْ تَرْحَمْنِي اليَوْمَ فَلا خَوْفٌ عَلَيَّ وَلا حُزْنٌ، وَإنْ تُعاقِبْ

فمولای لہ القدرۃ علی عبدہ، اللّٰھمّ فلا تخیّبنی الیوم ولا تصرفنی بغیر حاجتی، فقد لذت بقبر عمّ نبیّک، وتقرّبت بہ الیک ابتغاء مرضاتک، ورجاء رحمتک، فتقبّل منّی، وعد بحلمک علی جھلی، وبرأفتک علی جنایۃ نفسی فقد عظم جرمی، وما أخاف أن تظلمنی ولکن أخاف سوء الحساب، فانظر الیوم الی تقلّبی علی قبر عمّ نبیّک، صلواتک علی محمّد وأھل بیتہ، فبھم فکّنی ولا تخیّب سعیی، ولا یھوّن علیک ابتھالی، ولا تحجب منک صوتی، ولا تقلّبنی بغیر حوائجی؛ یا غیاث کلّ مکروب ومحزون ویا مفرّج عن الملھوف الحیران الغریب المشرف علی الھلکۃ صلّ علی محمّد وأھل بیتہ الطّاھرین، وانظر الیّ نظرۃ لا أشقی بعدھا أبداً، وارحم تضرّعی وغربتی وانفرادی، فقد رجوت رضاک وتحرّیت الخیر الّذی لا یعطیہ أحد سواک، ولا تردّ أملی۔

''اے اللہ محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیج اے اللہ میں تیری رحمت کے سبب تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر کے ساتھ لپٹ کر رحمت مانگتا ہوں۔ اللہ ان پر رحم کر اور تمام اہل بیتؑ پر صلوات بھیج تا کہ تو مجھے اپنے عذاب، غضب اور ناراضگی سے پناہ دے دے اور مجھے تمام لغزشوں سے اس دن بچا کر رکھنا جس دن آوازیں بہت زیادہ ہوجائے گی اور مصیبتیں بھی اور ہر جان کو آگے بھیجے ہوئے اعمال مشغول رکھیں گے اور ہر جان اپنی جان کے متعلق جھگڑا کرے گی۔ اگر تو مجھ پر آج رحم فرمائے گا تو مجھ پر کوئی اور فکر نہ ہوگی اور اگر تو سزا دے گا تو اے میرے مولا تجھے اپنے بندے پر قدرت ہے۔ اے اللہ آج مجھے ناکام نہ کر اور میری ضرورت پوری کئے بغیر رد نہ کر میں تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر سے لپٹا ہوا ہوں اور جس نے ان کے قریب ہو کر تیرا قرب تیری رضامندی کے لیے اور تیری رحمت کی امید میں طلب کیا ہے لہٰذا تو مجھ سے قبول فرما اور تُو اپنے حلم کے ساتھ میرے جہل پر لوٹ اور میری اپنے نفس پر

زیادتی پر اپنی شفقت مجھ پر عائد فرما۔ میرا جرم بہت بڑا ہے مگر مجھے یہ خوف نہیں کہ تو مجھ پر ظلم کرے گا بلکہ میں برے حساب سے ڈرتا ہوں تو آج دیکھ میں تیرے نبیؐ کے چچا کی قبر کی طرف آ گیا ہوں تُو اپنی رحمتیں اور درود محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر بھیج ان کی وجہ سے مجھے آزاد کر دے اور میری کوشش نا کام نہ کر اور میری آہ و زاری کو حقیر نہ کر اور تجھ سے میری آواز بھی چھپی ہوئی نہیں اور نہ میری ضرورت کہ مجھے الٹ پلٹ نہ کرنا۔ اے ہر غم زدہ تکالیف زدہ کی مدد کرنے والے اے مصیبت زدہ، حیران، غریب اور قریب الھلاک کی تکالیف دور کرنے والے محمدؐ اور اہل بیتؑ پر درود بھیج جو پاک و پاکیزہ ہیں اور میرے نفس پر ایسی نظر کر کہ میں اس کے بعد کہیں بد بخت نہ ہو جاؤں اور میری آہ و زاری پر رحم فرما اور میری غربت اور اکیلے ہونے پر مہربانی فرما میں تیری رضا کی امید رکھتا ہوں اور خیر کی تلاش کرتا ہوں جو تیرے بغیر کوئی نہیں دے سکتا اور میری آرزوؤں کو رد نہ کر"۔

اور مجھ سے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے روایت بیان کی انہوں نے سلمہ سے اسی طرح روایت کیا۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن ہلال سے انہوں نے عقبہ سے انہوں نے ابو عبداللہؑ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں ہے کہ میں مدینے کے گرد مساجد میں آتا ہوں تو میں کس سے شروع کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا قبا سے شروع کرو اس میں بہت نماز پڑھو اور یہ پہلی مسجد ہے جس میں نبیؐ نے نماز پڑھی پھر ابراہیمؑ کے بالا خانے میں جا کر نماز پڑھو یہ رسولؐ اللہ کا مسکن اور نماز گاہ ہے پھر مسجد فضیخ میں آؤ تو اس میں دو رکعت نماز پڑھو وہاں بھی آپؐ نے نماز پڑھی ہے جب اس جانب نماز پڑھ چکو تو احد کی جانب آؤ تو اس مسجد سے شروع کرو جو حرہ سے کچھ فاصلے پر ہے تو اس میں نماز پڑھو

پھر جناب حمزہ کی قبر پر جاؤ وہاں سلام کرو پھر شہداء کی قبور کے پاس آؤ وہاں ٹھہر و تو یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلیکم یا أھلَ الدِّیارِ، أنتم لَنا فَرَطٌ و إنّا بکم لاحِقونَ۔

''اے گھر والوں تم پر سلامتی ہو تم ہمارے وزیر سامان ہو اور ہم تمہیں ملنے والے ہیں''۔

پھر اس مسجد کی طرف آؤ واسط کے مقام پر پہاڑ کی جانب جو تمہارے دائیں جانب ہے جب احد میں پہنچو تو وہاں نماز پڑھو کیونکہ نبیؐ اسی جگہ سے احد کی طرف تشریف لے گئے تھے اور جب مشرکین سے آمنا سامنا ہوا تھا وہاں آپ ٹھہرے حتیٰ کہ نماز کا وقت آ گیا اور آپؐ نے وہاں نماز پڑھی۔ پھر تم وہاں (احد) سے گزرو اور جب وہاں سے پلٹو اور شہداء کی قبروں کے پاس پہنچو تو جو نماز خدا نے فرض کی ہے اس کو پڑھو۔ پھر احزاب کی مسجد میں آؤ تو وہاں نماز پڑھو رسولؐ اللہ نے وہاں احزاب کے دن دعا کی تھی اور فرمایا تھا:۔

یا صَریخَ المکروبینَ، و یا مُجیبَ دَعوَةِ المُضطَرّینَ، و یا غِیاثَ المَلھوفینَ، اکشِفْ ھَمّی و کَربی و غَمّی فقد تَری حالی و حالَ أصحابی۔

''اے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار سننے والے۔ اے لاچاروں کی دعا قبول کرنے والے۔ اے تکالیف زدوں کی مدد کرنے والے میرا غم اور تکالیف اور فکر دور کر دے تو نے میرا اور میرے ساتھیوں کا حال دیکھ لیا ہے''۔



باب نمبر ﴿۶﴾



مدینہ کے مشاہد مشرفہ کی فضیلت اور ان کی زیارتوں ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے ان سب نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا ہے کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمام مشاہد میں آنا ترک نہ کرو اور مسجد قبا میں بھی آؤ یہ وہ مسجد ہے جو پہلے دن سے ہی تقویٰ پر بنائی گئی اور ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ اللہ) کے بالا خانے میں بھی اور مسجد فضیخ (مسجد شمس) میں بھی آؤ اور قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ یہی مسجد فتح ہے کی زیارت کرو۔ کیونکہ میں نے سنا ہے کہ رسولؐ اللہ جب بھی جنگ احد کے شہداء کی قبروں پر سے گزرتے تو فرماتے تھے:۔

السَّلامُ علیکم بما صَبَرْتُمْ فنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔

"تم پر سلام ہو تم نے صبر کیا تو اچھا ہے آخرت کے گھر کا انجام"۔

مسجد فتح میں یہ کہنا چاہئیے:۔

یاصریخَ المَکْرُوبینَ، ویا مجیبَ دَعْوَةِ المُضْطَرِّینَ اکْشِفْ عَنِّی غَمِّی وَ کَرْبِی وهَمِّی کما کَشَفْتَ عَنْ نَبِیِّكَ هَمَّهُ وغَمَّهُ و کَرْبَهُ و کَفَیْتَهُ هَوْلَ عدُوِّهِ فی هذا المکان۔

"اے مصیبت زدوں کی چیخ و پکار سننے والے اور لاچاروں کی دعا قبول کرنے والے ہم سے ہمارا غم، تکالیف اور فکر دور کر دے جس طرح تو نے اپنے نبیؐ کی تکالیف فکر اور غم کو دور کیا اور اس مقام پر تو آپؐ کو دشمن کے خوف سے کافی ہو گیا"۔

مجھے محمد بن یعقوب اور علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے کہ محمد بن یعقوب نے کہا کہ مجھے محمد بن اسماعیل نے فضل بن شاذان سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور ابن ابی عمیر سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا کہ

امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔اور اسی طرح ذکر کیا۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہز یار سے انہوں نے جس سے بیان کیا اس نے عبداللہ بن بحر سے انہوں نے حریز سے جس نے ان کو امام ابوعبداللہؑ سے خبر دی کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو میری مسجد یعنی مسجد قبا میں آئے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھے تو گویا کہ وہ عمرہ کر کے لوٹا۔

حدیث ③ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کیا انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحیی سے اور ابن ابی عمیر اور فضالی بن ایوب سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے ابن ابی یعفور سے فرمایا کہ سب مشاہد ہیں اور اس میں اور مسجد قبا میں آنا ترک مت کرنا یہ وہ مسجد ہے جو پہلے دن سے تقویٰ پر بنائی گئی ہے اور یہی ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ اللہ) کا حجرہ تھا۔نیز مسجد فضیخ میں اور قبور شہداء اور مسجد احزاب کہ جس کو مسجد فتح کہتے ہیں کی بھی زیارت ترک مت کرنا۔

حدیث ④ بعض ائمہ معصومینؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تمہارے لیے مدینے میں تین دن قیام ہو تو نماز پوری کرو اسی طرح جب مکہ میں تین دن قیام کرو تو نماز پوری پڑھو جب مدینہ میں تین دن ٹھہرو تو روزے رکھو مگر اس طرح سے کہ روزہ کا آغاز بدھ کے دن سے کرو

اور بدھ کی رات کو توبہ کے ستون کے پاس نماز پڑھو۔ (ستون توبہ وہی ستون ہے جہاں ابولبابہ نے اپنے آپ کو باندھ دیا تھا یہاں تک کہ اللہ نے اس کا عذر قبول کرلیا) اور بدھ کے دن بھی روزہ کی حالت میں اس ستون کے پاس بیٹھو۔ اتمام روزہ کے بعد شبِ جمعرات ستون ابولبابہ کے بعد کے ستون جو مقامِ نبیؐ کے پاس ہے جاؤ اور اس شب اور جمعرات کے دن وہاں بیٹھو اور جمعرات کو روزہ رکھو اور وہیں اس کو پورا کرو، پھر شب جمعہ مقام نبی کے بعد کے ستون کے پاس جاؤ اور وہاں اس شب اور جمعہ کے دن قیام کرو اور جمعہ کے دن روزہ رکھو اور وہیں روزے کو پورہ کرو۔ اگر ہو سکے تو ان تین دنوں میں کوئی کلام نہ کرو مگر جب کوئی چارہ نہ ہو اور مسجد سے بھی بعد اشد ضرورت کے نہ نکلو اور شب وروز بیداری میں گزارو کیونکہ اسی میں فضیلت ہے۔ جمعہ کے دن اللہ کی حمد وثناء بیان کرو اور نبیؐ پر درود بھیجو اور اللہ سے اپنی ضرورت کی چیز مانگو اور یہ دعا بھی مانگو:۔

اللّٰهُمَّ مَا كَانَتْ لِي إِلَيْكَ مِنْ حَاجَةٍ سَارَعْتُ أَنَا فِي طَلَبِهَا وَالْتِمَاسِهَا أَوْ حَاجَةٍ لَمْ أَسْرَعْ سَأَلْتُكَهَا أَوْ لَمْ أَسْأَلْكَهَا فَإِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِي صَغِيرِهَا وَكَبِيرِهَا۔

''اے اللہ جو بھی مجھے تیری طرف کوئی ضرورت ہو تو میں جلدی اس کو تجھ سے مانگتا ہوں اور اس کی طرف جلدی کرتا ہوں یا جس ضرورت کی طرف جلدی نہیں کرتا تجھ سے وہ مانگتا ہوں یا نہیں مانگتا تو میں اس کی طرف تیرے نبیؐ کو موڑتا ہوں جو محمدؐ ہیں جو نبی الرحمہ ہیں اپنی ضروریات کے پوری کرنے میں چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں''۔

حدیث ⑤ مجھے میرے اساتذہ کی ایک جماعت نے حدیث بیان کی وہ محمد بن یحیی سے وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ محمد بن ہلال سے وہ عقبہ بن خالد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

امام ابوعبداللہؑ سے دریافت کیا کہ میں مدینہ کے اطراف کی مساجد کی زیارت کے لئے جارہا ہوں، یہ بتائیے کس مسجد سے آغاز کروں؟ ۔آپؑ نے فرمایا قبا سے شروع کرو وہاں بہت زیادہ نماز پڑھو کیونکہ مسجد قبا وہ مسجد ہے جس میں رسولؐ اللہ نے سب سے پہلے نماز پڑھی تھی۔ پھر ام ابراہیم (فرزندِ رسولؐ) کے حجرہ میں جاؤ اور وہاں نماز پڑھو کیونکہ یہی رسولؐ اللہ کا مسکن اور نماز پڑھنے کی جگہ تھی پھر مسجد فضیخ جاؤ اس میں دو رکعت نماز پڑھو کیونکہ اس میں نبیؐ نے بھی نماز پڑھی تھی۔ جب ان سارے فرائض (اعمال) کو انجام دے لو تو ''احد'' کی طرف جاؤ اور جو مسجد ''حرہ'' کے پیچھے ہے اس میں نماز پڑھو پھر جناب حمزہ کی قبر پر جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(یہ حدیث بہت طولانی ہے لہٰذا صرف اتنی حدیث پر ہی اکتفا کرتے ہیں)



باب نمبر ﴿۷﴾



رسولؐ اللہ کی قبر کو الوداع کرنا

حدیث (۱) مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہز یار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی سے روایت کیا انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے انہوں نے ابن ابی عمیر اور فضالہ سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم اپنی ضروریات سے فارغ ہو جاؤ اور مدینہ سے نکلنا چاہو تو غسل کرو پھر نبیؐ کی قبر مبارک پر آؤ اور وہی اعمال کرو جس طرح تم نے داخل ہوتے وقت کئے تھے اور پھر قبر نبیؐ کو اس طرح وداع کرو:۔

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِي قَبْرَ نَبِيِّكَ فَإِنْ تَوَفَّيْتَنِي قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنِّي أَشْهَدُ فِي مَمَاتِي عَلَى مَا أَشْهَدُ عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ۔

"اے اللہ اس کو میری زیارت کا آخری وقت نہ بنا دینا جو میں نے تیرے نبیؐ کی قبر کی زیارت کی پس اگر تو نے مجھے اس سے پہلے موت دے دی تو میں اپنی موت میں گواہی دیتا ہوں جو میں نے اپنی زندگی میں دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں"۔

حدیث (۲) مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے حدیث بیان کی وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ حسن بن فضال سے وہ یونس بن یعقوب سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے نبیؐ کی قبر سے الوداع کرنے کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا۔ تم الوداع کے وقت یہ کہو:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ لَا جَعَلَهُ اللّٰهُ آخِرَ تَسْلِيمِي عَلَيْكَ۔

"اللہ عزوجل آپؐ پر درود و سلام بھیجے اور اللہ میرے اس سلام کو آخری نہ بنائے"۔

حدیث ۳ اسی سند سے حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے کہ میں نے امام ابوالحسن (علیؑ رضا) کوعمرے کی طرف نکلنے کے لیے (قبر رسولؐ اللہ) کوالوداع کرتے ہوئے دیکھا آپؑ نبیؐ کی قبر کے سرہانے آئے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا آپؑ نے رسولؐ اللہ پر سلام کہا اور قبر سے لپٹ گئے پھر منبر کے پاس آئے اور پھر قبر کے پاس، اور اپنے بائیں ہاتھ کو قبر کے اس حصے سے ملایا جو بالائے سر کے ستون سے قریب ہے اور پھر چھ یا آٹھ رکعتیں نماز پڑھیں۔(راوی کا بیان ہے) حضرتؑ نے رکوع وسجود میں تین مرتبہ یا اس سے زیادہ سبحان اللہ کہا مگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب سجدے میں گئے تو سجدے کو اتنا طول دیا کہ زمین آپ کے پسینے کے قطروں سے نم ہوگئ اور بعض اصحاب کا کہنا ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ حضرتؑ کا رخسارِ مبارک زمین پر تھا۔

باب نمبر ﴿۸﴾



مسجد کوفہ اور مسجد سہلہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کا ثواب

حدیث (۱) مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے حدیث بیان کی وہ احمد بن حسن سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی بن الحدید سے وہ محمد بن سنان سے وہ عمرو بن خالد سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ علیؑ بن الحسینؑ مدینہ سے خاص مسجدِ کوفہ کے لئے آئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی پھر آئے اور اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چل پڑے۔

حدیث (۲) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے انہوں نے منصور بن یونس سے انہوں نے سلیمان مولیٰ طربال وغیرہ سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ کوفہ میں ایک درہم خرچ کرنا اس کے علاوہ دیگر جگہوں میں خرچ کرنے سے سو گنا زیادہ ثواب کا حامل ہے اور کوفہ میں ادا کی گئی دو رکعت نماز سو رکعت کے برابر شمار ہوتی ہے۔

حدیث (۳) محمد بن حسین بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے فضال سے انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے فضل بن ذکریا سے انہوں نے نجم بن حطیم سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا اگر لوگ جان لیں کہ مسجد کوفہ میں کیا اجر ہے تو اس کی زاد اور سوار تیار کریں اور دور دور سے اس کی طرف آئیں۔ پھر فرمایا وہاں فرض نماز حج کے برابر ثواب رکھتی ہے اور نفل نماز عمرہ کا درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ۴ ہمیں محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے انہوں نے جس سے اس حدیث کو بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن ابی ہاشم سے انہوں نے داؤد بن فرقد سے انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا مسجد کوفہ میں ایک فرض نماز حج مقبول کے برابر ہے اور ایک مستحب نماز عمرہ مقبولہ کے برابر ہے۔

حدیث ۵ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد نے اپنے والد سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے انہوں نے سلام ابی عمرہ سے انہوں نے سعد بن طرف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے انہوں نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا نفل نماز اس مسجد میں نبیؐ کے ساتھ عمرہ کرنے کے برابر ہے اور فرض نماز ادا کرنا آپؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے اس میں ایک ہزار انبیاء اور ایک ہزار اوصیاء نے نماز پڑھی ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے اس سے جس نے انہیں ہارون بن خارجہ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم مسجد کوفہ میں ساری نمازیں پڑھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا اگر میں وہاں رہوں تو ساری نمازیں اسی مسجد میں پڑھوں۔ نیز فرمایا تجھے پتہ ہے کہ اس کی فضیلت کیا ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کوئی بھی ایسا نیک آدمی یا نبی نہیں گزرا جس نے مسجد کوفہ میں نماز نہ پڑھی ہو یہاں تک کہ رسولؐ اللہ کو جب معراج کروائی گئی تو جبرائیلؑ نے عرض کیا اے محمدؐ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کہاں پر ہیں تو آپؐ نے

فرمایا نہیں۔ جبرائیل نے کہا آپؐ اس وقت مسجد کوفہ کے سامنے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم رب سے مجھے اجازت لے کر دے سکتے ہو کہ میں یہاں اتر کر نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے اجازت لی اور آپؐ نے وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر امامؑ نے فرمایا وہاں ایک فرض نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور ایک نفل نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے۔ اس مسجد کا قبلہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اس مسجد کا دایاں حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اسی طرح اس مسجد کا بایاں حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اس کے پشت کا حصہ بھی جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اس مسجد میں بغیر نماز کے بیٹھنا اور بغیر ذکر کرنے کے بھی عبادت شمار ہوتی ہے اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اس مسجد کی فضیلت کیا ہے تو اسکی طرف ضرور آئیں خواہ انہیں بچوں کی مانند گھٹنیوں چلنا پڑے۔

حدیث ﴿۷﴾ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے انہوں نے خالد قلانسی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ کوفہ کی مسجد میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر ثواب ہے۔

حدیث ﴿۸﴾ اسی اسناد سے امام ابوعبداللہؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا مکہ اللہ کا حرم اور اس کے رسولؐ کا حرم اور علیؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور وہاں ایک درہم انفاق کرنا ایک لاکھ درہم انفاق کرنے کے برابر ہے اور مدینہ اللہ اس کے رسولؐ اور علیؑ جو امیرالمومنین ہیں ان کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس میں ایک درھم انفاق کرنا دس ہزار درہم انفاق کرنے کے برابر ہے اور کوفہ بھی

اللہ اس کے رسولؐ اور امیر المومنین علیؑ کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابو محمد سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے ہمارے بعض ساتھیوں سے **انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا مسجد سہلہ کی حد روحاء ہے۔**

مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے علی بن اسباط سے اسی طرح بیان کیا۔

حدیث ⑩ مجھے میرے بھائی علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس سے بیان کیا انہوں نے عمران بن موسیٰ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے انہوں نے علی بن حسان سے انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے **انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا جب آپؑ ابی حمزہ ثمالی سے فرما رہے تھے اے ابو حمزہ! کیا تم نے میرے چچا (یعنی زید بن علیؑ بن حسینؑ) کو رات میں جاتے دیکھا تھا؟۔ ابو حمزہ نے کہا جی ہاں! آپؑ نے پوچھا کیا انہوں نے مسجد سھیل میں نماز پڑھی؟۔ ابو حمزہ نے دریافت کیا کہ مسجد سھیل سے آپ کی مراد کیا مسجدِ سہلہ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! پھر آپؑ نے فرمایا اگر وہ (زید بن علیؑ بن حسینؑ) اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھتے اور اللہ سے پناہ مانگتے تو اللہ ایک سال تک اپنی پناہ میں رکھتا۔ ابو حمزہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں جس مسجد کی آپ نے توصیف کی ہے کیا وہ مسجد سہلہ**

ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! اسی مسجد میں ابراہیمؑ کا گھر تھا جس سے نکل کر وہ عمالقہ (قومِ عاد کے سرپھروں) کے پاس راہِ حق کی دعوت دینے کے لئے جاتے تھے اسی مسجد میں ادریسؑ کا بھی گھر تھا جس میں وہ سلائی کرتے تھے، اس میں ایک سبز پتھر ہے جس میں تمام انبیاء کی تصاویر نقش ہیں اور اسی پتھر کے نیچے ایک خاص مٹی ہے جس سے اللہ نے نبیوں کو خلق کیا اسی جگہ سے (رسولؐ اللہ) کو معراج ہوئی تھی اسی میں ایک جگہ ہے جس کا نام فاروق اعظم ہے یہیں سے لوگ محشر کی طرف جائیں گے اور یہ کوفہ کا ایک حصہ ہے، یہیں صور پھونکا جائے گا، یہیں محشر ہوگا اور یہیں ستر ہزار افراد محشور ہوں گے جو بغیر کسی حساب و کتاب کے بہشت میں جائیں گے یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے کامیاب قرار دیا ہے اور ان کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہ جنت میں داخل ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے اور خدا کی رحمت سے لو لگائے ہوں گے، یہ لوگ کوشش کریں گے کہ کبرو نخوت پاس نہ آنے پائے اور لقائے الٰہی کے وقت عدل الٰہی سے خوف زدہ ہوں گے، ان لوگوں کی دوسری خصلتوں میں سے یہ ہے کہ یہ اطاعت الٰہی اور اس کے حکم پر عمل کرنے میں تساہلی کے بجائے سرعت سے کام لیں گے اور یہ جانتے ہوں گے کہ اللہ ان کے اعمال سے باخبر ہے، ان سے نہ حساب وکتاب ہوگا نہ ہی مواخذۂ عذاب۔

یہ ایسی جگہ ہے جو دلوں سے کینوں کو دور کرتی ہے اور مومنین کو ہر طرح کی آلودگی سے پاک رکھتی ہے، اس کے وسط میں ''کوہِ اہواز'' ہے جو کبھی آباد تھا۔

نوٹ:۔(مسجد سہلہ کا مقام فاروق اعظم وہ مقام ہے جہاں قائمؑ قیام کریں گے اور حق و باطل میں فرق کریں گے جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہاں سے عدل ظاہر ہوگا۔)

حدیث ۱۱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے

ابوعبداللہ محمد بن احمد رازی سے انہوں نے حسین بن سیف بن عمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سیف سے انہوں نے ابوبکر حضرمی سے انہوں نے ابوعبداللہؑ سے یا امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ آپؑ سے پوچھا گیا اللہ کے حرم (کعبہ) کے بعد اور رسولؐ اللہ کے حرم (مدینہ) کے بعد زمین کا کون سا ٹکڑا افضل ہے؟۔آپؑ نے فرمایا کہ اے ابوبکر وہ کوفہ ہے یہ مقام زکیہ پاک وصاف ہے اس میں نبیوں، رسولوں اور رسولوں کے علاوہ دیگر لوگ جو سچے اوصیاء ہیں ان کی قبور ہیں اور اسی میں مسجد سہیل (مسجد سہلہ) ہے جس میں تمام انبیاء نے نماز پڑھی ہے اسی سرزمین سے اللہ کا عدل ظاہر ہوگا اور قائم حق (علیہ السلام) یہاں قیام کریں گے اور اس کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، یہ زمین انبیاء، اوصیاء اور صالحین کی قیامگاہ رہی ہے۔

حدیث ⑫ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے حنان بن سدیر سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا تم کس شہر سے تعلق رکھتے ہو؟۔وہ کہنے لگا میں کوفہ والوں سے ہوں اور میں آپؑ سے دوستی اور مودت رکھتا ہوں۔امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا کیا تم تمام نمازیں مسجد کوفہ میں پڑھتے ہو؟۔اس نے کہا نہیں۔امام ابوجعفرؑ نے اس سے فرمایا تم تو خیر کثیر سے محروم رہ گئے پھر اسے امام ابوجعفرؑ نے فرمایا تم روزانہ نہر فرات میں غسل کرتے ہو؟۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا ہر جمعہ کو کرتے ہو؟۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا ہر مہینے میں بھی نہیں کرتے؟۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا سال میں ایک دفعہ بھی نہیں کرتے؟۔اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا تم تو خیر کثیر سے محروم رہے۔آپؑ نے پھر اس سے پوچھا کیا تم امام حسینؑ کی قبر کی ہر جمعہ کو زیارت کرتے ہو؟۔

اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے پوچھا ہر مہینے میں بھی نہیں کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے پھر پوچھا سال میں ایک مرتبہ بھی نہیں کرتے؟۔ اس نے کہا نہیں۔ امام ابوجعفرؑ فرمانے لگے تم تو ہر ایک خیر سے محروم رہ گئے ہو۔

حدیث (۱۳) مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے الحسن بن محبوب سے انہوں نے علی بن رئاب سے انہوں نے ابو عبیدہ الحذاء سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابوجعفرؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابوعبیدہ کوفے کی مسجد میں نماز پڑھنا ترک نہ کرو اگرچہ وہاں گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ جانا پڑے کیونکہ اس مسجد میں پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری مسجدوں میں ستر نمازیں پڑھنے کے برابر ہے۔

حدیث (۱۴) ہمیں ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے محمد بن سنان سے حدیث بیان کی کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کوفے کی مسجد میں فرادیٰ پڑھی جانے والی ایک نماز دوسری جگہوں پر جماعت سے پڑھی جانے والی ستر نمازوں سے افضل ہے۔

حدیث (۱۵) اسی راوی سے مروی ہے انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے ظریف بن ناصح سے انہوں نے خالد قلانسی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوفے کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری جگہوں پر ایک ہزار نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

حدیث ⑯ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ جعفر حمیری سے انہوں نے ابراہیم بن مہز یار سے انہوں نے اپنے بھائی علی سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے فضیل اعور سے روایت کی ہے، فضیل کا کہنا ہے کہ میں لیث بن ابوسلیم کے پاس گیا اور لوگ نماز عصر پڑھ چکے تھے، انہوں نے کہا میں نے ابھی نماز ظہر نہیں پڑھی ہے لہٰذا مجھے باتوں میں نہ لگاؤ، راوی کا بیان ہے میں نے پوچھا نماز میں کیوں تاخیر ہوئی؟۔ لیث نے جواب دیا بازار میں ایک کام سے گیا تھا لہٰذا میں نے نماز پڑھنے میں تاخیر کی تاکہ اس مسجد (کوفہ) میں نماز پڑھوں اور اس کی فضیلت سے بہرمند ہوں جاؤں، راوی کا کہنا ہے کہ میں نے دوبارہ سوال کیا کہ کیا اس بارے میں تم تک کوئی روایت پہنچی ہے؟۔ لیث نے کہا مجھے فلاں نے فلاں سے بیان کیا اور انہوں نے عائشہ سے روایت کیا اس نے رسول اللہؐ سے روایت کی کہ آپؐ فرمارہے تھے مجھے آسمان کی سیر کروائی گئی جب میں معراج سے واپس آرہا تھا تو میں اپنے باپ نوحؑ وابراہیمؑ کے مقام پر جو ''مسجد کوفہ'' میں ہے، اترا اور دو رکعت نماز ادا کی ۔ عائشہ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا فرض نماز اس مسجد میں حج مبرور کے برابر ہے اور مستحبی نماز ایک عمرہ مبرور کے برابر ہے۔

حدیث ⑰ مجھے محمد بن الحسن بن علی بن مہز یار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہز یار سے انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے مالک بن ضمرہ عنبری سے انہوں نے امیرؑ المومنین سے روایت کی کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم اپنے گھر کی پشت پر جو مسجد ہے اس میں نماز پڑھتے ہو؟۔ میں نے جواب دیا یا امیرؑ المومنین اس میں تو عام لوگ نماز پڑھتے ہیں (بعض نسخوں میں الناس کے بجائے النساء ہے یعنی اس میں عورتیں نماز پڑھتی

ہیں)۔آپؑ نے فرمایا اے مالک یہ مسجد ایسی ہے کہ جو بھی مصیبت زدہ اس میں نماز پڑھ کر دعا کرے اللہ اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور اس کی ضرورت پوری کرتا ہے۔مالک نے کہا اللہ کی قسم پھر بھی میں اس مسجد میں کبھی آیا نہ اس میں نماز پڑھی کہ ایک شب مشکلات میں گرفتار ہو گیا تو امیرؑالمومنین کی بات یاد آ گئی اور رات ہی کو اٹھا نعلین پہنے وضو کیا پھر مسجد کی طرف نکلا تو دیکھا کہ میرے دروازے پر ایک چراغ ہے جو میرے آگے چل رہا ہے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا اور چراغ بھی وہیں رک گیا۔ میں نماز پڑھنے لگا جب فارغ ہوا تو نعلین پہن کر گھر کی طرف روانہ ہوا تو پھر وہی چراغ میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور میں اس کی روشنی میں گھر تک پہنچا اور جب گھر میں داخل ہوا تو وہ چراغ نظروں سے اوجھل ہو گیا پھر جب بھی میں نماز کے لیے نکلتا تو میرے دروازے پر چراغ ہوتا اور اللہ نے میری حاجت بھی پوری کر دی تھی۔

حدیث ۱۸ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے روایت کیا اس نے کہا مجھے ابو یوسف یعقوب بن عبداللہ جو ابی فاطمہ کی اولاد میں سے ہے بیان کیا وہ اسماعیل بن زید مولیٰ عبداللہ بن یحیٰی کاہلی سے بیان کرتے ہیں وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ایک آدمی امیرؑالمومنین کے پاس آیا جبکہ آپؑ مسجد کوفہ میں تھے تو اس نے کہا السلام علیک ورحمتہ اللہ وبرکاتہ اے امیرؑالمومنین۔آپؑ نے اسے جواب دیا۔ اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں مسجد اقصٰی کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا ہوں اس لیے آپؑ کو الوداع کہنے اور سلام کے لیے حاضر ہوا۔آپؑ نے فرمایا وہاں جانے کا تمھارا کیا مقصد ہے؟۔اس نے کہا میرا مقصد صرف اس مسجد کی فضیلت حاصل کرنا ہے۔آپؑ نے فرمایا تُو اپنی اونٹنی بیچ دے اور زادہ راہ کو استعمال کر لے اور اس مسجد (مسجد کوفہ) میں نماز پڑھ وہاں (مسجدِ اقصٰی) میں جانے کی

ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس مسجد (مسجد کوفہ) میں فرض نماز حج مبرور کی طرح ہے اور مستحبی نماز عمرہ مبرور کے برابر ہے اور اس کی برکت بارہ میل تک ہے دائیں جانب برکت وخوشبختی اور بائیں جانب مکر اور اس کے وسط میں روغن کا چشمہ ہے، دودھ کی نہر ہے اور پانی کا چشمہ ہے جو مومنین کے لئے شراب ہے اور پانی کا ایک اور چشمہ ہے جو مومنین کے لئے پاک و پاکیزہ ہے۔ اسی جگہ سے نوحؑ کی کشتی چلی تھی اور اسی مسجد میں تینوں بت نسر و یغوث و یعوق تھے (البتہ حدیث میں ان تینوں بتوں کے ذکر سے مسجد کی قدامت کو بیان کرنا ہے نہ یہ کہ ان کی قداست کو) اسی مسجد میں ستر انبیاء اور ستر اوصیاء نے نماز پڑھی جن میں ایک میں بھی ہوں۔

پھر حضرتؑ نے اپنا ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا! کسی محزون و مغموم نے یہاں حاجت طلب نہیں کی مگر یہ کہ اللہ نے اس کی حاجت پوری کی اور اس کے غم کو دور کیا۔

باب نمبر ﴿۹﴾



قبر امیرؑ المومنین

حدیث (۱) مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن حسن اور سب نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا کہ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے صفوان الجمال سے انہوں نے کہا میں اور عامر بن عبداللہ جذاعہ ازدی امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے تو عامر نے آپؑ سے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ امیرؑالمومنین رحبہ میں دفن ہوئے؟۔آپؑ نے فرمایا ایسانہیں ہے۔عامر نے پوچھا پھر آپؑ کہاں دفن ہوئے؟۔آپؑ نے فرمایا جب آپؑ کی شہادت ہوگئی تو حسنؑ نے ان کے تابوت کو اٹھایا اور کوفہ میں نجف کے قریب غری کے بائیں جانب اور حیرہ کی دائیں جانب لائے اور آپؑ کو چمکتی ہوئی ریت کے اندر دفن کیا گیا۔راوی کہتا ہے اس کے بعد میں اس جگہ پر گیا اور میں نے ایک ایک جگہ کا خیال رکھا پھر میں نے آکر امامؑ کو بتایا تو آپؑ فرمانے لگے تم نے ٹھیک کیا پھر تین مرتبہ فرمایا رحمك الله۔

حدیث (۲) مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے حسین خلال سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے امام حسینؑ بن علی علیہ السلام سے پوچھا آپؑ نے امیرؑالمومنین کو کہاں دفنایا؟۔آپؑ نے فرمایا ہم رات کو نکلے اور مسجد اشعث کے قریب سے گزرے حتیٰ کہ ہم غری کے اطراف میں پہنچے اور وہاں آپؑ کو دفن کیا۔

حدیث (۳) مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے

عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میرے پاس عمر بن یزید آیا اس نے کہا میرے ساتھ سوار ہو جاؤ میں اس کے ساتھ سوار ہو گیا ہم حفص کناسی کے گھر گئے ان کو آواز دی وہ باہر آئے اور پھر ہم تینوں غریٰ پہنچے تو ہم ایک قبر کے پاس گئے تو عمرو بن یزید نے کہا سواری سے اترو یہی امیرؑ المومنین کی قبر اطہر ہے۔ ہم نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا، انہوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ یہاں امام ابو عبداللہؑ کے ساتھ آیا جب وہ حیرہ میں ہوتے تھے اور میں ان کے ساتھ کئی بار اس مقام پر آیا آپؑ نے مجھے بتایا تھا کہ یہ امیرؑ المومنین کی قبر مبارک ہے۔

حدیث ④ مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے یزید بن عمر بن طلحہ سے انہوں نے کہا کہ امام ابو عبداللہؑ نے حیرہ میں فرمایا کیا جس کام کا تم نے وعدہ کیا تھا اُس کو انجام نہیں دو گے؟ (یعنی امیرؑ المومنین کی قبر کی زیارت کا)۔ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ آپؑ سوار ہوئے اور اسماعیل آپؑ کا بیٹا بھی آپؑ کے ساتھ تھا اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہو گیا اور وادیٔ ثویہ سے گزرتے ہوئے ''حیرہ'' اور ''نجف'' کے درمیان چمکتے ہوئے ریگزاروں پر امامؑ سواری سے اترے اور میں اور اسماعیل بھی اتر گئے، امامؑ نے وہاں نماز پڑھی اور میں نے اور اسماعیل نے بھی وہاں نماز پڑھی۔ پھر آپؑ نے اسماعیل سے فرمایا اٹھو اور اپنے جد حسینؑ بن علی علیہ السلام کو سلام کرو۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا حسینؑ کربلا میں دفن نہیں ہوئے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! بے شک وہ کربلا میں دفن ہوئے ہیں مگر آپؑ کا سر مبارک جب شام کی طرف لیجایا گیا تو اس کو ہمارے ایک غلام نے چھپا کر امیرؑ المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔

حدیث ⑤ ہمیں اپنے والد اور محمد بن حسن نے ان سب نے حسن بن متیل سے اور سہل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے حسن خراز الوشاء سے انہوں نے ابوالفرج سے انہوں نے ابان بن تغلب سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ہمراہ تھا آپؑ پشتِ کوفہ سے گزرے تو آپؑ وہاں اترے اور دو رکعت نماز ادا کی پھر کچھ آگے بڑھے اور سواری سے اتر کر دو رکعت نماز ادا کی اور پھر کچھ دور جا کر سواری سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا یہ ہے قبرِ امیرؑ المومنین۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ دو مقامات جہاں آپؑ نے نماز پڑھی کونسے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک وہ جگہ ہے جہاں سرِ مبارک امام حسینؑ دفن ہے (یعنی رأس الحسینؑ) اور دوسری جگہ منبرِ قائم علیہ السلام ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن موسی خشاب سے انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم ''غریٰ'' کی طرف آؤ تو وہاں دو قبریں دیکھو گے ایک بڑی اور ایک چھوٹی بڑی قبر امیرؑ المومنین کی ہے اور چھوٹی قبر وہ ہے جہاں حسینؑ کا سر مبارک دفن ہے۔

حدیث ⑦ محمد بن عبداللہ نے محمد بن ابی عبداللہ کوفی سے مجھے حدیث بیان کی انہوں نے موسی بن عمران نخعی سے انہوں نے حسین بن یزید سے انہوں نے کہا ہمیں صفوان بن مہران نے حدیث بیان کی انہوں نے جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک بار امامؑ سفر کے لیے سرزمین قادسیہ سے چلے اور میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا جب نجف پہنچے تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے

جس پر میرے جد نوحؑ کے بیٹے نے پناہ لی اور کہنے لگا﴿سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ﴾ ”میں ایسے پہاڑ کی طرف جگہ حاصل کرلوں گا جو مجھے پانی سے بچائے گا“ (ھود ۴۳)۔تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی اے نجف کیا یہ (پسرِ نوح) مجھ سے بھاگ کر تجھ سے پناہ لے گا، (اس خطاب کے بعد) وہاں سے شام کی سرحد تک کا پہاڑ زمین میں دھنس گیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا میرے ساتھ ساتھ چلو، میں آپؑ کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ ہم ”غریٰ“ کے مقام تک آ گئے تو آپؑ ایک قبر پر ٹھہرے اور فرمایا بے شک آپؑ آدمؑ کے ساتھ آئے اور ہر نبیؐ کے ساتھ رہے حتیٰ کہ رسول اللہؐ تک پہنچ گئے۔ پھر قبر پر گر پڑے اور سلام کیا اور آپؑ کے رونے کی آواز بلند ہو گئی پھر اٹھے اور چار رکعت نماز ادا کی اور میں نے بھی آپؑ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپؑ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا اے فرزند رسولؐ یہ قبر کس کی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا یہ قبر میرے جد علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن احمد بن علی بن یعقوب نے حدیث بیان کی انہوں نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن جہم بن بکیر سے روایت کی ہے، حسن بن جہم کا کہنا ہے کہ میں نے امام ابو الحسنؑ سے یحییٰ بن موسیٰ کے بارے میں کہا کہ وہ قبر امیرؑ المومنین کے زائروں کے لئے مشکل کھڑی کرتا ہے اور اس نے ”ثویّہ“ میں تفریح گاہ بنالیا ہے، مگر قبر امیرؑ المومنین اس سے تھوڑا دور ہے اور یہ وہی جگہ ہے جس کے لئے صفوان جمال نے کہا تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس جگہ کی نشاندہی کی ہے اور اس کی اس طرح راہنمائی کی تھی: ”جب کوفہ کے بعد ”غریٰ“ پہنچنا تو اس کی طرف اپنی پشت رکھنا اور رخ نجف کی طرف اور تھوڑا داہنی طرف مڑ جانا اور چمکتے ہوئے ریگستانوں کے پاس پہنچنا کہ جس کے سامنے ایک گھاٹی ہے تو اسی جگہ

امیرؑ المومنین کی قبر ہے‘‘ اور یہاں میں (حسن بن جہم) کئی بار زیارت کے لئے آیا ہوں، لیکن بعض شیعہ کہتے ہیں کہ آپ کی قبر مسجد میں ہے جب کہ بعض کہتے ہیں کہ قصر میں آپ کی قبر ہے، مگر میں ان لوگوں کو یہ جواب دیتا ہوں کہ قصر میں تو آپ کی قبر نہیں ہوسکتی اس لئے کہ یہ ظالموں کے رہنے کی جگہ ہے اور مسجد میں اس لئے قبر نہیں ہوسکتی کہ ظالموں نے ہمیشہ آپ کی قبر کو چھپائے رکھا، میں (حسن بن جہم) نے امامؑ سے عرض کیا کس کی بات صحیح ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا تمھاری بات، اس لئے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو وہ جعفر بن محمد (امام جعفر صادق علیہ السلام) کے ارشاد کی روشنی میں کہہ رہے ہو۔ حسن بن جہم کا بیان ہے کہ پھر امامؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! میں اپنے شیعوں میں کسی کو نہیں پاتا جس کی رائے تمھارے نظریئے کے مطابق ہو، میں نے عرض کیا یہ مجھ پر خدا کی کیا عنایت نہیں ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا: ایسا ہی ہے خدا جس کو چاہتا ہے توفیق دیتا ہے اور اس کو اپنا امین بناتا ہے لہٰذا اپنے اس نظریئے کہ توفیق الٰہی سمجھو اور اس پر خدا کا شکر ادا کرو۔

اور مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے روایت کیا وہ اپنے والد علی سے وہ حسین بن علی بن فضال سے وہ حسن بن جہم بن بکیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا اور پھر وہی حدیث ہے جو اوپر روایت کی گئی ہے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین نے ان سب نے حسن بن علی بن مہزیار سے روایت کیا ہے انہوں نے اپنے والد سے جن کا نام علی بن مہزیار ہے انہوں نے کہا کہ مجھے علی بن احمد نے ایک شخص سے بیان کیا ہے انہوں نے یونس بن ظبیان سے انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حیرہ میں تھے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا آپؑ نے آسمان کی طرف نگاہ کی اور مجھ سے فرمایا یونس تم یہ ستارے دیکھ رہے ہو یہ کتنے خوبصورت

ہیں یہ آسمان والوں کے لیے امان ہیں اور ہم (اہل بیتؑ) زمین والوں کے لئے امان ہیں۔ پھر فرمایا یونس! خچر اور گدھے پر کجاوہ کس دو جب کجاوہ کس دیا گیا تو آپؑ نے فرمایا یونس یہ بتاؤ ان میں تمہیں کون سی سواری زیادہ محبوب ہے خچر کی یا گدھے کی۔ میں نے خیال کیا کہ جو طاقت ہوتی ہے وہ انہیں پیاری ہوگی تو میں نے کہا گدھا۔ آپؑ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنے اوپر ترجیح دو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لہٰذا آپؑ اور میں سوار ہوئے۔ جب ہم حیرہ سے نکلے تو آپؑ نے فرمایا اے یونس تم آگے بڑھو۔ یونس کا کہنا ہے کہ میں آگے بڑھا، آپؑ نے فرمایا داہنی طرف چلو پھر تھوڑی دیر بعد فرمایا اب تم بائیں جانب چلو (یعنی امامؑ مسلسل رہنمائی کرتے جارہے تھے) جب ہم سرخ ریگزاروں پر پہنچے تو آپؑ نے فرمایا یہ وہی جگہ ہے میں نے بھی آپؑ کی بات کی تائید کی، پھر آپؑ اس جگہ کے داہنی طرف گئے جہاں پانی تھا اور اس سے وضو کیا اور پھر تھوڑے فاصلے پر ایک ٹیلے کے قریب گئے وہاں نماز پڑھی پھر اس پر جھکے اور گریہ کیا پھر ایک اور ٹیلے پر گئے تو وہاں بھی اسی طرح کیا اور پھر فرمایا اے یونس! جس طرح میں نے کیا تم بھی کرو تو میں نے بھی اسی طرح کیا۔ جب میں فارغ ہوا تو آپؑ فرمانے لگے۔ اے یونس تم جانتے ہو یہ کون سی جگہ ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا یہ جگہ جہاں تم نے پہلے نماز پڑھی وہ امیرؑ المومنین کی قبر ہے اور دوسری جگہ رأس الحسینؑ (محل دفن سر حسینؑ) ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا عبید اللہ بن زیاد ملعون نے جب سرِ امام حسینؑ شام بھیجا تو (حاکم شام نے) اس سرِ مبارک کو یہ کہہ کر کوفہ واپس کر دیا کہ کہیں اس شہر میں آشوب برپا نہ ہو جائے چنانچہ خدا نے اس سرِ مبارک کو امیرؑ المومنین کے پاس قرار دیا، اس طرح سر جسد سے ملحق ہوا، اور جسد سر سے۔

حدیث ⑩ مجھے محمود بن جعفر رزاء نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب الزیات سے حدیث بیان کی انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے اسحاق بن جریر سے انہوں نے امام

ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا جب میں حیرہ میں تھا تو میں امیرؑ المومنین کی قبر اطہر پر رات کو آیا کرتا تھا جو نجف کے اطراف میں غریٰ النعمان کی جانب ہے وہاں رات کی نماز پڑھ کر فجر سے پہلے پہلے واپس چلا آتا۔

حدیث ⑪ انہی سے روایت ہے کہ انہوں نے مجھے محمد بن حسین سے انہوں نے حجال سے انہوں نے صفوان بن مہران سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امیرؑ المومنین کی قبر کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے قبر کی اس طرح نشاندہی فرمائی وہاں ریت کو تہہ بہ تہہ بٹھایا گیا ہوگا۔ (راوی کہتا ہے) میں اس جگہ گیا اور نماز پڑھی پھر میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس چلا گیا تو میں نے آپؑ سے وہاں جانے اور نماز پڑھنے کا ذکر کیا۔ فرمایا تُو نے بالکل ٹھیک کیا۔ پھر میں بیس سال وہاں ٹھہرا اور وہاں ہی نماز پڑھتا رہا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن محمد بن ابی نصر سے انہوں نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امیرؑ المومنین کی قبر کہاں ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا غریٰ میں۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ رحبہ میں دفن ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا نہیں البتہ بعض کہتے ہیں کہ مسجد میں دفن کیئے گئے ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾



امیرؑ المومنین کی زیارت کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے حدیث بیان کی انہوں نے حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد یمانی سے انہوں نے منیع بن حجاج سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابو وہب بصری سے انہوں نے کہا میں مدینہ گیا تو امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے امیرؑالمومنین کی قبر کی زیارت نہیں کی آپؑ نے فرمایا تو نے نہایت ہی برا کام کیا ہے اگر تم ہمارے شیعہ نہ ہوتے تو میں تمہیں دیکھتا بھی نہیں کیا تو نے اس کی زیارت نہیں کی جس کی زیارت اللہ فرشتوں سمیت خود کرتا ہے اور انبیاء اور مومنین بھی کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اس کا علم نہیں تھا۔ آپؑ نے فرمایا یہ جان لو امیرؑالمومنین اللہ کے نزدیک تمام آئمہؑ سے افضل ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن یعقوب نے ابوعلی اشعری سے حدیث بیان کی انہوں نے اس سے ذکر کیا جس نے محمد بن سنان سے روایت کیا اور مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن ابی الخطاب سے انہوں نے کہا کہ مجھے ابن سنان نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے مفضل بن عمر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا مولاؑ مجھے غریٰ جانے کا بہت شوق ہے آپؑ نے فرمایا تجھے وہاں جانے کا شوق کیوں ہے؟۔ میں نے کہا مجھے امیرؑالمومنین سے بہت محبت ہے اور میں ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تجھے ان کی زیارت کی فضیلت معلوم ہے؟۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے مجھے بتائیے۔ آپؑ نے فرمایا جب تم زیارت امیرؑالمومنین کرنا چاہتے ہو تو جان لو کہ آدمؑ کی

ہڈیاں اور نوحؑ کے بدن اور علیؑ کے جسم کی زیارت کررہے ہو۔ میں نے پوچھا کہ آدمؑ تو سرندیپ میں جہاں سے سورج طلوع کرتا ہے (چونکہ وہ مشرق میں ہے اس لئے اسے طلوع کی جگہ کہا) اترے تھے اور عام طور سے لوگوں کا خیال ہے کہ ان کی ہڈیاں بیت اللہ الحرام میں دفن ہیں پس آپؑ نے کس طرح فرمایا کہ وہ کوفہ میں ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے نوحؑ کو اس وقت وحی فرمائی جس وقت وہ کشتی میں تھے کہ بیت اللہ کا طواف سات مرتبہ کرو انہوں نے اسی طرح طواف کیا جس طرح انہیں حکم دیا گیا پھر وہ گھٹنوں تک پانی میں اترے اور جس تابوت میں آدمؑ کی ہڈیاں تھیں اس کو پانی سے نکال کر اپنی کشتی میں رکھا پھر جب تک اللہ نے چاہا وہ (کعبہ کا) طواف کرتے رہے پھر دروازۂ کوفہ میں جو مسجد کوفہ کے وسط میں ہے آئے اسی کے متعلق اللہ کا فرمان ہے کہ اللہ نے زمین کو حکم دیا ﴿ابْلَعِي مَآءَكِ﴾ ''اپنا پانی نگل جا'' (ھود ۴۴)۔ پس زمین نے مسجد سے پانی نگل لیا جبکہ چشمہ اسی مسجد سے پھوٹا تھا، اور جو لوگ نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے وہ سب زمین پر پھیل گئے تو نوحؑ نے یہ تابوت غریٰ میں دفن کر دیا اور غریٰ پہاڑ کی وہ چوٹی ہے جس پر اللہ نے موسیٰؑ سے کلام کیا، اور وہاں عیسیٰؑ منزل تقدیس کو پہنچے، اور ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور محمدؐ کو اپنا حبیب بنایا اور یہی پہاڑ انبیاء کا مسکن رہا۔ اللہ کی قسم! اس مقام میں سکونت اختیار کرنے والا ان کے آباء طاہرین آدمؑ و نوحؑ کے بعد کوئی بھی امیرؑ المومنین سے زیادہ معزز نہیں ہوا۔ جب تم نجف کا ارادہ کرو تو آدمؑ کی ہڈیوں اور نوحؑ کے جسم اور علیؑ کے بدن کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس طرح تم ان کے پہلے آباء اور خاتم النبیین محمدؐ اور سید الوصیین علی علیہ السلام کی زیارت کرنے والے ہو جاؤ گے اور ان کی زیارت کرنے والے کے لیے دعا کے وقت آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اس لیے خیر لینے کے وقت سو جانے والے مت بنو۔

قول مترجم:۔

اس مقام پر ہم نجف اشرف کی فضیلت میں مزید ایک حدیث کتاب ’’قصص الانبیاءؑ‘‘ سے پیش کرتے ہیں:۔

ا۔باسندِ معتبر حضرت امیرؑ المومنین سے منقول ہے کہ اول زمین کا ٹکڑا کہ جس پر خدا کی عبادت کی گئی پشتِ کوفہ تھا جو نجفِ اشرف ہے جبکہ خدا نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو فرشتوں نے اسی جگہ سجدہ کیا۔(قصص الانبیاء ۸۳ بحوالہ حیاۃ القلوب جلد اول باب دوم۔ فصل دوم)

حدیث ۳ مجھے علی بن الحسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے انہوں نے معلیٰ بن ابی شہاب سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ ابن علی علیہ السلام نے رسولؐ اللہ سے پوچھا اے بابا جان! جو شخص آپؐ کی زیارت کرے تو اس کا کیا ثواب ہے آپؐ نے فرمایا جس نے میری زندگی میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کی یا تمھارے باپ کی زیارت کی تو مجھ پر اس کا یہ حق بن جاتا ہے کہ میں بھی قیامت کے روز اس کی زیارت کروں اور اس کو اس کے گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾



زیارت قبر امیرؑ المومنین، اس کا طریقہ اور وہاں کی دعا

حدیث ۱ مجھے ابوعلی احمد بن علی بن مہدی نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ علی بن صدقہ رقی نے کہا مجھے امام علیؑ رضا نے حدیث بیان کی آپؑ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے والد گرامی امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث بیان کی آپؑ نے فرمایا کہ امام زین العابدین علیؑ بن حسین علیہ السلام نے امیرؑ المومنین کی قبر کی زیارت کی وہاں آپؑ دیر تک روتے رہے پھر فرمایا:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أميرَ المؤمنينَ ورَحمةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أمينَ اللهِ في أرْضِهِ وحُجَّتَهُ عَلى عِبادِهِ [السَّلامُ عَلَيْكَ يا أميرَ الْمُؤْمِنينَ]، أشْهَدُ أنَّكَ جاهَدْتَ فِي اللهِ حَقَّ جِهادِهِ وعَمِلْتَ بِكِتابِهِ واتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وآلِهِ وسلَّم حَتّى دَعاكَ اللهُ في جِوارِهِ وقَبَضَكَ بِاخْتِيارِهِ والْزَمَ أعْداءَكَ الْحُجَّةَ في قَتْلِهِم إيّاكَ مَعَ ما لَكَ مِنَ الْحُجَجِ الْبالِغَةِ عَلى جَميعِ خَلْقِهِ. اللّهُمَّ فَاجْعَلْ نَفْسي مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ؛ راضِيَةً بِقَضائِكَ مُولَعَةً بِذِكْرِكَ ودُعائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ أوْلِيائِكَ مَحْبُوبَةً في أرْضِكَ وسَمائِكَ، صابِرَةً عَلى نُزُولِ بَلائِكَ شاكِرَةً لِفَواضِلِ نَعْمائِكَ ذاكِرَةً لِسَوابِغِ آلائِكَ مُشْتاقَةً إلى فَرْحَةِ لِقائِكَ، مُتَزَوِّدَةً التَّقْوى لِيَوْمِ جَزائِكَ، مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أوْلِيائِكَ، مُفارِقَةً لِأخْلاقِ أعْدائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنيا بِحَمْدِكَ وثَنائِكَ۔

''یا امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ کی زمین پر اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہیں (اے امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو)۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں آپؑ نے اس طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی کتاب پر عمل کیا اور اس کے نبیؐ کے طریقوں پر چلے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپؑ کو اپنی پناہ میں بلا لیا اور

اپنے اختیار میں لے لیا اور آپؑ کو قتل کرنے پر آپؑ کے دشمنوں کے خلاف حجت قائم کر دی حالانکہ آپؑ کے پاس تمام مخلوق پر کامل حجتیں اور دلائل موجود تھے۔ اللہ میرے نفس کو اپنی تقدیر پر مطمعن کر دے اور اپنی قضاء پر راضی کر دے اپنی دعا اور ذکر کا شوق مند بنا دے اپنے اولیاء پسندیدہ کو دوست رکھنے والا بنا دے اور اپنی زمین اور آسمان پر محبوب بنا دے کہ میں تیری طرف سے آنے والے مصائب پر صبر کرسکوں اور تیری بے پناہ نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں اور تیری کامل نعمتوں کو یاد کروں اور تیری ملاقات کی خوشی کا شوق رکھنے والا ہو جاؤں تیری جزا کے دن کے لیے تقویٰ کو زادراہ بنالوں تیرے اولیاء کی سنت پر چلنے والا ہو جاؤں تیرے دشمنوں کے اخلاق سے جدائی اختیار کرلوں اور دنیا سے ہٹ کر تیری حمد وثناء میں مشغول ہو جاؤں''۔

پھر اپنا رخسار مبارک قبر پر رکھ کر یوں فرمایا:۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ وَالِهَةٌ، وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شَارِعَةٌ، وَأَعْلَامَ الْقَاصِدِينَ إِلَيْكَ وَاضِحَةٌ، وَأَفْئِدَةَ الْعَارِفِينَ مِنْكَ فَازِعَةٌ، وَأَصْوَاتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صَاعِدَةٌ، وَأَبْوَابَ الْإِجَابَةِ لَهُمْ مُفَتَّحَةٌ، وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ، وَتَوْبَةَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ، وَعَبْرَةَ مَنْ بَكَى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ، وَالْإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَوْجُودَةٌ، وَالْإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ مَبْذُولَةٌ، وَعِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ، وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ مُقَالَةٌ، وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ، وَأَرْزَاقَكَ إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ لَهُمْ مُتَوَاتِرَةٌ، وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ، وَحَوَائِجَ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ، وَجَوَائِزَ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ، وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ إِلَيهِم وَاصِلَةٌ، وَمَوَائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ، وَمَنَاهِلَ الظِّمَاءِ لَدَيْكَ مُتْرَعَةٌ، اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي، وَاقْبَلْ ثَنَائِي، وَأَعْطِنِي رَجَائِي، وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ عليهم السَّلام، إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَآئِي، وَمُنْتَهى رَجائِي، وَغايَةُ مُنايَ فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوايَ، أَنْتَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَمَوْلايَ اغْفِرْ لِأَوْلِيآئِنا وَكُفَّ عَنّا أَعْدآئَنا وَاشْغَلْهُمْ عَنْ أَذانا وَأَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْها الْعُلْيا وَأَدْحِضْ كَلِمَةَ الْباطِلِ وَاجْعَلْها السُّفْلى، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

”اے اللہ تیری طرف عاجزی کرنے والوں کے دل لگے ہوئے ہیں اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے راستے کھلے ہیں، تیری طرف تمام نشانیاں واضح ہیں اور تیری معرفت رکھنے والوں کے دل تیرے خوف سے بھرے ہوئے ہیں اور دعا کرنے والوں کی آوازیں تیری طرف بلند ہوتی ہیں اور قبولیت کے دروازے ان کے لیے کھلے ہیں اور جو شخص تجھ سے مناجات کرنا چاہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور جو شخص تیری طرف رجوع کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور جو شخص تیرے خوف سے ڈرے اس رونے والے کے آنسوؤں پر رحم کیا جاتا ہے اور جو شخص تجھ سے مدد مانگے تیری مدد اس کے لیے موجود ہے اور تجھ سے فریادرسی کی درخواست کرے تو اس کی فریادرسی تُو ضرور کرتا ہے اور تیرے بندوں کے لیے تیرے وعدے پورے کئے جاتے ہیں اور جو شخص معافی چاہے تو اس کی لغزشوں کو معاف کیا جاتا ہے اور عمل کرنے والوں کے اعمال محفوظ ہیں اور مخلوقات کی طرف تیرے رزق اتر رہے ہیں اور ان کے مزید رزق پہنچنے والے ہیں اور کھانا مانگنے والوں کے لیے تیرے پاس دسترخوان تیار ہیں اور پیاسوں کے لیے پانی کی گھاٹیں موجود ہیں۔ اے اللہ میری دعا قبول فرما اور میری ثناخوانی کو قبول کرلے اور میری امیدوں کو پورا فرما اور مجھے میرے دوستوں سے ملا دے بحقِ محمدؐ و علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ و حسینؑ۔ تو میری نعمتوں کا کارساز اور میری امیدوں کی انتہاء اور میری انتہائی آرزو ہے اور میرے لوٹنے کی جگہ اور میری قیام گاہ ہے۔ اے اللہ تو میرا الٰہ ہے اور میرا سردار اور مولا ہے ہمارے دوستوں کو معاف کردے اور ہم سے ہمارے دشمنوں کو روک دے اور ان کو ہمیں

ایذا پہنچانے سے روک دے اور کلمہ حق کو ظاہر اور بلند کر دے اور کلمہ باطل کو مٹا دے اور سب سے پست کر دے تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

حدیث ② مجھ سے محمد بن الحسن بن الولید نے اس سے جو اس نے اپنی کتاب کتاب الجامع میں ذکر کیا اس نے مجھے حدیث بیان کی کہ انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی کہ وہ امیرؑ المومنین کی قبر اطہر پر یہ دعا پڑھتے تھے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، أشهَدُ أنَّكَ أوَّلُ مَظْلُومٍ، وَأوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّهُ، صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقِينُ وَأَشْهَدُ أنَّكَ لَقِيتَ اللهَ وَأنْتَ شَهِيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بِأنْواعِ الْعَذابِ وَجَدَّدَ عَلَيْهِ الْعَذابَ، جِئْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُسْتَبْصِراً بِشَأنِكَ، مُعادِياً لِأعْدائِكَ وَمَنْ ظَلَمَكَ، اَلْقىٰ عَلىٰ ذٰلِكَ رَبّي إنْ شاءَ اللهُ تعالىٰ، إنَّ لي ذُنُوباً كَثِيرَةً فَاشْفَعْ لي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ، فَإنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ مَقاماً مَعْلُوماً، وَإنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ جاهاً عَظِيماً وَشَفاعَةً، وَقَدْ قالَ اللهُ تَعالىٰ وَلا يَشْفَعُونَ إلّا لِمَنِ ارْتَضىٰ۔

"اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پہلے مظلوم ہیں اور وہ پہلے ہیں جن کا حق غصب کیا گیا۔ آپؑ نے صبر کیا اور ثواب حاصل کرنے کی نیت کی یہاں تک کہ آپؑ کے پاس موت آ گئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کو اس حال میں ملے ہیں کہ آپؑ شہید تھے آپؑ کے قاتل کو اللہ مختلف اقسام کے عذاب دے اور اس پر نیا نیا عذاب پہنچے اور میں آپؑ کے پاس آیا آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور آپؑ کے فضائل و مناقب اور آپؑ کی شان کو جانتے ہوئے اور میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس سے بھی جس نے آپؑ پر ظلم کیا اور انشاء اللہ میں اس بات پر ہی اللہ سے ملوں گا۔ اپنے گناہوں کو بخشوانے کے لیے میں آپؑ ہی کی شفاعت چاہتا

ہوں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں ایک عظیم اور بلند مقام ہے اور اللہ کے ہاں آپؑ کا بہت بلند مرتبہ ہے ﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ﴾ ''اور وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے'' (الانبیاء ۲۸)

اور امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کے پاس یوں پڑھتے تھے:۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِهِ وَمَعْرِفَةِ رَسُولِهِ صلّى الله عليه وآله وسلّم وَمَنْ فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ طَاعَتَهُ، رَحْمَةً مِنْهُ لِي وَتَطَوُّعاً مِنْهُ عَلَيَّ، وَمَنَّ عَلَيَّ بِالْإِيمَانِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَيَّرَنِي فِي بِلَادِهِ وَحَمَلَنِي عَلَى دَوَابِّهِ، وَطَوَى لِيَ الْبَعِيدَ، وَدَفَعَ عَنِّي الْمَكْرُوهَ حَتَّى أَدْخَلَنِي حَرَمَ أَخِي رَسُولِهِ فَأَرَانِيهِ فِي عَافِيَةٍ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ زُوَّارِ قَبْرِ وَصِيِّ رَسُولِهِ صلّى الله عليه وآله وسلّم، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، [وَأَشْهَدُ] أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً عَبْدُ اللهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ يَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيَارَةِ قَبْرِ أَخِي نَبِيِّكَ، وَعَلَى كُلِّ مَأْتِيٍّ حَقٌّ لِمَنْ أَتَاهُ وَزَارَهُ وَأَنْتَ خَيْرُ مَأْتِيٍّ وَأَكْرَمُ مَزُورٍ، وَأَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا جَوَادُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَرْدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ إِيَّايَ مِنْ زِيَارَتِي فِي مَوْقِفِي هَذَا فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يُسَارِعُ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوكَ رَهَباً وَرَغَباً وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْخَاشِعِينَ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ بَشَّرْتَنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ فَقُلْتَ: وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ اللَّهُمَّ فَإِنِّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِجَمِيعِ أَنْبِيَائِكَ مُوقِنٌ، فَلَا تُوقِفْنِي بَعْدَ مَعْرِفَتِهِمْ مَوْقِفاً تَفْضَحُنِي بِهِ عَلَى رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ، بَلْ أَوْقِفْنِي مَعَهُمْ، وَتَوَفَّنِي عَلَى

التَّصدیقِ بِهِمْ فَإنَّهم عَبِیدُكَ وأنتَ خَصَصتَهُم بِكَرامَتِكَ وَأمَرتَنی بِإتِّبَاعِهِم۔

"الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنی اور اپنے رسول اور جس کی اطاعت مجھ پر واجب ہے اس کی معرفت عطا کی یہ اسکی مجھ پر رحمت اور مہربانی ہے اور اس نے مجھے ایمان دے کر مجھ پر احسان کیا۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنے شہروں میں چلایا اور اپنے چوپایوں پر سوار کیا اور دور کی جگہیں سمیٹ دیں اور تکلیفات کو ہم سے ہٹا دیا یہاں تک کہ مجھ کو اپنے رسولؐ کے بھائی کے حرم میں داخل کر دیا اور اس نے مجھے عافیت عطا کی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور اگر ہمیں اللہ اس کی ہدایت نہ کرتا تو ہم اس کی طرف ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں وہ اللہ کی طرف سے حق لے کر آئے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسولؐ کے بھائی ہیں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیری زیارت کرنے والا ہوں اور تیرے نبیؐ کے بھائی کی قبر کی زیارت کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور ہر اس شخص پر حق ہوتا ہے جس کے پاس آیا جائے جو آنے والے اور زیارت کرنے والے کے لیے ہوتا ہے اور تو ان تمام لوگوں سے بہتر ہے جن کے پاس آیا جاتا ہے اور اکرم ہے جن کی زیارت کی جاتی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمٰن، اے رحیم، اے سخی، اے واحد، اے احد، اے یکتا، اے صمد۔ اے وہ جو نہ جنا گیا اور نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ کوئی اس کا کفو ہے کہ محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ اور اہل بیتؑ پر درود بھیج اور یہ کہ میری زیارت کا تحفہ یہ بنا دے کہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے اور مجھے ان لوگوں میں سے کر دے جو نیکیوں میں آگے بڑھتے ہیں اور تجھے ذکر اور رغبت سے پکارتے ہیں اور مجھے ڈرنے والوں میں سے بنا دے۔ اے وہ کہ جس نے اپنے نبیؐ کی زبان پر مجھے خوشخبری دی چنانچہ فرمایا ﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ﴾ "ایمان والوں کو خوشخبری سنائیں کہ ان کے

لئے ان کے رب کی بارگاہ میں بلند پایہ (یعنی اونچا مرتبہ) ہے" (یونس ۲)۔ اے اللہ میں تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تمام انبیاء پر یقین رکھتا ہوں تو مجھے معرفت کے بعد ایسی جگہ پر نہ کھڑا کرنا جس میں تمام لوگوں کے سامنے ذلیل ہو جاؤں بلکہ مجھے انؑ کے ساتھ کھڑا کر اور انؑ کی تصدیق پر مجھے موت دے کیونکہ وہ تیرے بندے اور تیری کرامت سے خاص طور پر چنے ہوئے ہیں اور تو نے مجھے ان کی اتباع کا حکم دیا ہے"۔

پھر زائر قبر کے قریب آکر اس طرح کہے :۔

السَّلامُ مِنَ اللهِ والسَّلامُ على محمّدِ بنِ عبدِ الله أمينِ اللهِ عَلى وَحيِهِ وعزائمِ أمْرِه، ومَعْدِنِ الْوَحيِ والتَّنزيلِ والخاتمِ لِما سَبَقَ والفاتحِ لِما استَقْبَلَ والْمُهَيمِنِ على ذلكَ كُلِّهِ والشاهِدِ على خَلْقِهِ والسِّراجِ الْمُنيرِ والسَّلامُ عليهِ ورَحمةُ اللهِ وبركاتُه، اللّهمَّ صَلِّ على محمّدٍ وأهلِ بَيتِهِ المظلومينَ أفضلَ وأكملَ وأرفعَ وأشْرَفَ ما صلَّيتَ على أحدٍ مِنْ أنبيائِكَ ورُسُلِكَ وأصفيائِكَ، اللّهمّ صَلِّ على عَليٍّ أميرِ المؤمنينَ عَبدِكَ وَخَيرِ خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ وأخي رَسولِكَ وَوَصيِّ رَسولِكَ الّذي انْتَجَبْتَهُ مِن خَلْقِكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ، والدَّليلِ على مَنْ بعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، وَدَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَينَ خَلْقِكَ، والسَّلامُ عَلَيهِ وَرَحمةُ اللهِ وبَرَكاته. اللّهمّ صَلِّ عَلى الأئمّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْقَوّامينَ بِأمْرِكَ مِن بَعْدِهِ، الْمُطهّرينَ الّذينَ ارْتَضَيْتَهُمْ أنْصاراً لِدينِكَ وَحَفَظَةً لِسِرِّكَ، وشُهداءَ على خَلْقِكَ وأعلاماً لِعِبادِكَ وتُصلّي عليهِم ما استَطَعْتَ، السَّلامُ على الأئمّةِ المُسْتَوْدِعينَ، السَّلامُ على خالِصَةِ اللهِ مِنْ خَلْقِهِ، السَّلامُ على الأئمّةِ المُتَوَسِّمينَ، السَّلامُ عَلى المؤمنينَ الّذينَ قامُوا بِأمْرِكَ وَوازَرُوا أولياءَ اللهِ وخافُوا بِخَوفِهِم، السَّلامُ على مَلائِكَةِ اللهِ الْمُقَرَّبينَ.

''سلام اللہ کی طرف سے اور سلام محمدؐ بن عبداللہ پر ہو جو اللہ کی وحی پر اس کے امین ہیں اور اس کے پختہ امور پر امانت دار ہیں اور وحی اور تنزیل کی دھات ہیں اور گزری ہوئی چیز کے لیے مہر کے طور پر ہیں اور آنے والی چیز کے لیے شروع کرنے والے ہیں اور ان سب چیزوں پر نگہبان ہیں اور اس کی مخلوق پر وہ گواہ ہیں اور روشن چراغ ہیں آپؐ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر سلام بھیج جو مظلوم ہیں بہت فضیلت والے، نہایت کامل، بلند اور معزز درود و سلام ہو ان پر جو تو نے اپنے انبیاء، مرسلین اور پسندیدہ لوگوں پر بھیجا ہے۔اے اللہ امیرؑ المومنین پر درود بھیج جو تیرے بندے ہیں اور تیرے نبیؐ کے بعد تیری بہترین مخلوق ہیں اور تیرے رسولؐ کے بھائی اور تیرے رسولؐ کے وصی ہیں جن کو تو نے اپنے رسولؐ کے بعد تمام مخلوق پر منتخب فرمایا اور جو اس کی دلیل ہیں جس کو تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا ہے اور تیرے عدل کے ساتھ وہ دین کا بدلہ دینے والے ہیں اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلے کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں اور ان پر سلام اور رحمت و برکات ہوں۔اے اللہ آئمہؑ پر بھی درود بھیج جو ان کی اولاد میں سے ہیں۔ان کے بعد جو تیرے حکم پر قائم رہنے والے ہیں جو پاک و پاکیزہ ہیں جن کو تو نے اپنے نبیؐ کی مدد کے لیے منتخب فرمایا اور اپنے رازوں کا محافظ بنایا اور اپنی مخلوق پر گواہ بنایا اور اپنے بندوں کے لیے نشان بنایا ان پر درود بھیج۔سلام ہو آپؑ پر اے ائمہؑ کے مخزن اور جو اللہ کے خاص ہیں ان پر بھی سلام ہو اور آئمہ متوسمین پر بھی اور مومنوں پر بھی سلام ہو جو تیرے حکم پر قائم ہوتے ہیں اور تیرے اولیاء کو مضبوط کرتے ہیں اور ان سے خوف کے ساتھ ڈرتے ہیں اور اللہ کے مقرب فرشتوں پر بھی سلام ہو''۔

پھر یوں کہے:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أميرَ المؤمنين ورَحمَةُ اللهِ وبَرَكاتُهُ، السَّلام عليكَ يا حَبيبَ الله، السَّلام عليكَ يا صَفوَةَ اللهِ، السَّلامُ عليك يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلام عَلَيكَ يا حُجَّةَ اللهِ،

السَّلامُ عليك يا عَمودَ الدِّينِ وَوارِثَ عِلْمِ الأَوَّلينَ والآخِرينَ، وصاحِبَ المِيْسَمِ والصِّراطِ المُسْتَقيمِ. أَشْهَدُ أنّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وآتَيْتَ الزَّكاةَ وأَمَرْتَ بالمَعروفِ، ونَهَيْتَ عَنِ المُنكرِ، واتَّبَعْتَ الرَّسولَ، وتَلَوْتَ الكِتابَ حَقَّ تِلاوَتِهِ، وجاهَدْتَ في اللهِ حَقَّ جِهادِهِ، ونَصَحْتَ للهِ ولِرَسُولِهِ، وجُدْتَ بنَفْسِكَ صابِراً مُحْتَسِباً مُجاهِداً عن دينِ اللهِ، مُوَقِّياً لِرَسولِ اللهِ، طالِباً ما عِندَ اللهِ، راغِباً فيما وَعَدَ اللهُ، ومَضَيْتَ لِلَّذي كُنتَ عَلَيهِ شَهيداً وشاهِداً ومَشهُوداً، فجَزاكَ اللهُ عَن رَسولِهِ وعن الإسلامِ وأَهْلِهِ أَفْضَلَ الجَزاءِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَن خالَفَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَنِ افْتَرى عَلَيكَ وظَلَمَكَ، ولَعَنَ اللهُ مَن غَصَبَكَ حَقَّكَ، ومن بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بهِ. أَنا إلى اللهِ مِنْهم بَراءٌ. لَعَنَ اللهُ أُمَّةً خالَفَتْكَ، وأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكَ، وأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيكَ، وأُمَّةً قَتَلَتْكَ، وأُمَّةً حادَت عَنكَ وخَذَلَتْكَ، والحَمْدُ للهِ الَّذي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ، وَبِئْسَ الوِرْدُ المَوْرُودُ، وبِئْسَ وِرْدُ الوارِدِينَ، وبِئْسَ دَرَكُ المُدْرِكِ. اللهمَّ العَنْ قَتَلَةَ أنبيائكَ وأوصياءِ أنبيائِكَ بجميعِ لَعَناتِكَ، وأَصْلِهِمْ حَرَّ نارِكَ. اللّٰهمَّ الْعَنِ الجَوابيتَ والطَّواغيتَ والفَراعِنَةَ واللّاتَ والعُزّى والجِبْتَ وكُلَّ نِدٍّ يُدْعى مِن دُونِ اللهِ، وكُلَّ مُفْتَرٍ عَلى اللهِ. اللّٰهمَّ الْعَنْهُمْ وأَشْياعَهُمْ وأَتْباعَهُمْ وأَوْلِياءَهُمْ وأَعْوانَهُمْ ومُحِبّيهِمْ لَعْناً كَثيراً۔

''اے امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے حبیب اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے دین کے ستون اور اولین وآخرین کے علم کے وارث اور اے صاحب میسم اور اے اللہ کی صراط مستقیم آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، امر

بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا، رسولؐ اللہ کی اتباع کی، کتاب کی اس طرح تلاوت کی جس طرح تلاوت کرنے کا حق تھا اور اللہ اور رسولؐ کی خیر خواہی کی اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا آپؑ اللہ کے دین کے لیے صابر، مُحتَسِب اور مجاہد تھے، رسولؐ اللہ کی حفاظت کرنے والے تھے جو اللہ سے وعدہ کیا اس میں رغبت کرنے والے تھے۔ آپؑ اسی راہ پر شہید ہوئے جس راہ پر آپؑ نے زندگی گزاری، آپؑ شاہد و مشہود تھے تو اللہ آپؑ کو رسول کی طرف سے اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے افضل جزا عطا فرمائے جس نے آپؑ کو قتل کیا اللہ اس پر لعنت کرے اور جو آپؑ کی مخالفت کرے اس پر بھی اللہ لعنت کرے اور جس نے آپؑ پر جھوٹ باندھا اور ظلم کیا اور آپؑ کا حق چھین لیا اور جس تک یہ بات پہنچی اور وہ خوش ہوا۔ میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں اللہ اس امت پر لعنت کرے جو آپؑ کی مخالفت کرے اور وہ امت جو آپؑ کی ولایت کا انکار کرے اور وہ امت جو آپؑ سے جنگ کرے اور وہ امت جس نے آپؑ کو قتل کیا اور وہ امت جو آپؑ سے کنارہ کش ہوگئی اور آپؑ کی مدد چھوڑ دی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آگ کو اس امت کا ٹھکانہ بنا دیا اور یہ جگہ بُری ہے وارد ہونے کی جس پر یہ وارد ہونگے اور تمام وارد ہونے والوں کے لیے بُری ہے اور یہ درجہ بھی بہت بُرا ہے۔ اللہ اپنے نبیوں کے قاتلوں پر لعنت کرے اسی طرح اپنے نبیوں کے اوصیاء کے قاتلوں پر بھی لعنت کرے اور ان تک اپنی آگ کی گرمی پہنچائے اور جوابیت، طاغوتوں فرعونوں اور لات وعزیٰ اور جبت پر بھی لعنت کرے اور ہر شریک پر لعنت کرے جس کو اللہ کے سوا پکارا جاتا ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والے پر بھی لعنت ہو۔ اے اللہ ان کو اور ان جیسوں کو اور ان کے پیروکاروں، ولیوں، معاونوں کو اور ان کے دوستوں اور ان کے دوستوں کے دوستوں سب پر دائمی لعنت کر''۔

اور یہ بھی کہے :۔

اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ أَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ عَلَیْهِ السَّلاَمُ ثَلاَثاً. اَللّٰھُمَّ عَذِّبْھُمْ عَذَاباً أَلِیماً لاَ

تُعذِّبُہٗ أحداً من العالَمین، وضاعِفْ عَلَیْہِمْ عَذابَکَ کَما شاقُّوا وُلاۃَ أمْرِکَ، وأعِدَّ لَھمْ عَذاباً ألِمْ تُحِلّہُ بأحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ، اللّٰھُمَّ وأدْخِلْ عَلیٰ قَتَلَۃِ أنْصارِ رَسُولِکَ، وقَتَلَۃِ أنصارِ أمیرِ المؤمنین وعَلیٰ قَتلَۃِ أنْصارِ الحَسَنِ وعلیٰ قَتلَۃِ أنصارِ الحُسینِ وقَتلَۃِ مَنْ قُتِلَ فی ولایۃِ آلِ مُحَمَّدٍ أجمعین عَذاباً مُضاعَفاً فی أسْفَلِ دَرْکٍ مِنَ الْجَحِیمِ، لا تُخَفِّفُ عَنْھُمْ من عذابِھا وَھُمْ فیہِ مُبْلِسُونَ مَلْعُونُونَ، ناکِسُوا رُؤُوسِہِمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ، قَدْ عایَنُوا النَّدامَۃَ وَالْخِزْیَ الطَّوِیلَ لِقَتْلِہِمْ عِتْرَۃَ أنْبِیائِکَ وَرُسُلِکَ وَأتْباعَھُمْ مِنْ عِبادِکَ الصّالِحِینَ، اللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ فی مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظاھِرِ الْعَلانِیَۃِ فی أرْضِکَ وَسَمائِکَ، اللّٰھُمَّ اجْعَلْ لی لِسانَ صِدْقٍ فی أوْلِیائِکَ، وَحَبِّبْ إلَیَّ مشاھَدھم حَتّیٰ تُلْحِقَنی بِہِمْ وَتَجْعَلَنی لَھُمْ تَبَعاً فِی الدُّنْیا وَالآخِرَۃِ یا أرْحَمَ الرّاحِمینَ۔

"اللہ! امیرؑ المومنین کے قاتلوں پر لعنت کر (تین دفعہ) اے اللہ ان کو دردناک عذاب دے جو جہان میں کسی کو نہ دیا ہو اور ان پر اپنا عذاب دگنا کر جیسے انہوں نے تیرے حاکموں کی مخالفت کی اور ان کے لیے عذاب تیار کر جیسا تو نے کسی پر نہیں اتارا۔ اے اللہ اپنے رسولؐ کے مددگاروں کے قاتلوں اور امیرؑ المومنین کے انصار کے قاتلوں پر اور حسنؑ کے انصار کے قاتلوں پر اور حسینؑ کے انصار کے قاتلوں پر اور اس شخص کے قاتلوں پر جو آلِ محمدؐ کی ولایت پر قتل ہوا، ان سب پر کئی گنا عذاب نازل فرما اور ان سب کو جہنم کے نچلے درجے میں ڈال اور وہ ان میں ناامید ہوں یعنی ملعون ہونگے اور اپنے رب کے پاس سروں کو نیچا کئے ہوئے ہونگے انہوں نے ندامت اور دائمی رسوائی کو دیکھ لیا ہوگا کیونکہ انہوں نے تیرے نبیؐ اور رسولؐ کے خاندان اور تیرے نیک بندوں سے ان کے پیروکاروں کو قتل کیا۔ اے اللہ ان پر لعنت کر پوشیدہ اور ظاہری طور پر بھی اپنی زمین اور آسمان میں لعنت کر۔ اے اللہ! اپنے اولیاء میں مجھے سچائی کی زبان دے دے اور ان کے مشاہدے کو میری نظر میں محبوب بنا دے

حتیٰ کہ مجھے ان سے ملا دے اور مجھے دنیا و آخرت میں ان کا پیروکار بنا دے یا ارحم الراحمین“۔

پھر آپ علیہ السلام کے سرہانے بیٹھ کر یہ دعا کرے:۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْمُسَلِّمِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِم، وَالنّاطِقِينَ بِفَضْلِكَ، وَالشّاهِدِينَ عَلَى أَنَّكَ صادِقٌ [أمينٌ] صِدّيقٌ، عَلَيْكَ يامَولايَ، السَّلامُ مِنَ اللهِ عليكَ وعلى رُوحِكَ وبدنِكَ، أَشْهَدُ أنّكَ طُهرٌ طاهِرٌ مُطهّر وأَشْهَدُ لَكَ يا وَلِيَّ اللهِ وَوَلِيَّ رَسُولِهِ بِالْبَلاغِ وَالأَداءِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ جَنْبُ اللهِ وأنّكَ بابُ اللهِ، وَأَنَّكَ وَجْهُ اللهِ الَّذِي مِنْهُ يُؤْتى، وأنّكَ خَلِيلُ اللهِ وأنّكَ عَبْدُ اللهِ، وأَخُو رَسولِهِ وقد أَتَيْتُكَ وافِداً لِعظيمِ حالِكَ ومَنزِلَتِكَ عِندَ اللهِ وعِندَ رَسولِهِ أَتَيْتُكَ زائِراً مُتَقَرِّباً إِلَى اللهِ بِزِيارَتِكَ، طالباً خَلاصَ نَفْسِي، مُتَعوِّذاً بِكَ مِن نارٍ اسْتَحَقّها مِثلي بما جَنَيْتُهُ على نَفْسِي، أَتَيْتُكَ انْقِطاعاً إِلَيْكَ وإلى وَلَدِكَ الخَلَفِ من بَعْدِكَ على بَرَكةِ الحَقِّ فَقَلْبِي لَكَ مُسَلِّم، وأمري لكَ مُتَّبعٌ، ونُصرَتي لَكَ مُعَدَّة، وأنا عَبْدُ اللهِ ومولاكَ في طاعَتِكَ، والوافِدُ إليكَ، أَلتمِسُ بذلكَ كمالَ المنزِلةِ عِندَ اللهِ، وأنتَ يامَولايَ مِمَّنْ أَمَرَني اللهُ بطاعَتِهِ وحَثَّني عَلى بِرِّهِ، ودَلَّني عَلى فَضْلِهِ، وَهَداني لِحُبِّهِ، وَرَغَّبني في الوِفادَةِ إليهِ وإلى طَلَبِ الحَوائِجِ عِنْدَهُ، أنتم أهلُ بيتٍ يَسْعَدُ مَنْ تَولاّكم، ولا يَخِيبُ مَنْ أتاكم، ولا يَخسَرُ مَنْ يَهواكم، ولا يَسْعَدُ مَنْ عاداكم، لا أَجِدُ أحداً أَفزعُ إليهِ خيراً لي مِنكم، أنتم أهلُ بَيتِ الرَّحمةِ، ودعائِمُ الدِّين، وأَركانُ الأرضِ، الشَّجرةُ الطَّيِّبةُ، اللّهمّ لا تُخَيِّب تَوَجُّهِي إليكَ برسولِكَ وآلِ رسولِكَ اللّهمَّ أَنتَ مَنَنْتَ عَلَيَّ بزيارةِ مَولايَ وولايَتِه ومعرفتِه، فَاجْعَلْني مِمَّنْ تَنصُرُهُ ويُنْتَصَرُ به، ومُنَّ عليَّ بنَصْرِكَ لِدِينِكَ في الدُّنيا والآخِرة، اللّهمّ أَحيِني على ما حَيِيَ عليهِ عليُّ بنُ أبي طالب عليه السلام، وأَمِتْني على

مامات علیہ علیؑ بن أبی طالب علیہ السلام۔

"اللہ کا، اس کے مقرب فرشتوں کا اور اسکے لیے دلوں سے مسلمان ہونے والوں کا سلام آپؑ پر ہو اور آپؑ کی فضیلت بیان کرنے والے اور آپؑ کی سچائی پر گواہی دینے والے کہ آپؑ سچے ہیں آپؑ پر اور آپؑ کی روح و بدن پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طہر، طاہر، مطہر ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے ولی ہیں اور پہنچانے اور ادا کرنے کے لحاظ سے اس کے رسولؐ کے بھی ولی ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پہلو ہیں اور آپؑ اللہ کا دروازہ ہیں اور آپؑ اللہ کا وجہ ہیں اور آپؑ وہ راستہ ہیں جس پر چل کر ہی اللہ تک پہنچا جا سکتا ہے اور آپؑ اللہ کے خلیل ہیں اور اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کے رسولؐ کے بھائی ہیں۔ میں آپؑ کے پاس اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک آپؑ کے مرتبے اور عظمت کے لیے وفد بن کر آنے والا اور زیارت کرنے والا ہوں اور آپؑ کی زیارت کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے والا ہوں اور اپنے نفس کے چھٹکارے کا طالب گار ہوں اور اللہ سے اس آگ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جس کا میرے جیسا آدمی اپنے نفس پر زیادتی کی وجہ سے مستحق ہوجاتا ہے میں آپؑ کے پاس کٹ کر آ گیا ہوں اور آپؑ کے بعد آپؑ کے بیٹے کی طرف آ گیا ہوں جو حق کی برکت پر آپؑ کا جانشین ہے میرا دل آپؑ کے سپرد ہے اور میرا معاملہ آپؑ کے لیے پیروی کیا ہوا ہے اور میری نصرت آپؑ کے لیے تیار ہے اور میں اللہ کا بندہ اور آپؑ کی اطاعت میں آپؑ کا غلام ہوں اور آپؑ کی طرف آنے والا ہوں اس سے میں اللہ کے نزدیک کمال منزلت کا طلبگار ہوں اور اے میرے مولاؑ آپؑ ہی ہیں جس نے مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا اور اس کی نیکی پر برانگیختہ کیا اور اس کی فضیلت کی طرف ہدایت کی اور اس کی محبت کی طرف راہنمائی کی اور اس کی طرف حاضر ہونے کی مجھے رغبت دلائی اور اس کے پاس حاجات طلب کرنے کے لیے آمادہ کیا آپؑ اہل بیتؑ ہیں جو آپؑ سے محبت کرے گا وہ نیک بخت ہوگا اور جو شخص آپؑ کے پاس آ گیا وہ کبھی ناکام

نہ ہوگا اور جو آپؑ کو چاہے گا وہ کبھی نقصان نہیں اٹھاتا اور جو آپؑ سے دشمنی رکھے وہ کبھی نیک بخت نہیں ہوسکتا اور میں آپؑ لوگوں سے زیادہ بہتر مددگار نہیں پاتا۔ آپؑ رحمت کے گھر ہیں اور دین کا ستون ہیں اور زمین کے ستون ہیں اور شجرہ طیبہ ہیں۔ اے اللہ! میری توجہ اپنی طرف اپنے رسولؐ اور آل رسولؐ کے ذریعے ناکام نہ کرنا۔ اے اللہ! تو نے میرے مولاؑ کی زیارت، ولایت اور معرفت کے ذریعے مجھ پر بہت احسان کئے تو مجھے ان لوگوں میں شمار کر جن کی تو مدد کرتا ہے اور ان سے مدد لی جاتی ہے اور دنیا و آخرت میں اپنے دین کی مدد کرنے کے ساتھ مجھ پر احسان کر۔ اے اللہ! مجھے اس دین پر زندہ رکھ جس پر علیؑ ابن ابی طالبؑ زندہ رہے اور مجھے اسی دین پر موت دے جس پر علیؑ شہید ہوئے''۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن یعقوب نے اس سے حدیث بیان کی جس نے اس کو سہل بن زیاد سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اورمہ سے روایت کرتے ہیں اور مجھے میرے والد نے حسین بن الحسن بن ابان سے روایت کیا وہ محمد بن اورمہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس سے روایت کیا جس نے امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ امیرؑ المومنین کی قبر کے پاس یہ دعا پڑھو:۔

السَّلامُ عليكَ يا وليَّ اللهِ أنتَ أوَّلُ مَظلومٍ وأوَّلُ مَنْ غُصِبَ حَقُّه، صَبَرتَ واحتسبتَ حتّى أتاكَ اليَقينُ، وأشهدُ أنّكَ لَقيتَ اللهَ وأنتَ شَهيدٌ، عَذَّبَ اللهُ قاتِلَكَ بأنواعِ العَذابِ، وجَدَّدَ عليهِ العَذابَ، جئتُكَ عارِفاً بحقِّكَ، مُستَبصِراً بشأنِكَ، مُوالياً لأوْلِيائِكَ، مُعادياً لأعدائِكَ ومَنْ ظَلَمَكَ، ألْقى علىٰ ذلكَ ربّي إن شاءَ اللهُ تعالى، [يا وليَّ اللهِ] إنَّ لي ذُنوباً كثيرةً، فاشفعْ لي إلى ربّكَ، فإنَّ لكَ عِندَ اللهِ مَقاماً مَعلوماً، وإنَّ لكَ

عِندَ اللهِ جاهاً وشَفاعةً ، وقال : لا يَشْفَعُونَ إلاّ لِمَنِ ارْتَضىٰ وَهُم مِنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُون۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو، آپؑ پہلے مظلوم ہیں اور آپؑ ہی وہ پہلے ہیں جن کا حق غصب کیا گیا آپؑ نے صبر کیا اور ثواب کا ارادہ کیا حتیٰ کہ آپؑ نے شہادت پائی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پاس اس حال میں پہنچے کہ آپؑ اس وقت شہید تھے اللہ عز وجل آپؑ کے قاتل کو مختلف اقسام کے عذاب میں مبتلا کرے اور اس پر نیا نیا عذاب بھیجے اور میں آپؑ کے پاس آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا ہوں اور آپؑ کی عظمت وشان کی بصیرت رکھتے ہوئے آیا ہوں میں آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ پر ظلم کرنے والوں سے دشمنی رکھتا ہوں اللہ نے مجھے اس امر کا حکم دیا ہے اور انشاء اللہ میں اللہ کے حکم کی اطاعت کروں گا۔ اے اللہ کے ولی! میرے گناہ بہت زیادہ ہیں اس لیے میں آپؑ کے پاس آیا ہوں تا کہ آپؑ میرے لیے اپنے رب کے پاس شفاعت کریں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں مقام معلوم ہے اور آپؑ کے لیے اس کا مرتبہ اور شفاعت ہے اللہ نے فرمایا ﴿لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ﴾ ''وہ کسی کی شفاعت نہیں کرتے سوائے اس کے جسے وہ پسند کرے اور وہ خود اُس کے خوف سے ڈرنے والے ہیں'' (الانبیاء ۲۸)۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾



امیرؑ المومنین کی قبر اطہر کو الوداع کرنا

حدیث ۱ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے کتاب الجامع میں حدیث بیان کی وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب تم امیرؑ المومنین کی قبر کو الوداع کرو تو یوں کہو۔

السَّلامُ علیكَ ورحمةُ اللهِ وبَرکاتُه ، أَستَودِعُكَ اللهَ وأَستَرعِيكَ ، وأقرَءُ عَلَيكَ السَّلامَ ، آمنّا باللهِ وبِالرُّسلِ وبِما جاءَتْ بِهِ ودَعَتْ إليه [ودَلَّتْ عَلَيهِ] فَاكتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ ، اللّٰهُمَّ لا تَجعَلْهُ آخِرَ العَهدِ مِن زِيارَتي إيّاهُ فَإن تَوَفَّيتَني قَبلَ ذلِكَ فَإنّي أَشهَدُ في مَماتي عَلى ما كُنتُ شَهِدتُ عَلَيهِ في حَياتي ، أَشهَدُ أَنَّكُمُ الأَئِمَّة وتسمّيهم واحداً بعد واحد وأشهدُ أنّ مَن قَتَلَهُم وحارَبَهُم مُشرِكونَ ومَن رَدَّ عَلَيهِم في أَسفَلِ دَرْكٍ مِنَ الجَحيمِ وأشهَدُ أنّ مَن حارَبَهُم لنا أعداءٌ ونَحنُ مِنهُم بُرَءاءُ ، وأنَّهُم حِزبُ الشَّيطانِ ، وَعلى مَن قَتَلَهُم لَعنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أَجمَعينَ ، ومَن شَرِكَ فيهِم ومَن سَرَّهُ قَتلُهُم ، اللّٰهُمَّ إنّي أَسأَلُكَ بَعدَ الصَّلاةِ والتَّسليمِ أَن تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ ، ولا تَجعَلهُ آخِرَ العَهدِ مِن زِيارَتِه فَإن جَعَلتَهُ فَاحشُرني مَعَ هؤلاءِ المُسَمَّينَ الأَئِمَّةِ اللّٰهُمَّ وذَلِّل قُلوبَنا بِالطّاعَةِ والمُناصَحَةِ والمَحَبَّةِ وحُسنِ المُؤازَرَةِ۔

"آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں میں آپؑ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپؑ سے رعایت چاہتا ہوں اور آپؑ کو سلام کہتا ہوں ہم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ وہ لائے اور جس کی طرف انہوں نے راہنمائی کی اور دعوت دی سب پر ایمان لاتے ہیں اس لیے آپؑ ہمیں گواہوں میں لکھ لیں۔ اے اللہ اس حاضری کو میری آخری زیارت نہ بنانا اگر تو نے اس سے پہلے مجھے موت دے دی تو میں اپنی موت کے وقت بھی وہی گواہی دیتا ہوں جو گواہی میں اپنی زندگی

میں دیتا رہا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پاک و پاکیزہ آئمہؑ ہیں (پھر تمام آئمہؑ کا ایک ایک کر کے نام لو) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے انہیں قتل کیا اور ان سے جنگ کی وہ مشرک ہیں اور جو شخص آپؑ کو رد کرے وہ جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص آپؑ سے جنگ کرے وہ ہمارا دشمن ہے اور ہم اس سے بری ہیں اور وہ شیطان کی جماعت سے ہے اور جس شخص نے آپؑ کو قتل کیا اس پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو اور جو بھی اس میں شریک ہوا یا آپؑ کے قتل پر خوش ہوا سب پر لعنت ہو۔ اے اللہ! میں نماز کے بعد اور سلام کے بعد تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور اس کو آخری زیارت نہ بنا اگر تو نے اسکو آخری زیارت بنا دیا تو مجھے ان پاک آئمہؑ کے پیروکاروں کے ساتھ اٹھانا۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو اطاعت، خیر خواہی، محبت اور اچھی مدد کے لیے مطیع کر دے''۔



باب نمبر ﴿۱۳﴾



آبِ فرات، اس کے پینے اور اس سے غسل کرنے کی فضیلت

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ عیسی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے اور وہ علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا پانی دنیا اور آخرت کے شربتوں کا سردار ہے اور دنیا کی چار نہریں جنت سے ہیں۔ فرات، نیل، سیحان اور جیحان۔ فرات پانی کی نہر ہے، نیل شہد کی نہر ہے، سیحان شراب کی نہر ہے اور جیحان دودھ کی نہر ہے۔

حدیث ② انہی سے مروی ہے کہ ابو جمیلہ نے سلیمان بن ہارون سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو فرات کا پانی پئے اور اسکی گھٹی لے تو وہ ہم اہل بیتؑ کا محب ہے۔

حدیث ③ اسی سند سے احمد بن محمد سے مروی ہے کہ عثمان بن عیسی نے ابوالجارود سے روایت کیا ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اگر ہمارے اور فرات کے درمیان میلوں کی مسافت ہوتی (یعنی بہت دور ہوتی) تب بھی ہم اس کے پاس جاتے اور اس سے شفاء حاصل کرتے۔

حدیث ④ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن بن علی بن فضال سے انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے انہوں نے سلیمان بن ہارون عجلی سے انہوں نے روایت کی کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا میں کسی کو آب فرات کی گھٹی لیتے ہوئے نہیں دیکھتا مگر وہ جو ہم اہل بیتؑ سے

محبت کرتا ہے۔ پھر آپؑ نے مجھ سے پوچھا فرات کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے بتایا تو فرمانے لگے اگر فرات مجھ سے صرف اتنی دور ہوتی تو میں صبح و شام وہاں جاتا۔

حدیث ⑤ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے سلیمان بن نھیک سے انہوں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ﴾ "ہم نے ان کو ربوہ میں جگہ دی جو قرار، سکون اور صاف خالص پانی تھا" (مومنون ۵۰)۔ کے بارے میں دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا اس آیت میں ربوہ سے مراد نجف و کوفہ ہیں اور معین سے فرات مراد ہے۔

حدیث ⑥ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن سے روایت کی ہے انہوں نے عبیس بن عبداللہ بن محمد بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے علی علیہ السلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا کہ فرات تمام دنیا اور آخرت کے پانیوں کا سردار ہے۔

حدیث ⑦ ہمیں محمد بن عبداللہ نے اپنے باپ عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ احمد بن ابی عبداللہ سے وہ اپنے والد سے وہ اس سے جس نے ان کو حنان بن سدیر سے وہ اپنے باپ سے وہ حکیم بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے علی بن حسینؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ ہر رات ایک فرشتہ اترتا ہے اس کے پاس تین مثقال کستوری ہوتی ہے جو جنت کی کستوری سے ہوتی ہے تو وہ اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور مشرق و مغرب میں کوئی نہر بھی اس سے زیادہ بابرکت

نہیں۔

حدیث ⑧ مجھے علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن فضال سے انہوں نے ابن ابی عمیر سے انہوں نے حسین بن عثمان سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا فرات میں روزانہ کچھ قطرے جنت کے گرتے ہیں۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے کہا کہ جب امام ابوعبداللہؑ ابوالعباس (پہلا خلیفۂ بنی عباس سفاح) کے زمانے میں کوفہ آئے تو اپنے سفر کے کپڑوں میں اپنے چوپائے پر آئے اور کوفے کے پل پر ٹھہرے پھر غلام سے کہا مجھے پانی پلاؤ تو اس نے ملاح کا برتن لیا اور اس میں پانی ڈال کر آپؑ کو پیش کیا آپؑ نے پانی پیا تو وہ آپؑ کے دہن سے گرنے لگا اور آپؑ کی ریش مبارک اور کپڑوں پر بھی گرنے لگا پھر اس سے اور پانی مانگا تو غلام نے دیا پھر آپؑ نے اللہ کی حمد بیان کی پھر فرمایا یہ پانی کی نہر کتنی بابرکت ہے اس میں روزانہ جنت سے سات قطرے گرتے ہیں اور اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس نہر میں کیا کیا برکتیں ہیں تو وہ اسکے دونوں کناروں پر خیمے گاڑ لیں اگر اسمیں گناہ گاروں میں سے کوئی نہ جاتا تو جو مصیبت زدہ اس میں غوطہ لگاتا وہ تندرست ہو جاتا۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے انہوں نے حسن بن سعید سے انہوں نے علی بن حکم سے انہوں نے مرفہ سے

انہوں نے ربعی سے انہوں نے روایت کی کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا قرآن میں جو اللہ نے فرمایا ﴿شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ﴾ ''وادی کے دائیں کنارے سے'' اس سے مراد فرات ہے اور ﴿الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ﴾ ''مبارک خطہ'' سے کربلا مراد ہے اور ﴿الشَّجَرَةِ﴾ سے مراد محمدؐ ہیں (ھود ۳۰)۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے روایت کیا سعد بن عبداللہ سے وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حسین بن عثمان سے وہ محمد بن حمزہ سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص بھی فرات کے پانی سے گھٹی دیا گیا ہے وہ ہمارا شیعہ اور ہماری جماعت سے ہوتا ہے اور ابن ابی عمیر نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا فرات میں جنت کی دو ندیاں چلتی ہیں اور ابن عمر نے کہا کہ میں نے یہ روایت ابن سنان سے سنی ہے۔

حدیث ⑫ مجھے محمد بن حسن نے بیان کیا وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ عباس بن معروف سے وہ علی بن مہزیار سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ حنان بن سدیر سے وہ حکیم بن جبیر اسدی سے اس نے کہا میں نے امام علی بن الحسین علیہ السلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اس کے پاس تین مثقال کستوری ہوتی ہے وہ اس کو فرات میں ڈالتا ہے اور زمین کے مشرق و مغرب میں اس سے زیادہ بابرکت اور کوئی نہر نہیں ہے۔

حدیث ⑬ علی بن حسین بن موسی بن بابویہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن

عیسی سے وہ ابن فضال سے وہ ثعلبہ بن میمون سے وہ سلیمان بن ہارون سے وہ روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جاتی ہے وہ ہم اہل بیتؑ کے شیعوں میں سے ہو جاتا ہے۔

حدیث (۱۴) محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری حدیث بیان کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ احمد بن محمد برقی سے وہ عبدالرحمن بن حماد کوفی سے وہ عبداللہ بن محمد حجال سے وہ غالب بن عثمان سے وہ عقبہ بن خالد سے اس نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ فرات ہماری جماعت سے ہے اور علیؑ کے شیعوں میں سے ہے اور جس شخص کو بھی فرات کی گھٹی دی جائے تو وہ ہم اہل بیتؑ سے محبت کرنے لگتا ہے۔

حدیث (۱۵) مجھے میرے والد حسن بن متیل سے بیان کرتے ہیں وہ عمران بن موسیٰ سے وہ عبداللہ الجاموررانی رازی سے وہ حسن بن علی بن حمزہ سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کوئی آدمی بھی فرات کا پانی پیئے تو کہیں بھی وہ پیدا ہوا ہو وہ ہم سے محبت کرنے لگتا ہے کیونکہ فرات مومن نہر ہے۔

حدیث (۱۶) اسی اسناد سے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ اپنے والد سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا دو نہریں مومن ہیں اور دو نہریں کافر ہیں۔ کافر نہریں بلخ اور دجلہ اور مومن نیل اور فرات ہیں۔ لہٰذا اپنے بچوں کو فرات کے پانی کی گھٹی دیا کرو۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾



حسنینؑ سے رسول اللہؐ کی محبت اور انؑ سے محبت کا حکم دینا

حدیث ① مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کرتے ہیں وہ عبداللہ بن جعفر حمیری سے اور محمد بن یحییٰ عطار سے وہ سب احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم وغیرہ سے وہ جمیل بن دراج وہ اپنے بھائی نوح سے وہ اجلح سے وہ سلمہ بن کھیل وہ عبدالعزیز سے وہ مولا علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے مجھ سے فرمایا اے علیؑ! مجھے ان دو بچوں حسنؑ اور حسینؑ نے اپنے علاوہ سب سے غافل کر دیا کہ میں کسی سے بھی دوستی رکھوں اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان سے محبت کروں اور اس سے بھی جو ان کو دوست رکھے۔

حدیث ② مجھے محمد بن احمد بن ابراہیم حسین بن علی زید سے بیان کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ علی بن عباس اور عبداللہ بن حرب سے ان سب نے کہا کہ ہمیں بکر بن عبداللہ مزنی نے عمران بن حصین سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اے عمران! ہر چیز کے لیے دل میں ایک جگہ ہوتی ہے اور میرے ان بیٹوں کی میرے دل میں جو جگہ ہے اس میں کبھی کوئی دوسرا نہیں آسکتا۔ میں نے کہا یہ کل جگہ میں ہیں یا رسولؐ اللہ؟ فرمایا اے عمران! جو چیزیں تجھ سے مخفی ہیں وہ کثرت میں ہیں (یعنی تمھاری معلومات بہت کم ہے)۔ بس اتنا جان لو کہ اللہ نے مجھے ان سے محبت کا حکم دیا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن حسین ابن ابی الخطاب سے وہ اس سے جس نے سفیان جریری سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد سے وہ ابو رافع سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ ابوذر غفاری سے وہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسولؐ

اللہ نے حسنؑ اور حسینؑ سے محبت رکھنے کا حکم دیا تو میں حسنؑ و حسینؑ سے بھی محبت رکھتا ہوں اور ان سے بھی جو ان سے محبت رکھے۔ کیونکہ انہیں رسولؐ اللہ خود دوست رکھتے ہیں۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کیا اس نے کہا مجھے ایک شخص نے حدیث بیان کی کہ میں اس کا نام بھول گیا وہ ہمارے ساتھیوں میں سے تھا وہ عبداللہ بن موسیٰ سے وہ مھلھل عبدی سے وہ ابوہارون عبدی سے وہ ربیعہ سعدی سے **وہ ابوزرغفاری سے روایت کرتے ہیں ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ کو دیکھا آپ حسنؑ اور حسینؑ کو بوسہ دے رہے تھے اور فرمارہے تھے جو شخص حسنؑ و حسینؑ اور ان کی ذریت سے خالص دل سے محبت رکھے اس کو آگ جھلسائے گی نہیں اگرچہ اس کے گناہ صحرا کی ریت کے برابر ہی کیوں نہ ہوں بشرطیکہ وہ ایمان سے خارج نہ ہوا ہو (یعنی آئمہؑ سے بغض اختیار نہ کرلیا ہو)۔**

حدیث ⑤ مجھے محمد بن جعفر الرزاز القرشی بیان کرتے ہیں وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ حسن بن محبوب سے اس سے جس نے اس کو علی بن عباس سے روایت کیا وہ محال سے وہ عمر بن مرہ سے وہ عبداللہ بن سلمہ سے وہ عبید سلیمانی سے وہ عبداللہ بن مسعود سے **انہوں نے کہا کہ میں نے رسولؐ اللہ سے سنا آپؐ فرمارہے تھے جو شخص مجھے دوست رکھتا ہے تو وہ میرے ان دو بیٹوں (حسنؑ و حسینؑ) کو دوست رکھے کیونکہ مجھے اللہ عزوجل نے ان سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔**

حدیث ⑥ مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ اپنے والد محمد بن عیسی سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ محمد بن سلیمان بزاز سے وہ عمرو بن شمر

سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو چاہے کہ وہ اللہ کے مضبوط کڑے کو مضبوطی سے تھام لے جس کے متعلق اللہ نے قرآن میں حکم دیا ہے تو وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ، حسنؑ اور حسینؑ سے مودت رکھے کیونکہ اللہ اپنے عرش پر ان سے محبت کرتا ہے۔

حدیث ⑦ اسی سے روایت ہے وہ احمد بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور عبدالرحمن بن ابی نجران کے ایک شخص سے وہ عباس بن ولید سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص حسنؑ اور حسینؑ کا بغض لے کر قیامت کے دن آئے گا تو اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کو میری شفاعت پہنچ سکے گی۔

حدیث ⑧ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حسن بن محبوب سے وہ اسی سے جس سے اس کو علی بن عباس نے بیان کیا وہ منہال سے وہ عمر سے وہ اصبغ سے وہ زادان سے انہوں نے کہا میں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ سے رحبہ کی بستی میں سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ حسنؑ اور حسینؑ رسولؐ اللہ کے دو پھول ہیں۔

حدیث ⑨ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت بیان کرتی ہے جن میں میرے والد بھی شامل ہیں اور محمد بن الحسن اور علی بن الحسین بھی یہ سب سعد بن عبداللہ ابی خلف سے وہ محمد بن عیسی بن عبید یقطینی سے وہ ابوعبداللہ ذکریا مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ زید مولیٰ ابن ھبیرہ سے اس نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اس انزع (جس کی پیشانی کے دونوں طرف کے بال نہ ہوں اور جو مولا علیؑ کا لقب ہے) کے دامن کو تھام لو یہ صدیق اکبر ہے اور جو اس کی

پیروی کرے اس کے لیے ہدایت دینے والا ہے اور جو اس سے آگے نکل گیا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا جو اس کو چھوڑے گا اللہ اس کو تباہ و برباد کرے گا جو اس کو مضبوط پکڑے گا وہ بچ جائے گا اس نے اللہ کی رسی کو گویا تھام لیا۔ جس نے اس کی ولایت کا اقرار کیا اس کو اللہ ہدایت دے دے گا جس نے اس کی ولایت کا انکار کیا اللہ اس کو گمراہ کرے گا اس سے میرے یہ دونواسےؑ ہیں حسنؑ اور حسینؑ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور حسینؑ کی اولاد سے آئمہؑ ہونگے جو ہدایت والے ہونگے اور آخری قائمؑ ہوگا جو ہدایت والا ہوگا۔ لہٰذا ان کو دوست رکھو اور ان کے دشمنوں سے ہرگز دوستی نہ کرو ورنہ تم پر اللہ کا شدید غضب نازل ہوگا اور تم دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا ہو جاؤ گے اور جس نے جھوٹ باندھا وہ ذلیل ہوا۔

حدیث (۱۰) مجھے حسین بن علی الزعفرانی ری میں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یحییٰ بن سلیمان بیان کرتے ہیں وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے وہ سعید بن ابی راشد سے وہ یعلی بن مرہ سے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں اللہ اس کو دوست رکھے گا جو حسینؑ کو دوست رکھے۔ حسینؑ میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔

حدیث (۱۱) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری، ابوسعید الحسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ علی بن حماد نے وھیب سے وہ عبداللہ عثمان سے وہ سعید بن ابی راشد سے وہ عامری سے روایت کرتے ہیں عامری کا کہنا ہے کہ میں رسولؐ اللہ کے ہمراہ اس جگہ گیا جہاں ہماری دعوت تھی وہاں میں نے دیکھا کہ حسینؑ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں، رسولؐ اللہ لوگوں کے سامنے آئے اور دونوں ہاتھ بڑھا کر امام حسینؑ کو آواز دی، حسینؑ کبھی اس طرف جاتے تھے

توکبھی اُس طرف ، یہ دیکھ کر حضرتؐ ہنسنے لگے ، پھر دوڑ کر حسینؑ کو آغوش میں لے لیا ، لبوں کا بوسا لیا اور فرمایا حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں جو حسینؑ کو دوست رکھے اللہ اسکو دوست رکھے ، حسینؑ میرے نواسوں میں سے ایک ہے۔

حدیث ⑫ انہی سے مروی ہے وہ ابوسعید سے کہ ہمیں نضر بن علی نے کہا کہ ہمیں علی بن جعفر نے انہوں نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفرؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے حسنؑ اور حسینؑ کے ہاتھ کو پکڑا اور فرمایا جو شخص ان دونوں سے اور ان کے ماں اور باپ سے محبت رکھے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

باب نمبر ﴿۱۵﴾



امام حسنؑ اور دیگر ائمہؑ بقیع کی زیارتیں

**حدیث ① ** مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے روایت کیا انہوں نے کہا کہ مجھے خطاب روایت کرتے ہیں وہ عمرو بن علی سے وہ اپنے چچا سے وہ عمر بن یزید سے وہ اس کو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ محمد بن علی بن حنفیہ حسنؑ بن علیؑ کی قبر پر آتے تو یوں کہتے:۔

السَّلام علیكَ یَا ابْنَ أمیرِ المؤمِنینَ، وَ ابْنَ أوَّلِ المُسْلِمِینَ، وَ کیفَ لا تکونُ کذلكَ، وَ أنْتَ سَلیلُ الهُدی، وَ حَلیفُ التَّقوی، وَ خامِسُ أهْلِ الكِساءِ، غَذَّتْكَ یَدُ الرَّحمةِ، وَ رُبِّیتَ فی حِجْرِ الإسلامِ، وَ رُضِعْتَ مِنْ ثَدْیِ الإیمانِ، فَطِبْتَ حَیّاً، وَ طِبْتَ مَیِّتاً، غَیْرُ أنَّ النَّفْسَ غَیْرُ راضِیةٍ بِفِراقِكَ، وَ لا شاكَّةٍ فی حَیاتِكَ، یَرْحَمُكَ اللّٰهُ۔

’’آپؑ پر سلام ہو اے امیرؑ المومنین کے بیٹے اور اول المسلمین کے بیٹے پر سلام ہو اس طرح کیسے نہ ہو حالانکہ آپؑ ہدایت کا خلاصہ اور تقویٰ کے حلیف ہیں اور اہل کساء کے پانچ میں سے ایک ہیں آپؑ کو رحمت کے ہاتھ نے غذا دی اور اسلام کی حِجر یں پلے اور ایمان کے پستان سے دودھ دیئے گئے ہیں تو آپؑ زندہ بھی خوش رہے اور شہادت کے بعد بھی خوش رہے صرف دل آپؑ کی جدائی پر خوش نہیں اور آپؑ کی زندگی میں کوئی شک نہیں اللہ آپؑ پر رحم فرمائے‘‘۔

پھر قبر حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر کہتے تھے۔ ’’اے ابا عبداللہ اے ابومحمد آپؑ پر سلام‘‘۔

**حدیث ② ** اسی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے وہ عبداللہ بن احمد سے وہ بکر بن صالح سے وہ عمرو بن ہشام سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ ان دونوں آئمہ (امام محمدؑ باقر یا امام جعفر صادق علیہ السلام) میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جب تم بقیع میں

آئمہؑ کی قبور پر آ ؤ تو وہاں کھڑے ہو اور قبلہ کو پیچھے اور قبر کو سامنے کر کے یوں کہو۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدى، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبِرِّ وَالتَّقْوى، السَّلامُ عَلَيْكُمُ الْحُجَجُ عَلى أَهْلِ الدُّنْيا، السَّلامُ عَلَيْكُمُ الْقُوّامِينَ فِى الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الصَّفْوَةِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا آلَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ النَّجْوى، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ وَصَبَرْتُمْ فِى ذاتِ اللهِ، وَ كُذِّبْتُمْ وَاُسِىءَ إِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الرّاشِدُونَ الْمَهْدِيّون، وَأَنَّ طاعَتَكُمْ مَفْرُوضَةٌ، وَأَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ، وَأَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجابُوا، وَأَمَرْتُمْ فَلَمْ تُطاعُوا، وَأَنَّكُمْ دَعائِمُ الدِّينِ وَأَرْكانُ الْأَرْضِ، لَمْ تَزالُوا بِعَيْنِ اللهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ أَصْلابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ، وَيَنْقُلُكُمْ مِنْ أَرْحامِ الْمُطَهَّراتِ، لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجاهِلِيَّةُ الْجَهْلاءُ، وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْأَهْواءِ، طِبْتُمْ وَطابَ مَنْبَتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنا دَيّانُ الدِّينِ فَجَعَلَكُمْ فِى بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَواتَنا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنا وَ كَفّارَةً لِذُنُوبِنا إِذِ اخْتارَكُمُ اللهُ لَنا، وَطَيَّبَ خَلْقَنا بِما مَنَّ عَلَيْنا مِنْ وِلايَتِكُمْ، وَ كُنّا عِنْدَهُ مُسَمِّينَ بِعِلْمِكُمْ، مُعْتَرِفِينَ بِتَصْدِيقِنا إِيّاكُمْ، وَهذا مَقامُ مَنْ أَسْرَفَ وَأَخْطَأَ وَاسْتَكانَ وَأَقَرَّ بِما جَنى وَرَجى بِمَقامِهِ الْخَلاصَ، وَأَنْ يَسْتَنْقِذَهُ بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكى مِنَ الرَّدى، فَكُونُوا لِى شُفَعاءَ، فَقَدْ وَفَدْتُ إِلَيْكُمْ إِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ أَهْلُ الدُّنْيا، وَاتَّخَذُوا آياتِ اللهِ هُزُواً وَاسْتَكْبَرُوا عَنْها، يا مَنْ هُوَ قائِمٌ لا يَسْهُو، وَدائِمٌ لا يَلْهُو، وَمُحِيطٌ بِكُلِّ شَىْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِما وَفَّقْتَنِى وَعَرَّفْتَنِى أَئِمَّتِى، وَبِما أَقَمْتَنِى عَلَيْهِ إِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبادُكَ، وَجَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ، وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ، وَمالُوا إِلى سِواهُ، فَكانَتِ الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَىَّ مَعَ أَقْوامٍ خَصَصْتَهُمْ بِما خَصَصْتَنِى بِهِ، فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِى مَقامٍ مَذْكُوراً مَكْتُوباً، فَلا تَحْرِمْنِى ما

رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي فِيمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ۔

''ہدایت کے آئمہؑ آپ پر سلام ہو آپؑ نیکی اور تقویٰ والے ہیں۔ آپؑ پر سلام جو دنیا والوں کی حجتیں ہیں۔ آپؑ پر سلام جو مخلوق میں انصاف کو قائم کرنے والے ہیں۔ آپؑ چنے ہوئے ہیں آپؑ پر سلام جو رسولؐ اللہ کی آلؑ ہیں آپؑ پر سلام جو نجوہ (سرگوشی) والے ہیں آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور خیر خواہی کی اور اللہ کے معاملے میں صبر کیا اور اگر جھٹلائے گئے اور آپؑ سے زیادتی کی گئی تو آپؑ نے معاف کر دیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ ہدایت والے آئمہؑ ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے اور آپؑ کی بات سچی ہے آپؑ نے لوگوں کو دعوت دی مگر لوگوں نے اسے قبول نہ کیا آپؑ نے حکم دیا لیکن آپؑ کی بات نہ مانی گئی آپؑ دین کے ستون اور زمین کے ارکان ہیں آپؑ ہمیشہ اللہ کی نظر میں رہے آپؑ کا نور ہمیشہ پاک و پاکیزہ اصلاب میں رہا اور پاک ماؤں کے پاک و پاکیزہ ارحام میں رہا آپؑ کو جاہلوں کی جہالت میلا نہیں کر سکی اور آپؑ خواہشات کے فتنے میں شریک نہ ہو سکے آپؑ پاک و پاکیزہ رہے اور آپؑ کے ذریعے ہم پر قیامت تک بدلہ دینے والے نے احسان کیا آپؑ کو ان گھروں میں لایا جن کو بلند کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیا گیا اور ہمارے درود کو جو ہم آپؑ پر بھیجیں وہ ہمارے لئے رحمت اور ہمارے گناہوں کا کفارہ بنا دیا گیا کیونکہ اللہ نے آپؑ کو ہمارے لیے پسند کیا اور آپؑ کی ولایت سے جو اُس نے ہم پر احسان کیا اس نے ہماری پیدائش عمدہ کر دی اور ہم اس کے پاس آپؑ کے علم کے باعث قریب ہیں اور آپؑ کی جو ہم نے تصدیق کی ہم اس کا اعتراف کرتے ہیں اور اس شخص کی جگہ جو زیادتی کرے اور غلطی کر کے عاجزی کرے اور گناہ کا اقرار کرے کہ میں زیادتی کرنے والا ہوں اور اپنے اخلاص سے کھڑا ہونے سے پر امید ہو کہ وہ (اللہ) آپؑ کے سبب اس کو بچا لے جو ہلاک ہونے والوں کو اور تباہ ہونے والوں کو بچانے والا ہے۔ آپؑ میرے لیے سفارشی بن جائیں میں آپؑ کے پاس اس وقت آیا ہوں جب

دنیا دار لوگ آپؑ سے بے رغبت ہو گئے اور انہوں نے اللہ کی آیات کے ساتھ مزاح کرنا شروع کر دیا ہے اور انہوں نے ان سے تکبر کیا۔ اے وہ ذات جو قائم ہے بھولتا نہیں اور ہمیشہ و دائم ہے غافل نہیں ہوتا ہر چیز کو گھیرنے والا ہے تیرا احسان ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی اور میرے آئمہؑ کی مجھے معرفت دی اور جس چیز سے مجھے تو نے قائم کیا جبکہ تیرے بندے اس سے رکنے والے تھے اور اس کی معرفت سے جاہل تھے اور اس کے حق کو ہلکا جانتے تھے اور دوسری چیزوں کی طرف مائل ہو گئے تیرا احسان عظیم ہے مجھ پر تو نے مجھے ان آئمہؑ کی محبت عطا کی اور مجھے خاص کر دیا اور الحمد ہے تیرے لیے جبکہ میں تیرے پاس مقام میں لکھا ہوا تھا تو مجھے اس سے محروم نہ کر جس کی میں تجھ سے امید رکھتا ہوں اور میری دعا میں بھی مجھے ناکام و نامراد نہ کر مجھے محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ کی حرمت سے عطا کر۔

(اس کے بعد جو پسند ہو وہ دعا کرو)

حدیث ③ مجھے علی بن حسین وغیرہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے روایت کیا وہ اپنے والد سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے وہ یزید بن اسحق سے وہ حسن بن عطیہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ امام حسنؑ کی قبر کے پاس جو دعا چاہو کرو۔

باب نمبر ﴿۱۶﴾



جبرائیل کا قتلِ امام حسینؑ کی خبر دینا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ سعید بن یسار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا جب جبرائیلؑ نبیؐ کے پاس قتل حسینؑ کے بارے میں وحی لے کر اترے تو آپؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں خلوت میں کافی دیر تک روتے رہے ابھی آپ دونوں جدا نہیں ہوئے تھے کہ جبرائیلؑ پھر آپؐ کے پاس آ گئے اور کہا رب العالمین کا ایلچی آ گیا اور کہا آپؐ کو آپؐ کا رب سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم صبر کرنا۔ امامؑ فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں (محمدؐ و علیؑ) نے صبر کیا۔

مجھے محمد بن حسن بن ولید محمد حسن الصفار سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ سعید بن یسار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح سنا۔

اور مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ یعقوب بن یزید سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ احمد بن عائذ سے وہ ابوسلمہ سالم بن مکرم سے روایت کرتے ہیں وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جب امام حسینؑ کا نور سیدہ فاطمہؑ کے بطن مبارک میں ظاہر ہوا تو جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ عنقریب فاطمہؑ ایک بچے کو ظاہر کریں گی جس کو آپؐ کے بعد آپؐ کی امت بے دردی سے قتل کر دے گی تو سیدہ فاطمہؑ اسی وقت سے غمزدہ ہو گئیں اور امام حسینؑ جب اس دنیا میں تشریف لائے تب بھی سیدہؑ رنج والم میں مبتلا ہوئیں پھر امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کیا تم نے دنیا میں

ایسی کوئی ماں دیکھی ہے جو اپنے بیٹے پر اس کے ظہور سے قبل اور اس کے بعد غمزدہ ہو کیونکہ آپؑ جانتی تھیں کہ آپؑ کا حسینؑ شہید کر دیا جائے گا آپؐ نے فرمایا اللہ نے اسی وجہ سے یہ آیت نازل کی۔ ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ﴾ (احقاف ۱۵)۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حماد سے وہ اس کے بھائی احمد بن حماد سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جبرائیلؑ رسولؐ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے السلام علیک اے محمدؐ! میں آپؐ کو ایک بچے کی خوشخبری دوں جس کو آپؐ کی امت آپؐ کے بعد بے دردی سے قتل ڈالے گی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تو وہ آسمان کی طرف چلے گئے پھر دوبارہ آپؐ کے پاس آئے اور وہی بات کی تو آپؐ نے وہی جواب دیا کہ مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں تو وہ پھر آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر تیسری مرتبہ آئے اور اسی طرح کہا تو آپؐ نے فرمایا مجھے ایسے بیٹے کی ضرورت نہیں تب جبرائیلؑ نے کہا آپؐ کے رب کی مشیت یہی ہے اور وہ اس کے بارے میں ایک وصیت کرنے والا ہے تو آپؐ نے فرمایا میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں پھر آپؐ سیدہ فاطمہؑ کے پاس آئے اور فرمایا مجھے جبرائیل نے ایک بیٹے کی خوشخبری سنائی جس کو میرے بعد میری امت قتل کر دے گی یہ سن کر جناب فاطمہؑ رونے لگیں تو رسولؐ اللہ نے فرمایا میرا رب کہتا ہے کہ یہ میری مشیت ہے اور ازل سے اس کے بارے میں وصیت کر دی گئی تھی تو سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں تب اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ﴾ (احقاف ۱۵)۔

حدیث ④ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید زیات سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ہمارے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی نے بتایا اس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ جبرائیلؑ نبیؐ پر نازل ہوئے اور کہنے لگے اے محمدؐ اللہ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور ایک ایسے بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جس کو آپؐ کی امت آپؐ کے بعد نہایت بے دردی سے قتل کر دے گی تو آپؐ نے فرمایا میرے رب پر سلام ہو اور مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جو فاطمہؑ میرے جگر کے ٹکڑے سے ظاہر ہو اور میری امت اس کو قتل کر دے تو جبرائیل آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر آئے اور اسی طرح کہا آپؐ نے پھر وہی جواب دیا کہ مجھے ایسے بچے کی ضرورت نہیں جس کو میری امت میرے بعد قتل کر دے تو جبرائیلؑ پھر آسمان کی طرف پرواز کر گئے پھر آئے تو کہا اے محمدؐ آپ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ کو خوشخبری دیتا ہے کہ وہ بچہ آپؐ کی اولاد میں امامت، ولایت اور وصایت رکھے گا تو آپؐ نے فرمایا اب میں راضی ہوں پھر آپؐ نے فاطمہؑ کو یہ پیغام پہنچایا کہ اللہ تمہیں ایک ایسے بچے کی خوشخبری دیتا ہے جس کو میرے بعد میری امت بے دردی سے قتل کر دے گی تو فاطمہؑ غمزدہ ہو گئیں آپؐ نے پھر یہ پیغام بھیجا کہ اللہ نے اس بچے کے ذریعے ہماری اولاد میں امامت، وصایت اور ولایت رکھ دی ہے تو فاطمہؑ نے جواب دیا اب میں راضی ہوں اور اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ ﴿حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ﴾ (احقاف ۱۵)۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن

سعید زیات سے ان کی سند سے پہلی حدیث اسی طرح بیان ہوئی ہے۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے بیان کیا اور محمد بن حسن اور بہت سے لوگوں نے محمد بن الحسن بن الصفار سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا فاطمہؑ نبیؐ کے پاس تشریف لائیں تو رسولؐ اللہ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ سیدہ فاطمہؑ نے بے قرار ہوکر پوچھا کیا وجہ ہے کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں آپؐ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آیا اور اس نے بتایا کہ میری امت حسینؑ کو قتل کر دے گی یہ سن کر فاطمہ علیہ السلام بھی رونے لگیں تو آپؐ نے فرمایا اسی مولود کی نسل سے ایک (امام زمانہؑ) اس خون کا انتقام لے گا، یہ سن کر سیدہ فاطمہؑ کا دل خوش ہوگیا اور آپؑ پرسکون ہوگئیں۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید سعد بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسین بن ابی منذر سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ امیرؑ المومنین نے فرمایا ہماری ملاقات رسولؐ اللہ سے ہوئی اور ہمیں ام ایمن نے دودھ، پنیر اور کھجوریں بطور ہدیہ دیں تو ہم آپؐ کے سامنے اس میں سے کچھ لائے آپؐ نے اسے کھایا اور چند رکعات نماز پڑھی جب آخری سجدے میں گئے تو بہت روئے ہم میں سے کسی نے بھی آپؐ کی بزرگی اور بڑائی کے سبب کچھ نہ پوچھا تو حسینؑ کھڑے ہوئے اور آپؐ کی گود میں جا کر بیٹھ گئے اور فرمایا بابا جان! آپؐ ہمارے گھر آئے تو جتنا خوش ہم آپؐ کے آنے سے ہوئے اتنے خوش ہم کسی چیز سے کبھی نہیں ہوئے پر آپؐ اتنا روئے کہ ہمیں فکر لاحق ہوگئی

آپؐ کو کس چیز نے اتنا رلایا تو آپؐ نے فرمایا بیٹا! میرے پاس جبرائیلؑ آئے اور بتایا کہ تم قتل کئے جاؤ گے اور تمہاری (شہداء کی) قبریں مختلف جگہوں پر ہونگی، حسینؑ نے فرمایا بابا جان جو ہماری قبروں کی زیارت کے لیے آئے گا اسے کیا ثواب ملے گا کیونکہ وہ دور دراز سے آئیں گے آپؐ نے فرمایا بیٹا! میری امت کی کچھ جماعتیں ہونگی جو تمہاری زیارت کریں گی اس سے وہ برکت تلاش کریں گے اور مجھ پر یہ حق ہے کہ میں قیامت کے روز ان کے پاس جا کر انہیں قیامت کی ہولناکیوں اور گناہوں سے چھٹکارا دلاؤں اور اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا۔

حدیث (۷) مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید محمد بن قاسم ماجیلویہ سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن علی قریشی سے وہ عبید ابن یحییٰ توری سے وہ محمد بن حسین بن علی بن حسین سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ سے ایک دن ہماری ملاقات ہوئی تو ہم نے انہیں کچھ کھانا پیش کیا جو ہمیں ام ایمن ہدیہ دے گئیں تھیں ایک پیالہ کھجور اور ایک برتن دودھ اور پنیر تو ہم نے وہ سب آپؐ کو پیش کر دیا آپؐ نے اس میں سے کھایا جب آپؐ فارغ ہو گئے تو میں اٹھا اور آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالنے لگا جب آپؐ نے ہاتھ دھو لئے تو چہرے اور ریش مبارک کو ہاتھوں کی تری سے صاف کرنے لگے پھر گھر کے کونے میں ایک مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور سجدے میں گر پڑے اور بے تحاشا رونے لگے اور دیر تک روتے رہے پھر سر اٹھایا تو ہم اہل بیتؑ میں سے کسی نے کچھ نہیں پوچھا تو حسینؑ اٹھے اور آپؐ کی گود میں آ گئے آپؐ کے سر کو سینے تک پکڑ لیا اور اپنی تھوڑی آپؐ کے سر پر رکھ دی پھر فرمایا بابا جان آپؐ روتے کیوں ہیں؟۔ آپؐ نے فرمایا بیٹا میں نے آج تمہیں دیکھا تو بہت خوش ہو گیا جتنا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تو جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت تمہیں ظلم وستم سے قتل

کرے گی اور تمہاری (شہداء کی) قبریں متفرق مقامات پر ہونگی میں نے اس پر اللہ کی حمد کی اور اس سے اس کی رحمت طلب کی۔ حسینؑ نے آپؐ سے فرمایا اے بابا جان! ہماری قبروں کی زیارت کون کرے گا اور ان کا خیال کون رکھے گا جبکہ وہ متفرق ہوں گی آپؐ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تیرے محب ہونگے اور میں بھی قیامت کے دن اللہ کے سامنے کھڑا ہونے کے وقت ان کے کندھے پکڑ کر ان کو قیامت کی ہولناکیوں اور سختیوں سے نجات دلاؤں گا۔

باب نمبر ﴿۱۷﴾



جبرائیل کا رسولؐ اللہ کو قتل حسینؑ کی خبر دینا اور قتل گاہ کی مٹی دکھانا

**حدیث ① مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا کہ حسین بن سعید نے نضر بن سوید سے بیان کیا کہ یحییٰ بن حلبی نے ہارون بن خارجہ سے وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور حسینؑ آپؐ کے پاس کھیل رہے تھے تو جبرائیلؑ نے آپؐ کو بتایا کہ حسینؑ کو آپؐ کی امت آپؐ کے بعد بے دردی سے قتل کر دے گی یہ سن کر آپؐ رونے لگے پھر جبرائیل نے کہا کیا میں آپؐ کو وہ مٹی نہ دکھاؤں جس میں حسینؑ کو قتل کیا جائے گا پھر آپؐ نے دیکھا کہ حسینؑ کے قیام کی جگہ سے لے کر مقتل حسینؑ تک ساری زمین دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے تو جبرائیل نے اس میں سے کچھ مٹی لے لی اور آنکھ جھپکنے سے کم وقت میں وہ مٹی دوبارہ بچھا دی گئی پھر جبرائیل وہاں سے نکلے اور یہ فرما رہے تھے کہ اے مٹی تو کتنی بابرکت بنے گی جب تیرے آس پاس بابرکت نفوس قتل ہوں گے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسی طرح سلیمانؑ کے وزیر نے کیا کہ وہ اسم اعظم زبان پر لائے تو سلیمانؑ کے تخت سے لے کر بلقیس کے تخت کے درمیان جو بھی نرم سخت زمین تھی وہ ساری کی ساری دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے تو بلقیس کا عرش گھسٹتا ہوا چلا آیا تب سلیمانؑ نے کہا میرا خیال ہے کہ اس کا تخت میرے تخت کے نیچے سے نکلا ہے پھر پلک جھپکنے کی دیر میں وہ جگہ برابر ہوگئی۔

**حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی انہوں نے محمد بن عبدالحمید عطار سے انہوں نے ابو جمیلہ سے انہوں نے مفضل بن صالح سے انہوں نے ابو اسامہ زید

شحام سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جبرائیلؑ نے آپؐ کو ام سلمہ کے گھر میں حسینؑ کی شہادت کی خبر پہنچائی تو ان کے پاس حسینؑ گئے جبکہ جبرائیلؑ آپؐ کے پاس موجود تھے جبرائیلؑ نے کہا کہ حسینؑ کو آپؐ کی امت ظلم و جور سے قتل کر دے گی تو آپؐ نے فرمایا مجھے وہ مٹی دکھاؤ جس میں ان کا خون بہایا جائے گا جبرائیلؑ نے اس مٹی میں سے ایک مٹھی لی اچانک دیکھا کہ وہ مٹی سرخ رنگ کی تھی۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا کہ علی بن اسماعیل بن عیسی اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور ابراہیم بن ہاشم نے عثمان بن عیسی سے روایت کیا کہ سماعہ ابن مہران نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ زائد بیان کئے کہ پھر وہ مٹی ام سلمہ کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہی۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا کہ محمد بن ولید خزار نے حماد بن عثمان سے روایت کیا کہ عبدالمالک بن اعین نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا کہ رسولؐ اللہ ام سلمہ کے گھر میں تھے اور آپؐ کے پاس جبرائیلؑ آئے تو امام حسینؑ بھی تشریف لے آئے جبرائیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ آپؐ کی امت آپؐ کے اس نواسے کو قتل کر دے گی کیا میں آپؐ کو اس زمین کی مٹی نہ دیکھاؤں جس میں یہ قتل کئے جائیں گے؟۔ آپؐ نے فرمایا ضرور دکھاؤ تو جبرائیلؑ نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف جھکایا اور اس سے ایک مٹھی بھر لی اور وہ مٹی آپؐ کو دکھائی۔

حدیث (۵) مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین سے روایت کیا وہ محمد بن

سنان سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے کہا کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حسینؑ بن علیؑ رسولؐ اللہ کے پاس تھے کہ اچانک جبرائیلؑ آ گئے اور کہنے لگے اے محمدؐ کیا آپؐ حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں حسینؑ سے محبت کیوں نہ کروں کہ یہ میرا جگر پارہ ہے۔ جبرائیلؑ کہنے لگے کہ آپؐ کی امت عنقریب انہیں بے دردی سے قتل کردے گی تو آپؐ انتہائی غمگین ہو گئے جبرائیلؑ کہنے لگے کیا آپؐ چاہتے ہیں کہ میں آپؐ کو اس جگہ کی مٹی دکھاؤں جس جگہ حسینؑ شہید ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں تو آپؐ کے سامنے آپؐ کے مقام سے لیکر کربلا تک تمام زمین دھنس گئی یہاں تک کہ دونوں ٹکڑے آپس میں اس طرح مل گئے اور امامؑ نے اپنی دونوں شہادت والی انگلیوں کو ملالیا پھر جبرائیلؑ نے ایک مٹھی مٹی آپؐ کو پکڑادی اور پھر آنکھ جھپکنے سے کم وقت میں زمین واپس اپنی حالت میں آ گئی تو رسولؐ اللہ نے فرمایا اے مٹی تو کتنی بابرکت ہو گی جب تجھ پر بابرکت اور پاک نفوس قتل کئے جائیں گے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسی سے انہوں نے حسن بن علی الوشاء سے انہوں نے احمد بن عائذ سے انہوں نے ابوخدیجہ سالم بن مکرم الجمال سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا جب امام حسین نے ظہور کیا تو جبرائیلؑ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپؐ کی امت آپؐ کے بعد حسینؑ کو قتل کرڈالے گی اس کے بعد جبرائیلؑ نے کہا کیا میں آپؐ کو وہ مٹی نہ دکھاؤں پھر اس نے اپنا پر مارا اور کربلا کی مٹی نکالی اور آپؐ کو دکھاتے ہوئے کہا کہ یہ وہ مٹی ہے جس پر حسین علیہ السلام قتل کئے جائیں گے۔

حدیث ۷ مجھے میرے والد نے حسین بن علی زعفرانی سے بیان کیا اس نے کہا کہ مجھے محمد بن عمرو اسلمی نے بیان کیا اس نے کہا کہ مجھے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا کہ وہ فرشتہ جو محمدؐ کے پاس حسینؑ کے قتل کی خبر لے کر آیا وہ جبرائیل الروح الامین تھے جو کہ اپنے پر پھیلائے ہوئے روتے ہوئے چیخ و پکار کرتے ہوئے حسینؑ کے قتل گاہ کی مٹی اٹھائے ہوئے تھے اس میں کستوری کی طرح مہک آرہی تھی اس پر آپؐ نے فرمایا وہ امت کیسے فلاح پا سکتی ہے جو میرے بیٹے کو قتل کرے گی اس پر جبرائیلؑ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان میں اختلاف پیدا فرمادے گا جس سے ان کے دل ایک دوسرے کے مخالف ہو جائیں گے۔

حدیث ۸ مجھے ناقد ابوالحسین احمد بن عبداللہ بن علی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے جعفر بن سلیمان نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سلیمان سے روایت کی انہوں نے کہا آسمان پر کوئی ایک فرشتہ بھی ایسا باقی نہ رہا جو رسولؐ اللہ کے پاس آپؐ کے پیارے نواسے حسینؑ کے پُرسے کے لیے نہیں آیا اور اسنے حسینؑ کی فضیلت کے متعلق آپؐ کو خبر نہ دی ہو کہ اللہ نے حسینؑ کو کتنا بلند مرتبہ عطا کیا ہے اور تمام فرشتے آپؐ کے پاس وہ مٹی جس پر حسینؑ بھوکے پیاسے ذبح کئے جائیں گے بھی لائے اس پر آپؐ نے فرمایا اے اللہ جو حسینؑ کو رسوا کرے تو اسے رسوا کر جو اسے قتل کرے تو اسے قتل کر اور جو اسے ذبح کرے تو اسے ذبح کر اور اس کو اس کا مطلوبہ فائدہ نہ دے۔

عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ کی قسم یزید ملعون کو جلد سزا مل گئی اور حسینؑ کے قتل کے بعد وہ مطلوبہ فائدے

سے بہرہ مند نہ ہو سکا اور پکڑا گیا کہ رات کو حالت نشہ میں سویا اور صبح کو مر گیا اور اس کی لاش بگڑ گئی گویا کہ اس کو تار کول کے ساتھ لیپ کیا گیا ان کی پکڑ نہایت عبرتناک ہوئی اور جنہوں نے امام حسینؑ کے قتل میں حصہ لیا یا ان کے ساتھ جنگ کی تو بعض ان میں مخبوط الحواس ہو گئے اور کچھ کوڑھ کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور بعض برص کے شکار ہو گئے اور یہ بیماریاں ان کی نسل میں وراثتاً منتقل ہوتی رہیں۔ اللہ قاتلین حسینؑ پر لعنت کرے۔

حدیث ⑨ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن نصر سے انہوں نے عبدالکریم بن عمرو سے انہوں نے معلیٰ بن خنیس سے انہوں نے کہا کہ رسولؐ اللہ نے ایک صبح کی اور بی بی فاطمہؑ نے آپؐ کو غمزدہ اور روتے ہوئے دیکھا تو پوچھا اے اللہ کے رسولؐ کس بات نے آپؐ کو اتنا افسردہ کر دیا آپؐ نے فاطمہ علیہ السلام کو خبر دینے سے منع کر دیا اس پر سیدہ فاطمہؑ نے فرمایا جب تک آپؐ مجھے نہیں بتائیں گے میں اس وقت تک نہ تو کچھ کھاؤں گی اور نہ پیئوں گی تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیلؑ وہ مٹی لے کر آئے جس پر حسینؑ کو قتل کیا جائے گا جس کا نور تیرے بطن میں پرورش پائے گا اور یہ ہے وہ مٹی۔

مجھے عبیداللہ بن فضل بن محمد بن ھلال نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن عمرہ اسلمی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ نے محمد بن عبداللہ بن عمر سے بیان کیا اس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اور انہوں نے اس حدیث کو ابو عبداللہ زعفرانی کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

مجھے عبیداللہ بن فضل نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے جعفر بن سلیمان نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سلمان سے ابوالحسین الناقد کی حدیث کی طرح اس کو ذکر کیا۔

باب نمبر ﴿۱۸﴾



قتل حسینؑ اور آپؑ کے قاتلین سے الٰہی انتقام سے متعلق آیتیں

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے موسیٰ بن سعدان الحناط سے بیان کیا عبداللہ بن قاسم حضرمی سے انہوں نے صالح بن سہل سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان ﴿وَقَضَيْنَآ إِلَىٰ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ فِى ٱلْكِتَٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِى ٱلْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ﴾ ''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں ضرور دو مرتبہ فساد کرو گے'' (الاسراء ۴)۔ کے متعلق پوچھا آپؑ نے فرمایا پہلی بار جب امیرؑ المومنین قتل کئے گئے اور دوسری بار جب حسنؑ بن علیؑ پر طعن کیا گیا ﴿وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا﴾ ''اور تم بڑی سرکشی کا ارتکاب کرو گے''۔ فرمایا یعنی حسینؑ بن علیؑ کو شہید کردو گے ﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَىٰهُمَا﴾ ''پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا'' (الاسراء ۵)۔ ابوعبداللہؑ نے فرمایا یعنی جب حسینؑ کی مدد کا وقت آیا تو کسی نے بھی وعدہ نہ نبھایا اور سب گھروں میں گھس گئے ﴿بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُو۟لِى بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا۟ خِلَٰلَ ٱلدِّيَارِ ۚ﴾ ''ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلّط کر دیئے جو سخت جنگ جُو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ قائم علیہ السلام کے ظہور سے پہلے ایک قوم کو مبعوث کرے گا جو روئے زمین پر کسی دشمنِ اہلبیتؑ کو نہیں چھوڑے گی مگر یہ کہ اسے آگ میں ڈال دے گی اور یہ وعدہ الٰہی یقیناً انجام پائے گا۔ ﴿وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا﴾ ''اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھا''۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَيَوْمَ

يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ﴾ ''بے شک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان لانے والوں کی دنیوی زندگی میں (بھی) مدد کرتے ہیں اور اس دن (بھی کریں گے) جب گواہ کھڑے ہوں گے'' (سورہ الغافر ۵۱)۔آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ انہی افراد میں ہیں جن کی مدد نہیں کی گئی پھر آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم حسینؑ قتل کئے گئے اور ان کے خون کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔

حدیث ۳

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید اور ابراہیم بن ہاشم سے وہ محمد بن عمیر سے وہ بعض اصحاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں ﴿وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝﴾ ''اور جب زندہ دفن کی ہوئی سے پوچھا جائے گا۔ کہ وہ کس گناہ کے باعث قتل کی گئی تھی'' (تکویر ۸۔۹)۔امامؑ نے فرمایا یہ آیت حسینؑ بن علیؑ کے متعلق نازل ہوئی۔(مراد یہ ہے کہ اس آیت کے حقیقی مصداق حسینؑ ہی ہیں)۔

حدیث ۴

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حکم الحناط سے وہ ضریس سے وہ ابوخالد کاہلی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو اللہ کے اس فرمان کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۝﴾ ''ان لوگوں کو جنگ کی اجازت دی گئی جن پر ظلم کیا گیا اور یقیناً اللہ ان کی مدد کرنے پر پوری طرح قادر ہے'' (حج ۳۹)۔فرمایا اس سے مراد علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن حسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ محمد بن سنان سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا ﴿وَمَنۡ قُتِلَ مَظۡلُوۡمًا فَقَدۡ جَعَلۡنَا لِوَلِیِّهٖ سُلۡطٰنًا فَلَا یُسۡرِفۡ فِّی الۡقَتۡلِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنۡصُوۡرًا﴾ اور جو شخص مظلوم مارا جائے گا۔ تو یقیناً ہم نے اس کے وارث کیلئے غلبہ قرار دیا ہے۔ پس وہ زیادتی نہیں ہے قتل میں۔ بے شک وہ مدد دیا گیا ہے" (الاسراء ۳۳)۔

آپؑ نے فرمایا جب قائمؑ خروج کریں گے تو پھر حسینؑ کا بدلہ لیں گے اور حسینؑ کے خون کے بدلے جنگ کریں گے اگر وہ تمام روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو بھی قتل کر دیں تو انہیں حد سے بڑھنے والا نہیں کہا جائے گا اور یہ اللہ کے اس قول کی تفسیر ہے ﴿فَلَا یُسۡرِفۡ فِّی الۡقَتۡلِ﴾ "پس وہ زیادتی نہیں ہے قتل میں"۔ اس کے بعد امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ کی قسم قائمؑ حسینؑ کے قاتلوں کی اولادوں کو قتل کریں گے ان کے آباء کے قبیح افعال کی وجہ سے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ سماعہ بن مہران سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں ﴿فَلَا عُدۡوَانَ اِلَّا عَلَی الظّٰلِمِیۡنَ﴾ "سوائے ظالموں کے کسی پر زیادتی روا نہیں" (بقرہ ۱۹۳)۔ آپؑ نے فرمایا اس آیت سے مراد قاتلین حسینؑ کی اولاد ہے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم اور محمد بن حسین وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ سماعہ بن مہران سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن جعفر کوفی رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم حضرمی سے وہ صالح بن سہل سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے اللہ** کے اس فرمان کے متعلق روایت کرتے ہیں ﴿وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ﴾ ''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں ضرور دومرتبہ فساد کرو گے'' (الاسراء ۴)۔

آپؑ نے فرمایا کہ یہاں پہلا فساد علیؑ کا قتل اور دوسرا فساد حسنؑ پر طعن کرنا ہے ﴿وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا﴾ ''تم ضرور بڑی سرکشی کرو گے''۔ اس سے قتل حسینؑ مراد ہے۔



باب نمبر ﴿۱۹﴾



قتل حسینؑ سے انبیاء کا باخبر ہونا

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور یعقوب بن یزید سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے ذکر کیا جس کو امام ابوعبداللہؑ نے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا بے شک اسماعیلؑ جن کا تذکرہ اللہ نے اپنی کتاب میں اس طرح کیا ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۫ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ اس آیت کے متعلق آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد اسماعیل بن ابراہیم نہیں بلکہ وہ اور نبی تھے جن کو اللہ نے ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو قوم نے ان کو پکڑ کر ان کے سر اور چہرے کی کھال اتار دی ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ آیا اس نے عرض کیا کہ مجھے اللہ عزوجل نے آپؑ کی خدمت میں بھیجا ہے لٰہذا جو آپؑ چاہتے ہیں مجھے حکم دیں وقت کے نبی نے کہا میں حسینؑ کی مثال ہی بننا پسند کروں گا۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابن ابی الخطاب ابن یزید سب سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن سنان وہ عمار بن مروان سے وہ سماعہ بن مہران سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کے ایک رسول اور نبی تھے تو ان کی قوم ان پر غالب آگئی اور انہوں نے ان کے چہرے کا چمڑا اتار دیا اور سر کی کھال کھینچ لی تو رب العالمین نے ان کی خدمت میں ایک فرشتہ بھیجا اس نے آکر عرض کی کہ آپ کا پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا میں نے بخوبی دیکھ لیا ہے اور

فرشتے نے کہا مجھے آپ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے لہٰذا جو آپ کی مرضی مجھے حکم دیں تو نبی نے فرمایا میں امام حسینؑ کا نمونہ بننا پسند کروں گا۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب اور احمد حسن بن علی سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ مروان بن مسلم سے وہ برید بن معاویہ عجلی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے مجھے اسماعیلؑ کے متعلق خبر دیجئے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمایا ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ میں نے پوچھا کیا وہ اسماعیل بن ابراہیم ہیں لوگ بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اسماعیلؑ تو ابراہیمؑ سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے اور ابراہیمؑ اللہ کی حجت اور صاحب شریعت نبی تھے پھر کس کے لئے اسماعیل کو مبعوث کیا جاتا؟۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ اسماعیلؑ کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا یہ اسماعیل بن حزقیل نبی ہیں اللہ نے ان کو ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا تو قوم نے انہیں جھٹلایا اور شہید کر دیا اور ان کے چہرے کی کھال اتار دی اس پر اللہ ان پر سخت ناراض ہوا اور ان کی طرف عذاب کے فرشتے سطاطائیل کو بھیجا تو اس نے آ کر کہا اے اسماعیل میں سطاطائیل عذاب کا فرشتہ ہوں رب العزت نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ میں آپ کی قوم کو مختلف اقسام کے عذاب سے دو چار کر دوں اگر آپ چاہیں۔ اسماعیلؑ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی اور پوچھا اے اسماعیلؑ تمہاری ضرورت کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا اے میرے پروردگار! بے شک تو نے اپنے لیے ہی ربوبیت کا وعدہ لیا اور محمدؐ کے لیے نبوت کا اور علیؑ اور ان کے

اوصیاء کے لیے ولایت کا وعدہ لیا اور تو نے سب سے بہتر مخلوق یعنی محمدؐ کو خبر دی کہ آپؐ کی امت حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ جو سلوک کرے گی اس کی بھی خبر دی اور تو نے حسینؑ سے وعدہ کیا کہ تم دنیا کی طرف لوٹو گے اور جنہوں نے آپؑ کے ساتھ ظلم و ستم کیا ان سے انتقام لو گے اس لیے میری بھی تیرے سامنے یہی ضرورت ہے۔ اے پروردگار! مجھے بھی دنیا کی طرف واپس بھیجنا تا کہ میں اپنے ساتھ ظلم کرنے والوں سے انتقام لوں جس طرح تو حسینؑ کو بھیجے گا تو اللہ نے اسماعیل بن حزقیل سے یہ وعدہ کر لیا کہ انہیں بھی حسینؑ کے ساتھ واپس دنیا میں بھیجے گا۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہزیار سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن سنان سے انہوں نے اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے ذکر کیا کہ وہ اسماعیل جس کے بارے میں اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ ۚ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا﴾ ''اور آپؐ (اس) کتاب میں اسماعیل (علیہ السلام) کا ذکر کریں، بیشک وہ وعدہ کے سچے تھے اور صاحبِ رسالت نبی تھے'' (مریم ۵۴)۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ اسماعیلؑ کو ان کی قوم نے انتہائی ظلم و ستم کا نشانہ بنایا اور ان کے چہرے اور سر کی کھال اتار لی گئی تو ان کے پاس ایک فرشتہ آیا اور اس نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو آپ کی مرضی ہو وہ مجھے حکم کریں اسماعیلؑ نے کہا میں حسینؑ بن علیؑ کی طرح بننا پسند کروں گا۔

باب نمبر ﴿۲۰﴾



قتل حسینؑ سے ملائکہ کا باخبر ہونا

حدیث (۱) مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے میرے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے موسیٰ بن سعدان الحناط نے عبد اللہ بن قاسم حضرمی سے بیان کیا انہوں نے ابراہیم بن شعیب میثمی سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حسینؑ بن علیؑ کا ظہور ہوا تو اللہ عزوجل نے جبرائیلؑ کو حکم دیا کہ وہ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف سے رسولؐ اللہ کو مبارکباد کا پیغام دینے جائے دوران سفر جبرائیلؑ سمندر کے ایک ایسے جزیرے میں اترے جس میں ایک فرشتہ رہتا تھا جس کا نام فطرس تھا وہ عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے تھا اللہ نے اسے کسی کام کے سلسلہ میں بھیجا تو اس نے اس میں تاخیر کردی جس پر سزا کے طور پر اس کے پروں کو توڑ دیا گیا اور اس کو اسی جزیرے میں ڈال دیا گیا چھ سو سال تک وہ اس میں اللہ عزوجل کی عبادت کرتا رہا یہاں تک کہ حسینؑ کا ظہور پرنور ہوگیا تو اس فرشتے نے جبرائیلؑ سے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے تو جبرائیلؑ نے اسے بتایا کہ اللہ عزوجل نے محمد رسولؐ اللہ پر ایک احسان عظیم فرمایا ہے اور مجھے بھیجا گیا ہے کہ میں اللہ اور اپنی جانب سے آپؐ کو مبارکباد کا پیغام پہنچاؤں تو اس فرشتے نے کہا اے جبرائیلؑ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو ہوسکتا ہے کہ محمدؐ اللہ عزوجل سے میرے حق میں دعا فرمائیں تو جبرائیلؑ نے فطرس کو اپنے پروں پر اٹھالیا جب جبرائیلؑ نبی کے پاس پہنچے اور اللہ عزوجل اور اپنی طرف سے آپؐ کو حسینؑ کے ظہور کی مبارکباد دی تو آپؐ کو فطرس کے حالات سے بھی باخبر کیا آپؐ نے فرمایا کہ اے جبرائیلؑ اسکو میرے پاس لاؤ تو جبرائیلؑ نے اس کو آپؐ کی خدمت میں پیش کردیا۔ فطرس نے آپؐ کو اپنی حالت سے آگاہ کیا آپؐ نے اس کے حق میں دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بچے کو مس کرو اور واپس اپنی جگہ چلے جاؤ فطرس نے جیسے ہی امام حسینؑ کو مس کیا تو فوراً ٹھیک ہوگیا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ بے شک آپؐ کی

امت اس کو قتل کردے گی اور اس مولود کے حق کی ادائیگی کی خاطر مجھ پر واجب ہے کہ جو بھی اس کی زیارت کرنے آئے گا میں اس کو ان تک پہنچا دوں گا اور جو مسلمان بھی ان کو سلام کرے میں اسکا سلام ان تک پہنچا دونگا اور جو بھی ان پر درود پڑھے گا میں اس کا درود ان تک پہنچا دونگا اور پھر وہ فرشتوں کے ساتھ پرواز کرتا ہوا آسمان کی طرف پرواز کر گیا۔



باب نمبر ﴿۲۱﴾



قاتل حسینؑ پر اللہ اور انبیاء کی لعنتیں

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید الیقطینی سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابو سعید القماط سے وہ ابو یعفور سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ فاطمہؑ کے گھر میں تھے اور حسینؑ آپؐ کی گود میں تھے اچانک آپؐ رونے لگے اور سجدے میں چلے گئے پھر فرمایا اے فاطمہؑ بے شک جبرائیلؑ تیرے اس گھر میں اسی لمحے بہت اچھی صورت میں اور اچھی حالت میں سامنے آیا اور مجھے کہنے لگا اے محمدؐ کیا تم حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہو میں نے کہا بے شک میں حسینؑ سے بہت محبت کرتا ہوں یہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرا پھول اور میرے جگر کا ٹکڑا اور میری آنکھ کا تارا ہے جبرائیلؑ نے کہا اے محمدؐ اور اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا اور کہا اللہ کہتا ہے کہ اس بچے پر میری برکات وصلوات، رحمتیں اور خشنودی کی بنیاد رکھی گئی ہے اور میری لعنت یا ناراضگی، عذاب، عبرت اور سزا بھی اسی کی وجہ سے ہوگی جو اسے قتل کرے گا اور اس سے دشمنی کرے گا اور اس سے لڑائی کرے گا اور اس سے الجھے گا سنو وہ تو دنیا وآخرت میں اولین وآخرین میں سب شہداء کے سردار ہیں۔

حدیث ۲ مجھے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوہارون عیسیٰ نے ابی الاشہب جعفر بن حیان سے بیان کیا وہ خالد ربعی سے انہوں نے کہا کہ مجھے اس نے بیان کیا جس نے کعب سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی وہ ابراہیمؑ ہیں اور انہوں نے خود بھی لعنت کی اور اپنی اولاد کو بھی اس بات کا حکم دیا اور ان سے اس پر عہد و پیمان بھی لیا ان کے بعد موسیٰ بن عمرانؑ نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور اپنی امت کو بھی اس بات کا حکم دیا پھر داؤدؑ نے قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور بنی اسرائیل کو بھی اس کی تلقین کی پھر

عیسیٰؑ نے بھی قاتل حسینؑ پر لعنت کی اور وہ اکثر کہا کرتے تھے اے بنی اسرائیل قاتل حسینؑ پر لعنت بھیجو اگر ان (حسینؑ) کا زمانہ پالو تو ان سے الگ نہ ہونا کیونکہ ان کے ساتھ شہید ہونے والا انبیاء کے ساتھ شہید ہونے والے کی طرح ہے ان کے ساتھ آگے رہ کر جنگ کرو اور پیچھے ہٹنے والے نہ بنو گویا کہ میں ان کے مزار کی طرف دیکھ رہا ہوں اور ہر نبی نے کربلا کی زیارت کی اور وہاں ٹھہرا اور کہا کربلا بڑی خیر و برکت والا ٹکڑا ہے تیرے اندر چمکتا ہوا روشن چاند دفن ہوگا۔

حدیث ③ مجھے حسین بن علی زعفرانی نے علاقہ ری میں بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن عمر نے ہشام بن سعد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے شیوخ نے خبر دی بے شک وہ فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور اس نے آپؐ کو قتل حسینؑ کی خبر دی وہ سمندروں کا فرشتہ تھا اور وہی فردوس کے فرشتوں سے ایک فرشتہ تھا وہ سمندر میں اترا اور اس نے اس پر اپنے پروں کو پھیلا دیا پھر بڑے زور سے چیخا اور کہا اے سمندر والوں غم کے لباس پہن لو کیونکہ رسولؐ اللہ کا نواسہ ذبح کیا گیا ہے پھر اس نے وہاں اپنے پروں میں مٹی اٹھائی اور آسمانوں کی طرف پرواز کر گیا اور آسمانوں کا کوئی فرشتہ نہ بچا جس نے مٹی کو نہ سونگھا ہو اور اس کا نشان اپنے پاس نہ رکھا ہو اور حسینؑ کے قاتلوں اور ان کے گروہ اور ان کے پیروکاروں پر لعنت نہ کی ہو۔



باب نمبر ﴿۲۲﴾



رسولؐ اللہ کا قتل حسینؑ کی خبر دینا

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن ولید نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی وہ محمد بن عیسٰی بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ اور جعفر بن عیسٰی بن عبید سے انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوعبداللہ حسین بن ابی نے حدیث بیان کی انہوں نے اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ ایک دن محمدؐ کی گود میں تھے اور آپؐ حسینؑ کو کھلا رہے تھے اور ہنسا رہے تھے تو عائشہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ بچہ آپؐ کو کتنا ہی زیادہ اچھا لگتا ہے تو آپؐ نے اس سے فرمایا تیرے لیے افسوس ہو کیسے میں اسے پسند نہ کروں جبکہ یہ میرے دل کا پھل اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے خبردار میری امت عنقریب اس کو قتل کر دے گی پس جو شخص اس کی شہادت کے بعد اس کی زیارت کرنے آئے گا اللہ اس کے لیے میرے حجوں میں سے ایک حج لکھ دے گا۔ عائشہ نے پوچھا یارسولؐ اللہ آپؐ کے حجوں میں سے ایک حج ؟ ۔فرمایا میرے حجوں میں سے دو حج اور چار حج ۔ راوی کہتا ہے پس وہ مسلسل پوچھتی رہی اور آپؐ اور زیادہ اور دوگنا بتاتے رہے حتٰی کہ آپؐ کے حجوں میں سے نوے ۹۰ حج تک پہنچا دیا ان کے عمروں سمیت ۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے روایت کیا وہ علی بن حجر بن سالم سے وہ عبدالمالک سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ایک دن حسینؑ کو آپؑ کی والدہ گرامیؑ نے گود میں اٹھایا ہوا تھا رسولؐ اللہ نے حسینؑ کو اپنی آغوش میں لے کر فرمایا تیرے قاتلوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ اور تمہارا سامان لوٹنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور تیرے خلاف مدد دینے والوں کو اللہ تباہ و برباد کر دے اور جو شخص تیرے خلاف مدد کرے تو اللہ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے ۔ بی بی فاطمہؑ نے فرمایا اے بابا جان ! آپؐ کیا فرما رہے

ہیں۔آپؐ نے فرمایا اے میری بیٹی! میں وہ چیز ذکر کررہا ہوں جو میرے اور تیرے بعد اس کو ایذاء، ظلم، ستم اور سرکشی پہنچے گی اور یہ (حسینؑ) اس دن ان لوگوں کی جماعت میں ہوگا گویا کہ وہ آسمان کے ستارے ہیں جو قتل ہونے کی طرف تیزی سے بڑھیں گے گویا کہ میں ان کے لشکر اور محل دفن کو دیکھ رہا ہوں۔فاطمہؑ نے پوچھا اے بابا جان وہ جگہ کہاں ہے جو آپؐ بیان کررہے ہیں؟۔آپؐ نے فرمایا اس جگہ کو کربلا کہتے ہیں یہ تکالیف اور آزمائش والی سرزمین ہے جو ہم پر اور اس امت پر پیش آئے گی ان پر میری امت کے بدترین افراد خروج کریں گے اگر ان میں سے کسی ایک کے لیے بھی تمام آسمانوں اور زمینوں والے سفارشی بن جائیں تب بھی ان کی سفارش قبول نہیں کی جائے گی اور وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔جناب فاطمہؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا وہ (حسینؑ) قتل کر دیئے جائیں گے؟۔آپؐ نے فرمایا ہاں بیٹی اس سے پہلے کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس کو قتل کیا گیا ہو اور آسمانوں اور زمینوں والے اور فرشتے، وحشی جانور، سمندروں کی مچھلیاں اور پہاڑ اس کو روئے ہوں مگر حسینؑ پر وہ سب روئیں گے اگر ان کو اجازت مل جائے تو زمین پر کوئی ذی روح نہ بچے مگر وہ صرف روتی ہی رہے اور اللہ ایک ایسی قوم کو خلق کرے گا جو ہم سے محبت رکھنے والی ہوگی جو زمین میں اللہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والی اور ہمارے حق کی نگرانی کرنے والی ہوگی اور ان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہوگا جو خدا سے لو لگائے اور زمین کی پشت پر کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو حسینؑ کی طرف توجہ کرے صرف اسی قوم کے لوگ ہوں گے یہ لوگ ظلم کے اندھیروں میں روشنی کے چراغ ہوں گے۔حوض کوثر پر جب یہ میرے پاس آئیں گے تو ان کے چہروں کو دیکھ کر میں انہیں پہچان لوں گا اور ہر دین والے لوگ اپنے اماموں کی معیت میں ہونگے اور یہ ہماری معیت میں ہونگے۔اور یہ ہمارے ہی طلب گار ہوں گے ہمارے غیر کے طلب گار نہ ہوں گے اور یہ زمین کے ستون ہونگے اور ان کی وجہ سے بارش نازل ہوگی۔۔۔

حدیث ③ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار نے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ ابن عبید سے وہ ابوعبدذکریا المومن سے وہ ایوب بن عبدالرحمن اور زید بن حسن ابوالحسن اور عباد ان سب سے وہ سعد اسکاف سے انہوں نے کہا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ میری طرح زندہ رہے اور میری طرح ہی اُس کی موت ہو اور جنت عدن میں داخل ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ ضرور اس درخت کو تھام لے جس کو میرے رب نے اپنے دست مبارک سے گاڑھا اور چاہیئے کہ وہ علیؑ سے مودت رکھے اور ان کے بعد اوصیاء سے بھی اور یہ بھی کہ وہ ان کی فضیلت کو بھی تسلیم کرے کیونکہ وہ ہدایت یافتہ اور پسندیدہ ہیں اللہ عزوجل نے ان کو میرا فہم اور علم عطا کیا ہے اور وہ میرے گوشت اور خون سے میری اولاد ہیں میں اللہ عزوجل کی طرف شکایت کرتا ہوں اپنی امت میں سے ان کے دشمنوں کی جو ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور میرے تعلق کو ان سے ختم کرنے والے ہیں اللہ کی قسم! وہ ضرور میرے بیٹے کو قتل کر ڈالیں گے اللہ ان کو میری شفاعت سے کبھی بہرہ مند نہیں کرے گا۔

حدیث ④ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علی بن شجرہ سے وہ سلام جعفی سے وہ عبداللہ بن محمد صنعانی سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس وقت حسینؑ رسولؐ اللہ کے پاس آتے تو آپؐ انہیں اپنی طرف کھینچ لیتے پھر امیرؑ المومنین سے فرماتے۔ اس کی حفاظت کرنا پھر آپؐ ان پر جھکتے اور بوسہ دیتے اور رونے لگ جاتے تو حسینؑ پوچھتے اے بابا جان! آپؑ روتے کیوں ہیں تو نبی اکرم فرماتے اے میرے پیارے بیٹے! میں نے تمہارے تلوار کی ضرب لگنے کی جگہ سے بوسہ لیا تو مجھے

رونا آ گیا حسینؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا مجھے قتل کر دیا جائے گا؟۔آپؐ نے فرمایا ہاں میرے بیٹے اللہ کی قسم! تمہارے باپ، بھائی اور تمہیں تم سب کو قتل کر دیا جائے گا تو حسینؑ نے فرمایا اے بابا جان! کیا ہماری قبریں متفرق ہونگی؟۔آپؐ نے فرمایا ہاں اے میرے پیارے بیٹے۔حسینؑ نے پوچھا آپؐ کی امت میں سے ہماری زیارت کون کرے گا؟۔آپؐ نے فرمایا میری اور تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت میری امت کے صدیقین ہی کریں گے۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے ابوسعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو عمرو بن مختار نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں اسحق بن بشر نے قوام مولیٰ قریش سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اپنے آقا عمر بن ھبیرہ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریمؐ کو دیکھا اس حال میں کہ حسنؑ اور حسینؑ آپؐ کی گود میں تھے کبھی آپؐ حسنؑ کا بوسہ لیتے اور کبھی حسینؑ کا اور فرماتے حسینؑ! ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو تجھے قتل کرے گا۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابوسعید القماط سے وہ ابویعفور سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ سیدہ فاطمہؑ کے گھر میں تھے اور حسینؑ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے کہ اچانک آپؐ روتے ہوئے سجدے میں جا گرے پھر فرمایا اے فاطمہؑ اے محمدؐ کی لخت جگر جبرائیلؑ تمہارے اس گھر میں ابھی میرے سامنے بڑی ہی خوبصورت شکل میں آیا اور اس نے مجھے کہا اے محمدؐ تیرا رب کہتا ہے کیا تم حسینؑ سے بہت محبت کرتے ہو میں نے کہا جی ہاں اے میرے رب وہ تو میری آنکھ کی ٹھنڈک، میرا پھول، میرے دل کا ٹکڑا اور میری آنکھ کا تارا ہے تو اس نے کہا اے محمدؐ اور اس

نے اپنا ہاتھ حسینؑ کے سر پر رکھا ہوا تھا اللہ فرماتا ہے کہ اس بچے پر میری برکات وصلوات، رحمتیں اور خوشنودی کی بنیاد رکھ دی گئی ہے اور میری لعنت، ناراضگی، سزا، عذاب، ذلت اور عبرت بھی اس پر ہوگی جو اسے قتل کرے گا اور دشمنی کرے گا، الجھے گا اور لڑائی کرے گا سنو حسینؑ دنیا وآخرت میں گزشتہ اور آئندہ آنے والوں میں سب شہیدوں کا سردار ہے اور تمام مخلوق میں سے اہل جنت کے جوانوں کا سردار ہے اور ان کے والد ان سے افضل ہیں ان کو میرا اسلام پہنچا دیں کیونکہ وہ میری ہدایت کے علم (پرچم) میرے ولیوں کے مینار، میری مخلوق پر میرے گواہ ومحافظ، میرے علم کے خزانچی، جنوں، انسانوں، آسمان والوں اور زمین والوں پر میری حجت وبرہان ہیں۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوخطاب سے وہ محمد بن حماد کوفی سے وہ ابراہیم بن موسیٰ الانصاری سے انہوں نے کہا مجھے معصب نے جابر سے بیان کیا وہ امام محمد بن علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا جس شخص کو پسند ہو کہ وہ میری طرح زندگی گزارے اور میری طرح اُس کی موت ہو اور میری جنت، جنت عدن میں رہے جس کے درختِ وجود کو میرے رب نے اپنے ہاتھ سے گاڑا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ علیؑ کو اپنا دوست بنائے اور اس کے بعد اس کے اوصیاء کو جو اس کی اولاد میں سے ہیں اور ان کی فضیلت کا اقرار بھی کرے اور ان کے دشمنوں سے براءت کا اظہار کرے اللہ عزوجل نے ان کو میرا فہم اور علم عطا کیا ہے وہ میرے گوشت اور خون سے میری عترت ہیں میں اپنے رب کی طرف اپنی امت میں سے ان کے دشمنوں کی شکایت کرتا ہوں جو کہ ان کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور ان کی نسبت میرے تعلق کو قطع کرتے ہیں اللہ کی قسم! وہ ضرور میرے بیٹے کو قتل کریں گے اور ان کو میری شفاعت کبھی حاصل نہیں ہوگی۔

باب نمبر ﴿۲۳﴾



شہادتِ حسینؑ سے متعلق امیرؑ المومنین اور امام حسینؑ کے بیانات

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے بیان کیا انہوں نے مجھے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابوخطاب سے انہوں نے علی بن نعمان سے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن سیابہ سے وہ ابوداؤد سبیعی سے وہ ابوعبداللہ جدلی سے انہوں نے کہا کہ میں امیرؑ المومنین کی خدمت میں حاضر ہوا اور امام حسینؑ ان کے پہلو میں تشریف فرما تھے تو جناب امیرؑ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس کو قتل کیا جائے گا اور کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا راوی کہتا ہے میں نے کہا یا امیرؑ المومنین اس وقت تو زندگی گزارنا بہت برا ہے تو آپؑ نے فرمایا یہ تو ہو کر ہی رہے گا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور محمد بن یحییٰ العطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اسی طرح سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد وہ یزید بن اسحاق وہ ہانی سے وہ علی بن حماد سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ جناب امیرؑ نے حسینؑ سے فرمایا تم زمانۂ قدیم سے ایک مثال کے طور پر چلے آرہے ہو تو انہوں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میری کیا شان ہے۔علیؑ نے فرمایا جس چیز سے لوگ غافل ہیں میں اسے جانتا ہوں اور بہت جلد ایک جہاں اس سے فائدہ حاصل کرے گا اے میرے پیارے بیٹے اس بات کے وارد ہونے سے پہلے اس کو سنو اور دیکھو اللہ کی قسم! بنوامیہ تمہارا خون بہائیں گے لیکن تمہیں تمہارے دین سے نہ ہٹا سکیں گے اور نہ تمہیں تمہارے رب سے غافل کرسکیں گے تو حسینؑ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اللہ عزوجل کے نازل دین کا اقرار کرتا ہوں اور محمدؐ رسول

اللہ کی تصدیق کرتا ہوں اور اپنے والد گرامیؑ کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے اس نے محمد بن حسین سے اسی طرح اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین سے بیان کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ یزید اسحق سے وہ ہانی بن ہانی سے وہ جناب امیر علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کو قتل کیا جائے گا اور میں اس مٹی کو جانتا ہوں جہاں وہ قتل کیا جائے گا اسے نہرین کے قریب قتل کیا جائے گا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد اور علی بن حسین دونوں نے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے محمد بن ابوصھبان سے وہ عبدالرحمن بن ابونجران سے وہ عاصم بن حمید سے وہ فضیل الرسان سے وہ ابوسعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ سے سنا کہ آپؑ نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ الگ ہو کر کافی دیر تک گفتگو کی اور راوی کہتا ہے پھر حسینؑ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ مجھ سے کہتا ہے کہ حرم کے کبوتروں میں سے ایک کبوتر بن جاؤ۔ لیکن تم لوگ جان لو کہ اگر میں قتل کیا جاؤں اور اس جگہ سے حرم کا فاصلہ ''باع'' کے برابر ہو (باع اتنے فاصلے کو کہتے ہیں جو دونوں ہاتھوں کی بیچ کی انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب ہاتھوں کو پوری طرح کھول کر رکھا جائے) تو اس سے بہتر ہے کہ میں ایسی جگہ قتل کیا جاؤں جہاں سے حرم کا فاصلہ ایک بالشت کے برابر ہو، نیز اگر میرا خون طف

میں بہایا جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ میرا خون حرم میں بہایا جائے۔

حدیث ⑤ گزشتہ دونوں راویوں کی روایت ہے وہ سعد سے وہ محمد بن حسین سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا عبداللہ بن زبیر نے حسینؑ سے کہا کاش آپؑ مکہ آجائیں اور حرم میں ٹھہریں تو حسینؑ نے فرمایا نہ ہم حرم کو خود پر حلال کرتے ہیں اور نہ یہ پسند کرتے ہیں کہ ہماری وجہ سے کوئی دوسرا اسے حلال سمجھے اور اعفر کے ٹیلے پر میرا قتل ہونا حرم میں قتل ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ اپنے والد سے وہ ابوالجارود سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امام حسینؑ نے یوم ترویہ سے ایک دن پہلے مکہ چھوڑ دیا تو عبداللہ ابن زبیر ان کے پیچھے گئے اور کہا اے ابوعبداللہؑ موسم حج آرہا ہے آپؑ اس علاقے کو چھوڑ کر عراق جارہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن زبیر! میرا دریائے فرات کے کنارے دفن ہونا کعبہ کے صحن میں دفن ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسٰی سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسین بن ابی العلاء سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ نے شب عاشورا اپنے ساتھیوں سے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہاری شہادت کا وقت قریب آگیا ہے لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور صبر کا مظاہرہ کرو۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے بیان کیا وہ علی بن نعمان سے وہ حسین بن ابو العلاء سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث (۸) مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علی بن رئاب سے وہ حلبی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ نے اپنے اصحاب کو فجر کی نماز پڑھائی پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اللہ عزوجل تمہاری شہادت سے راضی ہے لہٰذا تم صبر کا مظاہرہ کرو۔

حدیث (۹) مجھے حسن نے اپنے والد سے روایت کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ یعقوب بن شعیب سے وہ حسین بن العلاء سے انہوں نے ایک شخص سے مخاطب ہو کر کہا اس ذات کی قسم جس نے عرش کو اپنی طرف بلند کیا مجھ سے تمھارے باپ نے امام حسینؑ کے اصحاب کے متعلق بیان کیا کہ ان (یعنی امام حسینؑ) کا نہ کوئی ساتھی کم ہوگا اور نہ زیادہ ہوگا حتیٰ کہ یہ امت ان پر اس طرح ظلم کرے گی جس طرح بنی اسرائیل نے ہفتے کے دن ظلم کیا تھا اور حسینؑ بھی ہفتے کے دن ہی شہید ہوئے اور وہ عاشور کا دن تھا۔

حدیث (۱۰) مجھے میرے والد نے اور میرے شیوخ کی ایک جماعت نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ نضر بن سوید سے وہ یحییٰ بن عمران حلبی سے وہ حسین بن ابو العلاء سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ نے اپنے اصحاب کو مصیبت کے دن نماز پڑھائی اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تمھاری قربانی سے

راضی ہے، اے قوم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔

حدیث (۱۱) مجھے ابوالحسین محمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے عبدالرحمن اسلمی سے بیان کیا وہ عبداللہ بن حسین سے وہ عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے سنا اور وہ اس دن ربذہ کی طرف نکال دیئے گئے تھے اور عثمان نے انہیں جلاوطن کیا تھا لوگوں نے انہیں کہا کہ ابوذر خوش ہو جاؤ یہ آزمائش تو اللہ کی راہ میں بہت کم ہے وہ کہنے لگے یہ آزمائش کتنی آسان ہے لیکن تمہارا کیا حال ہوگا جب حسینؑ بن علیؑ قتل کر دیئے جائیں گے یا فرمایا ذبح کر دیئے جائیں گے اللہ کی قسم اسلام میں حسینؑ کے قتل سے بڑا قتل کوئی اور نہیں ہوگا اور عنقریب اللہ خود اپنی تلوار اس امت پر کھینچے گا یہاں تک کہ وہ تلوار نیام میں نہیں جائے گی اور ان کی اولاد میں سے ایک ایسا امامؑ بھیجے گا جو لوگوں سے انتقام لے گا اگر تم جان لو کہ ان دریاؤں والوں پر کیا کچھ مصیبت آجائے گی اور پہاڑوں اور ٹیلوں اور آسمانوں پر رہنے والوں پر کیا کچھ آفت آجائے گی تو اللہ کی قسم تم بہت زیادہ رونے لگو یہاں تک کہ تمہاری جانیں نکل جائیں اور جس آسمان سے بھی حسینؑ کی روح گزرے گی تو اس کے لیے ستر ۷۰ ہزار فرشتے گھبرا جائیں گے اور وہ کھڑے ہو جائیں گے اور قیامت تک ان کے جوڑ جوڑ کانپتے رہیں گے اور جو بدلی بھی گزرے گی کانپے گی اور چمکے گی تو وہ بھی اس کے قاتل پر لعنت کرے گی اور کوئی ایسا دن نہیں ہوگا کہ ان کی روح رسولؐ اللہ پر پیش نہ کی جائے اور وہ آپس میں ملاقات کریں گے۔

حدیث (۱۲) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے وہ جعفر بن محمد بن حکم سے وہ عبدالسمین سے وہ اس کو امیرؑ المومنین تک

مرفوع بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو اس سے پہلے کہ تم مجھے کھودو مجھ سے جو بھی تم پوچھو گے چاہے وہ چیز گزر چکی ہو یا آنے والی ہو اللہ کی قسم میں تمہیں بتا دوں گا تو سعد بن ابی وقاص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا امیرؑ المومنین یہ بتائیں کہ میرے سر اور داڑھی میں کتنے بال ہیں۔ آپؑ نے اس سے فرمایا اللہ کی قسم تو نے مجھ سے وہ مسئلہ پوچھا ہے جو مجھے میرے حبیب رسولؐ اللہ نے بتایا تھا کہ تم مجھ سے یہ سوال ضرور کرو گے اور نہیں ہے تمہارے سر اور داڑھی میں کوئی بال مگر شیطان اس کی جڑ میں بیٹھا ہوا ہے اور تیرے گھر میں ایک بکری کا بچہ (عمر ابن سعد) ہے جو میرے بیٹے حسینؑ کو قتل کرے گا۔ ان دنوں عمر بن سعد اپنے باپ کی انگلی پکڑ کر چلتا تھا۔

نوٹ۔ السخلہ بکری کے بچے کو کہتے ہیں اس سے مراد ہے کہ اس کے گھر میں اس کا جو بیٹا پرورش پا رہا تھا وہ امام حسینؑ کا قاتل ہوگا اور مولاؑ نے اس کے ملعون بیٹے کو بکری کے بچے سے نسبت دی ہے۔

حدیث (۱۳) مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن ابوخطاب سے روایت کیا وہ محمد بن یحییٰ خثعمی سے وہ طلحہ بن زید سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے وہ اپنے والد گرامی (امام محمدؑ باقر) سے وہ امام زین العابدینؑ سے وہ حسینؑ بن علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں حسینؑ کی جان ہے بنوامیہ کی حکومت اس وقت تک خوشگوار نہیں ہوسکتی جب تک وہ مجھے قتل نہ کر دیں اور وہی میرے قاتل ہیں اور اگر وہ مجھے قتل کریں گے تو کبھی بھی نہ (امام عادل کی اقتداء میں) لوگوں کو نماز پڑھنی نصیب ہوگی اور نہ ہی وہ مال ملے گا جو راہ خدا میں دیا جاتا ہے، اس امت میں سب سے پہلے میں اور میرے اہلبیتؑ قتل کئے جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں حسینؑ کی جان ہے کہ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر ایک بھی ہاشمی کی آنکھ

کھلی ہوگی ۔(علامہ مجلسی اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ شاید اس کے معنی یہ ہوں کہ لوگوں کو امام حسینؑ کے بعد امام حقؑ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق نہیں ملے گی اور اسی طرح زکواۃ لینے اور قائمؑ کے ظہور تک اللہ کے پسندیدہ حقوق بھی ادا نہیں ہوسکیں گے اور حدیث کے آخر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بنوہاشم کو آخری زمانے میں بہت زیادہ مصائب کا سامنا ہوگا)

مجھے میرے والد سعد سے اس نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے روایت کیا اس نے محمد بن یحییٰ خزاز سے انہوں نے طلحہ سے انہوں نے امام جعفر علیہ السلام سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حدیث ⑭ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا ان میں علی بن حسین اور محمد بن حسن بھی ہیں وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ ابراہیم بن ہاشم سے سب حسین بن علی بن فضال سے وہ ابو جمیلہ مفضل بن صالح سے وہ شہاب بن عبدریہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب حسینؑ بن علیؑ بطن گھاٹی پر چڑھے تو اپنے اصحاب سے فرمایا میں جانتا ہوں کہ میں قتل کردیا جاؤں گا انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ آپؑ کو کیسے علم ہوا؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے وہ کہنے لگے وہ کیسا خواب ہے فرمایا میں نے دیکھا کہ کتے مجھے نوچ رہے ہیں ان میں سے جو کتا مجھ پر بہت سخت ہے وہ ابقع (دبے رنگ کا کتا) ہے۔

حدیث ⑮ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا ہے وہ علی بن اسماعیل بن عیسٰی سے اور محمد بن حسین بن ابوخطاب سے وہ محمد بن عمرو بن سعید الزیات سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ نے مکہ سے محمد بن علیؑ کو درج ذیل خط بھیجا۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ، مِن الحسین بن عليٍّ إلی محمّد بن عليٍّ ومَن قَبِلَه مِن بني هاشم، أمّا بعد فإنّ مَن لَحِقَ بي استُشهِد، ومَن لَم یَلحَق بي لم یُدرِكِ الفَتحَ، والسَّلام۔

"بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حنفیہ) اور ان بنی ہاشم کے افراد کے نام جو انہیں (محمد بن حنفیہ کو) دوست رکھتے ہیں۔ امابعد! جو مجھ سے ملے گا وہ شہید کردیا جائے گا اور جو میرے ساتھ نہیں ملے گا وہ کبھی فتح نہیں پا سکے گا والسلام"۔

محمد بن عمرو نے کہا مجھے کرام عبدالکریم بن عمرو نے میسر بن عبدالعزیز سے روایت کیا وہ امام ابوجعفرؑ سے بیان کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حنفیہ) کو کربلا سے یہ خط لکھا۔

بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ، مِن الحسین بن عليٍّ إلی محمّد بن عليٍّ ومَن قِبَلَه مِن بني هاشم، أمّا بعد فكأنّ الدُّنیا لَم تَكُن، وكأنّ الآخِرَةَ لَم تَزَل، والسَّلام۔

"بِسمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحیمِ یہ خط حسینؑ بن علیؑ کی طرف سے محمد بن علیؑ (یعنی محمد بن حفنیہ) اور بنو ہاشم کے ان افراد کے نام ہے جو انہیں (محمد بن حفنیہ کو) دوست رکھتے ہیں۔ امابعد! تو گویا دنیا ختم ہو چکی ہے اور آخرت ہمیشہ رہے گی والسلام"۔



باب نمبر ﴿۲۴﴾



قتل حسینؑ کی وجہ سے دیگر شہروں میں رونما ہونے والے عجائب وغرائب

حدیث ① مجھے میرے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ ایک آدمی سے وہ یحییٰ بن بشیر سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابوبصیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ ہشام بن عبدالملک نے میرے والدؑ کو ملک شام کی طرف بلایا جب وہ اس کے پاس گئے تو انہیں کہا اے ابوجعفرؑ ہم نے آپؑ کو بلایا ہے کہ آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھیں جو آپؑ سے میرے علاوہ کوئی اور نہیں پوچھ سکتا اور مخلوق میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ وہ یہ مسئلہ جانتا ہو مگر سوائے آپؑ کے۔ (امامؑ نے فرمایا) میرے والد گرامیؑ نے فرمایا پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو اگر مجھے علم ہوا تو تمہیں بتا دوں گا اور علم نہ ہوا تب بھی تمہیں بتا دوں گا اور سچ بولنا میرے لیے بہت اچھا ہے ہشام نے کہا مجھے یہ بتائیں کہ جس رات علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام قتل ہوئے تو شہر سے غائب آدمی کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ قتل کر دیئے گئے اور اس کی لوگوں کے لیے کیا علامت تھی اگر آپؑ بخوبی جانتے ہیں تو مجھے آگاہ کیجئے کہ ان کے قتل ہونے کی کیا علامت تھی اور کیا یہ کسی اور کے لیے بھی تھی۔ (امامؑ نے فرمایا) میرے والد گرامیؑ نے فرمایا جب وہ رات ہوئی جس رات میں امیرؑ المومنین قتل ہوئے تو زمین سے جو پتھر بھی اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے سے تازہ خون برآمد ہوتا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوگئی اور جس رات موسیٰؑ کے بھائی ہارونؑ قتل ہوئے تو اس رات بھی اسی طرح ہوا اور جس رات یوشع بن نون قتل ہوئے تو اس رات بھی ایسا ہی ہوا اور جب عیسیٰؑ آسمانوں کی طرف اٹھا لیے گئے تو اس رات بھی اسی طرح ہوا اسی طرح اس رات بھی ہوا جس میں شمعون بن حمون الصفا قتل ہوئے اور اسی طرح اس رات بھی ہوا جس میں حسینؑ بن علیؑ قتل ہوئے۔ (امامؑ نے فرمایا) ہشام کا چہرہ غصے سے رنگ بدل گیا اور اس نے میرے والد گرامیؑ کو پکڑنا چاہا تو میرے والد گرامیؑ نے فرمایا اے ہشام سن لوگوں پر اپنے امام کی اطاعت اور خیر خواہی میں

سچائی کو اپنانا ضروری ہے اور جس چیز نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ جو تو پوچھے وہ میں تجھے بتاؤں گا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ تجھ کو حق سے آگاہ کروں تجھے میرے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے تو ہشام نے کہا اب آپؑ اپنے گھر واپس لوٹ جائیں۔(امامؑ نے فرمایا) آپؑ واپس لوٹ آئے اور ہشام نے امامؑ کو روانگی کے وقت کہا کہ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپؑ یہ حدیث میرے مرنے تک کسی کو بیان نہیں کریں گے تو میرے والد گرامیؑ نے اس سے وعدہ کرلیا۔

اور راوی نے یہ لمبی حدیث ذکر کی ہے کہ آسمان یحییٰ بن زکریا کے بعد سوائے حسینؑ بن علیؑ کے اور کسی پر نہیں رویا اور اس نے کہا کہ آسمان میں ہم سرخی نہیں دیکھا کرتے تھے حتٰی کہ حسینؑ ابن علیؑ قتل کر دیئے گئے اور خلف بن خلیفہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے تو آسمان کا رنگ سیاہ ہو گیا اور دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے یہاں تک کہ میں نے عصر کے وقت جوزا ستارہ دیکھا اور سرخ رنگ کی مٹی آسمان سے گرنے لگی۔

اور خلاد سے مروی ہے وہ بنی حجدر میں ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ مجھے میری والدہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم قتل حسینؑ کے بعد ایک زمانے تک دیکھتے رہے کہ سورج، باغیچوں اور دیواروں میں صبح اور پچھلے پہر سرخ رنگ کا ظاہر ہوتا اور لوگ جب بھی کوئی پتھر اٹھاتے تو اس کے نیچے تازہ خون برآمد ہوتا۔

نصرت ازدیہ نے کہا ہے کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان سے خون کی بارش برسی جس سے ہمارے گھر اور راستے خون سے بھر گئے۔

جعفر بن سالم نے کہا کہ مجھے میری خالہ ام سالم نے بیان کیا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان نے ہمارے گھروں اور دیواروں پر خون برسایا اور مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ خراسان، شام اور کوفہ میں

بھی اسی طرح ہوا تھا۔

عبیداللہ بن زیاد کے دربان نے کہا کہ جب حسینؑ کا سر لایا گیا اور اسے اس کے سامنے رکھا گیا تو میں نے دیکھا کہ دارالامارت کے باغ خون سے بہہ رہے ہیں۔

ام حیان سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حسینؑ کے قتل کے دن ہم پر تین مرتبہ اندھیرا طاری ہو گیا اور ان کے زعفران میں سے کسی نے چھوا اور اس کو اپنے چہرے پر لگایا مگر وہ جل گیا اور بیت المقدس کے کسی پتھر کو نہ الٹا گیا لیکن اس کے نیچے تازہ خون موجود پایا۔

محمد بن عمر سے مروی ہے کہ عبدالملک نے ابن راس الجالوت کے نام پیغام بھیجا اور کہا کہ حسینؑ کے قتل کے متعلق کوئی نشانی ہے؟۔ابن راس الجالوت نے کہا کہ کچھ دن کسی پتھر کو بھی نہ ہٹایا گیا مگر اس کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

حافظ نورالدین علی بن ابوابکر ھیثمی اپنی معروف کتاب مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۱۹۶ میں لکھتے ہیں کہ طبرانی نے ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے امام زہری سے انہوں نے کہا کہ مجھے عبدالملک نے کہا کون ایسا شخص ہے جو مجھے بتائے کہ حسینؑ کے قتل کے دن کی کیا نشانی تھی تو اس نے کہا اس دن بیت المقدس کا جو بھی پتھر یا کنکری اٹھائی جاتی تو اس کے نیچے تازہ خون جاری ہوتا نظر آتا۔

زہری سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ ملک شام میں حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے دن جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تو اس کے نیچے تازہ خون جوش مارتا ہوا نظر آتا۔

اور امام ھیثمی نے کہا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ترین راویوں میں شمار ہوتے ہیں۔

ام حکیم سے مروی ہے انہوں نے کہا حسینؑ کے قتل کے وقت میں بچی تھی آسمان کئی دن تک خون کے

لوتھڑے کی شکل میں تھا راوی نے کہا اس کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور ام حکیم تک اس کے راوی ثقہ اور معتبر ترین راویوں میں شمار ہوتے ہیں مصنف کہتا ہے کہ ام حکیم صحابیہ ہیں۔

**حدیث ② مجھے ابو الحسین احمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے عبدالرحمن بلخی نے بیان کیا اور ابو الحسین نے کہا کہ مجھے میرے چچا نے اپنے والد سے روایت کیا وہ ابونصرہ سے وہ بیت المقدس کے رہنے والوں میں سے ایک آدمی سے اس نے کہا اللہ کی قسم ہم بیت المقدس اور اس کے اطراف والوں کو حسینؑ بن علیؑ کے قتل کا علم ہو گیا تھا، میں نے پوچھا وہ کیسے؟۔ اس نے کہا کہ ہم جب بھی کوئی پتھر اٹھاتے یا مٹی اٹھاتے تو اسکے نیچے تازہ خون جوش مارتا ہوا برآمد ہوتا ہم نے دیکھا کہ باغ سرخ خون کے لوتھڑے کی طرح ہو گئے اور تین دن تک تازہ خون برستا رہا اور ہم نے رات کی تاریکی میں ایک منادی کرنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا۔

أَتَرْجُوا أُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْناً شَفاعَةَ جَدِّهِ يَوْمَ الحِسابِ

مَعاذَ اللهِ! لا نِلْتُمْ يَقيناً شَفاعَةَ أَحْمَدَ وَأَبي تُرابِ

قَتَلْتُمْ خَيْرَ مَنْ رَكِبَ الْمَطايا وَخَيْرَ الشَّيْبِ طُرّاً وَالشَّبابِ

(۱) کیا وہ امت امید کرتی ہے کہ جس نے حسینؑ کو قتل کر دیا ان کے نانا روز قیامت ان کی شفاعت کریں گے۔

(۲) اللہ کی پناہ! تم نہیں حاصل کر سکو گے نبیؐ اور ابوترابؑ کی شفاعت۔

(۳) تم نے اس ہستی کو قتل کر دیا جو تمام سواریوں پر بیٹھنے والوں سے افضل ہے اور تمام بوڑھوں اور جوانوں سے افضل ہے۔

اور تین دن تک سورج گرہن لگا رہا پھر گرہن جب صاف ہوا اور ستارے جڑ گئے اور جب صبح ہوئی تو

ہر طرف ویرانی واداسی چھائی ہوتی تھی حتیٰ کہ ہمارے پاس قتل حسینؑ کی خبر آ پہنچی۔

حدیث (۳) ہم کو ابوالحسن احمد بن عبداللہ بن علی الناقد نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے انہوں نے کہا کہ عمر بن سعد نے کہا مجھے معشر نے زہری سے روایت کیا ہے **انہوں نے کہا کہ جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو بیت المقدس کی کوئی کنکری باقی نہ بچی مگر اس کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔**

باب نمبر (۲۵)



قاتل امام حسینؑ اور قاتل یحیٰؑ سے متعلق حدیثیں

حدیث ① ** مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ حماد سے وہ کلیب بن معاویہ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان بھی صرف انہی دونوں پر رویا۔

مجھے محمد بن حسن اور محمد بن احمد بن حسین دونوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ حسن سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ کلیب بن معاویہ اسدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② ** مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ عثمان بن عیس سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے **وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا دوزخ میں ایک جگہ ہے لوگوں میں سے اس کا مستحق کوئی نہیں مگر حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ کا قاتل۔

حدیث ③ ** مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ کی قسم حسینؑ کے قاتلوں کی اولاد اپنے آباء کے قبیح افعال کے بدلے میں قتل کئے جائیں گے۔

حدیث ④ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ ابن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ عبدالخالق سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور یحییٰ بن زکریا کا قاتل بھی ولد الزنا تھا۔

حدیث ⑤ محمد بن جعفر قرشی رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ علی بن نعمان سے وہ مثنی سے وہ سدیر سے انہوں نے کہا میں نے سنا کہ امام ابوجعفرؑ فرما رہے تھے کہ اللہ عزوجل نے سابقہ امتوں میں سے انبیاء کی اولاد کا قتل ولد الزنا کے ہاتھوں میں رکھ دیا ہے۔

حدیث ⑥ اسی سے ہے وہ محمد بن حسین سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا وہ ولد الزنا تھا اور جس شخص نے یحییٰ بن زکریا کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا۔

حدیث ⑦ اور انہی سے وہ محمد بن حسین سے وہ علی بن اسباط سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد سے وہ اپنے بعض راویوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے فرعون کے اس قول کے بارے میں ﴿ذَرُوْنِيْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰى﴾ "مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰؑ کو قتل کر ڈالوں" (غافر ۲۶)۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز تھی جس نے موسیٰؑ کو فرعون سے بچایا تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اُس (فرعون) کا

حلال زادہ ہونا، اس لیے کہ انبیاء اور حجت خدا کو کوئی بھی قتل نہیں کر سکتا سوائے ولد الزنا اور بدکار عورتوں کے۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ بن ابوخلف سے بیان کیا وہ اس حدیث کو محمد بن حسین سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ اپنے بعض ساتھیوں سے وہ ابن مسکان سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ کا قاتل ولد الزنا ہے۔**

حدیث ⑨ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ عثمان بن عیسیٰ سے وہ عمرو بن شمر سے وہ جابر سے اور **وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ انبیاء اور انبیاء کی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کر سکتے ہیں۔**

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن عبداللہ البرقی سے وہ اپنے والد محمد بن خالد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی الحسنی سے وہ حسن بن حسین عمری سے وہ حسین بن شداذ جعفی سے وہ جابر سے **وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا انبیاء اور ان کی اولاد کو صرف ولد الزنا ہی قتل کر سکتا ہے۔**

حدیث ۱۱ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ وحسن بن علی بن فضال وہ مروان بن مسلم وہ اسماعیل بن کثیر سے انہوں نے کہا کہ **میں نے امام ابوعبداللہؑ کوفرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ بن علیؑ کا قاتل ولد الزنا تھا اور یحییٰ بن زکریا کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان وزمین صرف انہی دونوں کے لیے خون کے آنسو روئے تھے۔**



باب نمبر ﴿۲۶﴾



امام حسینؑ پر ساری مخلوق کا گریہ کرنا

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز قریشی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابی اسماعیل سراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابوبصیر سے اور وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا انسان، جن، پرندے اور وحشی جانور حسینؑ بن علیؑ پر اتنا روئے کہ آنسو بہتے رہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ابی داؤد سے وہ سعد بن ابی عمر جلاب سے وہ حارث اعور سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین نے فرمایا میرے ماں باپ قربان ہوں، حسینؑ کوفہ کی پشت پر مقتول ہونگے اور اللہ کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہر قسم کے وحشی جانور ان کی قبر پر اپنی گردنیں جھکائے ہوئے کھڑے ہیں اور انہیں رو رہے ہیں اور رات دن ہر وقت ان کو روتے رہتے ہیں جب وحوش کا یہ عالم ہے تو اے لوگو! اس پر جفا کرنے سے ہوشیار رہنا۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کرتے ہیں وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثویر ابی فاختہ اور یونس بن ظبیان سے اور ابوسلمہ سراج سے اور مفضل بن عمر سے سب نے کہا کہ ہم نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ ابوعبداللہ حسینؑ بن علیؑ جب شہید ہوگئے تو ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے اور جو کچھ بھی ان کے اوپر چل رہا ہے اور جنت و جہنم جو کچھ بھی ہمارے رب نے خلق کیا ہے خواہ وہ دیکھا جاتا ہو یا نہیں

دیکھا جاتا ہو سب کے سب حسینؑ کے غم میں رونے لگے۔

اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی عثمان سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثوید سے اور یونس اور ابوسلمہ سراج سے روایت کرتے ہیں اور مفضل بن عمر سے سب نے کہا کہ **ہم نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جب حسینؑ بن علیؑ شہید ہو گئے تو ان پر ساری مخلوق رونے لگی مگر تین چیزیں نہیں روئیں بصرہ، دمشق اور آل عثمان۔**

حدیث (۵) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ حسن بن راشد سے وہ حسین بن ثویر سے **انہوں نے کہا میں، یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابوسلمہ سراج امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے تو یونس نے کلام کیا اور وہ ہم سے عمر میں بڑے تھے اور انہوں نے ایک لمبی حدیث ذکر کی کہنے لگے پھر امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ابا عبداللہ حسینؑ بن علیؑ جب شہید ہو گئے تو سات آسمان، سات زمینیں اور جو کچھ ان میں یا ان کے درمیان ہے اور جنت و جہنم میں جو مخلوق چل پھر رہی تھی اور وہ مخلوق جو ظاہر ہے اور وہ مخلوق جو پوشیدہ ہے سب کے سب رونے لگے مگر تین چیزیں نہیں روئیں۔ میں (یونس) نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ تین چیزیں کون سی ہیں جو نہیں روئیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ بصرہ، دمشق اور آل عثمان ہیں۔**

حدیث ⑥ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ ابو یعقوب سے وہ ابان بن عثمان سے وہ زرارہ سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے زرارہ آسمان امام حسینؑ کے قتل پر چالیس دن خون کے آنسو روتے رہے اور زمین چالیس دن تک سیاہی روتی رہی اور سورج چالیس دن گرھن اور سرخی سے روتا رہا اور پہاڑ ٹوٹ گئے اور بکھر گئے اور سمندر پھٹ گئے اور فرشتے چالیس دن تک حسینؑ پر روتے رہے اور ہم اہل بیتؑ میں سے کسی مستور نے منہدی، تیل اور سرمہ نہیں استعمال کیا اور نہ ہی کنگھی کی حتیٰ کہ ہمارے پاس عبیداللہ بن زیاد کا سر آیا تو ہم اس کے بعد بھی روتے رہے اور میرے داداؑ جب بھی کربلا کو یاد کرتے تو رو پڑتے یہاں تک کہ ان کی آنکھیں اور ان کی داڑھی آنسوؤں سے بھر جاتیں حتیٰ کہ ان کے رونے کو جو بھی دیکھتا وہ رقت قلبی سے رونے لگتا اور فرشتے حسینؑ کی قبر پر روتے رہے تو ان کے رونے سے آسمان، کھلی فضا میں جو کچھ بھی تھا وہ سب رونے لگا جب عبداللہ بن زیاد اور یزید بن معاویہ کی آخری سانس نکلی تو جہنم غضب سے اوپر کو اٹھی اگر اللہ عزوجل اس کو اپنے خازنوں کے ذریعے نہ روکتا تو وہ اپنی گرمی سے زمین کی سب چیزیں جلا ڈالتی اور اگر اسے اجازت دے دی جاتی تو وہ سب کچھ نگل لیتی مگر وہ ماموره ہے اور جکڑی ہوئی ہے اس نے کئی مرتبہ اس کے خازنوں سے سرکشی کی تو جبرائیلؑ نے آ کر اس کو اپنے پر مارے تو وہ ٹھہر گئی اور وہ انہیں روتی اور ندبہ کرتی اور حسینؑ کے قاتلوں پر اپنے شعلے برساتی ہے اگر زمین میں اللہ کی حجتیں نہ ہوتیں تو زمین ٹوٹ جاتی اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب الٹ کر گر جاتا اور زلزلے بھی قیامت کے قریب ہوتے ہیں اور جو آنکھ یا آنسو حسینؑ پر بہہ جائے وہ آنکھ اور آنسو اللہ عزوجل کو سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جو بھی روتا ہے تو سیدہ فاطمہؑ اس کے لیے دعا اور

اس پر رحمت کرتی ہیں اور جو بھی غم حسینؑ میں آنسو بہائے تو اس نے رسولؐ اللہ اور ہم اہل بیتؑ کا حق ادا کیا اگر تمام اہل ارض جمع کئے جائیں گو کہ وہ رو رہے ہوں تب بھی وہ اس ایک شخص کے برابر نہیں ہو سکتے جس کی آنکھ غم حسینؑ میں بہہ رہی ہو جب قیامت کا دن آئے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی اور اسے خوشی و سرور ملے گا اور اس کے چہرے پر نور ہوگا اور اُس روز جب لوگ گھبراہٹ اور خوف میں ہونگے غم حسینؑ میں رونے والے اس روز امن میں ہونگے اور باقی مخلوق سے اعراض کیا جائے گا مگر غم حسینؑ میں رونے والے عرش کے نیچے اور اس کے سائے میں امام حسینؑ سے گفتگو کر رہے ہونگے اور حساب کے دن کی ہولناکیوں سے وہ بالکل خوفزدہ نہیں ہونگے انہیں کہا جائے گا کہ جنت میں چلے جاؤ تو وہ وہاں جانے سے امام حسینؑ سے گفتگو کرنا زیادہ پسند کریں گے حوریں انہیں پیغام دیں گی کہ ہم تمہارے شوق میں منتظر ہیں اور اسی طرح بچے بھی کہیں گے جو ہمیشہ وہاں رہیں گے تو وہ ان بلانے والوں کی طرف سر بھی نہ اٹھائیں گے کیونکہ وہ مجلس حسینؑ کو چھوڑنا پسند نہیں کریں گے کیونکہ اسی میں ان کی خوشی اور کرامت ہوگی اور ان کے دشمن پیشانی سے پکڑ کر گھسیٹے جائیں گے اور آگ میں ڈالے جائیں گے کچھ کہیں گے کہ ہمارا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں اور نہ ہمارا کوئی دوست ہے وہ ان (غم حسین میں رونے والوں) کے مرتبے کو دیکھیں گے اور ان کے قریب ہونے کی طاقت نہیں رکھیں گے اور نہ ہی ان سے میل ملاپ رکھ سکیں گے اور فرشتے ان کے پاس ان (غم حسینؑ میں رونے والوں) کی بیویوں اور دربانوں کے پیغام لے کر آئیں گے کہ تمہیں اللہ عزوجل نے بہت بڑا مقام اور مرتبہ عنایت کیا ہے تو وہ کہیں گے ہم عنقریب آرہے ہیں تو وہ اپنی بیویوں کے پاس آئیں گے اور اپنی باتیں بتائیں گے تو وہ ان کی جانب مزید شوق کریں گی کیونکہ وہ انہیں اپنی کرامت اور امام حسینؑ سے اپنا قرب اور تعلق کی انہیں خبر اور اطلاع دیں گے۔ وہ کہیں گے الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں بہت بڑی گھبراہٹ اور قیامت کی ہولناکیوں سے بچایا اور جس چیز سے ہم ڈرتے تھے اس

سے ہمیں نجات دی پھر ان کے لیے سواریاں لائی جائیں گی اور کجاوے بھی لائے جائیں گے اور عمدہ گھوڑوں پر کجاوے ڈالیں گے پھر وہ عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر برابر ہو جائیں گے تو وہ اللہ عزوجل کی ثناء اور حمد کہیں گے اور محمدؐ رسول اللہ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود پڑھیں گے حتٰی کہ اپنے گھر میں آجائیں گے۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن سالم سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مشکان سے وہ ابوبصیر سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا اور میں انہیں حدیث بیان کر رہا تھا تو آپؑ کے پاس آپؑ کا بیٹا آ گیا آپؑ نے اسے مرحبا کہا اور گلے سے لگالیا اور بوسہ دیا اور فرمایا جو تمہیں حقیر سمجھے اللہ اسے حقیر کرے اور جو تم پر زیادتی کرے اس سے اللہ بدلہ لے اور جو تمہیں بے یار و مددگار چھوڑے اللہ اسے چھوڑ دے جو ان کو قتل کرے اللہ اس پر لعنت کرے اور اللہ عزوجل تمہارا ولی ،نگران اور مددگار ہو۔ عورتوں، انبیاء وصدیقین وشہداء اور آسمان والوں نے تم پر بہت گریہ کیا۔ پھر آپؑ رونے لگے اور فرمانے لگے اے ابوبصیر جب میں حسینؑ کی اولاد کو دیکھتا ہوں تو میں ان مصائب و آلام میں گرفتار ہو جاتا ہوں جن کو برداشت کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا ہے جو دکھ اور مصائب ان پر اور ان کے آباءؑ پر آئے۔ اے ابوبصیر جب فاطمہؑ روتی اور غضب ناک ہوتی ہیں تو جہنم بھڑکتی ہے اگر اس پر خازن مقرر نہ ہوں اور اس کو اللہ روکنے والا نہ ہو تو اس وقت جو دھواں اور چنگاریاں اور شعلے وہ بھڑکاتی ہے اگر ان میں سے ایک شعلہ بھی اس روئے زمین پر گر جائے تو تمام دنیا جل کر خاکستر ہو جائے۔ جب تک جہنم روتی ہے دربان اس پر لگامیں ڈالے رکھتے ہیں اور اس کے دروازے مضبوط کر دیتے ہیں اہل زمین کے بگاڑ کے خطرے کی وجہ

سے تو یہ اس وقت تک نہیں ٹھہرتی جب تک فاطمہؑ پرسکون نہ ہو جائیں اور آپؑ کے آنسو نہ تھم جائیں اور قریب ہے کہ سمندر پھٹ جائیں اور ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں سمندروں کے ایک ایک قطرے پر ایک ایک فرشتہ موکل ہے فرشتہ شور دریا کو سنتا ہے تو اپنے پروں سے اسے خاموش کرتا ہے اور دنیا و مافیہا اور جو کچھ اس پر ہے ان کے ڈر کی وجہ سے وہ اس کے بعض کو بعض سے باندھ اور روک دیتا ہے اگر ان فرشتوں کی آوازوں سے ایک آواز بھی زمین پر آجائے تو تمام زمین والے بے ہوش ہو جائیں اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ جائیں اور زمین اہل زمین کو جھنجھوڑ دے۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ معاملہ تو بہت بڑا ہے۔آپؑ نے فرمایا جن باتوں کو تو نے نہیں سنا وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہیں پھر مجھے فرمایا۔اے ابوبصیر! کیا تم نہیں چاہتے کہ تم سیدہ فاطمہؑ کی مدد اور غمخواری کرو۔(ابوبصیر کہتے ہیں) جب آپؑ نے یہ فرمایا تو میں رونے لگا یہاں تک کہ میں بول بھی نہ سکتا تھا اور آپؑ بھی زار و قطار روتے جا رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپؑ بھی کلام کرنے سے قاصر تھے پھر آپؑ اٹھے اور مصلے کی طرف چلے گئے اور وہاں دعا کرنے لگے تو میں آپؑ کے پاس سے اس حالت میں نکل آیا کہ نہ تو میں نے کچھ کھایا اور نہ ہی ساری رات مجھے نیند آئی صبح بھی خوف کے مارے روزہ رکھ لیا حتیٰ کہ میں امامؑ کے پاس آیا جب میں نے آپؑ کو کچھ سکون میں دیکھا تو مجھے بھی قرار آ گیا پھر میں نے اللہ کی حمد بیان کی اس پر کہ مجھ پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوا۔

باب نمبر ﴿۲۷﴾



امام حسینؑ پر ملائکہ کا گریہ

حدیث ﴿۱﴾ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ وہ حسین بن سعید وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی بن عبداللہ سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم حسین علیہ السلام کی قبر پر نہیں جاتے جہاں چار ہزار فرشتے ان کو روتے ہیں اور قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ﴿۲﴾ مجھے محمد بن جعفر الرزاز نے محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ آسمان سے چار ہزار فرشتے اترے وہ حسین علیہ السلام کے ساتھ مل کر جنگ کرنا چاہتے تھے تو انہیں اس کی اجازت نہ ملی وہ اجازت لینے گئے جب واپس آئے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے تو وہ ان کی قبر اطہر کے پاس پریشان خاک آلود قیامت تک روتے رہیں گے ان کا سردار ایک فرشتہ ہے جس کا نام المنصور ہے۔

حدیث ﴿۳﴾ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی سے وہ فضل بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے، تم حسینؑ کی قبر پر کیوں نہیں آتے جہاں چار ہزار ملائکہ آپؑ کی قبر اطہر کے پاس قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث (۴) مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ ابو اسماعیل السراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا چار ہزار پریشان حال خاک آلودہ فرشتے قیامت تک حسین علیہ السلام کو روتے رہیں گے۔

حدیث (۵) مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سب نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسی سے وہ علی بن حکیم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے ستر ہزار فرشتے زمین پر بھیجے کہ وہ پریشان حال خاک آلودہ حالت میں جس دن حسینؑ شہید ہوئے اس دن سے جب تک اللہ چاہے گا وہ حسینؑ پر درود بھیجیں یعنی جب تک قائم علیہ السلام نہیں آئیں گے وہ ان پر روزانہ درود بھیجتے رہیں۔

حدیث (۶) سعد سے روایت ہے وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ ابن فضال سے وہ ثعلبہ سے وہ مبارک العطار سے وہ محمد بن عیسٰی سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حسینؑ کی قبر کے پاس چار ہزار ملائکہ پراگندہ خاک آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث (۷) مجھے میرے والد اور محمد بن الحسن اور علی بن حسین نے سب نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے بیان کرتے ہیں وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ

اسحق بن ابراہیم سے وہ ہارون سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے چار ہزار ملائکہ خاک آلود پراگندہ حالت میں حسینؑ کی قبر کے پاس متعین کیئے ہیں جو قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حریز سے وہ فضیل سے وہ ان دو آئمہؑ (امام ابوجعفرؑ و امام ابوعبداللہؑ) میں سے ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے پریشان حال غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ⑨ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے مدینہ میں پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں آپؑ نے فرمایا کیا افضل شہداء کی قبریں نہ بتاؤں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان کے آس پاس چار ہزار فرشتے پراگندہ حالت میں اور غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے۔

اور مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابو اسماعیل سراج سے وہ یحییٰ بن معمر عطار سے وہ ابوبصیر سے وہ امام

ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا چار ہزار فرشتے پراگندہ خاک آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے جو شخص بھی ان کی زیارت کو آئے تو وہ فرشتے اس کا استقبال کرتے ہیں اور جو بھی ان میں سے بیمار ہو اس کی تیمارداری کرتے ہیں اور جو بھی فوت ہو جاتا ہے اس کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کرتے ہیں۔

اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسین سے اس کی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار خاک آلود حالت میں فرشتے متعین کئے ہیں جو صبح کے طلوع ہونے سے زوال شمس تک روتے رہتے ہیں جب سورج ڈھل جاتا ہے تو یہ چار ہزار فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور وہاں چار ہزار فرشتے اور آجاتے ہیں تو صبح طلوع ہونے تک وہ روتے رہتے ہیں۔

حدیث ⑫ مجھے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحق بن ابراہیم سے وہ ہارون سے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جب کہ میں آپؑ کے پاس تھا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے گا اس کا کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جب حسینؑ پر مصیبت آئی تو ان پر سب چیزیں روئیں یہاں تک کہ تمام شہر بھی تو اللہ عزوجل نے

چار ہزار پراگندہ غبار آلود فرشتے ان کی قبر پر متعین کردیئے جو انہیں قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث (۱۳) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا تم حسینؑ کی زیارت کرو اگرچہ سال میں ایک مرتبہ ہو کیونکہ جو شخص بھی ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور حق سے انکار نہ کرتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اس کی جزا جنت سے کم نہ ہوگی اور اس کو کشادہ رزق دیا جائے گا اور اس کو جلد کشادگی اور فراخی مل جائے گی اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے متعین کئے ہیں جو سب کے سب ان کو روتے رہتے ہیں اور جو زائر زیارت کرنے کے لیے آتا ہے اس کو گھر جاتے وقت الوداع کہتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرتے ہیں اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں اور اسکے لیے استغفار کرتے ہیں اور رحم کی التجا کرتے ہیں۔

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسٰی نے اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث (۱۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسٰی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سیف بن عمیرہ سے انہوں نے بکر بن محمد سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے حسینؑ کی قبر کے ساتھ ستر ہزار فرشتے خاک آلود حالت میں مقرر کردیئے جو قیامت تک انہیں روتے رہیں گے اور وہاں پر وہ نماز پڑھتے ہیں وہاں کی ایک نماز ایک ہزار نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور ان کا تمام اجر و ثواب زائرین کو

ہوگا۔

حدیث ۱۵ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حنان بن سدیر سے وہ مالک جہنی سے **وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر کے ساتھ چار ہزار فرشتے مقرر کردیئے ہیں جو انہیں روتے ہیں اور زائرین کے لیے دعا کرتے ہیں۔**

حدیث ۱۶ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا مجھے ھیثم بن واقد نے عبدالمالک بن مقرن سے بیان کیا **وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم امام اباعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کو جاؤ تو خاموشی اختیار کرو مگر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ شب و روز کے فرشتے جو حرم کے محافظین میں سے ہیں حائر حسینی میں موجود فرشتوں کے پاس آتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں مگر وہ شدت گریہ کی وجہ سے ان کا جواب نہیں دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ (شب و روز کے فرشتے) انتظار کرتے ہیں کہ زوال آفتاب ہوجائے اور صبح طلوع کرجائے، ان دو وقتوں میں وہ ان سے بات کرتے ہیں اور آسمان سے متعلق سوال کرتے ہیں لیکن ان دو وقتوں (صبح وظہر) کے درمیان بات نہیں کرتے اور گریہ اور دعا میں کوتاہی نہیں کرتے اور ان دونوں وقتوں میں وہ فرشتے ان فرشتوں کے عمل میں مخل نہیں ہوتے، البتہ اگر تم (زائر) کچھ کہو تو وہ تمھاری طرف متوجہ ہوتے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ ان سے کیا سوال کرتے ہیں؟ اور محافظ فرشتے یا حرم میں موجود**

فرشتے ان میں سے کون ایک دوسرے سے سوال کرتا ہے۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حرم میں موجود فرشتے محافظ فرشتوں سے سوال کرتے ہیں اس لیے کہ حرم میں رہنے والے فرشتے وہاں سے کہیں جاتے نہیں جبکہ محافظ فرشتے کبھی آسمان کی جانب پرواز کرتے ہیں اور کبھی نیچے آتے ہیں۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ ان سے کیا سوال کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا جب وہ گزرتے ہوئے اوپر جاتے ہیں اور اسماعیل فرشتے سے ملتے ہیں جو صاحب ھواء ہے اور بسا اوقات ان کا رسول اللہؐ سے آمنا سامنا بھی ہو جاتا ہے اور ان کے پاس فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ اور دیگر آئمہ علیہ السلام بھی موجود ہوتے ہیں تو وہ ان سے بعض چیزوں کے متعلق از جملہ زائرین کے بارے میں سوال کرتے ہیں اور معصومینؑ ان کو جواب دیتے ہیں کہ زائرین کے لئے جو دعا کرتے ہو اس کی ان کو بشارت دے دو۔ محافظ فرشتے کہتے ہیں ہم ان کو کیسے خوشخبری سنائیں حالانکہ وہ ہماری بات نہیں سن سکتے تو وہ (معصومینؑ) ان سے فرماتے ہیں ان کے لیے برکت کی دعا کرو اور ہماری جانب سے ان کے لیے دعا کرو تو یہی ہماری جانب سے بشارت ہے۔ جب وہ زیارت سے واپس جائیں تو ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ دو یہاں تک کہ وہ تمہاری موجودگی کو محسوس کریں اور ہم ان کو الوداع کہتے ہیں کہ جس کا الوداع کہنا رائیگاں نہیں جاتا اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کی زیارت میں کس قدر خیر و برکات ہیں اور اس بات کا لوگوں کو بھی علم ہو جائے تو وہ ان کی زیارت پر باہم تلواروں کے ساتھ لڑ پڑیں اور اپنے مال بیچ کر بھی حسینؑ کی زیارت کے لیے ضرور آئیں اور فاطمہ سلام اللہ علیہا جس وقت ان کی طرف دیکھتی ہیں تو ان کے ساتھ ایک ہزار نبی ایک ہزار صدیق اور ایک ہزار شہید اور دس لاکھ کروبین رونے پر ان کی معاونت کرتے ہیں اور ان کی چیخ و پکار سن کر آسمانوں کا ہر ایک فرشتہ بھی روتا ہے اور فاطمہؑ کو اس وقت تک راحت و چین نہیں ملتا جب تک نبیؐ آکر یہ نہیں فرما دیتے کہ اے میری پیاری بیٹی! تو نے سارے آسمان والوں کو رلا دیا ہے اور ان کو تسبیح و تقدیس سے بے خبر کر دیا ہے لہٰذا اب اپنا گریہ

روک دو تا کہ ان سب کو بھی قرار آجائے اللہ عزوجل اپنا فیصلہ پورا کر کے رہے گا۔ (مزید امامؑ فرماتے ہیں) جب کوئی تم میں سے زیارت حسینؑ کے لئے جاتا ہے تو جناب فاطمہؑ اس کو دیکھتی ہیں اور ان کے لیے ہر قسم کی خیر و برکات کے حصول کا اللہ سے سوال کرتی ہیں لہٰذا تم آنے میں بے رغبتی نہ کرو اس لیے کہ اس زیارت کے لیے آنے میں شمار سے بھی زیادہ خیر و برکات ہیں۔

حدیث ⑰ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا کہ ہم کو عبید اللہ بزاز نے حریز سے بیان کیا کہ وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں اے اہل بیتؑ کس قدر دنیا میں آپؑ کا قیام کم ہے اور کس قدر جلد آپ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں حالانکہ اس مخلوق کو آپؑ کی اشد ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ ساری باتیں لکھی ہوتی ہیں جنہیں ہمیں انجام دینا ہوتا ہے اور جب ہم انہیں انجام دے لیتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ اس دنیا سے جانے کا وقت آ گیا ہے اس وقت رسول اللہؐ تشریف لاتے ہیں اور شہادت کی خبر دیتے ہیں اور خدا کے نزدیک جو مرتبہ ہوتا ہے اس کی خبر دیتے ہیں۔ حسین علیہ السلام نے اس صحیفے کو جو آپؑ کو دیا گیا تھا پڑھا اور ان کے لیے اس میں ان باتوں کی وضاحت تھی جو آپ کو پیش آنے والی تھیں اور ان باتوں کی بھی وضاحت تھی جو آپؑ کے بعد رونما ہونے والی تھیں، امام حسینؑ (ان باتوں کو پڑھ کر) میدان کارزار میں جنگ کے لئے آئے اور آپؑ کے بعد جو واقعات رونما ہونے والے تھے رونما ہوئے۔ فرشتوں نے اللہ عزوجل سے آپؑ کی مدد کرنے کا سوال کیا اور ان کو اجازت مل گئی تو وہ جنگ کی تیاری کرنے لگے اور فرشتے جب سرزمین کربلا میں اترے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے۔ فرشتوں نے کہا

اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں حسینؑ کی مدد کے لیے بھیجا اور جب ہم پہنچے تو تو نے پہلے ہی ان کو اپنے پاس بلا لیا تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم ان کی قبر کو لازم پکڑے رکھو یہاں تک کہ تم دیکھو کہ وہ اپنی قبر سے برآمد ہو گئے ہیں پھر ان کی مدد کرو اور ان پر اور جو کچھ تم سے ان کی مدد کے متعلق کوتاہی ہوئی ہے اس پر خوب گریہ کرو اس لیے کہ تم ہی ان کی مدد اور ان پر رونے کے لیے خاص کئے گئے ہو تو اس غم میں فرشتے خوب روئے اور حسینؑ کی مدد کے سلسلہ میں جو ان سے کوتاہی ہوئی تھی اس پر وہ جزن وجزع کرنے لگے۔ جب حسینؑ قبر سے باہر تشریف لائیں گے تو یہ فرشتے آپؑ کے مددگار ہوں گے۔

باب نمبر ﴿۲۸﴾



امام حسینؑ اور جناب یحییٰؑ پر آسمان و زمین کا گریہ کرنا

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن حسین اور محمد بن حسن سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ احمد بن حسن میثمی سے وہ علی ازراق سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا کہ میں نے امیرؑ المومنین کو رحبہ میں درج ذیل آیت کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔

﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔

اسی دوران حسینؑ مسجد کے دروازے سے برآمد ہوئے تو جناب امیرؑ نے فرمایا کہ عنقریب یہ قتل ہوگا تو آسمان وزمین اس پر روئیں گے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ داؤد بن عیسیٰ انصاری سے وہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین تشریف لائے اور مسجد میں تشریف فرما ہوئے آپؑ کے اصحاب آپؑ کے گرد جمع ہو گئے حسینؑ آپؑ کے سامنے کھڑے ہو گئے تو جناب امیرؑ نے حسینؑ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے بیٹے اللہ نے قرآن میں بعض قوموں کو عار دلائی ہے اور فرمایا ہے ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ اللہ کی قسم میرے بعد تم ضرور قتل کئے جاؤ گے اور آسمان و زمین تم پر خوب روئیں گے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے اسی

طرح روایت کیا ہے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ وھیب بن حفص نحاس سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے قتل پر آسمان وزمین اس قدر روئے کہ دونوں سرخ ہو گئے یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ یہ دونوں کبھی کسی اور پر نہیں روئے تھے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ وغیرہ سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ حسن بن علی بن فضالہ سے وہ حماد بن عثمان سے وہ عبداللہ بن ھلال سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمان حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ پر رویا اور ان دونوں کے علاوہ اور کسی پر نہیں رویا تو میں نے امامؑ سے اس کے رونے کی کیفیت دریافت کی آپؑ نے فرمایا کہ چالیس دن تک سورج سرخی مائل طلوع ہوتا اور سرخی مائل ہی غروب ہوتا۔ میں نے کہا کیا یہی اس کا رونا تھا آپؑ نے فرمایا ہاں۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ عبداللہ بن احمد سے وہ عمر بن سہل سے وہ علی بن مسہر قریشی سے انہوں نے کہا مجھے میری دادی نے بیان کیا جو انہوں نے حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے وقت دیکھا تھا جس وقت آپؑ قتل ہوئے تو ایک سال اور نو (۹) ماہ آسمان

علقہ (خون کے لوتھڑے) کی طرح رہا اور سورج دکھائی نہ دیا۔

حدیث ⑥ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن فضال سے وہ ابو جمیلہ سے وہ محمد بن علی حلبی سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اللہ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ آپؑ نے فرمایا جب سے یحییٰ بن زکریاؑ قتل ہوئے آسمان کسی پر نہیں رویا اور جب حسینؑ بن علی علیہ السلام قتل ہوئے تو ان پر رونے لگا۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن جعفر رزاز قرشی نے محمد بن حسین بن ابو خطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ داؤد بن فرقد سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو ایک سال تک آسمان سرخ رہا اور یحییٰ بن زکریاؑ پر بھی اسی طرح آسمان سرخ ہوا اور اس کی سرخی اس کا رونا ہے۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ابن بکیر سے وہ زرارہ سے وہ عبدالخالق بن عبدر بہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ﴿لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا﴾ ''ہم نے اس سے پہلے اس کا کوئی ہم نام نہیں بنایا'' (مریم ۷)۔ اس سے مراد حسینؑ بن علیؑ ہیں ان سے پہلے اس نام کا کوئی آدمی نہیں گزرا اور یحییٰ بن زکریا سے قبل بھی ان کا کوئی ہم نام نہیں

گزرا اور آسمان صرف انہی دونوں پر چالیس دن روتا رہا۔ میں نے پوچھا اس کا رونا کیسا تھا فرمایا کہ سورج سرخ رنگ میں ہی طلوع ہوتا اور سرخ رنگ میں ہی غروب ہوتا۔

حدیث ⑨ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم اور سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ابو جمیلہ سے وہ جابر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان کسی پر بھی یحییٰ بن زکریاؑ کے بعد حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ نہیں رویا اور ان پر چالیس دن تک روتا رہا۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ جعفر بن بشیر سے وہ کلیب بن معاویہ اسدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان صرف حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر رویا۔

حدیث ⑪ انہی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ محمد بن سلمہ سے وہ اس سے جس نے ان سے بیان کیا اس نے کہا کہ جب حسینؑ بن علیؑ قتل ہوئے تو آسمان نے سرخ مٹی کی بارش برسائی۔

حدیث ⑫ ہمیں حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے وہ حسین بن عیسیٰ سے وہ اسلم بن قاسم سے انہوں نے کہا کہ ہمیں عمر بن وھب سے وہ اپنے والد سے وہ علیؑ بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ آسمان جب سے

بنایا گیا ہے تو وہ یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ کے علاوہ کسی پر نہیں رویا میں نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیسی تھی تو آپؑ نے فرمایا جب بھی کوئی کپڑا سورج کے سامنے کیا جاتا تو اس پر خون کے دھبے نمودار ہو جاتے۔

حدیث ⑬ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ موسیٰ بن فضل سے وہ حنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپؑ امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق کیا فرماتے ہیں کیونکہ آپؑ کے کچھ چاہنے والوں نے نقل کیا ہے کہ یہ حج وعمرے کے برابر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا تم اس بات پر تعجب مت کرنا بلکہ حسینؑ کی زیارت کرنا اور اس میں سنگ دلی کا مظاہرہ مت کرنا کیونکہ آپؑ سید الشہداءؑ اور جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور یحییٰ بن زکریاؑ کے مشابہ ہیں، انہی دونوں پر آسمان اور زمین روئے۔

مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عبدالصمد بن محمد سے وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی کی مثل بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑭ اسی سند کے ساتھ احمد سے وہ عامر بن معقل سے وہ حسن بن زیاد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا یحییٰؑ بن زکریا کا قاتل ولد الزنا تھا اور

حسینؑ کا قاتل بھی ولد الزنا تھا اور آسمان صرف انہی دونوں پر رویا تھا۔راوی نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیا تھی؟ ۔آپؑ نے فرمایا سورج طلوع و غروب ہوتے وقت سرخ ہو جاتا تھا۔

مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ جعفر بن بشیر سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑮ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ حسن بن علی الوشاء سے وہ حماد بن عثمان سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا آسمان حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریاؑ پر رویا اور ان دونوں کے علاوہ کسی اور پر نہیں رویا۔ میں نے پوچھا اس کے رونے کی کیفیت کیسی تھی فرمایا چالیس دن تک وہ طلوع اور غروب ہوتے وقت سرخ رنگ کا ہو جاتا۔ میں نے پوچھا کیا یہ اس کا رونا ہے؟ ۔فرمایا ہاں۔

حدیث ⑯ گزشتہ سند کے دونوں راوی سعد بن عبداللہ سے بیان کرتے ہیں وہ احمد بن محمد سے وہ برقی محمد بن خالد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ کثیر بن شہاب فارسی سے انہوں نے کہا ہم رحبہ میں امیرؑالمومنین کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حسینؑ جناب امیرؑ کے سامنے آئے تو وہ اس قدر ہنسے کہ آپؑ کے دندنان مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپؑ نے فرمایا اللہ نے ایک قوم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا اور نفس کو وجود بخشا ضرور یہ قتل کیا جائے

گا اور اس پر آسمان وزمین ضرور روئیں گے۔

حدیث ⑰ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ برقی سے وہ عبدالعظیم حسنی سے وہ حسن سے وہ ابوسلمہ سے انہوں نے کہا کہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ آسمان وزمین صرف یحییٰ بن زکریاؑ اور حسینؑ بن علیؑ پر ہی روئے۔

حدیث ⑱ مجھے میرے والد اور بھائی نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ عمرکی بن علی سے انہوں نے کہا ہم کو یحییٰ نے بیان کیا وہ امام ابوجعفر الثانیؑ کی خدمت کرتے تھے وہ علی سے وہ صفوان بن جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے مدینہ کے راستے میں سوال کیا اور ہمارا ارادہ مکہ کی طرف جانے کا تھا میں نے کہا اے اللہ کے رسولؐ کے فرزندؑ کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ کو پریشان، غمزدہ اور رنج والم کی حالت میں دیکھ رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کاش کہ تم سن سکتے جو میں سن رہا ہوں تو تم کو وہ غم مجھ سے سوال کرنے سے روک دیتا۔ میں نے کہا آپؑ کیا سن رہے ہیں؟۔ فرمایا فرشتوں کا گڑگڑانا کہ اللہ کی طرف امیرؑ المومنین اور حسینؑ کے قاتلوں پر بددعا کرنا اور جنوں کا نوحہ کرنا اور ان فرشتوں کا رونا جو قبر حسینؑ کے گرد ہیں اور ان کا جزع کرنا اور اس کے ہوتے ہوئے کس کے لیے کھانا، پینا اور سونا خوشگوار ہوسکتا ہے۔

حدیث ⑲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ حسنی علوی سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ کثیر بن شہاب حارثی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رحبہ میں امیرؑ المومنین کے

پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حسینؑ نمودار ہوئے تو جناب علیؑ ہنسنے لگے یہاں تک کہ آپؑ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے پھر فرمایا اللہ نے ایک قوم کا ذکر کیا ہے ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ﴾ ''پھر نہ (تو) اُن پر آسمان اور زمین روئے اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی'' (دخان ۲۹)۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا یہ ضرور قتل کیا جائے گا اور آسمان و زمین اس پر ضرور روئیں گے۔

حدیث ۲۰ انہی سے مروی ہے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے انہوں نے کہا مجھے ابو معشر نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا جب حسینؑ قتل کئے گئے تو آسمان نے خون برسایا اور عمر کا کہنا ہے کہ مجھے ابو معشر نے زہری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب حسینؑ قتل کئے گئے تو بیت المقدس کی ہر کنکری کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

حدیث ۲۱ مجھے میرے والد نے محمد بن حسن مہز یار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہز یار سے وہ حسن بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ داؤد بن فرقد سے انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا جس نے حسینؑ بن علیؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا اور جس نے یحییٰ بن زکریاؑ کو قتل کیا وہ بھی ولد الزنا تھا اور آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ کے قتل کے وقت آسمان سال بھر سرخ رہا پھر فرمایا حسینؑ بن علیؑ اور یحییٰ بن زکریا پر آسمان اور زمین روئے اور ان کی سرخی ان کا رونا ہے۔

باب نمبر ﴿۲۹﴾



امام حسینؑ پر جنّات کا نوحہ کرنا

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسن بن ابوخطاب سے روایت کیا وہ نصر بن مزاحم سے وہ عمر بن سعد سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ رسول اللہ کی زوجہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جب آپؐ کی روح اللہ نے قبض کر لی تو میں نے نوحہ نہیں سنا مگر ایک رات جس دن حسینؑ کربلا میں شہید ہوئے ایک جنیہ عورت آئی جو کہہ رہی تھی:۔

أیا عینایَّ فانهملا بجهد فمن یبکی علی الشهداء بعدی
علی رهط تقودهم المنایا إلی متجبر من نسل عبد

''اے میری آنکھوں تم اچھی طرح بہہ پڑو۔ میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا۔ ایک ایسی جماعت پر جن کو موت ایک غلام نسل کے سرکش آدمی کی طرف کھینچ کر لئے جا رہی ہے''۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے وہ احمد بن عمرو بن مسلم سے وہ میثمی سے روایت کرتے ہیں کہ کوفے کے پانچ آدمیوں نے حسینؑ کی مدد کا ارادہ کیا تو وہ ایک بستی کے پاس سے گزرے جس کا نام شاہی ہے اچانک ان کے سامنے دو آدمی آ گئے ان میں سے ایک بوڑھا اور ایک جوان تھا ان دونوں نے ان کو سلام کہا تو بوڑھے نے کہا میں ایک جن ہوں اور یہ میرا بھتیجا ہے پھر اسنے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں کا ارادہ ہے تو انہوں نے جواب دیا ہم ایک مظلوم امامؑ کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ان سب کو جن بوڑھے نے کہا میری ایک رائے ہے انسانی جوانوں نے پوچھا آپ کی کیا رائے ہے اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اڑ کر جاؤں اور ان لوگوں کی خبر تم کو پہنچاؤں پھر تم ان کی مدد کے لیے نکلو تو ان

سب نے کہا ہمیں آپ کی رائے بہت اچھی لگی وہ بوڑھا جن ایک رات اور دن غائب رہا پس جب اگلی صبح ہوئی تو اچانک انہیں ایک آواز سنائی دی جس کو سننے لگے لیکن انہیں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور آواز لگانے والا کہہ رہا تھا اللہ کی قسم میں یہاں اس وقت پہنچا کہ میں نے طف میں مٹی کے اندر خاک آلود رخسار ذبح کئے ہوئے دیکھے اور ان کے آس پاس چند جوان تھے جن کے سینے چراغوں کی طرح خون آلود تھے کہ وہ تاریکیوں میں نور بکھیر رہے ہوں میں نے اپنی رفتار تیز کی تا کہ ان کے حورعین کو ملنے سے پہلے پہلے میں انہیں جاملوں بے شک حسینؑ ایسا چراغ تھے جن سے روشنی حاصل کی جاتی تھی اللہ بخوبی جانتا ہے کہ میں نے یہ بات جھوٹ نہیں کہی اور وہ جنت میں رسولؐ اللہ، علیؑ و فاطمہ بتولؑ اور جعفر طیارؑ کے پاس ہیں۔ انسانوں میں سے بعض جوانوں نے یہ جواب دیا۔ جاؤ! آپؑ کی قبر پر جہاں آپؑ اب قیام کریں گے اور وہ سرزمین قیامت تک سرفراز رہے گی اور بے شک میں ایسے راستے پر چلا جس پر وہ چل رہے ہیں اور میں نے ایسے پیالے سے پیا جو کہ بہت گاڑھا ہے وہ ایسے نوجوان ہیں جن کے دل اللہ کے لیے ہیں اور وہ اپنے مال، احباب اور گھروں سے جدا ہو گئے۔

حدیث (۳) مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے عمر بن سعد اور عمر بن ثابت نے ربی زیاد قندی سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے نوحہ کرنے والے جنوں کا نوحہ اس وقت سنا جب کہ حسینؑ کربلا میں قتل کر دیئے گئے وہ سحری کے وقت جبانہ میں یوں کہہ رہتے تھے:۔

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ	فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الخُدُودِ
أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ	جَدُّهُ خَيْرُ الجُدُودِ

''رسولؐ اللہ نے حسینؑ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا تو ان کے رخسار میں ہمیشہ کے لیے چمک آ گئی ان کے والدینؑ قریش کے بلند خاندان میں سے تھے اور ان کے جد دیگر اجداد سے بہتر تھے''۔

حدیث ④ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی کہ عمر بن سعد نے ولید بن غسان سے حدیث بیان کی اس نے اس سے جس نے انہیں حدیث بیان کی کہ جنّات حسینؑ بن علی علیہ السلام پر یوں نوحہ کر رہے تھے:۔

لمن الأبيات بالطف على كره بنينه تلك أبيات الحسين يتجاوبن الرنينه

''طف کے مقام پر کس کے مکان ہیں جو انہوں نے مجبوراً یہاں بنائے۔ یہ حسینؑ کے گھر ہیں جو رونے والوں کو رو کر ہی جواب دیتے ہیں''۔

حدیث ⑤ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے حدیث بیان کی کہ مجھے ایوب بن سلیمان بن ایوب خزاری نے علی بن الحزور سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے لیلیٰ سے سنا وہ کہہ رہی تھی کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ پر جنوں کا نوحہ یوں سنا:۔

يا عين جودي بالدموع فإنما يبكي الحزين بحرقة وتفجع

يا عين ألهاك الرقاد بطيبة من ذكر آل محمد وتوجع

باتت ثلاثا بالصعيد جسومهم بين الوحوش وكلهم في مصرع

''اے آنکھ تو آنسوؤں کی سخاوت کر کیونکہ غم زدہ شخص جلن اور گھبراہٹ سے رو رہا ہے۔ اے آنکھ تجھے لوگوں نے اچھی زندگی گزارنے کی وجہ سے غافل کر دیا آل محمدؐ کی یاد اور مظلومی سے۔ تین دن تک

ان کے جسم پاک کھلی زمین پر پڑے رہے۔وحشیوں نے سب کو بے دردی سے قتل کر ڈالا''۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ نصر بن مزاحم سے وہ عبدالرحمن بن ابی حماد سے وہ ابولیلیٰ واسطی سے وہ عبداللہ بن حسان کنانی سے انہوں نے کہا کہ حسینؑ بن علیؑ پر جن یوں مرثیہ کہتے ہیں:۔

مَاذَا تَقُولُونَ إِذْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ   مَاذَا فَعَلْتُمْ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ؟

بِأَهْلِ بَيْتِي وَإِخْوَانِي وَمَكْرُمَتِي   مِنْ بَيْنِ أَسْرَى وَقَتْلَى ضُرِّجُوا بِدَمٍ؟

''جب نبیؐ تم سے پوچھیں گے کہ تم تو آخری امت تھے تو تم نے کتنی بری اور گھناؤنی حرکت کی، تم نے میرے اہل بیتؑ، بھائیوں اور میری عزت و آبرو کے ساتھ کیا کیا؟ نہیں کیا تم نے اے ذلیل امت مگر تم نے ان کو بے دردی سے قتل کر کے ان کو خون میں نہلا دیا''۔

حدیث ⑦ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ سے حدیث بیان کی کہ علی بن حسن معمر بن خلاد سے بیان کیا وہ ابوالحسن امام الرضا علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حسینؑ رات کو جا رہے تھے وہ عراق کا رخ کئے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی ظاہر ہوا جو یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

اور مجھے میرے باپ نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ معمر بن خلاد سے وہ امام رضاؑ سے سلمہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص یہ شعر پڑھ رہا تھا:۔

اے میرے ناقے میرے چلا کر ہنکانے پر خوف و ہراس نہ کر اور تیز چل قبل اس کے کہ صبح طلوع کرے تا کہ تو مجھے پہنچا دے اس بہترین سفر میں بہترین سوار کے پاس جو حسب و نسب میں شریف و نجیب ہے، جس کے دادا عظیم شخصیت والے اور فراخ دل ہیں، خدا ان کے بہترین اعمال کا اجر و ثواب

دے اور جب تک زمانہ ہے وہ باقی رہیں۔

یہ سن کر حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا:۔

عنقریب اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا، اور جوان کے لئے موت ننگ و عار کا باعث نہیں ہے، جب تک اس کا ارادہ حق ہو اور جب مسلمان ہے تو جہاد کرے، موت اس جوان کے لئے باعث ننگ عار نہیں جو مردان صالح کے ساتھ مواسات کرے اور ہلاک ہونے والوں سے دوری اور مجرمین کی مخالفت کرے، پس اگر زندہ رہا تو پشیمان نہیں ہوں اور اگر مر گیا تو لائق ملامت نہیں ہوں گا، لیکن تمھارے لئے یہی ذلت وخواری کافی ہے کہ تم زندہ ہو اور غیر شائستہ اعمال انجام دے رہے ہو۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن یحییٰ معاذی سے وہ عباد بن یعقوب سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ عمرو بن عکرمہ سے انہوں نے کہا کہ جس صبح حسین علیہ السلام قتل ہوئے مدینہ میں ہم نے صبح کی تو ہمارا ایک غلام کہنے لگا ہم نے گزشتہ رات ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا:۔

أَيُّهَا القَاتِلُونَ ظُلماً حُسَيناً أَبْشِرُوا بِالْعَذَابِ وَالتَّنكِيل

كُلُّ أَهلِ السَّمَاءِ يَدعُو عَلَيكُم مِن نَبِيٍّ وَمَلَأَكٍ وَقَبِيل

قَد لُعِنتُم عَلَى لِسَانِ ابنِ دَاوُ دَوَذِي الرُّوحِ حَامِلِ الإِنجِيل

”اے ظلم سے حسینؑ کو قتل کرنے والو! تم عذاب اور سزا کی خوشخبری حاصل کرو۔ تمام آسمان والے تم پر بددعا کر رہے ہیں چاہے کوئی نبی ہو یا فرشتہ یا کوئی قبیلہ۔ داؤدؑ کے بیٹے کی زبان پر تم کو لعنت کی گئی اسی انجیل لانے والے روح والے یعنی عیسیٰؑ کی بھی تم پر لعنت ہے“۔

حدیث ⑨ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے حدیث بیان کی کہ مجھے عبداللہ بن محمد بن سنان نے عبداللہ بن قاسم بن حارث سے بیان کیا وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ جب حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو جن ان پر روئے اور وہ کہہ رہے تھے:۔

یاعَینُ جُودی بالعِبَر	وابکی فقد حَقّ الخبر
أبکی ابنَ فاطمۃَ الّذی	وَرَدالفُرات فماصَدَر
الجِنُّ تَبکی شَجوَھا	لمّا أُتی مِنہُ الخَبَر
قُتِلَ الحسینُ وَرَھطُہُ	تَعساً لِذلِکَ مِن خَبر
فلأبکینّکَ حُرقۃً	العِشا وبالسَّحر
ولأبکینّکَ ماجَری عِرقٌ	وماحمل الشَّجر

”اے آنکھ آنسوؤں کی سخاوت کر اور رونا شروع کردے کیونکہ حسین کے قتل کی خبر سچ ثابت ہوگئی ہے، سیدہ فاطمہؑ کے بیٹے کو رو وہ جو فرات پر آیا تو پھر وہ واپس نہ جا سکا، جب اس کی موت کی خبر آئی تو اس غم میں جن بھی اس دکھ سے رونے لگے کہ حسینؑ اور ان کا کنبہ بھی فرات کے کنارے ذبح کردیا گیا۔ تم پر صبح وشام جلا دینے والے آنسوؤں سے روتا ہوں۔ اتنا تم پر روؤں کے درخت اس کے سیلاب میں بہہ جائیں“۔



باب نمبر ﴿۳۰﴾



حسینؑ کے قاتل پر کبوتروں کی بددعا اور لعنت

حدیث ① مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ حسین بن یزید نوفلی سے وہ اسماعیل بن ابی زیاد کوفی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا غڑغوں کرنے والے کبوتر کو اپنے گھروں میں رکھو کیونکہ وہ حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرتے ہیں۔**

حدیث ② مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن الحسن نے سب نے احمد بن ادریس بن احمد سے وہ ابوعبداللہ جامورانی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں وہ صندل سے وہ داؤد بن فرقد سے **انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے گھر میں آپؑ کے ساتھ موجود تھا تو میں نے دیکھا کہ غڑغوں کرنے والا کبوتر اپنی آواز کو بار بار دھرا رہا تھا اور دیر تک اسے دھراتا رہا تو آپؑ نے فرمایا اے داؤد! کیا تم جانتے ہو کہ یہ پرندہ کیا کہتا ہے میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نہیں جانتا آپؑ نے فرمایا یہ حسین بن علی علیہ السلام کے قاتلوں پر لعنت بھیج رہا ہے اور بددعا کررہا ہے اس کو تم اپنے گھروں میں رکھا کرو۔**

اور مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ ابوعبداللہ جامورانی سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۳۱﴾



امام حسینؑ پر اُلّوؤں کا نوحہ و ماتم

حدیث (۱) مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حسن بن ابی غندر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو بومہ (اُلّو) کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کسی نے اس کو دن میں دیکھا ہے؟۔ کہا گیا نہیں وہ دن میں کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے اور وہ رات ہی کو ظاہر ہوتا ہے، آپؑ نے فرمایا وہ ہمیشہ آبادیوں میں رہتا تھا جب حسینؑ قتل ہو گئے تو اسنے قسم کھائی کہ وہ آبادیوں میں کبھی بھی نہیں رہے گا تو وہ غیر آباد جگہوں میں رہتا ہے اور دن میں ہمیشہ غمگین اور روزے سے رہتا ہے اور جب رات کی تاریکی چھا جاتی ہے تو وہ حسینؑ پر صبح تک نوحہ و مرثیہ پڑھتا ہے۔

حدیث (۲) مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن ابی الخطاب سے حدیث بیان کی انہوں نے حسین بن علی بن صاعد بریری سے جو امام رضاؑ کی قبر کا نگران ہے اس نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا میں امام علی رضا علیہ السلام کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم دیکھتے ہو کہ لوگ اس اُلّو کو کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا میں قربان جاؤں ہم تو آپؑ سے پوچھنے آئے ہیں۔آپؑ نے فرمایا یہ بومہ (اُلّو) ہے یہ میرے داداؑ کے وقت میں ہوتا تھا جو رسولؐ اللہ کا وقت تھا اس وقت وہ گھروں محلوں اور مکانات میں رہا کرتا تھا جب لوگ کھانا کھاتے اڑ کر ان کے آگے جا گرتا تو لوگ اس کھانے کو پھینک دیتے اور یہ کھا پی کر اپنی جگہ واپس چلا جاتا جب حسینؑ قتل کر دیئے گئے تو یہ آبادیوں سے نکل کر غیر آباد علاقوں پہاڑوں اور صحراؤں میں چلا گیا اور کہنے لگا تم بہت بری امت ہو تم نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو مار ڈالا اور میں تم کو اپنی جان پر بھی امین نہیں سمجھتا۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ ایک آدمی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا بوم (اُلّو) دن میں روزہ رکھتا ہے تو جب افطار کرتا ہے تو غم ناک ہوجاتا ہے اور صبح تک حسینؑ بن علیؑ پر غمزدہ رہتا ہے۔**

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسن بن علی میثمی سے **انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے یعقوب کیا تم نے اُلّو کو دن میں آواز نکالتے کبھی دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کبھی نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں علم ہے کہ ایسا کیوں ہے؟۔ انہوں نے کہا ہمیں علم نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیونکہ وہ دن میں روزے سے ہوتا ہے اسی پر قناعت کرتا ہے جو اللہ نے اس کو دیا ہے جب رات آتی ہے تو جو کچھ اللہ اسے رزق دیتا ہے وہ اس پر افطار کرتا ہے پھر وہ حسینؑ پر صبح تک نوحہ کرتا ہے۔**



باب نمبر ﴿۳۲﴾



امام حسینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ اپنے والد حسن بن محبوب سے بیان کرتے ہیں وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے **وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علیؑ بن حسینؑ فرمایا کرتے تھے جس مومن کی آنکھیں غم حسینؑ میں ایک آنسو بھی بہائیں حتٰی کہ اس کے رخسار پر آگرے تو اللہ اس کو جنت میں ایک کمرہ دے گا جس میں وہ کئی زمانے تک رہے گا اور جس مومن کی آنکھیں آنسو بہائیں وہ اسکے رخسار پر گرنے لگے اور یہ آنسو ہمارے مصائب کو یاد کر کے بہے ہوں جو ہمیں اس دنیا میں اپنے دشمنوں کی طرف سے پہنچے تو جب یہ آنسو اس کے رخسار پر گرتا ہے تو اللہ اس کے چہرے سے تکالیف کو ہٹا دیتا ہے اور اللہ اسکو قیامت کے دن اپنے غصے اور آگ سے بچائے گا۔**

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے ابوعبداللہ جامورانی سے انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے اپنے والد سے **انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا رونا اور گھبراہٹ آدمی کے لیے ناپسندیدہ ہے صرف حسینؑ پر رونا اور گریہ وزاری کرنا واجب ہے کیونکہ ان پر رونے میں عظیم اجر و ثواب ہے۔**

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر رزاز سے انہوں نے اپنے ماموں محمد بن حسین زیات سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوہارون المکفوف سے **انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے اپنی ایک طویل حدیث میں فرمایا جس شخص کے پاس حسینؑ کا ذکر کیا**

جائے تو اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو اس کا ثواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا۔

حدیث (۴) حکیم بن داؤد بن حکیم، سلمہ بن خطاب سے وہ بکار بن احمد قسام سے وہ حسن بن عبدالواحد سے وہ مخول بن ابراہیم سے وہ ربیع بن منذر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے علیؑ بن حسینؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے جس کی آنکھیں ایک قطرہ آنسو بھی حسینؑ کے لیے بہائیں اللہ اس کو جنت میں ایک کمرہ دے گا جس میں وہ کئی زمانوں تک رہے گا۔

مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد سے بیان کرتے ہیں وہ حمزہ بن علی الاشعری سے وہ حسن بن معاویہ بن وھب سے وہ اس سے جس نے اس کو امام جعفرؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے پھر آپؑ نے جعفر رزاز کی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث (۵) مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ حسن بن علی سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ علی بن مغیرہ سے وہ ابی عمارہ المنشد سے انہوں نے روایت کی ہے کہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس جب بھی حسینؑ بن علیؑ کا ذکر کیا جاتا تو پھر کوئی سارا دن اور ساری رات آپؑ کو مسکراتا ہوا نہ دیکھتا۔

حدیث (۶) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ

مسمع بن عبدالمالک سے جو کردین البصری ہیں انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا مسمع تم اہل عراق میں سے ہو کیا تم حسینؑ کی قبر کے پاس نہیں جاتے۔ میں نے کہا نہیں میں اہل بصرہ میں مشہور آدمی ہوں اور ہمارے پاس جو لوگ ہیں وہ اس خلیفہ کی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اور ناصبیوں وغیرہ سے بہت سے قبائل ہمارے دشمن ہیں اور میں اس سے باامن نہیں ہوں کہ وہ میرے کوائف سلیمان کی اولاد تک پہنچا دیں اور میرے ساتھ ایسا سلوک کریں جو دوسروں کے لئے باعث عبرت بن جائے اسی وجہ سے احتیاط کرتا ہوں اور زیارت کے لئے نہیں جاتا۔ امامؑ نے مجھے فرمایا کیا تمہیں یاد نہیں جو مصائب میرے جدؑ پر گزرے؟۔ میں نے کہا بے شک میں جانتا ہوں اور جب بھی مجھے حسینؑ یاد آجاتے ہیں تو مجھ پر رنج والم کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے حتٰی کہ جب میں کھانا کھانے لگتا ہوں اور حسینؑ مجھے یاد آجاتے ہیں تو میں کھانے سے رک جاتا ہوں اور مجھ پر ایسی کیفیت طاری ہوجاتی ہے جسے دیکھ کر میرے گھر والے بھی پریشان ہوجاتے ہیں۔ امامؑ نے فرمایا اللہ تیرے آنسوؤں پر رحم کرے تم ان لوگوں میں سے ہو جو ہماری مصیبت میں مصیبت زدہ رہتے ہیں اور ہماری خوشی میں خوش ہوتے ہیں ہمارے لیے ہی مغموم ہوتے ہیں اور ہمارے خوف سے ہی خوفزدہ ہوتے ہیں اور جب ہم امن میں ہوں تو وہ بھی بے خوف ہوجاتے ہیں تم مرتے وقت دیکھو گے کہ میرے آباءؑ تمہارے لیے کس طرح حاضر ہونگے اور ملک الموت کو تمہارے متعلق وہ وصیت کریں گے اور تجھے جو بشارت دیں گے وہ بہت افضل ہوگی اور ملک الموت تم پر تمہاری شفقت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ رحم دل اور نرم ہوگا (مسمع کا بیان ہے) پھر آپؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تو آپؑ نے فرمایا الحمد اللہ اس اللہ نے ہم اہل بیتؑ کو تمام مخلوق سے زیادہ رحمت اور نرم دلی کے ساتھ خاص کیا۔ اے مسمع جب سے امیرؑ المومنین قتل ہوئے تو زمین اور آسمان ہم پر رو رہے ہیں اور جو فرشتے رو رہے ہیں ان کو کوئی شمار کرنے والا شمار نہیں کرسکتا اور جب سے ہم قتل ہوئے تب سے فرشتوں کے آنسو نہیں

تھے اور جو آدمی بھی ہمارے مصائب پر روتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر رحم فرماتا ہے اس سے قبل کے اس کی آنکھ سے کوئی آنسو گرے اللہ اس کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اگر غم حسینؑ میں بہنے والا ایک آنسو جہنم میں گر جائے تو اس کی آگ بجھ جائے حتیٰ کہ ایک ذرہ بھی گرمی نہ رہے اور ہماری وجہ سے تکالیف اٹھانے والا دل جب ہمیں موت کے وقت دیکھے گا تو خوش ہوگا اور یہ خوشی اس کے دل میں اس وقت تک برقرار رہے گی یہاں تک کہ وہ حوض کوثر پر ہمارے ساتھ آ جائے گا اور کوثر بھی ہمیں دوست رکھنے والے پر بہت خوش ہوتا ہے جب وہ وہاں پہنچے گا تو وہاں ہر انواع و اقسام کے کھانے کھائے گا جنہیں وہ اپنے سے دور کرنا پسند نہیں کرے گا۔ اے مسمع! جس نے اس سے ایک گھونٹ پانی بھی پی لیا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور نہ پانی مانگے گا اور وہ کافور جیسی ٹھنڈک کستوری کی خوشبو زنجبیل کا ذائقہ شہد سے بھی میٹھا ہوگا مکھن سے نرم آنسوؤں سے صاف عنبر سے زیادہ خوشبودار جو تسنیم سے نکلے گی اور وہ جنت کی نہروں پر کنکریوں پر چلے گا جو موتیوں اور یاقوت کی ہونگی ان نہروں پر آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ پیالے ہوں گے اس کوثر کی خوشبو ہزار سال کی مسافت سے محسوس ہوگی اس کے پیالے سونے چاندی اور رنگارنگ موتیوں کے ہوں گے پینے والے کے چہرے پر اس طرح خوشبو مہکے گی کہ پینے والا کہے گا کاش کہ مجھے یہاں چھوڑ دیا جائے کیونکہ اس کا متبادل اور کچھ بھی نہیں ہوسکتا میں یہاں سے نہیں جانا چاہتا۔ اے ابن کردین! تو ان لوگوں میں سے ہے جو اس سے سیراب ہونگے اور جو آنکھ ہم پر روئی ہے وہ کوثر کو دیکھ کر خوش ہوگی اور اس سے پلائی جائے گی اور ہم سے محبت رکھنے والا شخص اس سے وہ مزہ اور لذت اور خواہش پائے گا جو دوسرے لوگ نہیں پاسکیں گے۔ کوثر پر امیرؑ المومنین ہوں گے ان کے ہاتھ میں عوسج کا عصا ہوگا جس سے وہ ہمارے دشمنوں کو وہاں سے دور کریں گے ان میں سے ایک شخص کہے گا (إِنِّي أَشهد الشَّهادتين) میں تو دونوں شہادتیں (یعنی توحید اور نبوت کی شہادت) دیتا ہوں تو آپؑ کہیں گے اپنے امام کے پاس جاؤ اور اس

سے کہو کہ وہ تمہاری شفاعت کرے تو وہ کہے گا میرا امام جس کا آپؑ ذکر کر رہے ہیں مجھ سے بیزار ہو گیا ہے تو آپؑ اسے حکم دیں گے کہ دور ہٹ جا اور جس کو تم نے دنیا میں اپنا پیشوا بنا رکھا اور جس سے تم دوستی کرتے رہے اسی سے مانگو اگر وہ تمہارے نزدیک تمام مخلوق میں بہتر تھا تو اب بھی اسی سے کہو کہ وہ یہاں تمہاری شفاعت کرے کیونکہ سب سے بہتر تو وہ ہے جس کے پاس شفاعت ہے۔ وہ کہے گا کہ میں پیاس سے ہلاک ہو رہا ہوں۔ آپؑ اسے فرمائیں گے کہ اللہ تیری پیاس کو اور زیادہ کرے۔ (مسمع کا بیان ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ حوض کوثر کے قریب کیسے چلا جائے گا؟ حالانکہ کوئی بھی اس پر قادر نہیں ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا وہ دنیا میں بری چیزوں سے پرہیز کرتا رہا اور جب ہم اہل بیتؑ کا ذکر کرتا تو ہمیں برا کہنے سے بھی باز رہتا اور کئی ایسی چیزوں کو اس نے ترک کئے رکھا جن پر دوسرے لوگ جراءت کر لیتے تھے مگر یہ ہماری محبت کی وجہ اور ہمیں چاہنے کی وجہ سے اس طرح نہیں کرتا تھا بلکہ اپنی عبادت میں زیادتی اور تدیّن کی وجہ سے اس طرح کرتا تھا تو جب وہ اس طرح اپنے آپ کو مشغول رکھتا تو لوگوں کو اچھائی یا برائی سے یاد کرنے کی اسے فرصت ہی نہ ہوتی مگر اس کا دل منافق تھا اور اس کا دین ناصبی تھا، وہ ماضی کے خلفاء کا دوست اور ان دو کو سب پر مقدم رکھتا تھا۔

قول مترجم:۔

کوئی بھی معقول انسان اس حدیث کو پڑھ کر سمجھ سکتا ہے کہ ''شہادتین'' پر اکتفا کرنے والے وہی لوگ ہوں گے جو باطل اماموں کے پیروکار ہوں گے جن کے دل میں محبت اہل بیتؑ نہیں ہوگی لیکن وہ اپنی عبادت میں شدید مشقت کریں گے اور اسی کو اپنے لئے باعث نجات سمجھیں گے، ایسے شخص کو امام نے ناصبی کہا ہے اور یہ وہ شخص ہے جو حوض تک پہنچ تو جائے گا لیکن اسے وہاں آب کوثر پینا نصیب نہیں ہوگا اور اسے وہاں سے دھکیل دیا جائے گا، مومنین اس حدیث پر سنجیدگی سے غور کریں۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن بن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر ارجانی سے اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن عبداللہ زرارہ سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ حج کیا تو میں نے کہا اے رسولؐ اللہ کے فرزندؑ اگر حسینؑ کی قبر کھولی جائے تو کیا اس میں کوئی چیز ملے گی تو آپؑ نے فرمایا۔ اے ابن بکیر! تیرے سوالات کتنے عظیم ہیں یقیناً حسین علیہ السلام اپنے ماں باپ اور بھائی سمیت رسولؐ اللہ کے پاس اللہ کے عرش پر قیام پذیر ہیں اور وہاں یوں دعا کر رہے ہیں:۔

(یَارَبِّ أَنْجِزْ لِی مَا وَعَدْتَنِی) اے میرے رب تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا وہ پورا کر۔ اور وہ اپنے زائرین کو دیکھ رہے ہیں اور وہ ان کے ناموں اور ان کے آباء کے ناموں اور ان کی آنے والی نسل کو جانتے ہیں۔ نیز جو شخص انہیں روتا ہے تو وہ اسے اچھی طرح جانتے ہیں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کے باپ کے لیے استغفار کرتے ہیں اور فرماتے ہیں اے رونے والے اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے تیرے لیے کیا کچھ تیار کر رکھا ہے تو تُو اتنا خوش ہو جائے جتنا کہ اب غمگین ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ اور اس کا ہر گناہ اور غلطی معاف کر دی جاتی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن عمیر سے وہ بکر بن محمد سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھیں بہہ پڑیں اگرچہ مچھر کے پر کے برابر تو اسکے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ بکر بن محمد سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ⑨ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن الخطاب سے روایت کی وہ حسن بن علی سے وہ علاء بن زرین سے وہ محمد بن مسلم سے **وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس مومن کی آنکھیں غم حسینؑ کے لیے بہہ پڑیں یہاں تک کہ ایک آنسو بھی بہہ جائے اور اس کے رخسار پر گرے تو اللہ اس کو جنت کے چوباروں میں جگہ دے دے گا جس میں وہ کئی زمانوں تک رہے گا۔**

حدیث ⑩ اسی سے روایت ہے کہ وہ سلمہ سے وہ علی بن سیف سے وہ بکر بن محمد وہ فضیل بن فضالہ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس کے پاس ہمارا ذکر کیا جائے اور اسکی آنکھیں بہہ پڑیں تو اللہ اس کے چہرے کو آگ پر حرام کر دیتا ہے۔**

باب نمبر ﴿۳۳﴾



غم حسینؑ میں شعر پڑھنے، رونے اور رلانے کا ثواب

حدیث ① ہمیں ابو العباس قرشی نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے روایت کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو ہارون المکفوف سے انہوں نے کہا کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا اے ابو ہارون حسینؑ کے متعلق کوئی شعر سناؤ اس نے کہا کہ میں نے انہیں شعر سنایا تو آپؑ رونے لگے پھر فرمایا اس طرح سناؤ جیسے تم روتے ہوئے اپنے لئے شعر پڑھتے ہو۔ میں نے اسی طرح یہ شعر سنایا:۔

اُمْرُرْ عَلیٰ جَدَثِ الحسین فَقُلْ لِأَعْظُمِهِ الزَّکِیَّة

"قبرِ حسینؑ سے گزرا اور ان پاک ہڈیوں سے کہہ"۔

(ہارون کا کہنا ہے) آپؑ رونے لگے اور پھر فرمایا اور سناؤ۔ میں نے دوسرا قصیدہ سنایا آپؑ رونے لگے میں نے رونے کی آوازیں پردے کے پیچھے سے بھی سنیں آپؑ نے مجھے فرمایا۔ اے ابو ھارون حسینؑ کے متعلق جس نے شعر کہا پھر وہ خود بھی رویا اور دس آدمیوں کو بھی رلایا تو اسکے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق ایک شعر کہا پھر خود بھی رویا اور پانچ آدمیوں کو رلایا تو ان کے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اگر کوئی حسینؑ کے متعلق شعر کہے اور خود بھی روئے اور دوسرے آدمی کو بھی رلائے تو دونوں کے لیے جنت لکھ دی جاتی ہے اور جس کے پاس حسینؑ کا ذکر کیا جائے اور اس کی آنکھوں سے مکھی کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور وہ اسے جنت دیئے بغیر راضی نہیں ہوگا۔

حدیث ② مجھے ابو العباس نے محمد بن الحسین سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی ابن ابی عثمان سے وہ حسن بن علی بن ابو المغیرہ سے وہ ابی عمارہ سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت

کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے ابا عمارہ! مجھے حسینؑ کے متعلق شعر سناؤ۔ میں نے آپؑ کو سنایا تو آپؑ رونے لگے پھر میں نے اور شعر سنائے اور آپؑ روتے رہے پھر سنائے آپؑ اور زیادہ رونے لگے وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم میں انہیں اشعار سناتا رہا اور آپؑ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ میں نے آپؑ کے گھر سے بھی رونے کی آوازیں سنیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابوعمارہ! جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر پچاس آدمیوں کو رلایا تو اسکے لیے جنت ہے اور جس نے ان کے متعلق شعر کہہ کر چالیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے ان کے متعلق شعر کہہ کر تیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے شعر کہہ کر بیس آدمیوں کو رلایا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر دس آدمیوں کو رلایا تو اسکے لیے بھی جنت ہے اور جس نے حسینؑ کے متعلق شعر کہہ کر ایک آدمی کو رلایا تو اس کے لیے بھی جنت ہے اور جو ان کے متعلق شعر کہہ کر خود رویا اس کے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص حسینؑ کے قتل پر شعر پڑھ کر تکالیف سے رویا تو اسکے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص مصیبت حسینؑ میں شعر کہے اور رونے جیسی شکل بنائے اس کے لئے بھی جنت ہے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ ابن ابی عمیرہ سے وہ عبداللہ بن حسان سے وہ ابن ابی شعبہ سے وہ عبداللہ بن غالب سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو میں نے انہیں حسینؑ کا ایک مرثیہ سنایا جب میں اس شعر پر پہنچا۔

لَبلِیَّۃٍ تَسقُو حُسَیناً بِمَسقاۃِ الثَّری غَیرِ التُّرابِ

”پشت پردہ مخدرات گریہ کرتی تھیں اور باصدائے بلند کہتی تھیں: وا ابتاہ۔“

تو پردے کے پیچھے اہل حرم چیخیں مار کر رونے لگیں اور کہنے لگیں وا أبتاہ!!!۔

حدیث ۴ انہیں سے مروی ہے وہ محمد بن حسین وہ محمد بن اسماعیل وہ صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے متعلق شعروں کا ایک بیت کہے اور وہ خود بھی روئے اور دس آدمیوں کو بھی رلائے تو اس کے لیے بھی اور رونے والوں کے لیے بھی جنت ہے اور جو شخص حسینؑ کے لیے ایک بیت پڑھے اور وہ خود بھی روئے اور نو دوسرے آدمیوں کو بھی رلائے تو ان سب کے لیے جنت ہے پھر آپؑ یونہی فرماتے رہے یہاں تک فرمایا کہ جو حسینؑ کے متعلق ایک بیت کہے پھر روئے اور تکایف سے روئے تو اسکے لیے جنت ہے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، یا رونے والے کی صورت بنائے تو اس کے لئے جنت ہے)۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ محمد بن الحسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوہارون المکفوف سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھے فرمایا کوئی شعر سناؤ میں نے انہیں اشعار سنائے فرمایا ایسے نہیں بلکہ اس طرح جس طرح تم اشعار پڑھتے ہو اور جس طرح تم حسینؑ کا ان کی قبر پر مرثیہ کہتے ہو تو میں نے انہیں یہ شعر سنایا:۔

أُمْرُرْ عَلَى جَدَثِ الْحُسَيْنِ فَقُلْ لِأَعْظُمِهِ الزَّكِيَّةِ

”جب تم حسینؑ کی قبر سے گزرو تو ان کی پاکیزہ ہڈیوں سے کہو“۔

راوی کہتا ہے کہ آپؑ کی آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو گیا تو میں رک گیا۔ مجھ سے فرمایا سناتے رہو اور مزید اشعار سناؤ تو میں نے یہ شعر پڑھا:۔

يٰمَرْيَمُ قُومِي فَانْدُبِي مَوْلاكِ وَعَلَى الْحُسَيْنِ فَأَسْعِدِي بِبُكَاكِ

''اے مریم اٹھو اور اپنے آقا پر گریہ کرو اور روؤ اور حسینؑ پر اپنے رونے سے مدد کرو''۔
تو آپؑ بھی روئے آپؑ کے اہل حرم بھی جب ان کے رونے کی آوازیں تھم گئیں تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابا ہارون! جو شخص حسینؑ پر شعر پڑھ کر روئے اور دس آدمیوں کو رلائے تو اس کے لیے جنت ہے پھر ایک ایک کم کرتے رہے حتیٰ کہ ایک پر پہنچ گئے تو فرمایا جو حسینؑ کے متعلق شعر پڑھ کر خود بھی رویا اور ایک آدمی کو بھی رلایا تو اسکے لئے جنت ہے پھر فرمایا جس نے حسینؑ کو یاد کیا اور رو دیا اس کے لیے بھی جنت ہے۔

حدیث ⑥ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا ہر چیز کا ثواب محدود ہے لیکن ہمارے مصائب پر آنسو بہانے کا ثواب لامحدود ہے۔

قول مترجم:۔

انسان دنیا میں جتنی بھی عبادتیں کرتا ہے ان کا ثواب محدود ہوتا ہے لیکن مصائب معصومینؑ پر گریہ کرنے کا ثواب لامحدود ہے لیکن علماءِ سوء نے لوگوں کی تربیت کچھ اس طرح کی ہے کہ انہوں نے لامحدود ثواب کو چھوڑ کر محدود ثواب کا انتخاب کرلیا ہے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہ محدود ثواب بھی اس وقت تک فائدہ نہیں دیتا جب تک لامحدود ثواب سے تمسک نہ کیا جائے۔

حدیث ⑦ محمد بن احمد بن الحسین العسکری نے حسن بن علی بن مہزیار سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن اسماعیل و صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ

سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے حسینؑ پر ایک شعر پڑھا اور خود بھی رویا اور دس آدمیوں کو بھی رلایا تو اسکے لیے جنت ہے اور جو شعروں کا ایک بیت پڑھ کر خود بھی رویا اور نو آدمیوں کو بھی رلایا تو ان کے لیے بھی جنت ہے پھر آپؑ مسلسل ایک ایک کم کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا جو حسینؑ کے لیے ایک بیت کہہ کر رویا اور تکالیف سے رویا تو اسکے لیے جنت ہے (راوی کا بیان ہے کہ مجھے گمان ہے کہ حضرتؑ نے فرمایا، یا رونے والے کی صورت بنائے اس کے لئے بھی جنت ہے)۔

باب نمبر ﴿۳۴﴾



پانی پینے کے بعد حسینؑ کو یاد کرنا اور آپؑ کے قاتل پر لعنت بھیجنے کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی کہ وہ خشاب سے وہ علی بن حسان سے وہ عبدالرحمن بن کثیر سے وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا آپؑ نے پانی مانگا پھر جب پی لیا تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر آپؑ نے مجھے فرمایا اے داؤد! اللہ عزوجل حسینؑ کے قاتل پر لعنت کرے جو آدمی بھی پانی پیئے پھر حسینؑ کو یاد کر کے ان کے قاتل پر لعنت کرے تو اللہ عزوجل اسکے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے ایک لاکھ گناہ جھاڑ دیتا ہے اور اسکے لیے ایک لاکھ درجات بلند کرتا ہے گویا کہ اس نے ایک لاکھ غلام آزاد کئے اور اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن نورانی دل والا اٹھائے گا۔

قول مترجم:۔

مومنین کا فرض ہے کہ وہ بچپن سے ہی اپنے بچوں کو سکھائیں کہ پانی پینے کے فوراً بعد وہ کہیں ''صلوٰۃ بر حسینؑ، لعنت بر یزید لعن اللہُ علیٰ القوم الظالمین''۔ اس طرح وہ عمل معصومینؑ میں شریک ہو جائے گا اور ان کی شفاعت کا مستحق بن جائے گا۔

مجھے محمد بن یعقوب نے علی بن محمد سے وہ سہل بن زیاد سے وہ جعفر بن ابراہیم حضرمی سے وہ سعد بن سعد سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۳۵﴾



علیؑ بن حسینؑ کا حسینؑ بن علیؑ پر گریہ

حدیث ① مجھے میرے والد نے میرے مشائخ کی ایک جماعت سے حدیث بیان کی وہ سعد بن عبداللہ سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ ابو داؤد المسترق سے وہ ہمارے بعض اصحاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا علی بن حسینؑ اپنے پدر گرامی حسینؑ بن علی علیہ السلام پر چالیس برس تک روتے رہے جب بھی آپؑ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپؑ حسینؑ کو یاد کر کے رونے لگتے ایک دن آپؑ کے ایک غلام نے کہا اے فرزند رسولؐ میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے ڈر ہے کہ یہ رونا آپؑ کی جان لے لے گا تو آپؑ نے فرمایا ﴿إِنَّمَآ أَشْكُوا بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى اللّٰهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ﴾ ''میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ کے حضور کرتا ہوں اور میں اللہ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے'' (یوسف ۸۶)۔ میں نے جب بھی بنی فاطمہؑ کو یاد کیا تو میرا گلا گھٹنے لگتا ہے اور آنسو میرے گلے کو گھونٹنے لگتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب الزیات سے بیان کیا انہوں نے علی بن اسباط سے انہوں نے اسماعیل بن منصور سے انہوں نے ہمارے ساتھی سے انہوں نے روایت کی کہ ایک دن امام علیؑ بن حسین علیہ السلام سجدے میں تھے اور حسینؑ کو یاد کر کے رو رہے تھے اور آپؑ کے ایک غلام نے کہا اے میرے آقا! کیا آپؑ کے غم کے ختم ہونے کا کوئی وقت بھی ہے؟۔ آپؑ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا تیرے لیے ویل ہو یا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، جو ہم نے دیکھا ہے اس کے مقابلے میں یعقوب کا غم بہت چھوٹا ہے پھر بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں یوں گلہ کیا ﴿يَٰٓأَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ﴾ ''ہائے افسوس! یوسف (علیہ

السلام کی جدائی) پر'' (یوسف ۸۴)۔انہوں نے اپنا ایک بیٹا کھو یا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بابا، اپنے بھائیوں، اپنے چچا اور اہل بیتؑ کے جوانوں کو قتل ہوتے دیکھا۔

اور روایت ہے کہ ایک بار امام علیؑ بن حسین علیہ السلام عقیلؑ کی اولاد سے خصوصی شفقت فرمارہے تھے تو آپؑ سے کہا گیا کیا وجہ ہے کہ آپؑ اپنے چچازادوں کی طرف مائل ہیں اور آل جعفرؑ سے اس طرح خصوصی شفقت نہیں فرماتے۔آپؑ نے فرمایا مجھے وہ دن آج بھی یاد ہے کہ جب میں حسینؑ کے ساتھ تھا اور آل عقیلؑ کی قربانیاں بے شک بہت عظیم ہیں جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو میرا دل ان کے لیے نرم ہوجاتا ہے اسی لئے میں انہیں زیادہ چاہتا ہوں۔

قول مترجم:۔

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آل عقیلؑ نے کیسی قربانیاں پیش کی ہوں گی کہ امامؑ زندگی بھر ان کے مشکور رہے، اس کے برخلاف آل جعفرؑ کی قربانیاں ایسی نہ تھیں کہ امامؑ ان کی طرف خصوصی توجہ فرماتے۔

باب نمبر ﴿۳۶﴾



امام حسینؑ قتیل عبرت ہیں مومن جب بھی آپؑ کو یاد کرتا ہے رو پڑتا ہے

حدیث (۱) مجھے میرے والد اور علی بن الحسین نے روایت کیا اور محمد بن الحسن نے بھی وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ سعید بن جناح سے وہ ابو یحیٰی سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امیرؑ المومنین نے حسینؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''اے ہر مومن کے آنسو''۔ آپؑ نے فرمایا میں بابا جان؟۔ جناب امیرؑ نے فرمایا ہاں اے بیٹے۔

حدیث (۲) مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ العطار سے حدیث بیان کی وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابو عمارہ منشد سے انہوں نے روایت کی کہ جس دن بھی امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام ابا عبداللہؑ الحسینؑ کا ذکر ہوا تو پھر کسی نے آپؑ کو سارا دن مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپؑ فرماتے ہیں کہ حسینؑ ہر مومن کے آنسو ہیں (یعنی یادِ حسینؑ ہر مومن کے لئے گریہ کا سبب ہے)۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ اسماعیل بن مہران سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو مومن بھی مجھے یاد کرتا ہے وہ آنسوؤں سے بھر آتا ہے۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن موسیٰ

سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ حسن بن موسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ ابان احمد سے وہ محمد بن حسین خزاز سے وہ ھارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور ہم نے حسینؑ کا ذکر کیا اوران کے قاتل پر اللہ کی لعنت ہو تو امام ابوعبداللہؑ رونے لگے راوی کہتا ہے پھر امامؑ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا کہ حسینؑ نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو مومن بھی میرے متعلق سنتا ہے وہ روتا ہے۔

حدیث ۷ مجھے علی بن حسین نے علی بن حسین سعد آبادی سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن ابوعبداللہ البرقی نے اپنے والد سے روایت کیا وہ ابن مسکان سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امام حسین علیہ السلام نے فرمایا میں قتیل عبرت ہوں جو کہ مصائب وآلام میں قتل کیا جاؤں گا اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی میرے پاس کوئی مصیبت زدہ آتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس حال میں واپس بھیجتا ہے کہ اس کا دل اپنے اہل

کی طرف جاتے ہوئے مطمئن ہوتا ہے۔

باب نمبر ﴿۳۷﴾



حسینؑ سیّد الشہداء ہیں

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ حنان سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرو اور اس میں کوتاہی نہ کرو کیونکہ وہ تمام مخلوق میں اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور سید الشہداءؑ ہیں۔

قول مترجم:۔

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ بغیر کسی عذر کے زیارت امام حسینؑ نہ کرنا گویا اُنؑ پر ظلم کرنا ہے جس کی جراءت کوئی بھی مومن نہیں کرسکتا، جو کوئی کسی بھی بہانے سے مومنین کو زیارت حسینؑ سے روکتا ہے تو فوراً سمجھ لیجئے کہ وہ انسانی شکل میں شیطان ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ربعی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے مدینہ میں امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ شہداء کی قبریں کہاں ہیں تو آپؑ نے فرمایا کیا تمہارے پاس افضل الشہداء نہیں ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حسینؑ کی قبر کے آس پاس چار ہزار فرشتے پراگندہ بال اور خاک آلود جسم کے ساتھ قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث ③ مجھے ابوالعباس رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ ابوداؤد المسترق سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھی اور کسی کو کرائے پر خچر لینے کے لئے بھیجا تھا تاکہ میں شہداء کی قبروں کی زیارت کروں۔ امامؑ

نے مجھ سے پوچھا تم کو سید الشہداؑ کی زیارت سے کس چیز نے روکا ہوا ہے۔ میں (ام سعید) نے پوچھا سید الشہداء کون ہیں؟۔ فرمایا حسین علیہ السلام۔ ام سعید نے پوچھا جوان کی زیارت کرے گا اسے کیا حاصل ہوگا؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب اور خیر و برکات میں اتنا اتنا اتنا ملے گا (حضرتؑ نے تین مرتبہ اس کی تکرار کی)۔

حدیث (۴) مجھے ابوالعباس رزاز نے محمد بن الحسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی طرف آئی اور ان کے پاس گئی، تھوڑی دیر کے بعد میری کنیز آکر کہنے لگی تمھارے لئے سواری لے آئی ہوں۔ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کہاں کا ارادہ ہے اور کیا تلاش کرنا چاہتی ہو۔ ام سعید نے کہا میں شہداء کی قبروں کی زیارت کرنا چاہتی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو ایک دن کے لیے موخر کردو پھر فرمایا اے اہل عراق تم پر تعجب ہے کہ تم دور دراز کا سفر کر کے شہداء کی قبروں کی زیارت کے لیے آتے ہو جبکہ سید الشہداءؑ کو چھوڑ دیتے ہو اور ان کی قبر پر نہیں جاتے تو ام سعید کہتی ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا سید الشہداؑ کون ہیں۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ ابن علیؑ تو ام سعید نے کہا میں تو ایک عورت ہوں میں کیسے جاسکتی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کوئی حرج نہیں جو تمھارے مثل ہو وہ جائے اور زیارت کرے (زیارت امام حسینؑ ایسا واجب ہے جس کے لئے محرم کی شرط بھی ساقط کر دی گئی ہے جبکہ حج کے لئے محرم کا ہونا لازمی ہوتا ہے سوائے اس کے کہ عورت اکیلی نہ ہو بلکہ اس کے ساتھ ایک دوسری عورت بھی ہو۔ مترجم)۔ ام سعید نے امامؑ سے پوچھا ہمیں ان کی زیارت سے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ثواب اور مسجد حرام میں دو مہینوں کے اعتکاف اور روزوں کا بھی اجر حاصل ہوگا اور اتنی اتنی مزید نیکیاں حاصل ہونگی۔ ام سعید نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے اپنا ہاتھ کھولا اور پھر

اس کو ملا دیا تین مرتبہ اس طرح کیا۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ احمد بن رزق غمشانی سے وہ ام سعید سے وہ کہتی ہیں کہ میں مدینہ منورہ گئی اور ایک خچر اس غرض سے کرایہ پر لیا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں لیکن سوچا کہ پہلے فرزند رسولؐ اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کی زیارت کروں، چنانچہ حضرتؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جب تھوڑی دیر گزری تو خچر کے مالک نے مجھے آواز دی، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ام سعید تمھیں کون آواز دے رہا ہے؟۔عرض کیا آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ خچر کا مالک ہے جو آواز دے رہا ہے، میں نے کرایہ پر خچر لیا ہے تا کہ شہداء کی قبروں کی زیارت کروں۔ امامؑ نے فرمایا: تمھیں سیّد الشہداء کے بارے میں نہ بتاؤں؟۔ میں نے کہا کیوں نہیں، بتایئے۔ امامؑ نے فرمایا: سیّد شہداء حسینؑ بن علیؑ ہیں۔عرض کیا آنحضرتؑ سیّد الشہداء ہیں؟۔ امامؑ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا جو آنحضرتؑ کی زیارت کرے اس کا کیا اجر وثواب ہے؟۔فرمایا: ایک حج، اور فلاں فلاں کارِ خیر کا ثواب ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن قاسم حارثی سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ ام سعید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں مدینہ منورہ میں آئی اور ایک خچر کرائے پر لیا تا کہ میں اس پر سوار ہو کر شہداء کی قبروں کی زیارت کروں میں نے سوچا سب سے زیادہ حق جعفر بن محمدؑ سے ابتداء کرنے کا ہے تو ان کے پاس گئی میں نے کچھ تاخیر کر دی تو کرائے

والے نے مجھے کہا تو نے ہمیں روک رکھا ہے اللہ تجھے معاف کرے تو میں نے امام ابوعبداللہؑ کی آواز سنی آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ اے ام سعید کوئی تمھارا انتظار کر رہا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں میں آپؑ پر قربان میں نے ایک خچر کرائے پر لیا تا کہ میں اس پر سوار ہو کر شہداء کی قبروں کی زیارت کروں اور میں نے سوچا کہ جعفرؑ بن محمدؑ سے زیادہ کسی کا حق نہیں کہ ان سے ابتداء کروں۔ آپؑ نے فرمایا اے ام سعید تمہیں سید الشہداء کی قبر پر جانے سے کس نے روک رکھا ہے۔ ام سعید کہتی ہیں میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید آپؑ مجھے علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کی قبر کی طرف راہنمائی کریں گے اس لیے میں نے کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان سید الشہداء کون ہیں۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ وفاطمہؑ۔ اے ام سعید! جو شخص ان کی زیارت ان کی معرفت رکھتے ہوئے اور رغبت کرتے ہوئے کرے گا تو اس کو ایک مقبول حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے اور اتنا اتنا فضل اور احسان بھی اسے نصیب ہوتا ہے۔

قول مترجم:۔

یہ جان لیجے کہ زیارتِ حسینؑ کیلئے دو چیزیں لازمی ہیں۔ معرفت اور شوق و رغبت۔ ان کے بغیر زیارت پر جانا صرف سیاحت ہوتی ہے، زیارت نہیں ہوتی۔

۷۔ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین ابو الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ اس سے جس نے ان کو بیان کیا وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ حسین بن ابو العلاء سے اور ابو المغراء سے وہ عاصم بن حمید الحناط سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہر شہید یہ چاہتا ہے کہ وہ حسینؑ کے ساتھ ہو یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

باب نمبر ﴿۳۸﴾



انبیاء کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب وہ اسحاق عمار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آسمان وزمین میں کوئی نبی نہیں مگر اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہے کہ ان کو حسینؑ کی زیارت کی اجازت دی جائے پس انبیاء کا ایک گروہ آسمان سے آکر زیارت کرتا ہے اور ایک گروہ زیارت کر کے آسمان کی طرف واپس جاتا ہے۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا میں بنو مروان کے زمانہ آخر میں امام حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے شام والوں سے چھپتے ہوئے نکلا یہاں تک کہ میں کربلا پہنچ گیا اور بستی کے ایک کونے میں چھپ گیا جب آدھی رات گزر گئی تو میں قبر کی جانب چلا جب میں اس کے قریب پہنچا تو سامنے سے ایک آدمی میری طرف آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ واپس چلا جا تجھے اجروثواب سے نواز دیا گیا ہے اور تُو وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تو میں گھبرایا ہوا واپس لوٹ آیا جب فجر طلوع ہونے کے قریب تھی تو میں پھر قبر کی طرف چلا جب میں اس کے قریب ہوا تو میری طرف ایک آدمی بڑھا اس نے مجھ سے کہا اے بھائی تُو اس تک نہیں پہنچ سکتا تو میں نے اسے کہا اللہ تجھے عافیت دے میں کیوں اس تک نہیں پہنچ سکتا حالانکہ میں کوفہ سے ان کی زیارت کے لیے آیا ہوں لہٰذا تم میرے اور ان کے درمیان حائل مت ہو اللہ تمہیں عافیت عطا کرے اور مجھے خطرہ ہے کہ اگر مجھے یہاں صبح ہوگئی اور کسی شامی نے مجھے یہاں دیکھ لیا تو مجھے قتل کر دے گا۔ اس نے مجھے کہا تھوڑی دیر صبر کرو کیونکہ موسیٰ بن عمرانؑ نے اللہ سے حسینؑ کی قبر کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت مل گئی وہ ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آسمان سے

اترے اور رات کے شروع حصے سے لے کر طلوع فجر تک انتظار میں ہیں۔ راوی (ابوحمزہ ثمالی کے نواسے) کا بیان ہے کہ میں نے اس سے پوچھا تم کون ہو تو اسنے جواب دیا میں ان فرشتوں میں سے ہوں جن کو حسینؑ کی قبر کی حفاظت پر مامور کیا گیا ہے اور ان کی زیارت کو آنے والوں کے لیے استغفار کرنے کا پابند بنایا گیا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں واپس پلٹ گیا اس حال میں کہ جو کچھ میں نے سنا تھا اس سے میری عقل ماؤف ہونے کے قریب ہوگئی۔ پھر میں طلوع فجر کے وقت حسینؑ کی قبر کی طرف گیا تو اب میرے اور ان کے درمیان کوئی بھی حائل نہ تھا میں قبر کے قریب ہوا اور ان پر سلام پیش کیا اور ان کے قاتلوں پر بددعا کی اور صبح کی نماز ادا کی اور اہل شام کے خوف کی وجہ سے جلدی واپس آ گیا۔

حدیث ③ مجھے محمد بن عبداللہ حمیری نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ عبدالرحمن بن عمرو بن اشعث سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ ابن سنان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مسافت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے (ہر میل چار ہزار ذرع کے برابر ہوتا ہے) اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور وہاں سے فرشتے آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں اور ہر مقرب فرشتہ اور ہر مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے ایک کے بعد دوسری جماعت زیارت کے لیے عرش سے نیچے آتی ہے اور زیارت کر کے واپس عرش کی جانب پرواز کر جاتی ہے۔

حدیث ④ مجھے میرے والد اور بھائی اور مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع

بن حجاج سے وہ یونس سے وہ صفوان الجمال سے انہوں نے کہا مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم حیرہ جاؤ تو کیا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو گے؟۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ نے ان کی زیارت کی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا بھلا میں کیسے ان کی زیارت نہ کرتا جب کہ اللہ خود ہر شب جمعہ ان کی زیارت کے لیے آتا ہے اور اس کے ساتھ فرشتے، انبیاء، اوصیاء اور افضل الانبیاء محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اترتے ہیں اور ہم افضل اوصیاء ہیں۔صفوان نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر ہم تو ہر جمعے ان کی زیارت کیا کریں گے تو کیا ہم اپنے رب کی زیارت بھی کر سکیں گے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! اے صفوان اگر تم اس کا ارادہ کر لو تو تمہارے لیے قبر حسینؑ کی زیارت لکھ دی جائے گی اور یہ بہت عظیم فضیلت ہے، یہ بہت عظیم فضیلت ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث پر انتہائی غور و تدبر کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ بذات خود ہر شبِ جمعہ کو زیارتِ امام حسینؑ کے لئے آتا ہے جبکہ آپ جانتے ہیں کہ اللہ کے لئے آنا جانا نہیں ہوتا۔ پس آپ کا فرض بنتا ہے کہ اُس اللہ کو تلاش کریں جو ہر شبِ جمعہ زیارت حسینؑ کیلئے آتا ہے۔

مجھے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم ہمدانی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ حسین بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا کہ میں بنو امیہ کے زمانۂ آخر میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے نکلا۔۔۔باقی تمام حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ اوپر بیان ہو چکی ہے۔

مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ احمد بن ادریس سے وہ عمر بن علی بوفکی سے وہ ہمارے چند اصحاب سے وہ حسن بن محبوب سے وہ حسین بن بنت ابی حمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ میں بنو مروان کے دور حکومت کے آخر میں نکلا اور شروع کی حدیث کے مثل بیان کیا۔

باب نمبر ﴿۳۹﴾



ملائکہ کا امام حسینؑ کی زیارت کرنا

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آسمانوں کا ہر فرشتہ اللہ عزوجل سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتا ہے کہ ان کو اس کی اجازت دی جائے تو ایک جماعت کربلا میں اترتی ہے اور ایک زیارت کر کے واپس جاتی ہے۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ داؤد رقی سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں سے زیادہ اور کوئی مخلوق پیدا نہیں کی ہر شب ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور اول شب سے طلوع صبح تک بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، طلوع صبح کے بعد قبر نبیؐ پر جا کر حضرت کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر امیرؑ المومنین پر آکر آپ کو سلام کرتے ہیں، پھر قبر حسینؑ پر آتے ہیں اور آپ کو سلام کرتے ہیں اور قبل اس کے کہ تاریکی چھا جائے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ محمد بن فضیل سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسین علیہ السلام کی قبر سے لے کر آسمان تک مختلف فرشتے ہیں۔

حدیث (۴) مجھے قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ حسینؑ کی قبر کی مساحت بیس ذرع در بیس ذرع بہ شکل مربع ہے اور وہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اس سے فرشتے آسمان کی طرف جاتے ہیں مقرب فرشتے اور مقرب مرسل نبی اللہ سے حسینؑ کی زیارت کا سوال کرتے ہیں تو ایک جماعت نیچے اترتی ہے اور ایک جماعت اوپر جاتی ہے۔

حدیث (۵) اور انہی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ عبداللہ بن حماد سے وہ اسحاق بن عمار سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان اے فرزند رسولؐ عرفہ کی رات میں حیرہ شہر میں تھا اور میں نے تقریباً تین یا چار ہزار آدمی دیکھے ان کے چہرے بہت ہی خوبصورت تھے اور ان سے بہت ہی عمدہ خوشبو آ رہی تھی ان کے کپڑے بڑے سفید تھے اور وہ رات کو کھڑے نماز پڑھتے تھے۔ میں نے حسینؑ کی قبر پر آنے کا ارادہ کیا اور اس کو بوسہ دینے اور وہاں دعائیں کرنے کا بھی ارادہ کیا لیکن میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچ سکا جب فجر طلوع ہوئی تو میں نے سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ پایا۔ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ لوگ کون تھے؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان میں نہیں جانتا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے اپنے والد گرامیؑ سے خبر دی ہے کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے پاس چار ہزار فرشتے گزرے جب وہ قتل کیے گئے تو وہ آسمان کی طرف پرواز کر گئے اور اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے فرشتوں کی جماعت! تم میرے محبوب اور

منتخب نبیؐ کے بیٹے کے پاس سے گزرے جبکہ وہ مظلوم و بے یارو مددگار قتل کر دیئے گئے لیکن تم نے ان کی مدد نہیں کی لہٰذا تم زمین پر اترو اور ان کی قبر پر پراگندہ حالت میں قیامت تک ان کو روتے رہو اور یہ فرشتے قیامت تک ان کے پاس ہی رہیں گے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور اپنے بعض ساتھیوں سے بیان کیا وہ احمد بن قتیبہ ہمدانی سے وہ اسحاق بن عمار سے انہوں نے کہا کہ میں عرفہ کی رات حائر میں تھا اور میں وہاں نماز پڑھ رہا تھا تو میں نے وہاں تقریباً پچاس ہزار لوگ دیکھے جن کے چہرے خوبصورت اور خوشبو عمدہ تھی اور وہ اکھٹے نماز ادا کر رہے تھے جب فجر طلوع ہوئی تو میں نے سجدہ کیا پھر سر اٹھایا تو ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ جب حسینؑ قتل کئے جا رہے تھے تو ان کے پاس سے ستر ہزار فرشتے گزرے اور آسمان کی طرف پرواز کر گئے تو اللہ عزوجل نے ان پر وحی کی کہ تم میرے حبیبؐ کے بیٹے کے پاس سے گزرے اور وہ قتل کر دیئے گئے مگر تم نے ان کی مدد نہیں کی لہٰذا تم زمین پر اتر جاؤ اور ان کی قبر کے پاس ٹھہرے رہو غبار آلود اور پراگندہ حالت میں قیامت تک قیام کرو۔

باب نمبر ﴿۴۰﴾



زائرِ حسینؑ کے لئے رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین، فاطمہ زہراؑ اور ائمہؑ کی دعائیں

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وہب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ کسی خوف کی وجہ سے حسینؑ کی قبر کی زیارت مت چھوڑنا اس لیے کہ جس نے ان کی زیارت ترک کی تو وہ افسوس کرتے ہوئے خواہش کرے گا کہ کاش میری قبر ان کے پاس ہو کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ عز وجل تمہارا شمار ان میں کرے جن کے لیے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہؑ دعا کرتے ہیں۔

حدیث ② اور اسی سند کے ساتھ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے ملنے کی اجازت مانگی تو مجھے کہا گیا اندر آجاؤ تو میں اندر آگیا میں نے دیکھا کہ آپؑ اپنے گھر میں نماز کی جگہ میں نماز پڑھ رہے ہیں میں وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپؑ نے نماز پوری کی تو میں نے آپؑ سے سنا آپؑ اپنے رب سے سرگوشی کر رہے ہیں اور یوں فرما رہے ہیں:۔

اللّٰهُمَّ يامَنْ خَصَّنا بِالْكَرامَةِ،وَوَعَدَنا بِالشَّفاعَةِ،وَخَصَّنا بِالوَصِيَّةِ،وَأَعْطانا عِلْمَ ما مَضىٰ وعِلْمَ ما بَقِيَ،وَجَعَلَ أَفْئِدَةً مِنَ النّاسِ تَهْوِي إِلَيْنا،اغْفِرْ لي ولإِخْواني وَزُوّارِ قَبْرِ أَبي الحسين الَّذِينَ أَنْفَقُوا أَمْوالَهُمْ وَأَشْخَصُوا أَبْدانَهُمْ رَغْبَةً في بِرِّنا وَرَجاءً لِما عِنْدَكَ في صِلَتِنا،وسُروراً أَدْخَلُوهُ عَلىٰ نَبِيِّكَ،وَإِجابَةً مِنْهُمْ لأَمْرِنا،وَغَيْظاً أَدْخَلُوهُ عَلىٰ عَدُوِّنا،أَرادُوا بِذٰلِكَ رِضاكَ،فَكافِئْهُمْ عَنّا بِالرِّضْوانِ،واكْلأْهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ، واخْلُفْ عَلىٰ أَهالِيهِمْ وأَوْلادِهِمُ الَّذِينَ خُلِّفُوا بِأَحْسَنِ الخَلَفِ وأَصْحِبْهُمْ وَأَكْفِهِمْ شَرَّ

كلِّ جبّارٍ عنيدٍ، وكلِّ ضعيفٍ مِن خلقِكَ وشديدٍ، وشرِّ شياطينِ الإنسِ والجنِّ، وأعطِهم أفضلَ ما أمّلوا منكَ في غربتِهم عن أوطانِهم، وما آثرونا بِهِ على أبنائِهم وأهاليهم وقراباتِهم،

اللّهمَّ إنَّ أعداءَنا عابوا عليهم بخروجهم، فلم ينهَهم ذلكَ عنِ الشّخوصِ إلينا خلافاً منهم على مَن خالَفَنا، فارحم تلكَ الوجوهَ الّتي غيّرتها الشّمسُ، وارحم تلكَ الخدودَ الّتي تتقلّبُ على حفرةِ أبي عبدِ اللهِ الحسينِ عليه السّلام، وارحم تلكَ الأعينَ الّتي جرت دموعُها رحمةً لنا، وارحم تلكَ القلوبَ الّتي جزعت واحترقت لنا، وارحم تلكَ الصّرخةَ الّتي كانت لنا، اللّهمَّ إني استودعُكَ تلكَ الأبدانَ وتلكَ الأنفسَ حتّى تُرويَهم على الحوضِ يومَ العطشِ [الأكبر]۔

''اے اللہ! تو نے ہمیں شرف وعزت کے ساتھ مخصوص کیا اور شفاعت کا وعدہ کیا اور وصیت سے بھی مخصوص کیا اور تمام گزرے ہوئے اور آنے والے زمانوں کا علم دیا اور لوگوں کے دلوں کو ہماری طرف جھکا دیا اے اللہ! مجھ پر اور میرے بھائیوں پر اور میرے جد حسینؑ کی قبر کے زائرین پر رحم فرما جنہوں نے اپنے مال خرچ کر ڈالے اور اپنے جسم و جان کو ہمارے ساتھ نیکی کرنے میں مشغول کر دیا اور ہمارے ساتھ صلہ کرنے میں اپنی جان صرف کر دی تیرے پاس ثواب کی امید رکھتے ہوئے انہوں نے یہ کام تیرے نبیؐ کو خوش کرنے کے لئے اور اور ہمارے احکام کی بجا آوری کے طور پر اور ہمارے دشمن کو ناراض کرتے ہوئے کیا، اور یہ سب انہوں نے تیری رضا کے لیے کیا تو ان کو اپنی رضا مندی ہماری طرف سے اس کے صلے میں دے دے اور دن رات ان کی حفاظت فرما اور ان کے اہل اور اولاد پر جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کی بھی حفاظت فرما اور ان کا مددگار بن جا اور ہر مغرور و سرکش کی شرارت سے ان کی کفایت کر اور اپنی مخلوق میں سے ہر کمزور اور طاقتور سے ان کی مدد فرما جنوں اور انسانوں

کے شیاطین کے شر سے ان کو بچا اور اپنے وطنوں سے دوری کے دوران جو بھی وہ تجھ سے امید رکھیں اس سے زیادہ بہتر انہیں عطا فرما اور جو انہوں نے اپنی اولاد، اہل اور قرابتداروں پر ہمیں ترجیح دی اسکا انہیں بدلہ دے دے۔

اے اللہ! یقیناً ہمارے دشمنوں نے ان کے اوپر ان کے نکلنے پر پابندیاں لگائیں مگر یہ بات ان کو ان لوگوں کی مخالفت کرتے ہوئے ہماری جانب چل پڑنے اور بلند ہونے سے نہ روک سکی پس اے اللہ ان کے چہروں پر جنہیں سورج نے متغیر کر دیا ہے رحم فرما اور ان کے رخساروں پر بھی رحم فرما جو ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر پر مس ہوئے ہیں اور ان آنکھوں پر بھی رحم فرما جو ان کے غم میں آنسو بہاتی ہیں اور تُو رحم کر ان دلوں پر جو ہماری وجہ سے خوفزدہ ہوئے ہیں اور ہماری وجہ سے جلے ہیں اور تُو ان کی آہ و بکا پر بھی رحم فرما جو انہوں نے ہمارے لیے کی اے اللہ! میں یہ اجسام اور ارواح تیرے حوالے کرتا ہوں یہاں تک کہ تو ان کو ان کی بڑی پیاس والے دن حوض سے پلا دے"۔

امامؑ سجدے میں مسلسل یہ دعا کرتے رہے جب آپؑ فارغ ہوئے تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اگر یہ کلمات جو میں نے آپؑ سے ابھی سنے ہیں اس شخص کو معلوم ہو جائیں جو اللہ کو نہیں پہچانتا تو میرا خیال ہے کہ آگ اس کی کسی چیز کو بھی نہیں کھائے گی اللہ کی قسم میں آرزو کرتا ہوں کہ میں نے ان کی زیارت کی ہوتی اگرچہ میں نے حج نہ کیا ہوتا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا کہ تم ان کے کس قدر قریب ہو پھر تمہیں ان کی زیارت کرنے سے کون سی چیز روک رہی ہے پھر فرمایا اے معاویہ حسینؑ کی زیارت کو کبھی مت چھوڑنا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے زیارت حسینؑ کی عظمت کی بلندی کا اس حد تک بالکل علم نہ تھا پھر آپؑ نے فرمایا اے معاویہ آسمان پر ان کے زائرین کے لیے جو فرشتے دعا کرتے ہیں وہ زمین پر دعا کرنے والوں سے زیادہ ہیں۔

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے باپ سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ عبداللہ بن

حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ معاویہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت مانگی اور پھر باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے اوپر بیان کی گئی ہے۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے معاویہ! خوف کی وجہ سے حسینؑ کی زیارت کبھی نہ چھوڑو کیونکہ جو شخص اس کو ترک کرے گا تو وہ ایسی حسرت دیکھے گا کہ اس کے لیے یہ آرزو کرے گا کہ کاش اسکی قبر قبر حسینؑ کے قرب میں ہوتی کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمہیں ان لوگوں میں دیکھے جن کے لیے رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہؑ دعا کرتے ہوں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم گزشتہ امور کی بخشش لے کر لوٹو اور تمہارے ستر (۷۰) سال کے گناہ اللہ عزوجل معاف کر دے کیا تم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا سے رخصت ہوں تو ان پر کوئی بھی ایسا گناہ نہ ہو جس پر انہیں سزا دی جائے کیا تم یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ تم کل کے دن ان لوگوں میں شمار کئے جاؤ جن سے رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے۔

قول مترجم:۔

حج کیلئے یہ حکم ہے کہ اگر خوف کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہو جاتا ہے لیکن زیارتِ حسینؑ ایسی عظیم عبادت ہے کہ خوف کے ہوتے ہوئے بھی اسے ترک نہیں کیا جا سکتا۔

مجھے میرے والد اور مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبداللہ بن حماد سے وہ عبداللہ اصم سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام

ابوعبداللہؑ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور انہوں نے مندرجہ بالا حدیث اور امام حسینؑ کے زائرین کے لیے دعا کا ذکر کیا۔

مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وہب سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

اور مجھے محمد بن یعقوب نے علی بن حسین سے بیان کیا وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے وہ معاویہ بن وهب سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت مانگی اس نے وہ حدیث بیان کی جس میں زائرین حسینؑ کے لیے دعا مذکور ہے۔

مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے وہ عمرکی بن علی بوفکی سے وہ یحییٰ امام ابوجعفر ثانیؑ کے خادم سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ معاویہ بن وھب سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کے پاس جانے کی اجازت طلب کی اور اسی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث (۴) مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ حسن بن علی الوشاء سے اس نے جس نے اس کو بیان کیا وہ داؤد بن کثیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ فاطمہؑ بنت محمدؐ اپنے بیٹے کی قبر کے زائرین کے لیے حاضر ہوتی ہیں اور ان کے لیے دعا کرتی ہیں۔

قول مترجم:۔

کیا ہی اچھے نصیب ہیں اُس شخص کے جو ملکۂ کونینؑ کی معیت میں زیارت حسین کرے۔

باب نمبر ﴿۴۱﴾



زائر حسینؑ کے لئے ملائکہ کی دعائیں

حدیث ① مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین ابو الخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعد ان سے وہ عبد اللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے انہوں نے کہا کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ حسینؑ کی قبر کے پاس غبار آلود حالت میں چار ہزار فرشتے قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے سردار کا نام منصور ہے ان کی زیارت کرنے والوں کا فرشتے استقبال کرتے ہیں اور الوداع کہنے کے لیے ان کے ساتھ آتے ہیں اور بیمار کی عیادت کرتے اور جو فوت ہو جائے اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور ان کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد اور محمد بن حسن بن علی بن حسین نے سعد بن عبد اللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابو بصیر سے وہ امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے حسینؑ کی قبر اطہر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو اس حال میں کہ غبار آلود، غمگین اور گریہ و زاری کرتے رہتے ہیں اور زائرین امام حسینؑ کے لیے دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ! یہ زائرین حسینؑ ہیں ان پر اپنا رحم فرما۔

حدیث ③ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت مت چھوڑنا کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارا اشمار ان لوگوں میں کیا جائے جن کے لیے فرشتے دعا کر کرتے ہیں۔

حدیث ④ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ علی بن حکم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کیئے ہیں جو غبار آلود حالت میں ہر روز زائرین حسینؑ کے لیے دعا کرتے ہیں اور یہ فرشتے قائمؑ کے قیام تک قبر حسینؑ پر رہیں گے، یہ حسینؑ کے زائروں کو دعا دیتے ہیں اور بارگاہ خدا میں عرض کرتے ہیں کہ پروردگار! یہ حسینؑ کے زائر ہیں ان کے ساتھ ایسا ایسا کر۔

حدیث ⑤ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسحق بن سعد سے بیان کیا وہ سعدان بن مسلم سے وہ عمر بن ابان سے وہ ابان بن تغلب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا گویا میں قائمؑ کو کوفہ اور نجف پر دیکھ رہا ہوں انہوں نے رسولؐ اللہ کی زرہ پہنی ہوئی ہے اور اس کو جھاڑ کر صاف کر رہے ہیں تو وہ ان پر دائرے کی شکل میں ہو جاتی ہے وہ اس کو ریشمی ھودج سے ڈھانپ دیتے ہیں اور ایک کالے رنگ کے گھوڑے پر سوار ہو رہے ہیں جس کی آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے انہوں نے اس کے گرد و غبار کو صاف کیا اور تمام شہر والے یہ سمجھتے ہیں کہ قائمؑ ان کے ساتھ ان کے شہر میں قیام پذیر ہیں قائمؑ دنیا میں رسولؐ اللہ کی تعلیمات پھیلا رہے ہیں اور ان کے پاس ایک عصا ہے جس کی چھڑی عرش کی بیل کی ہے اور وہ اسے لے کر اللہ کی مدد سے چل رہے ہیں اور جس پر بھی وہ اسے جھکاتے ہیں وہ اسے ختم کر دیتا ہے اور جب وہ اس کو حرکت دیتے ہیں تو مومن کا دل لوہے کے ٹکڑے کی طرح مضبوط ہو جاتا ہے اور مومن کو چالیس مردوں کے برابر طاقت دے دی جاتی ہے اور مومن کی میت کو قبر میں فرحت و مسرت حاصل ہوگی اور یہ اس وقت ہوگا

جب وہ قبروں میں ایک دوسرے کی زیارت کریں گے اور قائمؑ کے ظہور کے وقت ایک دوسرے سے ملیں گے اور اس پر تین ہزار تین سو تیرہ فرشتے اتریں گے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا یہ سب فرشتے ہی ہوں گے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! یہ وہ فرشتے ہوں گے جو نوحؑ کے ساتھ کشتی میں تھے اور ابراہیمؑ کے ساتھ بھی تھے جب انہیں آگ میں ڈالا گیا اور موسیٰؑ کے ساتھ بھی تھے جب انہوں نے سمندر کو بنی اسرائیل کے لیے پھاڑ دیا اور عیسیٰؑ کے ساتھ بھی تھے جب اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور چار ہزار فرشتے نبی اکرمؐ کے ساتھ تھے جو نشان زدہ تھے اور ایک ہزار مردفین اور تین سو تیرہ بدری فرشتے تھے اور چار ہزار وہ فرشتے جو حسینؑ کے ساتھ مل کر جنگ کے لیے اترے تھے تو انہیں جنگ کی اجازت نہ ملی اور وہ ان کی قبر کے پاس پراگندہ حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے سردار فرشتے کا نام منصور ہے جو ان کی زیارت کے لیے آتا ہے تو یہ ان کا استقبال کرتے ہیں اور ان کو الوداع کہہ کر جانے والوں کے پیچھے جاتے ہیں اور یہ فرشتے زائرین میں بیمار ہونے والوں کی عیادت کرتے ہیں اور فوت ہو جانے والوں کا جنازہ بھی پڑھتے ہیں اور ان کے لیے دعائے استغفار کرتے ہیں اور یہ سب زمین میں قائمؑ کے ظہور کا انتظار کرتے رہیں گے۔

باب نمبر ﴿۴۲﴾



ملائکہ کی نمازوں کا ثواب، زائرِ حسینؑ کے نام

حدیث ۱ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ ابوالمغراء سے وہ عنبسہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے حسینؑ بن علیؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو ان کے پاس اللہ کی عبادت کرتے ہیں ان میں سے ایک کی نماز انسانوں کی ہزار نمازوں کے برابر ہے اور ان کی نمازوں کا ثواب حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی زیارت کرنے والوں کے لیے ہوگا اور ان کے قاتلوں پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی تاابد لعنت ہوگی۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ بکر بن محمد ازدی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر ستر ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو غبار آلود اور غمزدہ حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے اور ان کے پاس وہ نماز ادا کریں گے ان میں سے ایک کی نماز ہزار آدمیوں کی نماز کے برابر ہوگی اور ان نمازوں کا اجروثواب ان کی قبر کی زیارت کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

باب نمبر (۴۳)



امام حسینؑ اور ائمہ معصومینؑ کی زیارت ہر مومن و مومنہ پر واجب ہے

حدیث ① : مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے بیان کیا اور محمد بن حسن نے کہا مجھے محمد حسن الصفار نے احمد بن ابوعبداللہ برقی سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو حسن بن علی بن فضال نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابو ایوب ابراہیم بن عثمان خزاز نے محمد بن مسلم سے بیان کیا وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ قبر حسینؑ پر آنا ہر مومن پر فرض ہے جو حسینؑ کی امامت کا اقرار کرتا ہے اور یہ اللہ کا حکم ہے۔

قول مترجم:۔

یہ بات ثابت ہو جانی چاہیئے کہ جس طرح نماز وحج وزکوٰۃ فرض ہیں اسی طرح زیارت قبرِ حسینؑ بھی فرض ہے۔ اس کتاب میں ایک مستقل باب اس بارے میں موجود ہے۔ بہتر ہوگا اگر آپ باب ۴۵ کی حدیث بھی ان کے ساتھ ملا کر پڑھ لیں۔

حدیث ② : مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین اور محمد بن حسین نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عبیداللہ بن موسیٰ سے وہ وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امام کے لیے ان کے دوستوں اور شیعوں کی گردن پر ایک عہد ہے اور اس کا پورا کرنا اور اچھے طریقے سے ادا کرنا ان پر واجب ہے اور وہ عہد آئمہؑ کی قبور کی زیارت کرنا ہے لہٰذا جو ان کی زیارت کرے گا ان کی زیارت کرنے میں رغبت بھی رکھتا ہوگا اور ان میں رغبت رکھنے والوں کی تصدیق بھی کرتا ہوگا تو آئمہ کرامؑ قیامت کے دن اس کی شفاعت کریں گے۔

مجھے محمد بن یعقوب کلینی نے احمد بن ادریس سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔

حدیث (۳) مجھے محمد بن جعفر رزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابوالخطاب نے ابوداؤد مسترق سے بیان کیا وہ ام سعید سے روایت کرتے ہیں اور **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتی ہیں وہ کہتی ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے ام سعید! کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کروگی؟۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو کیونکہ قبر حسینؑ کی زیارت تمام مردوزن پر واجب ہے۔**

حدیث (۴) مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے بیان کیا وہ حسن بن علی کوفی سے وہ علی بن حسان ہاشمی سے وہ عبدالرحمن بن کثیر امام ابوجعفرؑ کے غلام سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک آدمی ساری زندگی حج کرتا رہے اور اس نے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت نہ کی ہو تو وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے حق کا تارک ہوگا اس لیے کہ حسینؑ کا حق اللہ کے ان فرائض میں سے ہے جو کہ ہر مسلمان پر واجب ہے۔**

قول مترجم:۔

لوگوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ پہلے حج کرنا چاہیئے اس کے بعد زیارت کیونکہ حج واجب ہے اور زیارت (بقول ان کے) مستحب ہے۔مندرجہ بالا حدیث سے اُن شیاطین کے وسوسوں کا ازالہ ہوجاتا ہے۔یہ یاد رہے کہ حج کیلئے استطاعت شرط ہے لیکن زیارت حسینؑ کیلئے کوئی شرط نہیں۔



باب نمبر ﴿۴۴﴾



امام حسینؑ کی خود زیارت کرنے یا دوسروں کو زیارت کے لئے بھیجنے کا ثواب

**حدیث ① ** محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ محمد بصری سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا میرے والد گرامیؑ سے کسی نے حسینؑ کی زیارت کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی زیارت کرے گا تو گویا اس نے آپؑ کی اقتدا میں نماز پڑھی اور اسے اللہ کا قرب حاصل ہو گیا اور جس دن اللہ سے اس کی ملاقات ہوگی اس پر اللہ کا نور ہوگا اور جس چیز کو بھی وہ دیکھے گا وہ اس نور کے احاطے میں آجائے گی اور اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کی عزت کرتا ہے اور ان کو آگ سے محفوظ رکھے گا اور حسینؑ کی زیارت کرنے والا حوض سے پیچھے نہیں رہے گا اور امیرؑ المومنین حوض پر کھڑے ہونگے اور انہیں پانی پلائیں گے اور جو کوئی بھی ان سے حوض پر وارد ہوگا وہ سیراب ہو جائے گا پھر وہ واپس جنت میں اپنے مکان کی طرف روانہ ہوگا تو اسکے ساتھ امیرؑ المومنین کی طرف سے ایک فرشتہ ہوگا جبکہ امیرؑ المومنین حوض پر ہی کھڑے ہو کر پل صراط کو حکم دیں گے کہ وہ اسکے لیے پھسلن نہ بنائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ اس کو اپنی تپش نہ پہنچائے یہاں تک کہ وہ گزر جائے اور اس کے ساتھ امیرؑ المومنین کا ایک ایلچی ہوگا جس کو انہوں نے اس کے ساتھ روانہ کیا تھا۔

**حدیث ② ** اپنی اسناد کے ساتھ اصم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمیں ھشام بن سالم نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص امامؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا اے فرزند رسولؐ آپؑ کے جد گرامیؑ (حسینؑ) کی زیارت کی جا سکتی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! بے شک اور ان کے پاس نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے اور فرمایا ان کے

پیچھے نماز پڑھی جائے ان سے آگے نہ بڑھا جائے۔ اس نے کہا ان کے پاس آنے والے کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا ان کی اقتداء کرنے والے کو جنت ملے گی پھر اس نے کہا کہ جس نے ان سے اعراض کرتے ہوئے ان کے پاس آنا ترک کر دیا تو اسے کیا نقصان ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا حسرت کے دن اسے حسرت ہوگی پھر اس نے پوچھا کہ ان کے پاس قیام کرنے والے کو کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا ہر دن کے بدلے ہزار مہینے کا ثواب ہوگا پھر اس نے پوچھا ان کی طرف سفر کرنے میں خرچ کرنے والے اور ان کے پاس ٹھہر کر خرچ کرنے والے کو کیا ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک درہم کے بدلے ہزار درہم کا ثواب ہوگا پھر اس نے پوچھا ان کی طرف سفر کرنے کے دوران فوت ہونے والے کے لیے کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا فرشتے اسے لے جائیں گے اور جنت کا لباس پہنائیں گے اور خوشبو لے کر اسکے پاس آئیں گے جب اس کو کفن پہنا دیا جائے گا اور جب اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اس کے نیچے ریحان کا بستر بچھا دیا جائے گا اور زمین اس کے سامنے سے تین میل مسافت گر جائے گی اور اسی کی مثل اس کے پچھلی جانب سے اور اسی کی مثل اس کے سر کی جانب سے اور اسی کی مثل اس کے پاؤں کی جانب سے اور جنت کی طرف سے اس کے لیے دروازہ اس کی قبر تک کھول دیا جائے گا اور اس پر اس کی خوشبو اور الٰمس کے پھول قیامت تک اس کے لیے پیش ہوتے رہیں گے۔ میں (راوی) نے پوچھا جس نے ان کے پاس نماز پڑھی اس کو کیا ملے گا۔ فرمایا جس نے ان کے پاس دو رکعت نماز پڑھی اور جو بھی اس نے اللہ سے مانگا وہ اسے مل جائے گا میں نے کہا جس نے فرات کے پانی سے غسل کیا پھر ان کے پاس آیا تو اس کو کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا جس نے فرات کے پانی سے غسل کیا اور ان کی زیارت کا ارادہ رکھتا ہو تو اس سے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جس طرح اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔ میں نے کہا جس نے ان کی طرف جانے کی تیاری کی مگر جا نہ سکا اگر اسے کوئی مصیبت آ پہنچی تو اسے کیا ملے گا تو آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اس کو ہر اس

درہم کے بدلے جو اسنے خرچ کیا احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں دے گا اور بھی اس سے کئی گنا زیادہ بڑھا کر دے گا اور اس سے آزمائش کو دور کرے گا جو کہ اسے لاحق ہوئی تھی اور اس کی جانب سے دفاع کرے گا اور اسکے مال کی حفاظت کرے گا۔ میں نے پوچھا جو ان کے پاس قتل کر دیا گیا یعنی حاکم وقت نے اسے ظلم وزیادتی کر کے اس کو قتل کر دیا تو اسے کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ اس کے لہو کا ایک قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کی مٹی جس سے وہ پیدا کیا گیا اس کو فرشتے پاک کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس طرح خالص ہوجاتا ہے جس طرح انبیاء، مخلصین خالص ہوتے ہیں اور اسکی مٹی میں وہ اجناس جو اہل کفر کی مٹی سے اس کے ساتھ ملے تھے (وہ دور ہوجاتے ہیں) اور وہ خالص ہوجاتا ہے اس کا دل دھو دیا جاتا ہے اور اسکا سینہ کھول کر اس میں ایمان بھر دیا جاتا ہے تو وہ اللہ کو تمام بدنی اور قلبی ملاوٹوں سے خالص ہوکر ملتا ہے اور اسکے لیے اس کے اہل میں سفارش لکھی جاتی ہے اور اسکے بھائیوں میں ایک ہزار آدمیوں کی بھی سفارش لکھ دی جاتی ہے جبرائیلؑ اور ملک الموت سمیت سب فرشتے اس کی نماز جنازہ کی سرپرستی کرتے ہیں اور جنت سے اس کے لیے خوشبو اور کفن لایا جاتا ہے اور اس پر اس کی قبر وسیع کر دی جاتی ہے اور اسکے لیے اس کی قبر میں چراغ جلائے جاتے ہیں اور اسکے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتے اس کے پاس جنت سے عمدہ چیزیں لاتے ہیں پھر وہ اٹھارہ دن بعد حظیرۃ القدس میں اٹھایا جاتا ہے تو اس میں وہ اولیاء اللہ کے ساتھ رہے گا جب قیامت برپا ہوگی اور تمام لوگ اپنی قبروں سے باہر آجائیں گے تو یہ پہلا شخص ہوگا جس سے رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور آئمہ معصومینؑ مصافحہ کریں گے اور اس کو خوشخبری دیں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ ہمارے ساتھ رہنا اور جدا نہ ہونا، وہ اس کو حوض پر ٹھہرائیں گے وہ اس سے خود بھی پیئے گا اور جسے چاہے گا پلائے گا۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا جو شخص وہاں آنے سے روک دیا گیا اسکے لیے کیا ہوگا آپؑ نے فرمایا

اس کو ہر اس دن کے بدلے میں کہ جس میں وہ بند کیا جائے اور روک دیا جائے قیامت کے دن تک اس کو ایک خوشی ملے گی اور اگر اس کو یہاں آنے سے قید کرنے کے بعد مارا گیا تو اس کو ہر ضرب کے بدلے میں ایک حور ملے گی اور ہر درد جو اسکے بدن میں ہوگا اسکے عوض دس لاکھ نیکیاں ملیں گی اور دس لاکھ برائیاں مٹا دی جائیں گی اور دس لاکھ درجے بلند ہوں گے پھر حساب کے ختم ہونے تک وہ رسولؐ اللہ سے گفتگو کرنے والوں میں سے ہوگا تو پھر اس سے عرش کے حاملین مصافحہ کریں گے اور اسکو کہا جائے گا جو چاہتے ہو مانگو پھر ان کو مارنے والوں کو حساب کے لیے بلایا جائے گا تو ان سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا اور نہ ان کا حساب لیا جائے گا بلکہ بغلوں سے پکڑ کر ان کو ایک فرشتے تک پہنچایا جائے گا جو ان کو گرم پانی اور غسلین کا شربت بطور عطیہ دے گا پھر ان کو آگ میں پھینک دیا جائے گا اور ان کو کہا جائے گا کہ جسکو تم نے مارا ہے اس فعل کے بدلے میں یہ دائمی عذاب چکھو تم نے جس کو مارا تھا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کا مہمان تھا پھر وہ زائر حسینؑ جس کو مارا گیا تھا اُس کو جہنم کے دروازے تک لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ تمھارے مارنے والے کو جو سزا ملی ہے اس کو بھی ملاحظہ کرو کیا تمہارا دل ٹھنڈا ہوا ہے کیا تمہارا قصاص اس سے پورا پورا لے لیا گیا ہے تو وہ کہے گا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے میرا اور اپنے رسولؐ کی اولاد کا بدلہ لے لیا ہے۔

حدیث ۳ اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے کہ وہ عبد اللہ بن بکیر سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا اللہ عز وجل نے زمین کے چھ ٹکڑے پسند فرمائے۔ ۱۔ بیت الحرام۔ ۲۔ الحرم۔ ۳۔ انبیاء کے مقابر۔ ۴۔ مقابر الاوصیاء۔ ۵۔ مقاتل الشہداء۔ ۶۔ اور وہ مساجد جن میں اللہ کے اسم کا ذکر کیا جاتا ہے (اس بات پر ضرور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کون سی مسجد ہے جہاں اللہ کے اسم کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ یہ یاد رہے اسم اللہ امیرؑ المومنین ہیں لہٰذا مسجد

وہی ہے جہاں آنجنابؑ کا ذکر کیا جاتا ہے، جس مسجد میں انؑ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو وہ مسجد نہیں بلکہ محض پوجا پاٹ کا ایک ٹھکانہ ہے۔مترجم)۔اے ابن بکیر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسینؑ کی قبر کی جو زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟ جاہل لوگ اس کو نہیں جانتے جو صبح بھی ہوتی ہے فرشتوں میں سے ایک غائبانہ آواز دینے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے خیر کے متلاشی اللہ کے خالص بندوں کے پاس آجاؤ تو تمہیں باعزت واپس روانہ کیا جائے گا اور ندامت سے محفوظ رکھا جائے گا پھر یہ بات جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مشرق ومغرب والی مخلوق سنتی ہے اور زمین میں محافظ فرشتوں میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا مگر وہ زائر حسینؑ کے سونے کے وقت اس پر شفقت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس اللہ کی تسبیح بیان کی جاتی ہے اور اللہ عزوجل سے امن کی رضا اس کے لیے مانگی جاتی ہے اور ہوا میں جو فرشتہ بھی اس تسبیح کی آواز کو سنتا ہے تو وہ اللہ کی تقدیس کے ساتھ اسکا جواب دیتا ہے تو فرشتوں کی آوازیں شدت اختیار کر جاتی ہیں انہیں آسمان اور دنیا والے جواب دیتے ہیں فرشتوں اور آسمان والوں کی آوازیں اور زیادہ بلند ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہیں انبیاء ان کی آوازوں کو سنتے ہیں تو ان کے لیے نرمی اور زائر حسینؑ کے لیے رحم کی دعا مانگتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۴۵﴾



خوف کے عالم میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حماد ذی ناب سے وہ رومی سے وہ زرارہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا کہ جو شخص آپؑ کے جد حسینؑ کی زیارت خوف کے باوجود کرتا ہے اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں آپؑ نے فرمایا بڑی گھبراہٹ والے دن اللہ عزوجل اس کو امن میں رکھے گا اور فرشتے اس کے پاس خوشخبری لے کر آئیں گے اور اس سے کہا جائے گا کہ نہ خوف کرو اور نہ غم کرو یہ وہ دن ہے جس میں تمہاری کامیابی ہے۔

حدیث ② اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ابن بکیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا میں ارجان (فارس کے شہر) پہنچا اور میرا دل آپؑ کے جد امجدؑ کی قبر کی طرف مائل ہو رہا تھا۔ لہٰذا زیارت کے قصد سے وہاں چلا، لیکن حاکم اور اس کے افراد کے خوف سے میرا دل لرز رہا تھا اور واپس آنے تک مجھ پر وحشت طاری تھی۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! کیا تو یہ پسند نہیں کرتا کہ اللہ تجھے ہم سے ڈرنے والا بنا دے اور کیا تو یہ نہیں چاہتا کہ جو شخص ہمارے خوف کی وجہ سے ڈرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے دے گا جس دن اس کے عرش کے علاوہ اور کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا اور اللہ کے عرش کے سائے میں حسینؑ اس سے محو گفتگو ہوں گے اور اللہ عزوجل اسے قیامت کی ہولناکیوں سے امن میں رکھے گا اس دن جب سب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے لیکن وہ نہیں گھبرائے گا اگر وہ گھبرا بھی گیا تو فرشتے اس کے دل کو وقار اور سکون کے ساتھ بشارت دینگے۔

حدیث (۳) مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم السراج نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ حسان بصری سے وہ معاویہ بن وھب سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے معاویہ! ڈر کی وجہ سے قبر حسینؑ کی زیارت ترک مت کرنا کیونکہ جس نے ان کی زیارت کو ترک کیا اس کو اتنی بڑی حسرت ہوگی کہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس کی قبر ان کے پاس ہوتی کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ عزوجل تمہیں اس حال میں دیکھے کہ تمہارے لیے نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ اور آئمہ اطہارؑ دعا کرتے ہوں اور کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو مغفرت کے ساتھ واپس آئیں اور تمہارے گزشتہ ستر سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جو دنیا سے اس حال میں جائیں کہ ان پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہ ہو جو ان کے تعاقب میں رہے اور کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تم اگلے جہان میں ان لوگوں میں سے ہو جاؤ جن کے ساتھ رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے۔

حدیث (۴) مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ یونس بن ظبیان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں قبر حسینؑ کی حالتِ تقیہ میں زیارت کر سکتا ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تم دریائے فرات پر آؤ تو غسل کر کے صاف لباس پہننا اسکے بعد قبر کے سامنے سے گزرتے ہوئے یہ کہنا السلام علیک یا ابا عبداللہ علیہ السلام تین مرتبہ کہہ دو تو تمہاری زیارت مکمل ہوگئی۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہم کو مدلج نے محمد بن مسلم سے ایک طویل حدیث میں اس طرح بیان کیا ہے کہ مجھے امام ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا کیا تم قبر حسینؑ پر گئے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں! لیکن ڈرتے ہوئے گیا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا جو کچھ ہو چکا ہے وہ اس سے بھی زیادہ سخت تھا اور اس بارے میں ثواب خوف کی مقدار پر ملتا ہے۔ جو شخص ڈرتے ہوئے ان کی زیارت کرنے آیا تو اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن جب تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے اُس کو خوف سے محفوظ رکھے گا اور وہ بخشش کے ساتھ واپس پلٹے گا اور اسکو فرشتے سلام کہیں گے اور نبیؐ اس کی زیارت کریں گے اور اس کے لیے دعا بھی کریں گے اور وہ اللہ عزوجل کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہو گا اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے گی اور اللہ کی رضا کی اتباع کرے گا اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے۔

باب نمبر ﴿۴۶﴾



زیارت حسینؑ میں انفاق کرنے کا ثواب

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا کہ ہم کو معاذ نے ابان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر پر آئے تو گویا رسولؐ اللہ سے اس کا وصال ہو گیا اور ہم سے بھی اور اس کی غیبت کرنا حرام ہو گیا۔ آگ پر اس کا گوشت حرام ہو گیا اور اس کو اللہ ایک درہم خرچ کرنے پر دس ہزار شہر عنایت فرمائے گا اور اللہ عز وجل اس کی تمام ضروریات پوری فرمائے گا اور جو اس سے چھوٹ گیا اسکی حفاظت فرمائے گا اور جو بھی وہ اللہ سے مانگے گا اللہ اس کو عطا فرمائے گا یا اس کو جلد ہی دے دے گا یا پھر اس کے لیے موخر کر کے رکھ دے گا۔

اس حدیث کو مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک سے خبر دی وہ محمد بن اسماعیل وہ عبداللہ بن حماد سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ معاذ سے وہ ابان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حسین سے وہ حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس نے طاقت ہونے کے باوجود حسینؑ کی زیارت نہیں کی؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ شخص رسولؐ اللہ اور ہم اہل بیتؑ کی طرف سے عاق شدہ ہے جس نے اپنے بہت بڑے فائدے والے کام کو معمولی بنایا اور جس

نے ان (حسینؑ) کی زیارت کی تو اللہ اسکی تمام ضروریات کو پورا فرمائے گا اور اس کے دنیوی امور کے غموں میں اس کے لیے کافی ہوجائے گا اور یہ عمل بندے پر رزق کھینچ لائے گا اور جو کچھ اس نے خرچ کیا اسکا بہتر بدلہ اسے ملے گا اور اسکے پچاس سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جب وہ اپنے اہل کی طرف واپس آئے گا تو اس پر کسی قسم کا کوئی بوجھ نہیں ہوگا اور اس کی ہر غلطی کو اس کے صحیفے سے مٹا دیا جائے گا اور اگر وہ اسی سفر کے دوران فوت ہوگیا تو فرشتے اتر کر اسے غسل دیں گے اور اسکے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس پر جنت کی خوشبوئیں وارد ہوں گی یہاں تک کہ وہ پھیل جائیں گی اور اگر وہ صحیح سلامت رہا تو اس کے لیے وہ دروازہ کھول دیا جائے گا جس سے رزق اترتا ہے اور اس کے ہر درہم کے بدلے میں جو کہ اس نے خرچ کیا تھا دس ہزار درھم ہوں گے اور یہ اس کے لیے اس کے اعمال میں ذخیرہ ہوجائے گا جس وقت اس کا حساب ہوگا تو اسے کہا جائے گا تجھے ہر درہم کے بدلے دس ہزار درہم ملیں گے اور اللہ عزوجل نے تمہیں دیکھا اور ان کو تمہارے لیے اپنے پاس ذخیرہ بنا کر رکھا ہوا ہے۔

حدیث (۳) اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ہشام بن سالم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک شخص آیا اس نے کہا اے فرزند رسولؐ کیا آپؑ کے جد امجدؑ کی زیارت کی جاسکتی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں اور ان کے پاس نماز بھی پڑھو اور ان کی اقتدا میں نماز ادا کرو مگر ان سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کرو۔ اس نے پوچھا جو حسینؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر وہ ان کی پیروی کرے گا تو اسے جنت ملے گی۔ اس نے پھر پوچھا اس کی کیا سزا ہے جس نے جان بوجھ کر آپؑ کی زیارت ترک کردی؟۔ آپؑ نے فرمایا کہ حسرت کے دن وہ افسوس کرے گا۔ اس نے پھر پوچھا جس نے قبر حسینؑ کے قریب قیام کیا

اسے کیا ملے گا آپؑ نے فرمایا ہر دن ہزار مہینے کے برابر ہے۔اس نے پھر پوچھا کہ جس نے ان کی طرف سفر کرنے میں خرچ کیا اور ان کے پاس بھی خرچ کیا تو اسے کیا اجر ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا ایک درہم کے عوض ایک ہزار درہم ملیں گے۔

حدیث ۴ اور اسی سند کے ساتھ اصم سے مروی ہے وہ ابن سنان سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کے والد گرامیؑ حج کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ جس نے ایک درہم خرچ کیا اسے ہزار درہم کا ثواب دیا جائے گا تو جس نے آپؑ کے جد حسینؑ کی طرف سفر کرنے میں خرچ کیا اسے کیا ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا اے ابن سنان! اسے ہر درہم کے بدلے دس لاکھ درہم کا ثواب دیا جائے گا اتنے ہی اس کے لیے درجات بلند کئے جائیں گے اور اسکے لیے اللہ کی رضا بھی بہت بہترین ہوگی اور رسولؐ اللہ، امیرؑالمومنین اور آئمہ معصومینؑ کی دعا بھی ان کے لیے بہترین ہوگی۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے اور محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ عمرکی بن علی سے انہوں نے کہا کہ ہمیں یحییٰ نے جو امام ابوجعفر ثانیؑ کی خدمت کیا کرتے تھے نے علی سے بیان کیا وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کے پاس نماز پڑھے تو اسے کتنا اجر و ثواب ملے گا۔آپؑ نے فرمایا جس نے ان کے پاس دو رکعت نماز ادا کی وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا وہ اسے عطا ہو جائے گی۔(راوی کا بیان ہے) پھر میں نے پوچھا جس نے دریائے فرات کے پانی سے غسل کیا اور ان کے پاس آیا تو اسے کیا ملے گا؟۔آپؑ نے فرمایا جس نے فرات کے پانی سے

غسل کیا اور حسینؑ کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو اس سے اس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے وہ ابھی پیدا ہوا ہو پھر میں نے پوچھا کہ جس شخص نے ان کی طرف کسی دوسرے شخص کو تیار کر کے روانہ کیا اور خود کسی علت کی وجہ سے نہ جا سکا تو اس کے لیے کیا اجر ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اسے ہر درہم کے بدلے میں جو اس نے خرچ کیا احد کے پہاڑ کے برابر نیکیاں عطا کرے گا اور اسکے خرچ سے کئی گنا زیادہ اسے نعم البدل کے طور پر عطا کیا جائے گا اور اس سے بلاؤں کو ہٹا دیا جائے گا اور اس کا دفاع کیا جائے گا اور اس کے مال کی بھی حفاظت کی جائے گی۔



باب نمبر ﴿۴۷﴾



زیارت حسینؑ کے لئے جاتے وقت جن چیزوں کو ساتھ لے جانا مکروہ ہے

حدیث ① مجھے میرے والد نے علی بن حسین سے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ ابن خلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگوں نے حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا تو وہ اپنے ساتھ دسترخوان لے کر گئے جس میں حلوہ اور اس طرح کی میٹھی چیزیں ساتھ لے کر گئے اگر وہ اپنے پیاروں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو یہ چیزیں ساتھ لے کر نہ جاتے۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن بن احمد وغیرہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ صالح بن سندی جمال سے وہ اہل رقی کے ایک شخص سے وہ ابو المضا سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر اطہر پر جاتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے پھر پوچھا کیا تم اپنے ساتھ دسترخوان بھی لے کر جاتے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا اگر تم اپنے باپ یا اپنی ماں کی قبر کی زیارت کے لیے جاتے تو یہ چیزیں کبھی ساتھ نہ لے کر جاتے۔ میں نے عرض کی تو پھر ہم کیا چیز کھائیں؟۔ فرمایا روٹی اور دودھ۔ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں بعض لوگ قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو بڑا عمدہ دسترخوان ساتھ لے کر جاتے ہیں۔ امامؑ نے مجھ سے فرمایا سنو اگر وہ اپنے آباء و اجداد کی قبروں پر جائیں تو اس طرح نہیں کرتے۔

حدیث ③ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ

علی بن حکم سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ لوگ جب حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو اپنے ساتھ دستر خوان رکھتے ہیں جس میں حلوہ اوراس سے ملتی جلتی چیزیں رکھتے ہیں اگر وہ اپنے دوستوں کی قبروں کی زیارت کو جاتے تو ایسا نہیں کرتے۔

حدیث ﴿۴﴾ مجھے محمد بن احمد بن حسین نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن سعید سے وہ زرعہ بن محمد حضرمی سے وہ مفضل بن عمر سے انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے۔ میں نے کہا آپؑ نے میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی اپنے باپ کی قبر کی طرف جاتا ہے تو پریشان اور غمناک ہوتا ہے جبکہ تم حسینؑ کی زیارت کرنے آتے ہو تو دستر خوان لے کر آتے ہو ہرگز ایسا نہ کرو تم غبار آلود، پراگندہ اور سوگوار حالت میں حسینؑ کی زیارت کرنے آیا کرو۔



باب نمبر (۴۸)



زائر حسینؑ کو انجام دینے والے امور

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہم کو مدلج نے محمد بن مسلم سے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے امامؑ سے پوچھا کیا جب ہم آپؑ کے جد حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو ہم حج کے سفر کی طرح ہوتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پھر پوچھا جو کچھ حاجی پر لازم ہوتا ہے وہ ہم پر بھی لازم ہوتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا کن چیزوں میں سے۔انہوں نے کہا کہ ان چیزوں میں سے جو حاجی پر واجب ہوتی ہیں۔آپؑ نے فرمایا ہاں؟۔جو لوگ تمہارے ہمسفر ہوں ان کے ساتھ حسن صحبت رکھو اور قلیل کلام لازم ہے مگر خیر کی بات اور کثرت سے اللہ کا ذکر بھی واجب ہے اور لباس کی طہارت لازم ہے اور حائر حسینی (حرم) پر آنے سے پہلے غسل کرنا بھی تم پر واجب ہے اور خشوع و خضوع بھی اور صلوٰۃ بھی واجب ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر کثرت سے درود بھی اور جو چیز تمہاری نہیں اس کا احترام کرو اور اپنی نگاہ کو نیچا رکھنا بھی لازم ہے اور اپنے بھائیوں میں سے جو ضرورت مند اور مفلوک الحال تمہیں نظر آئیں ان کی ضرورت کو پورا کرنا بھی تم پر لازم ہے اور تقیہ جو تمہارے دین کا ستون ہے اسے بھی لازم پکڑو اور جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے جھگڑا کرنے اور زیادہ قسمیں کھانے سے پرہیز کرو جب اس طرح کرلو گے تو تمہارا حج اور عمرہ مکمل ہوگیا اور تم نے اپنے خرچ کرنے کی وجہ سے جو طلب کیا تھا اور تمہارا اپنے اہل سے جدا رہنا اور جس چیز میں تم نے رغبت کی تھی اس کو تم نے واجب کرلیا کہ تم اللہ کی بخشش، رحمت اور رضا کے ساتھ واپس لوٹے ہو۔

حدیث ② مجھے محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ

اپنے والد سے وہ حسن بن سعید سے وہ زرعہ بن محمد حضرمی سے وہ مفضل بن عمر سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا زیارت کے لئے جانا زیارت کے لئے نہ جانے سے بہتر ہے اور زیارت کے لئے نہ جانا زیارت کے لئے جانے سے بہتر ہے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کیا آپؑ نے میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہ کرنا کہ تم میں سے کوئی اپنے باپ کی قبر کی طرف غمناک اور پریشان حال ہو کر جائے اور حسینؑ کی زیارت کے وقت اپنے ساتھ دستر خوان لے کر جائے تم حسینؑ کی زیارت کو اس حال میں جاؤ کہ پراگندہ بال اور غبار آلود چہرے اور سوگوار حالت میں ہو۔

حدیث ③ مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین وغیرہ نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی اشعری سے وہ علی بن حکم سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی زیارت کا ارادہ کرو تو تم پریشان حال، غمناک اور تکلیف زدہ ہو کر ان کی زیارت کرو اسی طرح غبار آلود جسم اور بھوکے پیاسے ہونے کی حالت میں ان کی زیارت کرو کیونکہ حسینؑ غم ناک، تکلیف زدہ، پراگندہ بال، غبار آلود جسم، بھوک اور پیاس کی حالت میں شہید کئے گئے اور ان سے اپنی ضرورت کی چیزیں لو اور واپس چلے جاؤ اور اس کو وطن نہ بناؤ۔

حدیث ④ اسی سند کے ساتھ سعد بن عبداللہ سے مروی ہے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ صالح بن سندھی جمال سے وہ اسی سے جس نے اس سے بیان کیا وہ کرام بن عمرو سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا اے کرام! جب تم قبر حسینؑ کا ارادہ کرو تو اس حال میں ان کی زیارت

کرنا کہ تم تکالیف اور غمناک، پراگندہ بال، اور غبار آلود جسم میں ہو کیونکہ حسینؑ تکالیف زدہ، غمناک، پراگندہ بال، غبار آلود جسم اور بھوک اور پیاس کی حالت میں قتل کئے گیے۔

باب نمبر ﴿۴۹﴾



سواری یا پیادہ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن یحییٰ اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ حسین بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ عبدالجبار نہاوندی سے وہ ابوسعید سے وہ حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ اے حسین! جو شخص اپنے گھر سے قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے نکلتا ہے اگر وہ پیدل چلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ حائر میں پہنچ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو کامیاب و کامران ہونے والوں میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ اپنی عبادت مکمل کر لیتا ہے تو اللہ عزوجل اسے مراد پانے والوں میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ واپس آنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تمہارے متعلق فرماتے ہیں کہ نئے سرے سے اپنی عملی زندگی کا آغاز کرو گزشتہ زندگی میں جو کچھ ہوا ہے وہ اللہ نے تمہیں معاف کر دیا۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ کی طرف نکلتا ہے تو اس کو اپنے گھر سے پہلا قدم نکالتے ہی سارے گناہوں کی معافی مل جاتی ہے اور وہاں پہنچنے تک اس کا ہر قدم پاکیزہ رہتا ہے جب وہ وہاں پہنچ جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے سرگوشی کے انداز میں فرماتا ہے۔" اے میرے بندے! مجھ سے مانگ جو تیرا دل چاہتا ہے مجھ سے مانگ میں تجھے عطا کروں گا اور مجھ سے دعا کر میں قبول

کروں گا مجھ سے مطالبہ کر میں اسے پورا کروں گا اور اپنی حاجت مجھ سے مانگ میں اسے پوری کروں گا"۔ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ کے ذمے یہ حق ہے کہ جو کچھ بھی اس نے خرچ کیا اس کو عطا کرے گا۔

حدیث ۳ اسی سند کے ساتھ صالح سے مروی ہے وہ حارث بن مغیرہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے قبر حسینؑ کے ساتھ مقرر ہیں جب بھی کوئی شخص ان (امام حسینؑ) کی قبر کی زیارت کرتا ہے تو ان (فرشتوں) کو اس (زائر) کے گناہ دے دیئے جاتے ہیں جب وہ ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب دوسرا قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے کئی گنا نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اسی طرح اس کی حسنات بڑھادی جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے جنت واجب ہوجاتی ہے پھر فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور پاک کر دیتے ہیں اور آسمان کے فرشتے اعلان کرتے ہیں کہ اللہ کے حبیبؐ کے حبیبؑ کی زیارت کرنے والے کو پاک کردو تو وہ اسے غسل دیتے ہیں۔ محمدؐ ان کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ کے مہمانو! جنت میں میری رفاقت کے ساتھ خوش ہوجاؤ اور اسکے بعد امیرؑ المومنین آواز دے کر ان سے فرماتے ہیں میں تمہاری ضروریات کو پورا کرنے والا اور دنیا و آخرت میں تم سے آزمائشوں کو دور کرنے کی ضمانت دیتا ہوں پھر نبیؐ دائیں اور بائیں سے ان کو ملتے ہیں یہاں تک کہ وہ واپس اپنے گھروں کو لوٹ آتے ہیں۔

حدیث ۴ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسین بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ جبار مکفوف

سے وہ ابو الصامت سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی طرف پیدل چل کر آیا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ہزار نیکی لکھ دیتا ہے اور ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے اور ہزار درجات بلند کر دیتا ہے اور جب تم دریائے فرات پر آؤ تو غسل کرو اور اپنے جوتوں کو لٹکا دو اور ننگے پاؤں چلو اور عاجز بندے کی چال چلو اور جب حرم کے دروازے پر آؤ تو چار تکبیریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور پھر چار تکبیریں کہو پھر ان کے سر کی جانب آ کر کھڑے ہو جاؤ اور چار تکبیریں کہو اور ان کے پاس نماز پڑھو اور اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کا سوال کرو۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے والے کے لیے کم سے کم کتنا ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے عبداللہ! حسینؑ کی زیارت کا کم سے کم اجر یہ ہے کہ اللہ عزوجل اسکے گھر واپس آنے تک اس کی جان اور مال کی حفاظت کرتا ہے اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل اس کا حافظ و نگہبان ہوگا۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمہ سے اس نے اس سے جس نے اس کو علی بن میمون الصائغ سے بیان کیا انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا اے علی! حسینؑ کی زیارت کرو اور اس کو مت چھوڑو۔ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص ان کے پاس جائے تو اس کا کیا ثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جو شخص وہاں پیدل جائے اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور

ایک درجہ بلند ہوگا وہ جب وہاں پہنچے گا تو اللہ عزوجل دو فرشتے اس پر مقرر کر دے گا جو اس کے منہ سے نکلی ہوئی اچھی بات لکھ لیں گے اور جو بری بات اس کے منہ سے نکلے گی وہ اسے نہیں لکھیں گے جب وہ وہاں سے واپس ہوگا تو وہ اس کو الوداع کہیں گے اور کہیں گے۔ اے اللہ کے دوست جس کے اللہ نے گناہ معاف کر دیئے تُو اللہ اور اسکے رسولؐ اور اہل بیتؑ کی جماعت سے ہے۔ اللہ کی قسم! تُو اپنی آنکھوں سے جہنم کی آگ نہیں دیکھے گا اور نہ ہی وہ تجھے دیکھے گی اور تجھے کبھی بھی نہ کھائے گی۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے انہوں نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ عبدالعظیم بن عبداللہ ابن حسن سے وہ حسن بن حکم نخعی سے وہ ابو حماد اعرابی سے وہ سدیر صیرفی سے اس نے کہا ہم امام ابوجعفرؑ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک نوجوان نے حسینؑ کی قبر کا ذکر کیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے فرمایا۔ جو آدمی بھی وہاں جاتا ہے جب وہ وہاں ایک قدم بھی چلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت میں سے ایک نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعوں میں سے جس نے حسینؑ کی زیارت کی تو جب وہ اپنے گھر کی طرف لوٹ رہا ہوگا اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہونگے اور اس کے ایک قدم کے بدلے جو قدم وہ چلا ہوگا اور اس کے چوپائے کے ہر قدم کے بدلے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے لیے ہزار درجے بلند کیئے جائیں گے۔

حدیث ۹ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ احمد بن بشیر السراج سے وہ ابوسعید کافی سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس ان کے ایک چھوٹے سے کمرے میں گیا تو آپؑ کے ساتھ مرازم بھی تھا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ جو حسینؑ کی قبر پر پیدل آئے تو اس کو ہر قدم کے بدلے جس کو وہ اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو حسینؑ کی طرف کشتی پر آئے اور وہ کشتی ان کو وہاں الٹا دے تو آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے کہ تم خوش ہو جاؤ اور تمہارے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن احمد بن حمدان قلانسی سے وہ محمد بن حسین محاربی سے وہ احمد بن میثم سے وہ محمد بن عاصم سے وہ عبداللہ بن نجار سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مجھ سے فرمایا کیا تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے جاتے ہو اور کشتیوں پر سوار ہو کر زیارت کے لئے جاتے ہو؟۔میں نے کہا جی ہاں آپؑ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں اگر (زیارت پر جاتے وقت) تمہیں کشتی الٹا دے تو تمہیں آواز دی جاتی ہے کہ خبردار تم خوش ہو جاؤ اور جنت تمہارے لیے بہترین ہو جائے۔

باب نمبر ﴿۵۰﴾



زائر حسینؑ پر اللہ کی عنایتیں

حدیث ۱ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اسماعیل بن زید سے وہ عبداللہ طحان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز ہر ایک یہ آرزو کرے گا کہ وہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوتا اس لیے کہ وہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے ساتھ اللہ کا حسن سلوک دیکھے گا کہ کس قدر ان کی عزت افزائی کی گئی ہے۔

حدیث ۲ صالح صیرفی نے عمران میثمی سے یا صالح بن میثم سے روایت کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص کو یہ پسند ہے کہ وہ قیامت کے دن نور کے دسترخوانوں پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہو جائے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن عامر نے معلّٰی بن بصری سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوالفضل نے ابن صدقہ سے وہ مفضل بن عمر سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا۔ میں ان فرشتوں کے ساتھ ہوں جو قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے مومنوں کے ساتھ ہیں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے عرض کیا مومنین فرشتوں کو دیکھیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم وہ تو مومنوں سے لپٹے ہوئے ہونگے یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں پر صبح شام جنت سے کھانا اتارتا ہے اور ان کی خدمت کرنے کے لیے فرشتے بھی اتارتا ہے اور کوئی بھی زائر دنیا و آخرت کی حاجات سے جو بھی سوال کرتا ہے وہ اسے عطا کر دی جاتی ہے۔ میں نے کہا اللہ کی قسم یہ تو کرامت ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے مفضل!

کیا میں تجھے کچھ اور بھی بتاؤں۔ میں نے کہا جی ہاں میرے آقا! آپؑ نے فرمایا میں ایک نور کا تخت دیکھ رہا ہوں جس کو رکھا گیا ہے اسکے اوپر اسے سرخ یاقوت کا قبہ پہنایا گیا ہے جس کو جواہرات کے ساتھ جڑا گیا ہے گویا کہ میں حسینؑ کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس تخت پر تشریف فرما ہیں اور ان کے آس پاس نوے ہزار سبز قبے ہیں اور میں ان مومنوں کو دیکھ رہا ہوں جو ان کی زیارت کر رہے ہیں اور انہیں سلام پیش کر رہے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے متعلق فرماتا ہے کہ یہ میرے ولی ہیں مجھ سے مانگو کہ ایک طویل عرصے تک دنیا میں تم پر ظلم روا رکھا گیا اور تم کو ذلیل کیا گیا اور تم پر جبر کیا گیا تو ان کا کھانا پینا جنت میں ہوگا اور اللہ کی قسم یہ نہ ختم ہونے والی کرامت ہے اور اسکی انتہاء تک رسائی ممکن ہی نہیں۔

باب نمبر ﴿۵۱﴾



زیارت حسینؑ کے ایام، زائر کی عمر میں شمار نہیں ہوتے

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جابر حمیری نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھے ابو سعید حسن بن علی بن زکریا عدوی بصری نے بیان کیا وہ ھیثم بن عبداللہ رمانی سے **وہ ابوالحسنؑ رضا سے وہ اپنے والد (موسیٰ کاظمؑ) سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے دن ان کی عمروں میں شمار نہیں کئے جاتے اور نہ ہی ان کے آخری وقتوں میں شمار ہوں گے۔**

باب نمبر ﴿۵۲﴾



زائر حسینؑ رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہ زہرا سلام اللہ علیھا کے جوار میں ہوں گے

حدیث ① مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد بن یحییٰ عطار اور علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید بن یقطین الیقطینی سے اس نے اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ ابو خالد ذی شامہ سے اس نے کہا مجھے ابو اسامہ نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص رسولؐ اللہ اور علی علیہ السلام اور فاطمہ سلام اللہ علیہا کی ہمسائیگی حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کو ترک نہ کرے۔

حدیث ② وہ اپنی سند کے ساتھ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ یا امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا مسکن اور ٹھکانہ جنت ہو تو وہ مظلوم کی زیارت نہ چھوڑے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا وہ مظلوم کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ حسینؑ بن علی علیہ السلام ہیں جو بھی کربلا میں ان کی زیارت کے شوق میں آیا اور رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ کی محبت کی خاطر آیا تو اللہ عزوجل اس کو جنت کے دسترخوانوں پر بٹھائے گا اور وہ ان کے ساتھ کھائے گا اس وقت جب کہ دوسرے لوگ حساب و کتاب دینے میں مصروف ہونگے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو محمد بن عمران نے انہوں نے کہا ہم کو حسن بن حسین لؤلؤی نے محمد بن اسماعیل سے بیان کیا وہ محمد بن ایوب سے وہ حارث بن مغیرہ نصری سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے کچھ فرشتے حسینؑ کی قبر کے ساتھ مقرر کئے ہیں جب کوئی شخص ان کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے اور غسل کرتا ہے تو رسولؐ اللہ اسے آواز دے کر فرماتے ہیں اے اللہ کے مہمان! جنت میں میری رفاقت کے ساتھ خوش ہو جاؤ۔

باب نمبر ﴿۵۳﴾



زائر حسینؑ سب سے پہلے داخل بہشت ہوں گے

حدیث (۱) مجھے میرے والد اور بھائی اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ عمرکی بن علی بوفکی سے وہ صندل سے وہ عبداللہ بن بکیر سے وہ عبداللہ بن زرارہ سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا قیامت کے دن حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والوں کو ایک گونہ فضیلت حاصل ہوگی۔ میں نے پوچھا ان کو کیا فضیلت حاصل ہوگی؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے جبکہ باقی سب لوگ حساب وکتاب کی صف میں کھڑے ہوں گے۔

باب نمبر ﴿۵۴﴾



معرفت کے ساتھ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا اور مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل قمی وہ محمد بن عمرو زیات سے وہ فائد حناط سے **وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔**

حدیث ۲ مجھے ابو العباس کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابو خطاب سے انہوں نے حسن بن علی بن فضالہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن کثیر سے وہ ہارون بن خارجہ سے **اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ سے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس نے حسینؑ کی زیارت کی اس کو حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم جس نے ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کی تو اسکے گزشتہ اور آئندہ تمام کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔**

مجھے میرے والد اور ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن جعفر رزاز سے محمد بن حسین نے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن قمی سے **انہوں نے کہا کہ امام ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا کم سے کم جو فرات کے کنارے امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب دیا جائے گا جبکہ وہ (زائر) ان کے**

حق، حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتا ہو تو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ④ مجھے ابو العباس نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابن مسکان سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا تو اللہ اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہوں کو معاف کردے گا۔

حدیث ⑤ انہیں سے مروی ہے وہ محمد بن حسین سے وہ ابو داؤد سلیمان بن سفیان مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حکم بن مسکین سے وہ فائد حناط سے اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی امامت کا یقین رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرنے آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ⑦ مجھے قاسم بن محمد بن علی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے اس نے عبداللہ بن حماد انصاری سے بیان کیا وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے

روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص بھی حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اللہ عزوجل اسکے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے اس نے کہا مجھے یوسف انباری نے فائد حناط سے خبر دی اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے کہا کہ لوگ قبر حسینؑ پر زیارت کے لیے آتے ہیں ان کے لیے کیا اجر ہوتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے فائد! جو حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا تو اس کے گزشتہ اور آئندہ سب گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ فائد سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردے گا۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد، محمد بن حسن، علی بن حسین اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یحییٰ بن علی قمی سے انہوں نے کہا مجھے ایک آدمی نے عبید اللہ بن عبداللہ اور علیؑ بن حسین بن علیؑ سے خبر دی آپؑ نے فرمایا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوارؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اس کے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ⑪ اسی سند سے صالح بن عقبہ سے مروی ہے وہ یحییٰ بن علی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اسکے تمام گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

مجھے محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل وہ صالح بن عقبہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ان دونوں حدیثوں کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑫ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلیٰ بن محمد بصری وہ ابوداؤد مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ⑬ مجھے محمد بن یعقوب نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ صفوان سے وہ ابن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

حدیث ⑭ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ھارون بن مسلم سے وہ حسن بن علی سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابویعقوب ابزاری سے وہ فائد سے وہ

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کی زیارت کرنے گیا میں نے دیکھا کہ لوگ آپؑ کی قبر اطہر کی زیارت کرر ہے ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو آپؑ کی معرفت رکھتے ہیں اور آپؑ کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور وہ بھی جو آپ کی معرفت نہیں رکھتے اور آپؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے، یہاں تک کہ عورتیں بھی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر زیارت کے لیے آتی ہیں اور ان باتوں کی وجہ سے انہوں نے شہرت پالی ہے کہ اس خاندان کے دوست ہیں، اس شہرت کو دیکھ کر میں زیارت سے پیچھے ہٹ گیا ہوں، اب میں کیا کروں؟ ۔راوی کا بیان ہے یہ سن کر آپؑ کچھ دیر تک خاموش رہے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے عراقی !اگر وہ اپنے آپ کو مشہور کرتے ہیں تو تم اپنے آپ کو مشہور نہ کرو اللہ کی قسم جو حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آئے گا اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔

قول مترجم:۔

زیارت اسی وقت ہوتی ہے جب کہ وہ خلوصِ دل اور شوقِ ملاقات کے ساتھ کی جائے اور اگر اس کا مقصد شہرت حاصل کرنا ہے تو ایسی زیارت اکارت ہے۔

حدیث ⑮ مجھے حسین بن محمد بن عامر بن معلیٰ سے بیان کیا وہ ابوداؤد مسترق سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ مثنی حناط سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی زیارتِ حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آئے گا اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑯ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح النیلی سے اس نے روایت کی کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ تین حج کئے۔

حدیث ⑰ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن علی بن عبید جعفی نے بیان کیا اس نے کہا مجھے محمد بن ابی جریر قمی نے بیان کیا اس نے کہا میں نے امام ابوالحسن رضا علیہ السلام کو اپنے والد سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کو جائے گا تو وہ اللہ عزوجل سے اس کے عرش کے اوپر گفتگو کرے گا پھر آپؑ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِندَ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾﴾ "بیشک پرہیزگار جنتوں اور نہروں میں (لطف اندوز) ہوں گے۔ پاکیزہ مجالس میں (حقیقی) اقتدار کے مالک بادشاہ کی خاص قربت میں (بیٹھے) ہوں گے" (قمر ۵۴، ۵۵)۔



باب نمبر ﴿۵۵﴾



رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور جناب فاطمہؑ کی محبت میں زیارت حسینؑ کا ثواب

**حدیث ① **مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوخطاب سے اور مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ جویریہ بن علاء سے وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا حسینؑ کی زیارت کرنے والے کہاں ہیں تو لوگوں میں سے ایک جماعت کھڑی ہوگی ان کو صرف اللہ ہی شمار کرسکتا ہے اللہ عزوجل ان سے پوچھے گا کہ تم نے حسینؑ کی قبر کی زیارت کا ارادہ کیوں کیا تھا۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہم رسولؐ اللہ، علیؑ اور فاطمہؑ کی محبت میں ان کے پاس آئے تھے اور ان سے جو سلوک کیا گیا اس پر ان کا غم مناتے ہوئے آئے تھے۔ انہیں کہا جائے گا یہ ہیں رسولؐ اللہ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ ان کے ساتھ مل جاؤ تم درجے میں بھی ان کے ساتھ ہو تم رسولؐ اللہ کے پرچم تلے آجاؤ۔ وہ رسولؐ اللہ کے پرچم کی طرف چلے جائیں گے اور یہ پرچم امیرؑ المومنین کے ہاتھ میں ہوگا یہاں تک کہ وہ سب جنت میں داخل ہوجائیں گے تو وہ پرچم کے دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہوجائیں گے۔

**حدیث ② **اسی سند کے ساتھ ابوبصیر سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ اور امام ابوجعفرؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی رہائش گاہ جنت میں ہو اور اس کا ٹھکانہ بھی جنت ہو تو وہ مظلوم کی زیارت کبھی نہ چھوڑے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ ۔ آپؑ نے فرمایا وہ حسین بن علی علیہ السلام صاحب کربلا ہیں جو ان کی طرف شوق کرتے ہوئے اور رسولؐ اللہ، امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ سے محبت کی وجہ سے وہاں آئے گا تو اللہ عزوجل اسے جنت کے دستر خوانوں پر بٹھائے گا ان کے ساتھ ہی وہ کھائے گا جبکہ دوسرے لوگ حساب و کتاب میں مصروف

ہونگے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف قمی سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ یقطینی سے وہ کسی آدمی سے وہ فضیل بن عثمان صرفی سے اس نے اس سے جس نے اس کو **امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا اللہ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں حسینؑ کی محبت اور ان کی زیارت کی محبت ڈال دیتا ہے اور جس کے ساتھ اللہ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے دل میں حسینؑ کا بغض اور ان کی زیارت کا بغض ڈال دیتا ہے۔**

باب نمبر ﴿۵۶﴾



امام حسینؑ کی شوق و ذوق سے زیارت کرنے والے کا بیان

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین بن ابوخطاب سے بیان کیا وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابو اسامہ زید شحام سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص حسینؑ کی قبر کی طرف شوق سے آئے اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن امن والوں میں لکھ دے گا اور اسکا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دے گا اور وہ حسینؑ کے پرچم تلے رہے گا یہاں تک کہ جنت میں چلا جائے گا اور وہ جنت میں آپؑ کا ہم درجہ ہوگا بے شک خدا عزیز و حکیم ہے۔

حدیث ۲ ابو بصیر سے مروی ہے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی رہائش گاہ اور ٹھکانہ جنت میں ہو تو وہ مظلوم کی زیارت کبھی ترک نہ کرے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ حسین بن علیؑ صاحب کربلا ہیں جو ان کے پاس شوق سے اور رسولؐ اللہ، امیر المومنینؑ اور سیدہ فاطمہؑ کی محبت میں آیا اللہ عزوجل اس کو جنت کے دستر خوانوں پر بٹھائے گا اور وہ ان کے ساتھ ہی بیٹھ کر کھائے گا جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب میں مشغول ہونگے۔

حدیث ۳ مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں کتنی فضیلت ہے تو وہ شوق سے مر جائیں اور ان کی جانیں افسوس سے اپنے جسموں سے کٹ جائیں۔ میں نے کہا اس میں کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا

جو شخص وہاں شوق سے جاتا ہے اللہ عزوجل اس کے لیے ہزار مقبول حج اور ہزار مبرور عمرے لکھ دیتا ہے اور اسے شہداء بدر جیسے شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے اور اسے ہزار روزے داروں کا ثواب ملتا ہے اور ہزار مقبول صدقوں کا ثواب ملتا ہے اور ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے جس سے اللہ کی رضامندی مقصود ہو وہ سال تک ہر آفت سے محفوظ رہے گا جن آفات میں سے سب سے چھوٹی آفت شیطان ہے اور اس کے ساتھ ایک معزز فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جو اسکے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں سے اور سر کے اوپر سے قدموں کے نیچے سے حفاظت کرتا ہے اگر وہ اسی سال مر جائے تو رحمت کے فرشتے اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور وہ اس کو غسل دیتے ہیں اور کفن پہنانے کے وقت موجود ہوتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور اس کو استغفار کے ساتھ اسکی قبر میں الوداع کرتے ہیں اللہ اس کی قبر کو تا حد نگاہ کشادہ کر دیتا ہے اور اس کو فشار قبر سے محفوظ رکھتا ہے اور اسکو منکر، نکیر کے خوف سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے اور قیامت کے دن اس کو ایک نور دیا جائے گا جو اسکے لیے مشرق و مغرب کے درمیان سب چیزوں کو روشن کر دے گا اور ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ اس شخص نے شوق سے حسینؑ کی زیارت کی تھی تو کوئی شخص بھی قیامت تک نہ بچے گا مگر وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش میں بھی حسینؑ کی زیارت کرنے والوں میں سے ہوتا۔

حدیث ۴ انہی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابو ایوب ابراہیم بن عثمان خزاز سے وہ محمد بن مسلم سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے گا اس کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا جو ان کی طرف شوق سے آئے وہ اللہ عزوجل کے معزز بندوں میں سے ہوگا اور حسینؑ بن علیؑ کے پرچم تلے ہوگا یہاں تک کہ ان سب کو اللہ جنت

میں داخل کر دے گا۔

حدیث ⑤ اور انہی سے مروی ہے وہ حسن بن محبوب سے وہ ابو المغرا ءسے وہ زریح محاربی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے کہا کہ مجھے میری قوم اور میرے بیٹوں سے تکالیف پہنچی جب میں نے ان کو قبر حسینؑ پر آنے کے متعلق خبر دی کہ اس میں یہ فائدہ ہے تو انہوں نے مجھے جھٹلا دیا اور کہنے لگے تم جعفر بن محمد علیہ السلام پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔ آپؑ نے فرمایا اے زریح! لوگوں کو چھوڑ دو وہ جہاں چاہیں گھومتے رہیں اللہ کی قسم! اللہ عزوجل حسینؑ کی زیارت کرنے والوں اور مقرب فرشتوں اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ''کیا تم دیکھتے نہیں کہ قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے ان کی طرف اور فاطمہؑ بنت رسولؐ کی طرف بڑے شوق سے آئے تھے آگاہ ہو جاؤ میری عزت وعظمت اور جلال کی قسم میں نے ان کے لیے کرامت کو واجب کر دیا اور میں ضرور ان کو اپنی اس جنت میں داخل کروں گا جس کو میں نے اپنے اولیاء، انبیاء اور رسولوں کے لیے تیار کیا ہوا ہے اے میرے فرشتو! یہ لوگ میرے رسولؐ کے حبیب حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنے والے ہیں اور محمدؐ میرے محبوب ہیں جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ میرے حبیبؐ سے محبت کرتا ہے اور جو میرے حبیبؐ سے محبت کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتے ہیں اور جو شخص میرے محبوب سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے تو مجھ پر لازم ہے کہ میں اسے اپنا سخت عذاب دوں اور اسے اپنی آگ کی تپش سے جلا ڈالوں اور جہنم اس کا ٹھکانہ اور رہائش گاہ بنا دوں اور اس کو ایسے عذاب سے دوچار کروں جو میں نے جہان والوں میں سے کسی کو نہ دیا ہو''۔

مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے اس کو ابو بصیر تک مرفوع بیان کیا ہے اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہؑ یا امام ابو جعفرؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کی رہائش گاہ اور ٹھکانہ جنت ہو۔۔۔پھر آخر تک حدیث وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکی ہے۔

باب نمبر ﴿۵۷﴾



ثواب کی نیت سے زیارت حسینؑ کرنے کا بیان

حدیث ۱ مجھے میرے والد علی بن حسین اور محمد بن حسن سے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے اس نے کہا مجھ کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے بیان کیا وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ قدامہ بن مالک سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حصول ثواب کی خاطر حسینؑ کی زیارت کرتا ہے اور اکڑنا، تکبر، دکھلاوا اور شہرت حاصل کرنا اس کا ارادہ نہ ہو تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف کر دیا جاتا ہے جس طرح پانی کے ساتھ کپڑے کو صاف کیا جاتا ہے تو اس پر میل کچیل باقی نہیں بچتی اور اسکو ہر قدم کے عوض میں ایک حج لکھ دیا جاتا ہے اور جب بھی وہ قدم اٹھاتا ہے تو اس کے لیے ایک عمرہ لکھا جاتا ہے۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد سے وہ ابان احمر سے وہ محمد بن حسین خزاز سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کی غرض سے اور آخرت کے گھر کو حاصل کرنے کے لیے ان کی زیارت کرنے آتا ہے تو اسکو کیا ملے گا؟ ۔آپؑ نے فرمایا اے ہارون! جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور دار آخرت کی خاطر ان کی قبر پر آتا ہے تو اللہ کی قسم! اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے پھر تین مرتبہ مجھ سے فرمایا۔ کیا میں نے تمہارے سامنے قسم نہیں کھائی، کیا میں نے قسم نہیں کھائی، کیا میں نے قسم نہیں کھائی۔

حدیث (۳) مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ اپنے والد محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن میمون قداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر اس حالت میں آتا ہے کہ نہ وہ منکر ہوتا ہے اور نہ متکبر تو اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مبرور عمرے لکھے جائیں گے اور اگر وہ بدنصیب ہوگا تو سعادت مندوں میں شمار کیا جائے گا اور وہ مسلسل رحمت الٰہی کی آغوش میں رہے گا۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ صفوان بن مہران جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا چاہتے ہوئے قبر حسینؑ کی طرف آئے گا تو اس کو جبرائیلؑ، اسرافیلؑ اور میکائیلؑ اس کے گھر تک چھوڑنے جاتے ہیں۔

حدیث (۵) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اہل خراسان کے کچھ لوگ آپؑ کے پاس آئے اور انہوں نے آپؑ سے قبر حسینؑ پر جانے اور جو کچھ اس میں فضیلت ہے اس کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے میرے دادا (علیؑ بن حسینؑ) سے

بیان کیا وہ فرمایا کرتے تھے جو شخص اللہ کی رضا چاہتے ہوئے ان کی زیارت کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو گناہوں سے اس طرح نکال دیتا ہے جس طرح نومولود کو اسکی ماں نے ابھی جنم دیا ہو اور اس کے سفر میں فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے پر پھیلا دیتے ہیں اور اسکے لیے اپنے گھر واپس آنے تک فرشتے اپنے پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے لیے اپنے رب سے بخشش کا سوال کرتے ہیں اور آسمان کی بلندی تک اس کو اپنی رحمت میں لے لیتے ہیں اور فرشتے اس کو آواز دیتے ہیں کہ تو اچھا ہے اور جیسی تو نے زیارت کی وہ تو بہترین ہے اور اس کے خاندان کی حفاظت کی جائے گی۔

حدیث ⑥ مجھے عبداللہ بن فضل بن محمد بن ہلال نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو عبدالرحمن نے بیان کیا اس نے کہا ہم کو سعید بن خثیم نے اپنے بھائی معمر سے بیان کیا اس نے کہا میں نے زید بن علیؑ کو سنا وہ فرمارہے تھے جو شخص حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی زیارت محض اللہ کی رضا کے لیے کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں لہٰذا تم ان کی زیارت بکثرت کیا کرو اللہ عزوجل تمہارے سارے گناہ معاف فرمادے گا۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابو عبداللہ البرقی سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سنان سے وہ حذیفہ بن منصور سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص نے محض اللہ کے لیے اور اللہ کے بارے میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کو آگ سے آزاد کر دے گا اور بڑی گھبراہٹ والے دن سے اس کی حفاظت فرمائے گا اور وہ جو بھی دنیا و آخرت کی ضرورتوں میں سے کوئی بھی ضرورت اللہ سے مانگے گا تو وہ اسے ضرور عطا کرے گا۔

باب نمبر ﴿۵۸﴾



زیارت حسینؑ تمام اعمال سے افضل ہے

حدیث (۱) مجھے میرے والد اور ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو خدیجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت تمام اعمال سے افضل ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے سبق سیکھنا چاہیئے اور ہر عمل پر زیارت حسینؑ کو ترجیح دینا چاہیئے۔

حدیث (۲) اور انہی سے مروی ہے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو خدیجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا وہ تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے۔

حدیث (۳) مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو خدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت سب سے افضل عمل ہے۔

حدیث (۴) مجھے ابو العباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب

سے وہ ایک آدمی سے وہ ابان ازرق سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل کو تمام اعمال میں سب سے زیادہ محبوب قبر حسینؑ کی زیارت کرنا ہے اور اللہ کے نزدیک تمام اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل مومن پر خوشی کو داخل کرنا ہے اور انسان اللہ کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ روتے ہوئے سجدہ کرتا ہے۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابوعبداللہ سے وہ ابوجہم سے وہ ابوخدیجہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے سے ہمیں کیا اجر ملتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا وہ تو سب سے افضل عمل ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ عبدالرحمن بن ابو ہاشم رزاز سے اس نے کہا ہم کو سالم بن سلمہ نے جو کہ ابوخدیجہ ہے اس نے بیان کیا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت افضل ترین عمل ہے۔

باب نمبر ﴿۵۹﴾



زیارت حسینؑ کرنا عرش پر اللہ کی زیارت کرنے کی طرح ہے

حدیث ① ** مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے **اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کیا کچھ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا وہ تو اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کی۔ میں نے پوچھا آپؑ میں سے کسی کی زیارت کرنا کیسا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ کی زیارت کرنے کی طرح ہے۔

حدیث ② ** مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے **وہ امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے کنارے ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کرتا ہے۔

حدیث ③ ** مجھے علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے محمد بن عمر سے وہ عیینہ بیاع القصب سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کے لیے آئے تو اللہ عزوجل ان کا (نام) اعلیٰ علیین میں لکھ دے گا۔

**حدیث ④ ** مجھے ابو العباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ ابوداؤد المسترق

سے وہ عبداللہ بن مسکان وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کی قبر پر آیا جبکہ وہ ان کے حق کی معرفت رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اسے اعلیٰ علیین میں جگہ دے دیتا ہے۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار اور سعد بن عبداللہ سے بیان کیا ان سب نے علی بن اسماعیل سے وہ محمد بن عمر وزیات سے وہ ہارون بن خارجہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا تو اللہ عزوجل اس کو اعلیٰ علیین میں درج کر دیتا ہے۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن الحسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جس نے میرے والد گرامی (امام موسیٰ کاظمؑ) کی بغداد (کاظمین) میں زیارت کی وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی زیارت کی مگر رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کے لیے ذاتی فضیلت ہے پھر مجھ سے فرمایا جو ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت فرات کے کنارے جا کر کرے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اللہ عزوجل کی زیارت اس کی کرسی پر کی۔

حدیث ۸ مجھے میرے والد نے سعد بن عبد اللہ سے وہ حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابن مسکان سے **وہ امام ابوعبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آتا ہے اللہ عزوجل اسے علیین میں لکھ دیتا ہے۔**

حدیث ۹ مجھے میرے والد نے سعد بن عبد اللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابن فضال سے وہ عبد اللہ بن مسکان سے **وہ امام ابوعبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی قبر کے پاس آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔**

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبد اللہ سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی کوفی سے وہ عباس بن عامر سے وہ ربیع بن محمد سے وہ عبد اللہ بن مسکان سے **وہ امام ابوعبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آئے تو اللہ اس کو علیین میں لکھ دیتا ہے۔**

حدیث ۱۱ مجھے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے وہ محمد بن حسن بن شمعون بصری سے وہ محمد بن سنان سے **انہوں نے بشیر دھان سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال میں حج سے پیچھے رہ گیا جب آئندہ سال آیا تو میں نے حج کیا اور امام ابوعبد اللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم گزشتہ سال حج کرنے سے رہ گئے تھے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میرا کچھ مال لوگوں کے پاس**

تھا جس کے ضائع ہونے کا ڈر تھا مگر میں نے حسین علیہ السلام کی زیارت عرفہ کے دن کی۔ آپؑ نے فرمایا جن چیزوں سے حاجی فیضیاب ہوئے ان سے تم محروم نہیں ہوئے، اے بشیر! جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے جبکہ وہ ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو گویا اس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔

قول مترجم:۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ جس نے زیارت امام حسینؑ کر لی اس نے حج بھی کر لیا۔

اسی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن حسن بن شمعون سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے جعفر بن محمد بن خزاعی نے اپنے بعض ساتھیوں سے وہ جابر سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے چچا سے وہ ایک آدمی سے وہ جابر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث (۱۲) مجھے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا انہوں نے کہا عبداللہ بن محمد بن خالد قیانسی نے ربیع بن محمد سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی قبر پر آئے اللہ عزوجل اسے علیین میں لکھ دیتا ہے۔



باب نمبر ﴿۶۰﴾



امام حسینؑ اور آئمہؑ کی زیارت رسولؐ اللہ کی زیارت کے برابر ہے

حدیث ① مجھے حسن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جویریہ بن علاء سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ اللہ کو قیامت کے دن دیکھے اور اس پر موت کی سختیاں آسان ہوں اور قیامت میں موقف کی ہولنا کی نہ ہوتو وہ کثرت سے قبر حسینؑ کی زیارت کرے کیونکہ حسینؑ کی زیارت رسولؐ اللہ کی زیارت کی طرح ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب زیات سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ فضل بن عبدالملک سے وہ ایک آدمی سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کا زائر رسولؐ اللہ کا زائر ہے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن یعقوب کلینی نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے اور مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جوشخص آپ ائمہ معصومینؑ میں سے کسی کی زیارت کرلے تو اسکے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا گویا کہ اس نے رسولؐ اللہ کی زیارت کی۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے حسن بن متیل سے حدیث بیان کی انہوں نے سہل بن زیاد سے انہوں نے محمد بن الحسن سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے صالح بن

عقبہ سے انہوں نے زید شحام سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جو رسولؐ اللہ اور امیرؑالمومنین کی زیارت کرے اسے کیا ملے گا۔آپؑ نے فرمایا گویا اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی۔میں نے کہا پھر جو شخص آپؑ میں سے کسی کی زیارت کرے اس کا کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا گویا اس نے رسولؐ اللہ کی زیارت کی۔

مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ زید شحام سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔



باب نمبر ﴿۶۱﴾



زیارت حسینؑ عمر و رزق میں زیادتی اور ترک زیارت ان میں کمی کا باعث ہوتی ہے

**حدیث ① مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ، محمد بن یحییٰ عطار اور عبداللہ بن جعفر حمیری سے حدیث بیان کی ان سب نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابو ایوب سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہمارے شیعہ کو قبر حسینؑ کی زیارت کا حکم دو کیونکہ یہ عمل رزق وعمر میں برکت پیدا کرتا ہے اور تکالیف کو روکتا ہے اور یہ عمل کرنا ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو حسینؑ کی امامت کے اللہ عزوجل کی طرف سے ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

**حدیث ② مجھے محمد بن عبداللہ حمیری نے اپنے والد سے وہ محمد بن عبدالحمید سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ منصور بن حازم سے انہوں نے کہا کہ ہم نے امام صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس پر ایک سال گزر جائے اور وہ حسینؑ کی قبر پر نہ آیا تو اللہ عزوجل اس کی عمر سے ایک سال کم کردے گا اور اگر میں کہوں کہ تم میں سے ایک اپنے مقررہ وقت سے تیس سال پہلے فوت ہو جائے گا تو میں سچا ہوں اور یہ اس لیے ہے کہ تم حسینؑ کی زیارت کو ترک کر دیتے ہو لہٰذا تم ان کی زیارت کو ترک نہ کرو اللہ عزوجل تمہیں لمبی عمر عطا کرے گا اور تمہارا رزق کشادہ کرے گا تم ان کی زیارت میں رغبت کرو اور اس کو ترک نہ کرو کیونکہ حسینؑ اس بارے میں اللہ کے پاس، اس کے رسولؐ کے پاس، امیرؑالمومنین اور فاطمہؑ کے پاس گواہ ہوں گے۔

**حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ اس سے جس نے اسے عبداللہ بن وضاح سے حدیث بیان کی وہ داؤد حمار سے

وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت نہ کی تو وہ خیر کثیر سے محروم ہوگیا اور اس کی عمر میں سے ایک سال کم ہوجاتا ہے۔

حدیث ④ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرو اگرچہ ہر سال میں کیونکہ جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کے پاس آیا تو جنت سے کم اسکا کوئی اجر نہیں اور اس کو کشادہ رزق دیا جاتا ہے اور بہت جلد اللہ عزوجل اس کی طرف کوئی خوشی لائے گا۔

اور مجھے میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین بن ابی خطاب سے وہ حسن بن محبوب سے اسی سند سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ ابان سے وہ عبدالملک خثعمی سے وہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا اے عبدالملک! حسینؑ کی قبر کی زیارت ترک نہ کرنا اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کا حکم دو اس سے اللہ عزوجل تمہاری عمر میں اضافہ کرے گا اور تمہارا رزق بڑھائے گا اور تجھے نیک بخت بنا کر زندگی دے گا اور نیک بخت ہونے کی حالت میں تجھے موت دے گا اور تجھے نیک بختوں میں ہی شمار کرے گا۔

باب نمبر ﴿۶۲﴾



زیارت حسینؑ گناہوں کو مٹا دیتی ہے

حدیث ① مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ اس کے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے اس کے گناہوں کو پل بنایا جائے گا جو اس کے گھر کے دروازے پر ہوگا پھر وہ اس کو عبور کر لے گا جس طرح کوئی پل کو عبور کر کے پیچھے چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب زائر حسینؑ کی قبر کی طرف نکلتا ہے اور اپنے گھر سے باہر آتا ہے تو وہاں سے اس کے ہر قدم کے عوض اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پھر وہ ہر قدم پر پاک کیا جاتا ہے یہاں تک کہ ان کی قبر کے پاس آجاتا ہے جب وہاں آتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے سرگوشی فرماتا ہے اور فرماتا ہے۔"اے میرے بندے! مجھ سے کچھ مانگ میں تجھے دوں گا اور مجھ سے دعا کر میں تیری دعا قبول کروں گا مجھ سے طلب کر میں تجھے دے دوں گا مجھ سے اپنی ضرورت کی چیز مانگ میں تیری ہر حاجت پوری کروں گا"۔ پھر آپؑ نے فرمایا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کا خرچ کیا ہوا مال عطا کرے۔

حدیث ③ اسی سند کے ساتھ صالح بن عقبہ وہ حارث بن مغیرہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ کے کچھ فرشتے حسینؑ کی قبر کے ساتھ مقرر کئے گئے ہیں جب کوئی شخص ان کی زیارت کرتا ہے وہ انہیں اپنے گناہ دے دیتا ہے تو جب وہ ایک قدم چلتا ہے تو وہ فرشتے اس کا ہر گناہ مٹا دیتے ہیں جب وہ آگے چلتا ہے تو اس کی نیکیاں بڑھ جاتی ہیں

پھر مسلسل بڑھتی رہتی ہیں اور کئی گنا ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے پھر وہ اسکو اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں اور اس کو پاک صاف کر دیتے ہیں اور آسمان والوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ اللہ کے حبیب کے حبیب کو پاک کر دو۔ جب وہ (زائر) غسل کرتا ہے تو رسولؐ اللہ اس سے فرماتے ہیں اے اللہ کے مہمانو ں! مجھے جنت میں مل کر خوش ہو جاؤ پھر امیرؑ المومنین اس سے فرماتے ہیں کہ میں تمہاری ضرورتیں پوری کرنے کا ذمہ دار ہوں اور میں تم سے دنیا و آخرت کی تکلیفیں دور کرنے کی ضمانت دیتا ہوں پھر فرشتے ان کو دائیں بائیں جانب سے اپنی حفاظت میں لے لیتے ہیں پھر وہ اپنے گھر کو لوٹ جاتے ہیں۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے ابو عبداللہ جامورانی رازی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ حسن بن محمد بن عبدالکریم سے وہ مفضل بن عمر سے وہ جابر جعفی سے اس نے روایت کی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی طرف سے واپس آتے ہو تو ایک پکارنے والا تمھیں پکارتا ہے اگر تم اس کی بات سنو تو ساری عمر حسینؑ کی قبر کے پاس ہی ٹھہرے رہو وہ یوں کہتا ہے۔ ''اے بندے! تیرے لیے خوشی ہو تُو نے غنیمت حاصل کر لی اور محفوظ بھی رہا تیرے پہلے گناہ معاف ہو گئے اب نئے سرے سے عمل کر''۔ پھر لمبی حدیث ذکر کی۔

حدیث (۵) مجھے ابو العباس رزاز نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد قمی سے انہوں نے کہا کہ امام ابو الحسن موسیٰؑ نے فرمایا جب زائر فرات کے کنارے حسینؑ کی حرمت اور ولایت اور ان کے حق کی معرفت رکھتے

ہوئے زیارت کرتا ہے تو کم از کم ثواب جو اسے ملے گا وہ یہ ہوگا کہ اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ محمد بن اورمہ سے بیان کرتے ہیں وہ زکریا مومن ابی عبداللہ سے وہ عبداللہ بن یحییٰ کاھلی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قیامت کے روز اللہ کی کرامت میں ہونا چاہے اور جو چاہتا ہے کہ محمدؐ اس کی شفاعت کریں تو وہ حسینؑ کا زائر بن جائے اس کو اللہ کی طرف سے افضل کرامت مل جائے گی اور بہترین اجر وثواب بھی حاصل کرے گا اور دنیا میں جو بھی گناہ اس نے کیا ہوگا اس کے متعلق اس سے کوئی سوال نہیں کیا جائے گا اگرچہ اس کے گناہ رمل عالج کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔ حسینؑ بن علیؑ مظلوم حالت میں قتل کئے گئے اور جور وستم سے شہید کئے گئے جبکہ وہ خود بھی اور ان کے گھر والے اور ساتھی سب بھوکے اور پیاسے تھے۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کرتے ہیں وہ محمد بن خالد البرقی سے وہ قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کے ارادے سے نکلے تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے تو وہ اپنی انگلی اس کی پشت پر رکھتا ہے اسکے منہ سے جو کچھ بھی نکلتا ہے وہ لکھتا ہے حتیٰ کہ وہ حائر کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے تو وہ (فرشتہ) اپنی ہتھیلی اس کی کمر کے وسط میں رکھ دیتا ہے پھر اسے کہتا

ہے تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے اب تو نئے سرے سے عمل کر۔

اور اسی اسناد کے ساتھ حسن بن راشد سے ابراہیم بن ابی البلاد سے اسی کی سند سے اسی طرح مروی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپؑ کے پاس خراسان سے کچھ لوگ آئے ہوئے تھے تو انہوں نے امامؑ سے حسین علیہ السلام کی زیارت کو جانے سے متعلق فضیلت اور اجر کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا مجھے میرے والد گرامیؑ نے میرے دادا (امام زین العابدینؑ) سے حدیث بیان کی کہ آپؑ فرماتے تھے جس نے وجہ اللہ کے لیے حسینؑ کی زیارت کی تو اس کو اللہ اس طرح گناہوں سے پاک کر دے گا جیسے نومولود بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کے چلنے کے دوران فرشتے اس کو الوداع کہتے ہیں فرشتے اس کے سر پر پرواز کرتے ہیں اور اس پر صفیں بناتے ہیں حتٰی کہ وہ اپنے گھر واپس چلا جائے اور فرشتے اس کے لیے اللہ سے بخشش اور رحمت مانگتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے آسمان کی بلندی اس پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے اس کو آواز دیتے ہیں کہ تو خوش بخت ہے اور جس کی تو نے زیارت کی وہ بہترین ہے۔ جب زائر زیارت کے لیے روانہ ہوتا ہے تو اس کے گھر والوں کی حفاظت پر بھی فرشتے مامور ہوتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۶۳﴾



زیارت حسینؑ عمرہ کے برابر ہے

حدیث ۱ مجھے میرے والد، علی بن الحسین اور محمد بن یعقوب سب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہمارے ایک ساتھی نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے جائے تو اس کا کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کا یہ عمل عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن ابی عثمان سے وہ اسماعیل بن عباد سے وہ حسن بن علی سے وہ ابی سعید مدائنی سے اس نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کو جاؤں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید! تم نبیؐ کے بیٹےؑ کی قبر کی زیارت کے لیے جاؤ جو تمام اچھے لوگوں سے اچھا ہے اور جو تمام پاک لوگوں سے زیادہ پاک ہے اور تمام نیکوں میں سب سے زیادہ نیک ہے جب تم زیارت کر چکو گے تو تمہارے لیے بائیس عمرے لکھے جائیں گے۔

حدیث ۳ اسی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن سنان سے اس نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ حسینؑ کی زیارت مقبول و مبرور عمرے کے برابر ثواب رکھتی ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا

وہ احمد سے اور عبد سے جو دونوں محمد بن عیسیٰ کے بیٹے ہیں وہ موسیٰ بن قاسم سے وہ حسن بن ابی الجہم سے انہوں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا تم ان کے متعلق کیا کہتے ہو؟۔میں نے کہا ہم میں سے بعض حج کے برابر سمجھتے ہیں اور بعض عمرے کے برابر کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ عمرہ مقبولہ کے برابر ہے۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں ابراہیم بن یحییٰ قطان سے بیان کیا وہ اپنے والد ابو البلاد سے انہوں نے کہا میں نے امام ابو الحسن الرضاؑ سے زیارت قبر حسینؑ کے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا تم خود کیا کہتے ہو؟۔میں نے کہا کہ ہم حج اور عمرہ کا کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا وہ عمرہ مبرورہ کے برابر ہے۔

حدیث ⑥ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن احمد سے وہ صفوان بن یحییٰ سے اس نے کہا میں نے امام رضا علیہ السلام سے حسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا کہ اس کی کیا فضیلت ہے۔آپؑ نے فرمایا عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ ابراہیم بن مہز یار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہز یار سے وہ محمد بن سنان سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ زیارت قبر حسینؑ عمرہ مقبولہ و مبرورہ کے برابر ہے۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے حدیث بیان کی وہ امام ابوالحسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کی فضیلت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ عمرہ کے برابر ہے۔

حدیث ۹ مجھے ہمارے ساتھیوں کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ احمد بن ادریس سے وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ عمر کی بن علی سے وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ایک ساتھی نے امامؑ سے پوچھا کہ زیارت قبر حسینؑ کا اجر کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا چار عمرے ایک حج کے برابر ہیں اور قبر حسینؑ کی زیارت ایک عمرے کے برابر ہے۔

حدیث ۱۰ اسی اسناد کے ساتھ وہ عمر کی بوفکی سے اس سے جس نے اس کو فیض سے بیان کیا وہ ابن رئاب سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ زیارت قبر حسینؑ کا کتنا ثواب ہے۔آپؑ نے فرمایا ایک عمرے کے برابر ہے اور اس سے کسی کو چار سال سے زیادہ پیچھے نہیں رہنا چاہیے (یعنی ہر چار سال میں کم از کم ایک بار زیارت قبر حسینؑ ضرور کرنی چاہیے)۔

باب نمبر ﴿۶۴﴾



زیارت حسینؑ حج کے برابر ہے

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن دراج سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ، رسولؐ اللہ اور شہداء کی قبور کی زیارت رسولؐ اللہ کے ساتھ حج مبروز کرنے کے برابر ثواب ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آئے اس کے لیے ایک حج مبرور کا ثواب ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ حسن بن علی بن مغیرہ اور عباس بن عامر سے اس نے کہا مجھے عبداللہ بن عبید انباری نے بتایا اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ہر سال حج کی طرف جانے کی تیاری نہیں کرسکتا۔ آپؑ نے فرمایا جس سال تمھارا حج کا ارادہ ہو مگر تم اس کی تیاری نہ کرسکو تو حسینؑ کی قبر پر چلے جاؤ تمہارے لیے ایک حج مبرور کا ثواب لکھ دیا جائے گا اور جب عمرہ کا ارادہ کرو مگر وہاں نہ جاسکو تو زیارت حسینؑ کرو تمھارے نامۂ اعمال میں ایک عمرہ لکھا جائے گا۔

حدیث ④ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہشام بن حکم سے وہ عبدالکریم بن حسان سے انہوں

نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا کہ قبر حسینؑ کی زیارت حج وعمرہ کے برابر ہونے کا کہا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی شخص حج کا ارادہ کرلے مگر تیاری نہ کرسکے تو اگر وہ قبر حسینؑ پر چلا جائے تو اس کے لیے حج لکھا جائے گا اگر عمرہ کا ارادہ کیا مگر تیاری نہ کرسکا اور قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے چلا گیا تو اس کو عمرہ کا ثواب مل جائے گا۔

حدیث ⑤ انہی سے مروی ہے وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ حریز سے وہ فضیل بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امامؑ نے فرمایا نبیؐ کی قبر کی زیارت اور شہداء کی قبر کی زیارت اور حسینؑ کی زیارت نبیؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ⑥ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا نبیؐ کے ساتھ حج مبرور کرنے کے برابر ہے۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ علی بن مہزیار سے وہ حسن بن سعید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ حریز سے وہ حسن بن محبوب سے وہ جمیل بن صالح سے وہ فضیل بن یسار سے وہ ان دونوں آئمہ (امام محمدؑ باقر اور امام جعفر صادق علیہ

السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرنا اور نبیؐ کی قبر کی زیارت کرنا اور شہداء کی قبر کی زیارت کرنا نبیؐ کے ساتھ حج کرنے کے برابر درجہ رکھتی ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ ابوسعید قماط سے وہ ابن ابی یعفور سے اس نے کہا کہ **میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص حج کا ارادہ کرے اور اس کے لیے اس نے ابھی تیاری نہ کی ہو پھر وہ حسینؑ کی قبر پر آیا اور عرفہ کی رات وہاں ٹھہرا تو وہ ٹھہرنا اس کے لیے اس کی جانب سے حج کے برابر ہوگا۔**

حدیث ⑨ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے روایت کیا وہ محمد بن سنان وہ ابراہیم بن عقبہ سے اس نے کہا کہ **میں نے عبد صالح (امام موسیٰ کاظمؑ) کو خط لکھا کہ اگر ہمارے سردار مناسب سمجھیں تو وہ ہم کو بتادیں کہ زیارت میں زیادہ افضل چیز کیا ہے اور کیا جس شخص کا حج فوت ہوگیا ہو تو زیارت کا ثواب حج کے برابر ہوسکتا ہے۔ آپؑ نے لکھا کہ جس شخص کا حج فوت ہوگیا تو زیارت حسینؑ حج کے برابر ہے۔**

باب نمبر ﴿۶۵﴾



زیارت حسینؑ، حج وعمرہ کے برابر ہے

حدیث ① مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبید اللہ بن موسیٰ بن جعفر نے عبد اللہ بن احمد بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ حسن احمسی سے وہ ام سعید احمسیہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ عمل حج اور عمرہ کے برابر اور اس کو زائد خیر و برکت میں سے بھی ملے گا اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

حدیث ② اور انہی سے مروی ہے وہ عبد اللہ بن نہیک سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہشام بن حکم سے وہ عبد الکریم بن حسان سے اس نے کہا میں نے امام ابو عبد اللہؑ سے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق جو کہا جاتا ہے یہ حج و عمرے کے برابر ہے اس کا کیا مفہوم ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا یہی وہ عمل (زیارت حسینؑ) ہے جو حج و عمرے کے برابر ہے، ایک آدمی حج کا ارادہ کرے اور اسکے لیے اس نے ابھی تیاری نہ کی ہو اور وہ حسینؑ کی قبر پر آئے تو اللہ عز و جل اس کے لیے ایک حج لکھ دیتا ہے اور اگر کوئی شخص عمرے کا ارادہ کرے مگر اس کے لیے تیاری نہ کر سکے اور وہ قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو اس کے لیے اللہ عز و جل ایک عمرے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا ایک شخص نے امام ابو عبد اللہؑ سے سوال کیا جب کہ میں بھی آپؑ کے پاس موجود تھا اس نے پوچھا کہ حسینؑ کی زیارت کرنے والے کو کیا کچھ ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے ساتھ اللہ عز و جل نے چار ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال مقرر کیے ہیں جو ان کو قیامت تک روتے رہیں

گے۔(راوی کہتا ہے) میں نے امامؑ سے عرض کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان آپؑ کے والد گرامیؑ نے تو حج اور عمرے کا ثواب روایت کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا جی ہاں! حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ آپؑ نے دس حج اور عمرے شمار کئے اور فرمایا اتنا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ احمد بن عائذ سے وہ ابو خدیجہ سے وہ ایک آدمی سے اس نے امام ابوجعفرؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا اس کا ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر فرمایا کہ خیر و برکات میں سے اس قدر بھی ملے گا۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری ابوسعید سے اس نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے وہ یونس سے وہ ہشام بن سالم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت حج کے برابر ہے اور حج کے بعد مزید حج وعمرے کا ثواب ہوگا۔

حدیث ۶ اسی سند کے ساتھ یونس سے مروی ہے وہ امام رضاؑ سے روایت کرتا ہے آپؑ نے فرمایا جس شخص نے قبر حسینؑ کی زیارت کی تو اس نے حج وعمرہ کرلیا۔میں نے پوچھا کیا اس سے حج اسلام ادا ہوجائے گا۔آپؑ نے فرمایا نہیں یہ کمزور کا طاقتور ہونے تک حج ہے۔کیا تم جانتے نہیں کہ بیت اللہ شریف میں ہر روز ستر ہزار فرشتے اترتے ہیں یہاں تک کہ جب رات ہوجاتی ہے تو وہ اوپر چلے جاتے ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے نیچے اتر آتے ہیں اور صبح تک وہ بیت اللہ کا طواف

کرتے رہتے ہیں اور حسین علیہ السلام کی زیارت اللہ کے ہاں بیت اللہ سے زیادہ عزت وتکریم رکھتی ہے اور ہر نماز کے وقت ان پر ستر ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے اترتے ہیں اور قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آئے گی۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد اور محمد بن عبدالحمید سے وہ یونس بن یعقوب سے وہ ام سعید احمسیہ سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں کون سی چیز کا بطور فضیلت ذکر کیا جاتا ہے۔آپؑ نے فرمایا اے ام سعید! اس بارے میں ہم ایک حج اور ایک عمرے کا ذکر کرتے ہیں اور اس قدر خیر وبرکات کا بھی اور آپؑ نے اپنے ہاتھوں کو کھولا اور انگلیاں الٹا لیں۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد سے وہ حبیب سے وہ فضیل بن یسار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے پراگندہ بال اور غبار آلود جسم کے ساتھ مقرر فرمائے ہیں جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور ان کی قبر اور شہداء کی قبر کی زیارت کرنا ایک حج اور عمرے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

حدیث ⑨ مجھے میرے والد اور مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی کوفی سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ حسین بن عطیہ ابوناب سے وہ بیاع سابری سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے اللہ

عز وجل اس کے لیے حج اور عمرہ لکھ دیتا ہے اور پھر مکمل حدیث کو ذکر کیا۔

حدیث ⑩ اور اسی سند کے ساتھ عباس بن عامر سے بیان کیا وہ ابان بن عثمان سے اس نے کہا کہ مجھے ابوفلاں کندی نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر آئے تو اللہ اس کے لیے ایک حج اور عمرہ لکھ دیتا ہے۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن حسن بن علی نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے سوال کیا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں لوگوں نے آپؑ کے والد گرامیؑ سے نقل کیا ہے کہ زیارت حسینؑ ایک حج کے برابر ہے کیا یہ صحیح ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! ایک حج اور ایک عمرے کے برابر ہے یہاں تک کہ آپؑ نے دس تک شمار فرمایا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے مشائخ اور والد نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ عمرکی سے وہ اس سے جس نے اسے بیان کیا وہ محمد بن حسن سے وہ محمد بن فضیل سے وہ محمد بن مصادف سے اس نے کہا مجھے مالک جہنی نے امام ابوجعفرؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق بیان کیا کہ جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک حج لکھ دیتا ہے اور واپس جانے تک وہ حفاظت میں رہتا ہے اس نے کہا اسی سال مالک جہنی فوت ہو گئے میں حج کرنے کے لیے گیا تو امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں مجھے امام ابوجعفرؑ سے مالک نے ایک حدیث بیان کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا لاؤ مجھے بھی

سناؤ تو میں نے امامؑ کو وہ حدیث سنائی جب ختم کی تو آپؑ نے فرمایا اے محمد! ہاں حج اور عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث ⑬ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمرکی سے وہ اس سے جس نے اسے بیان کیا وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن مختار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے فرمایا اس میں ایک حج اور عمرے کا ثواب ہے۔

حدیث ⑭ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی زیتونی سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ عیسیٰ بن راشد سے اس نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت اور اسی کے پاس دو رکعت نماز پڑھے تو اس کو کیا ملے گا۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا اسی طرح اس شخص کو بھی ملے گا جو ایسے امام کی قبر پر آئے جس کی اطاعت فرض ہے آپؑ نے فرمایا اسی طرح ہر اس شخص کو ثواب ملے گا جو ایسے امام کی قبر پر آتا ہے جس کی اطاعت فرض ہے۔

حدیث ⑮ مجھے محمد بن جعفر قرشی کوفی رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یزید بن عبدالملک سے اس نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا تو ان کے پاس سے گدھوں پر سوار ایک قوم گزری انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے وہ کہنے لگے شہداء کی قبروں پر جا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا شہید غریب کی زیارت سے کس نے تمہیں

روکا ہوا ہے؟ تو اہل عراق میں سے ایک آدمی نے امامؑ سے پوچھا کیا ان کی زیارت کرنا واجب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا حج اور عمرے سے افضل ہے یہاں تک کہ آپؑ نے بیس حج اور عمرے شمار کئے پھر فرمایا یہ حج اور عمرے مقبول بھی ہوں گے۔(راوی کا بیان ہے) اللہ کی قسم میں ابھی امامؑ کے پاس سے اٹھا نہیں تھا کہ ایک آدمی آپؑ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے انیس (۱۹) حج کئے ہیں آپؑ اللہ سے دعا کریں کہ وہ بیس حج مکمل کرنے کی توفیق دے۔آپؑ نے پوچھا کیا تو نے قبر حسینؑ کی زیارت کی ہے اس نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا بیس حجوں سے زیادہ افضل ہے۔



باب نمبر ﴿۶۶﴾



زیارت حسینؑ کئی حج کے برابر ہے

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن سنان سے وہ حسین بن مختار سے وہ زید شحام سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت بیس حجوں کے برابر ہے بلکہ بیس حجوں سے بھی افضل ہے۔**

مجھے محمد بن یعقوب نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے **انہوں نے کہا میں امام ابوعبداللہؑ کے پاس گیا اور میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں قبر حسینؑ پر جاؤں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید! ہاں قبر حسینؑ پر ضرور جاؤ وہ تو رسولؐ اللہ کے بیٹے اور سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے زیادہ عظیم اور سب سے بڑھ کر ہیں اگر تم ان کی زیارت کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے پچیس حج لکھ دے گا۔**

مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ احمد بن نضر سے وہ شہاب بن عبدربہ سے وہ ایک آدمی سے وہ شہاب سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا اے شہاب تم نے کتنے حج کئے ہیں؟۔ میں نے کہا انیس حج کئے تو آپؑ نے**

فرمایا بیس حج پورے کرلوتوتمہیں حسینؑ کی زیارت کا ثواب ملے گا۔

حدیث ۴ مجھے ابو العباس نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد بن الحسین بن سنان نے بیان کیا وہ حذیفہ بن منصور سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا امام ابو عبداللہؑ نے مجھ سے پوچھا تم نے کتنے حج کئے ہیں میں نے کہا انیس تو آپؑ نے فرمایا اگر تم نے اکیس حج پورے کر لئے تو تم اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے جس نے حسینؑ کی زیارت کی۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح نیلی سے اس نے کہا امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ سو حج کئے ہوں۔

حدیث ۶ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ مالک بن عطیہ سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے اسی (۸۰) مقبول حج لکھ دے گا۔

حدیث ۷ مجھے ابو العباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ موسیٰ بن قاسم سے انہوں نے کہا امامؑ ابو عبداللہ منصور عباسی کی حکومت کے ابتدائی دنوں میں نجف تشریف لائے تو آپؑ نے فرمایا اے موسیٰ! اس راستے کی طرف جاؤ اور راستے پر

کھڑے ہو جاؤ پھر دیکھو قادسیہ کی جانب سے ایک آدمی تمہارے پاس آئے گا جب وہ تمہارے قریب ہو جائے تو اس سے کہنا کہ رسولؐ اللہ کا فرزند آپ کو بلا رہا ہے تو وہ تمہارے ساتھ آ جائے گا۔ (موسیٰ کا بیان ہے) میں جا کر راستے میں کھڑا ہو گیا حالانکہ بہت شدید گرمی کا موسم تھا لیکن میں مسلسل کھڑا رہا قریب تھا کہ میں آپؑ کی نافرمانی کرتے ہوئے وہاں سے ہٹ جاتا اور اس جگہ کو چھوڑ دیتا کہ اچانک میں نے دیکھا ایک آدمی کی شبیہ ایک اونٹ پر آتی ہوئی دکھائی دی میں مسلسل اسکی طرف دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ میرے قریب آ گیا تو میں نے کہا اے بھائی! اس طرف رسولؐ اللہ کا ایک فرزند تمہیں بلا رہا ہے اور انہوں نے ہی مجھے تمہارے متعلق بتایا تھا، اس نے کہا ہمارے ساتھ ان کی طرف چلو موسیٰ نے کہا میں اس کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ اس نے خیمے کے قریب ایک کنارے پر اپنا اونٹ باندھا پھر خیمے میں داخل ہو گیا اور میں خیمے کے دروازے کے نزدیک ہو گیا تاکہ ان کی گفتگو سن سکوں اور میں ان کو نہیں دیکھ رہا تھا، امام ابو عبداللہؑ نے اس سے فرمایا تم فلاں فلاں جگہ سے آئے ہو اس نے کہا جی ہاں! میں فلاں فلاں جگہ سے آیا ہوں امامؑ نے پوچھا یہاں کیا لینے آئے ہو، اس نے کہا میں حسینؑ کی زیارت کے لیے آیا ہوں تو امامؑ نے فرمایا اس زیارت کے علاوہ تمہارا کوئی اور مقصد تو نہیں، اس نے کہا میں صرف زیارت حسینؑ کے لیے ہی آیا ہوں کہ ان کے پاس نماز پڑھوں اور ان کی زیارت کروں اور ان پر سلام پیش کروں اور واپس اپنے گھر کی طرف چلا جاؤں۔ امام ابو عبداللہؑ نے پوچھا ان کی زیارت کے ذریعے تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا ہم ان کی زیارت میں اپنے نفسوں، اہل اور اولاد اور مال و معیشت اور اپنی ضروریات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا اے یمنی بھائی کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت نہ بیان کروں۔ اس نے کہا اے ابن رسولؐ مجھے کچھ زیادہ بھی بیان کریں تو آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنا رسولؐ اللہ کے ساتھ ایک پاکیزہ حج مقبول کے برابر ہے تو اس نے تعجب کیا امامؑ نے فرمایا اللہ کی قسم رسولؐ اللہ کے ساتھ دو پاکیزہ مقبول و

مبرور حجوں کے برابر ہے اس نے پھر تعجب کیا تو امامؑ مسلسل حجوں کی تعداد بڑھاتے رہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا زیارت حسینؑ رسولؐ اللہ کے ساتھ تیس پاکیزہ مقبول ومبرور حجوں کے برابر ہے۔

حدیث ⑧ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ یزید بن عبدالملک سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوعبداللہؑ کے ساتھ تھا کہ گدھوں پر سوار ایک جماعت گزری تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا یہ لوگ کہاں جا رہے ہیں؟۔ میں نے جواب دیا یہ لوگ شہداء کی قبروں کی زیارت کرنے جا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا غریب شہید کی زیارت سے ان کو کس نے روک رکھا ہے تو اہل عراق میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا کیا ان کی زیارت واجب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا حج وعمرے سے افضل ہے یہاں تک کہ آپؑ نے فرمایا بیس حجوں اور بیس عمروں سے افضل ہے پھر آپؑ نے فرمایا کہ مبرور اور مقبول حجوں اور عمروں سے افضل ہے یزید کہتا ہے اللہ کی قسم میں آپؑ کے ساتھ ہی کھڑا تھا کہ ایک آدمی نے آکر آپؑ سے پوچھا کہ میں انیس حج کر چکا ہوں اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیس حج مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا کیا تو نے قبر حسینؑ کی زیارت کی ہے تو وہ کہنے لگا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنا بیس حجوں سے بھی افضل ہے۔

حدیث ⑨ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابوالقاسم ہارون بن مسلم بن سعدان سے وہ مسعدہ بن صدقہ سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کو کیا کچھ ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے رسولؐ اللہ کے ساتھ ایک حج لکھ دیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا واقعی رسولؐ اللہ کے

ساتھ ایک حج لکھ دیا جائے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں بلکہ دو حج۔ میں نے کہا کیا واقعی دو حج؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں دو حج بلکہ تین حج ملیں گے آپؑ مسلسل شمار کرتے رہے یہاں تک کہ دس تک پہنچ گئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا دس حج نبیؐ کے ساتھ کرنے کا ثواب ملے گا؟۔ آپؑ فرمانے لگے دس حج بلکہ بیس حج لکھے جائیں گے آپؑ مسلسل اس تعداد میں اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ پچاس تک پہنچ کر خاموش ہو گئے۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عبداللہ بن میمون قداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا امام حسین علیہ السلام کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور تکبر سے بچتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کے لیے آنے والے کو کیا کچھ ملے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دیئے جائیں گے اور اگر وہ بد بخت ہو گا تو نیک بختوں میں شمار کیا جائے گا اور وہ مسلسل اللہ عز وجل کی رحمت میں غوطہ زن ہو گا۔

باب نمبر ﴿۶۷﴾



زیارت حسینؑ کئی غلام آزاد کرنے کے برابر ہے

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن حسین زیات سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ محمد بن صدقہ سے وہ صالح سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار غلام آزاد کرنے کا اجر لکھ دے گا اور وہ شخص اس طرح ہو جائے گا کہ اس نے اللہ کی راہ میں ایک ہزار گھوڑے زین و لگام سمیت جہاد کرنے والوں کو دیئے۔

مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا ہے وہ محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے اسی طرح اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

حدیث ۲ مجھے ابو العباس قرشی نے محمد بن حسین سے بیان کیا اور وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا میں رسولؐ اللہ کے بیٹے کی قبر پر جاؤں؟۔ آپؑ نے فرمایا ضرور جاؤ اے ابوسعید! وہ تو تمام لوگوں سے افضل اور سب سے زیادہ پاکیزہ اور سب سے بڑھ کر نیک ہیں جب تم ان کی زیارت کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے پچیس غلام آزاد کرنا لکھ دے گا۔

مجھے میرے والد نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابوسعید مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابو عبداللہ سے کہا پھر اسی کے مثل حدیث ذکر کی۔

باب نمبر ﴿۶۸﴾



زوارِ حسینؑ، شفاعت کریں گے

حدیث ۱ مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران اشعری سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علی بن نعمان سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اللہ عزوجل قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کے لیے اہل عرفات سے پہلے تجلی فرمائے گا اوران کی ضرورتیں پوری کرے گا اوران کے گناہ معاف کردے گا اورانہیں ان کی مانگی ہوئی چیزیں عطا کرے گا پھر اس کے بعد اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوگا پھر ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرے گا۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ایک آدمی سے وہ سیف تمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی زیارت کرنے والا قیامت کے روز ایسے سو آدمیوں کی سفارش کرے گا جن پر آگ واجب ہو چکی ہوگی کیونکہ وہ دنیا میں حد سے بڑھنے والے تھے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن اور علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے احمد بن ادریس اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ عمرکی بن علی بوفکی سے اس نے کہا ہم کو یحییٰ نے وہ امام ابوجعفر ثانیؑ کا خدمت گزار تھا علی سے بیان کیا وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ کی قبر کے پاس حاکم وقت کے جور وستم سے قتل کیا گیا اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے خون کا پہلا قطرہ

گرتے ہی اس کے تمام گناہ وخطائیں معاف کردی جائیں گی اور فرشتے اس کو اس مٹی سے غسل دیں گے جس سے وہ پیدا کیا گیا حتیٰ کہ اس کو انبیاء کی طرح خالص کر دیا جائے گا اور جو کچھ اہل کفر وفساد کی مٹی کی میل کچیل اس کے ساتھ لگی ہوگی وہ اس سے دور کر دی جائے گی اور اس کے دل کو دھویا جائے گا اور اس کو کھول کر اس میں ایمان بھر دیا جائے گا پھر وہ اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے گا کہ اس کا دل اور بدن ہر قسم کی آمیزش سے خالص ہوگا اور اسکے لیے اس کے اہل خاندان اور اسکے رشتہ داروں میں سے ہزار افراد کے حق میں اس کی شفاعت لکھ دی جائے گی فرشتے، جبرائیل اور ملک الموت اس کی بلندی درجات کے لیے دعا کریں گے اور اس کا کفن اور خوشبو جنت سے لائی جائے گی اور اسکی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا اور اس کی قبر میں اس کے لیے روشن چراغ رکھ دیئے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی جانب سے ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور فرشتے اس کے پاس جنت سے عمدہ عمدہ نعمتیں لے کر آئیں گے اور اٹھارہ دن بعد اس کو حظیرۃ القدس (جنت کا ایک درجہ ہے) کی طرف اٹھالیا جائے گا اور وہ وہاں پر اولیاء اللہ کے ساتھ رہے گا یہاں تک کہ وہ نفخہ (قیامت) واقع ہوگی جو کوئی چیز بھی باقی نہ چھوڑے گا اور جب دوسرا نفخہ ہوگا تو وہ اپنی قبر سے نکلے گا سب سے پہلے اس سے رسولؐ اللہ مصافحہ کریں گے اور امیرؑ المومنین اور اوصیاءؑ بھی اور وہ اس کو خوشخبری دیں گے اور اس کو کہیں گے ہمارے ساتھ رہو اور اسے حوض پر کھڑا کریں گے اور وہ اس سے خود بھی پیئے گا جس کو چاہے گا اس کو بھی پلائے گا۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمز سے وہ ابو عبداللہ مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ سلیمان بن خالد سے **وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ ہر دن اور رات میں زمین کی طرف ایک لاکھ مرتبہ نظر فرماتا**

ہے جس کو چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عذاب کرتا ہے اور خاص طور پر زائرین حسینؑ اور ان کے گھر والوں اور جن کے متعلق وہ قیامت کے دن سفارش کرے گا ان سب کو معاف کر دیتا ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا اگر چہ کسی شخص پر آگ واجب ہو چکی ہو پھر بھی اس کو معاف کر دیا جائے گا؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر چہ اس پر آگ واجب ہو چکی ہو پھر بھی اسے معاف کر دیا جائے گا بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہو۔

حدیث ۵ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عبداللہ بن وضاح سے وہ عبداللہ بن شعیب تیمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قیامت کے روز ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔ آل رسولؐ کے شیعہ کہاں ہیں تو لوگوں میں سے بہت سی گردنیں اونچی ہونگی (جن کو اللہ کے سوا کوئی بھی شمار نہیں کر سکے گا) وہ لوگوں کی ایک جانب سے کھڑے ہونگے اس کے بعد ایک منادی کرنے والا پکارے گا۔ قبر حسین علیہ السلام کے زائرین کہاں ہیں تو کثیر تعداد میں لوگ کھڑے ہونگے ان سے کہا جائے گا جن کو تم پسند کرتے ہو ان کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں چلے جاؤ تو جو شخص جس کو پسند کرے گا اس کو پکڑ لے گا یہاں تک کہ لوگوں میں سے ایک آدمی اس شخص سے کہے گا اے فلاں کیا تو مجھے پہچانتا نہیں میں تو وہ شخص ہوں جو کہ فلاں فلاں دن تمہارے لیے کھڑا ہوا تھا (تمہاری حمایت میں) تو وہ خود اس کو جنت میں داخل کرے گا اور کوئی بھی اس کو روک ٹوک نہ کرے گا۔

باب نمبر ﴿۶۹﴾



زیارت حسینؑ سے تکالیف دور ہوتی ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں

حدیث ۱ مجھے ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی العلوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہشام بن حکم سے وہ فضیل بن یسار سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تمہاری جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے جو بھی اس پر جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت دور کر دیتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کر دیتا ہے۔

حدیث ۲ انہی سے مروی ہے وہ عبداللہ بن نہیک سے وہ محمد بن احمد بن ابی عمیر سے وہ سلمہ سابری سے وہ ابوالصباح کنانی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری جانب ایک قبر ہے (قبر حسینؑ) جو مصیبت زدہ اس قبر پر آتا ہے اللہ عزوجل اس سے مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہے اور ان (حسینؑ) کی قبر کے پاس چار ہزار فرشتے اس دن سے مقرر ہیں جس دن سے آپؑ شہید ہوئے وہ فرشتے غبار آلود پراگندہ حال قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے جو شخص ان کی زیارت کو جائے گا تو وہ فرشتے اس کو محفوظ جگہ تک الوداع کریں گے اور جو کوئی بیمار ہو جائے گا وہ اس کی تیمارداری کریں گے اور جو کوئی فوت ہو جائے گا وہ اس کے جنازے کے ساتھ جائیں گے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن زیات سے وہ کرام سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ کا قتل ایک بہت بڑی مصیبت ہے اور یہ اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس (قبر حسینؑ) پر جو بھی مصیبت زدہ آئے وہ اس کے ثواب سے اس کو

خوش کردے۔

حدیث ④ مجھے محمد بن حسن بن محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ مفضل بن صالح سے وہ محمد بن علی حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ہماری ولایت مختلف شہروں پر پیش کی تو اسے اہل کوفہ کے علاوہ کسی نے بھی قبول نہ کیا اور اس کی جانب ایک قبر ہے جو مصیبت زدہ بھی اس کی طرف جائے اور چار رکعت نماز اس کے پاس پڑھے تو اللہ عزوجل اسے خوش وخرم واپس بھیجتا ہے اور اسکی ہر حاجت پوری فرماتا ہے۔

حدیث ⑤ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ صاحب کربلا، مظلوم، مکروب، پیاسے اور ظلم و جور سے قتل کئے گئے اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ جو بھی لاچار مصیبت زدہ، گناہگار، مغموم، پیاسا اور آفت زدہ ان کے پاس آئے اور وہاں دعا کرے پھر حسینؑ کی زیارت کے وسیلہ اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت کو دور کرے گا اور جو بھی اس نے مانگا وہ اسے عطا کرے گا اس کے گناہ معاف کردے گا اور اس کی عمر میں برکت ڈال دے گا اور اس کے رزق میں فراوانی پیدا کرے گا۔لہٰذا اے صاحبان عقل عبرت حاصل کرو۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت اور محمد بن حسن

نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمرکی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفرؑ کے خدمت گزار تھے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کوفہ کی پشت پر ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے کبھی بھی کوئی مصیبت زدہ وہاں نہیں آیا مگر اللہ نے اس کی مصیبت دور کر دی۔

حدیث (۷) مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسن بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن ناجیہ سے وہ عامر بن کثیر سے وہ ابونمر سے اس نے امام ابوجعفرؑ سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا ہماری ولایت مختلف شہر والوں پر پیش کی گئی مگر اہل کوفہ کی طرح کسی نے اسے قبول نہیں کیا اس لیے کہ وہاں امیرالمومنین علی علیہ السلام کا مدفن ہے اور اس کی ایک طرف دوسری قبر بھی ہے جو حسینؑ کا مدفن ہے جو شخص بھی ان کی قبر پر آتا ہے اور وہاں پر دو یا چار رکعت نماز ادا کرتا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے اس کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے اور اس قبر کو ہر روز ایک ہزار فرشتے آکر گھیر لیتے ہیں۔

حدیث (۸) مجھے ابوالعباس کوفی نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ صفوان سے وہ ولید بن حسان سے اور ابن ابی یعفور سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا آپؑ کی محبت کی وجہ سے میں نے یہاں آنے کی تکالیف برداشت کی ہے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا۔ (لا تَشكُ ربِّكَ) اپنے رب کا شکوہ نہ کرو۔ تو وہاں کیوں نہیں گیا جس کا تجھ پر مجھ سے زیادہ حق ہے۔ (راوی کا بیان ہے) مجھے ان کا یہ فرمانا کہ تو وہاں کیوں نہیں گیا جس کا تجھ پر مجھ سے زیادہ حق ہے ''اپنے رب کا شکوہ نہ کر'' کہنے سے زیادہ شدید گزرا۔ میں نے پوچھا آپؑ سے زیادہ مجھ پر کس کا حق ہے؟۔

آپؑ نے فرمایا حسینؑ بن علیؑ کا تم ان کے پاس کیوں نہیں گئے اور وہاں اللہ عزوجل سے دعا کیوں نہیں کی اور اپنی حاجتیں ان پر کیوں نہیں پیش کیں۔

قول مترجم:۔

اس حدیث میں ایک عظیم غلط فہمی کا ازالہ کیا گیا ہے۔ کچھ عرصے پہلے خود شیعوں کے ایک گروہ نے یہ فتنہ کھڑا کیا تھا کہ اِس زمانے میں ''یا علی مدد'' نہیں کہنا چاہیئے بلکہ یا صاحبؑ الزمان ادرکنی'' کہنا چاہیئے کیونکہ ہمارے زمانے کے امام وہ ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسی فتنے کی سرکوبی کی ہے۔ وہؑ اپنے زمانے کے امام تھے اس کے باوجود انہوں نے فرمایا کہ ''حسینؑ کا حق مجھ سے زیادہ ہے''۔ بالکل اسی طرح مولا امیرؑ المومنین کا حق تمام ائمہؑ سے افضل ہے کیونکہ وہ تمام انبیاءؑ اور تمام امتوں کیلئے ''سلطاناً نصیرا ہیں''۔

حدیث (۹) مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے مسلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ ابراہیم بن محمد سے وہ علی بن معلیٰ سے وہ اسحاق بن زیاد سے اس نے کہا ایک آدمی امام ابوعبداللہؑ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے اپنی تمام چیزوں کے عوض میں سونا چاندی لے لیا ہے اور اپنی زمین فروخت کر دی ہے اور میں نے سوچا کہ جا کر مکہ میں آباد ہو جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا۔ (لا تفعل، فإنّ مكّة يكفرونَ باللهِ جهرَةً) ایسا مت کرنا کیونکہ مکہ میں اللہ کے ساتھ اعلانیہ کفر ہوتا ہے۔ اس نے کہا کیا حرم رسولؐ میں؟۔ آپؑ نے فرمایا (هم شرٌ منهم) اہل مدینہ تو اس سے بھی زیادہ برے ہیں۔ اس نے پوچھا کہ پھر میں کہاں آباد ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا عراق کے شہر کوفہ میں کیونکہ اس کے اس جانب بارہ میل تک برکت ہے اور اس کی ایک جانب قبر ہے جہاں کبھی بھی کوئی مصیبت زدہ

اور صاحب تکلیف ایسا نہیں آیا مگر اللہ نے اس کی پریشانی دور کر دی۔

قول مترجم:۔

ہر زمانے میں مکّہ اور مدینہ کے باسیوں کو بہت محترم سمجھا جاتا رہا ہے لیکن امامؑ کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ کل بھی سرکش تھے اور آج بھی بدترین مخلوق ہیں۔

باب نمبر (۷۰)



روز عرفہ زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا مجھ سے حج فوت ہو گیا تو میں نے قبر حسینؑ کے پاس عرفہ کا دن گزارا۔ آپؑ نے فرمایا بشیر تم نے بہت اچھا کیا جو مومن حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے یوم عید کے علاوہ کسی دن ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس حج اور بیس عمرے مبرور اور مقبول اور بیس غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا اور جو شخص ان کے پاس عید کے دن آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے سو حج اور سو عمرے اور سو غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی قبر پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دے گا۔(بشیر کا بیان ہے) میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ ان اجر و ثواب کا تعلق کس طرح مجھ سے ہوسکتا ہے جب کہ میں نے موقف کو ترک کیا ہے؟۔آپؑ نے میری طرف غضب ناک ہو کر نگاہ کی اور فرمایا اے بشیر! مومن عرفہ کے دن فرات میں غسل کر کے جب قبر حسینؑ پر آتا ہے پھر ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک حج مع مناسک اور ایک غزوہ لکھ دیتا ہے۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے وہ محمد بن عمرو بن سعید زیات سے وہ داؤد بن رقی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ اور امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ اور امام ابوالحسن علی بن موسیٰؑ کو فرماتے

ہوئے سنا کہ جو شخص عرفہ (۹/ذی الحجہ) کے دن قبر حسینؑ پر آئے گا تو اللہ عزوجل اس کو قلبی سکون اور شفا عطا کرے گا۔

حدیث ③ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ ہیثم بن ابو مسروق نہدی سے وہ علی بن اسباط سے وہ ہمارے بعض ساتھیوں سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل عرفہ کی دوپہر قبر حسینؑ کے زائرین کی طرف دیکھنے کے ساتھ ابتدا کرتا ہے میں نے پوچھا اہل موقف (حاجیوں) کی طرف نظر کرنے سے بھی پہلے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا وہ کس طرح؟۔آپؑ نے فرمایا حج تو ولد الزنا بھی کرتے ہیں لیکن کبھی بھی کوئی ولد الزنا زیارت حسینؑ نہیں کرسکتا۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے حج اور زیارت قبر حسینؑ میں فرق ظاہر ہوجاتا ہے۔لہٰذا جب ان دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو تو ضروری ہے کہ انسان پہلے اپنی طہارتِ ولادت کا یقین حاصل کرے اس کے بعد حج کرے۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ موسیٰ بن عمر سے وہ علی بن نعمان سے وہ عبداللہ بن مسکان سے اس نے کہا امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اہل عرفہ (حاجیوں) سے قبل حسینؑ کے زائرین کے لیے تجلی فرماتا ہے اور ان کی حاجتیں پوری کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور ان کی شفاعت قبول کرتا ہے پھر اس کے بعد اہل عرفات کی طرف

متوجہ ہوتا ہے پھر ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کرتا ہے۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ العطار سے بیان کیا وہ ہمدان بن سلیمان نیشاپوری اور سعید سے اس نے کہا ہم کو عبداللہ بن محمد یمانی نے منیع بن حجاج سے بیان کیا ہے وہ یونس بن یعقوب بن عمار سے بیان کرتے ہیں **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص سے عرفات میں عرفہ فوت ہوگیا اور پھر اس نے قبر حسینؑ کو پالیا تو وہ اس کے ثواب سے محروم نہ ہوگا کیونکہ اللہ عزوجل عرفات والوں سے پہلے قبر حسینؑ والوں سے ابتدا کرے گا اس کے بعد اپنے نفس میں جگہ دے گا۔**

حدیث ⑥ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد سے وہ اپنے دادا حسن سے وہ یونس بن ظبیان سے **اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص نے شعبان کی پندرھویں رات اور عید الفطر کی رات اور عرفہ کی رات ایک ہی سال میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج مقبول اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دے گا اور دنیا و آخرت کی حاجتوں میں سے اس کی ایک ہزار حاجتوں کو پورا کر دے گا۔**

حدیث ⑦ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ عزوجل حسینؑ کی قبر کے**

زائرین کی طرف نگاہ فرماتا ہے اور ان سے فرماتا ہے نئے سرے سے عمل کی ابتدا کرو میں نے تمہارے سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں اس کے بعد عرفات والوں پر نظر فرماتا ہے۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا اس نے اس سے بیان کیا جس نے اس سے ذکر کیا وہ عمر بن حسن عرزمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ عزوجل قبر حسینؑ کے زائرین کی طرف نظر فرماتا ہے اور فرماتا ہے لوٹ جاؤ تمہارے سابقہ سب کے سب گناہ معاف کر دیئے گئے اور ان میں سے کسی ایک پر بھی کوئی گناہ اس کی واپسی کے دن سے ستر دن تک نہیں لکھا جائے گا۔

حدیث ⑨ مجھ سے میرے والد اور میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمر کی بن علی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفرؑ ثانی کے خادم ہیں وہ محمد بن سنان سے وہ بشیر دھان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا (آپؑ حیرہ میں تھے اور آپؑ کے ساتھ شیعوں کی ایک جماعت بھی تھی) آپؑ نے اپنے چہرہ مبارک کا رخ میری طرف موڑا اور فرمایا اے بشیر! کیا تو نے اس سال حج کیا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں کیا مگر میں نے عرفہ کا دن قبر حسینؑ پر گزارا۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! اللہ کی قسم تجھ سے کوئی چیز فوت نہیں ہوئی اس میں سے جو مکہ میں مکہ والوں کے لیے تھی۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا اس میں عرفات بھی آتا ہے مجھ سے اس کی وضاحت فرمائیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم میں سے کوئی شخص فرات کے کنارے پر غسل کرتا ہے پھر قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے تو اللہ عزوجل اسکو اس کے ہر قدم کے بدلے میں جس کو وہ اٹھاتا ہے اور

رکھتا ہے سو مقبول عمرے اور رسولؐ اللہ کے ساتھ اللہ اوراس کے رسولؐ کے دشمنوں سے سو غزوے لڑنے کا ثواب دیتا ہے۔ اے بشیر! سن لے اور جس کا دل اس بات کا متحمل ہوسکتا ہے اس تک یہ بات پہنچا دے کہ جو شخص عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی ہے۔

حدیث ⑩ مجھے محمد بن عبدالمومن نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد کوفی سے وہ محمد بن جعفر بن اسماعیل عبدی سے وہ محمد بن عبداللہ بن مہران سے وہ محمد بن سنان سے وہ یونس بن ظبیان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے قائم علیہ السلام کے ساتھ دس لاکھ حج لکھ دے گا اور رسولؐ اللہ کے ساتھ دس لاکھ عمرے لکھ دے گا اور دس لاکھ غلام آزاد کرنا لکھ دے گا اور دس لاکھ اللہ کی راہ میں گھڑسوار تیار کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور اللہ عزوجل اس کا نام اپنا صدیق بندہ رکھے گا کہ جس نے اس کے وعدے کو پورا کیا۔ فرشتے کہیں گے کہ وہ صدیق ہے جس کو اللہ نے اپنے عرش مجید پر پاک قرار دیا ہے اور زمین میں اس کا نام ''کروب'' (فرشتۂ مقرب و سردار) رکھا ہے۔

حدیث ⑪ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن قبر حسینؑ کی زیارت اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار نبی مرسل کے

ساتھ مل کر غزوے کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور جس شخص نے پہلی رجب کو زیارت کی تو لازمی طور پر اللہ اس کو معاف کر دے گا۔

حدیث ⑫ مجھے میرے والد نے سعد بن عبد اللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابو سعید قماط سے وہ یسار سے وہ امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص تنگدست ہو اور حج کی تیاری نہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ وہ قبر حسینؑ پر آئے اور وہاں عرفہ کا دن گزارے تو یہ اس کے حج کے لیے کافی ہو جائے گا میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حج اسلام کا بدل ہے مگر تنگدست کے لیے، جبکہ صاحب وسعت حج الاسلام ادا کر چکا ہو پھر وہ نفل حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر اس کو دنیاوی مشاغل نے روک رکھا ہو یا کسی نافرمان حکمران نے اسے روک دیا ہو تو وہ عرفہ قبر حسینؑ پر آئے یہ اس کی جانب سے حج اور عمرے کا بدل ہو جائے گا اور اللہ عزوجل اس کو نعمتیں بھی کئی گنا زیادہ دے گا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا کتنے حج اور عمرے کے برابر ہو گا۔ آپؑ نے فرمایا یہ بات شمار سے باہر ہے۔ میں نے کہا سو مراد ہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو کون شمار کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ایک ہزار؟۔ آپؑ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ۔ پھر آپؑ نے فرمایا اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی چاہو تو نہیں کر سکو گے اللہ عزوجل واسع اور کریم ہے۔

باب نمبر ﴿۷۱﴾



عاشور کے دن زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث (۱) مجھے میرے والد اور بھائی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن علی مدائنی سے اس نے کہا مجھے محمد بن سعید بجلی نے قبیصہ سے خبر دی وہ جابر جعفی سے اس نے کہا میں امام جعفر بن محمد علیہ السلام کے پاس عاشور کے دن حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے فرمایا۔ (هؤلاء زُوَّار الله) وہ لوگ اللہ کے زائرین ہیں، اور جس کی زیارت کی جاتی ہے اس پر حق ہے کہ وہ زائر کی تکریم کرے۔ لہٰذا جو شخص قبر حسینؑ کے پاس شب عاشور گزارے گا تو اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے گا کہ وہ خون میں لت پت ہوگا گویا کہ وہ حسینؑ کے ساتھ کربلا کے میدان میں قتل کیا گیا اور جس شخص نے یوم عاشورہ حسینؑ کی زیارت کی اور ان کے پاس رات گزاری تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان کے سامنے شہید ہوا۔

حدیث (۲) مجھے ابو علی محمد بن ھمام نے جعفر بن محمد مالک فزاری سے بیان کیا اس نے کہا مجھے احمد بن علی بن عبید جعفی نے حسین بن سلیمان سے بیان کیا وہ حسین بن راشد سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ حریز سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس شخص نے عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

حدیث (۳) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید انباری سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عاشورہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے اللہ عزوجل کی اس کے عرش پر زیارت کی۔

حدیث ④ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلّیٰ بن محمد بن بیان کیا وہ محمد بن جمہور عمی سے وہ اس سے جس نے اس کو آئمہؑ سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جو شخص عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ان کے سامنے خون میں لت پت ہوا تھا۔

حدیث ⑤ محمد بن ابی سیار مدائنی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا جو شخص عاشورہ کے دن قبر حسینؑ کے پاس پانی پلائے گا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حسینؑ کے لشکر کو پانی پلایا اور ان کے ساتھ شہید ہوا۔

حدیث ⑥ مجھے جعفر بن محمد بن ابراھیم موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص شعبان کی نصف رات (شب براءت) کو حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عز وجل اس کے گزشتہ اور آئندہ سارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عز وجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مبرور عمروں کا ثواب لکھ دے گا اور جو شخص عاشورہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو گویا اس نے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔

مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ حمدان بن معافا سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

حدیث ⑦ مجھے حکم بن داؤد بن حکیم وغیرہ نے محمد بن موسیٰ ھمدانی سے بیان کیا وہ محمد بن خالد قیانسی سے وہ سیف عمیرہ اور صالح بن عقبہ سے وہ علقمہ بن محمد حضرمی اور محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ مالک جہنی سے وہ امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص محرم الحرام میں عاشورہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے گا اور ان کے پاس روتا رہے گا تو وہ اللہ عزوجل کو اس حال میں ملے گا کہ بیس لاکھ حجوں اور بیس لاکھ عمروں اور بیس لاکھ غزوات کا ثواب اس کے لیے لکھ دیا جائے گا اور ہر حج وعمرہ اور ہر غزوے کا ثواب رسولؐ اللہ کے ساتھ حج کرنے، عمرہ کرنے اور غزوہ کرنے کے ثواب کی طرح ہے اور اسی طرح آئمہ طاہرینؑ کے ساتھ۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس شخص کو کیا ملے گا جو دور بلکہ بہت دور رہتا ہے اور اس دن کربلا آنا اس کے لیے ممکن نہ ہو؟ ۔آپؑ نے فرمایا وہ شخص صحرا کی طرف نکل جائے یا اپنے گھر میں کسی اونچی جگہ پر چلا جائے اور کربلا کی طرف رخ کرکے سلام پیش کرے اور حسینؑ کے قاتل پر شدید قسم کی بد دعا کرے اور اسکے بعد دو رکعت نماز ادا کرے اور یہ تمام اعمال زوال سے پہلے دن کے شروع میں ہی بجا لائے پھر حسینؑ کو پکار کر روئے اور جو افراد گھر میں موجود ہوں انہیں بھی ان پر رونے کا حکم دے اور اپنے گھر میں مقیم رہے ان کی مصیبت کا جزع فزع کے ساتھ اظہار کرے اور مختلف گھروں میں ایک دوسرے سے روتے ہوئے ملاقات کریں اور ایک دوسرے کو حسینؑ کی تکلیفوں پر تعزیت کریں تو میں ان کو مذکورہ تمام ثواب کی ضمانت دیتا ہوں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ ان کے لیے ضمانت دیتے ہیں اور ذمہ لیتے ہیں جو اس طرح کرے گا اسکو پورا پورا ثواب ملے گا۔آپؑ نے فرمایا ہاں! میں ایسا کرنے والوں کے لیے ضامن اور ذمہ دار ہوں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے امامؑ سے پوچھا کہ یہ لوگ ایک

دوسرے کو کس طرح پرسہ دیں؟ آپؑ نے فرمایا وہ کہیں اللہ عزوجل ہمیں اس چیز کے بدلے حسینؑ کے ساتھ ہمیں جو تکالیف پہنچی بہت زیادہ اجر عطا فرمائے اور ہم کو اور تم کو ان کے امام مہدیؑ کی معیت میں جو کہ آل محمدؐ میں سے ہیں حسینؑ کا قصاص طلب کرنے والوں میں شمار کرے۔ اس دن تمام دنیاوی کام ترک کر دو اور اپنی کسی ضرورت کو طلب نہ کرو کیونکہ یہ منحوس ترین دن ہے اس میں حاجت پوری نہیں کی جاتی اور اگر پوری ہو بھی جائے تو اس میں اس کے لیے برکت نہیں ہوتی اور نہ ہی اس میں کوئی بھلائی نظر آتی ہے اور نہ ہی تم اپنے گھر والوں کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کرو۔ اس لیے کہ اگر تم نے اس دن اپنے گھر والوں کے لیے کوئی چیز ذخیرہ کی تو اس میں تمہارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت نہیں کی جائے گی جو شخص اس طرح کرے گا اس کے لیے دس لاکھ حجوں اور دس لاکھ عمروں اور دس لاکھ رسولؐ اللہ کے ساتھ مل کر کئے گئے غزووں کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کے لیے ہر نبی رسول، صدیق اور شہید جو کہ فوت ہوئے یا قتل کئے گئے تخلیق دنیا سے لے کر قیام قیامت تک پہنچنے والی ہر مصیبت کا ثواب بھی لکھا جائے گا۔

حدیث ⑧ صالح بن عقبہ جہنی اور سیف بن عمیرہ نے کہا علقمہ بن محمد حضرمی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے فرمایا کہ مجھے ایک ایسی زیارت تعلیم فرمائیں جس کے ساتھ میں اس دن جبکہ قریب سے میں حسینؑ کی زیارت کر سکوں تو اسے پڑھوں اور اگر میں قریب سے ان کی زیارت نہ کر سکوں تو پھر بھی کوئی ایسی زیارت تعلیم فرمائیں کہ میں وہ پڑھ سکوں اور میں ان کی طرف دور کے ملک سے اشارہ کر سکوں اور اپنے گھر کی چھت سے سلام پیش کر سکوں۔ آپؑ نے فرمایا اے علقمہ! جب تم دو رکعت نماز ادا کر لو تو پھر ان کی خدمت میں اشارہ کے ساتھ سلام پیش کرو اور اشارے کے وقت دو رکعت نماز ادا کرو اور یہ کہو جو میں تمہیں اب بتانے جا رہا ہوں اگر تم یہ کہو گے تو تم نے وہ

زیات پڑھ لی جو زیارت کرنے والے فرشتے پڑھتے ہیں اور اللہ عزوجل تمہارے لیے اس کے عوض دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور دس کروڑ درجے بلند کرے گا اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے یہاں تک کہ تم ان کے درجات میں ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ گے اور تمہاری پہچان ان کے ساتھ شہید ہونے والوں میں ہوگی اور تمہارے لیے ہر نبیؑ اور رسولؐ کا ثواب لکھا جائے گا اور اس شخص جتنا ثواب بھی لکھا جائے گا جو امام حسینؑ کی زیارت کرتا ہے جب سے وہ شہید ہوئے ہیں۔ زیارت یہ ہے:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، [السَّلامُ عَلَيْكَ يا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِه] السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَميرِ الْمُؤْمِنينَ، وَابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ السَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الأَرْواحِ الَّتي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وَأَناخَتْ بِرَحْلِكَ، عَلَيْكُمْ مِنّي جَميعاً سَلامُ اللهِ أَبَداً ما بَقيتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ، يا أَبا عَبْدِ اللهِ لَقَدْ عَظُمَتِ [الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ] الْمُصيبَةُ بِكَ عَلَيْنا وَعَلى جَميعِ أَهْلِ السَّماواتِ [وَالأَرْضِ] فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسَّسَتْ أَساسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقامِكُمْ، وَأَزالَتْكُمْ عَنْ مَراتِبِكُمُ الَّتي رَتَّبَكُمُ اللهُ فيها، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ الْمُمَهِّدينَ لَهُمْ بِالتَّمْكينِ مِنْ قِتالِكُمْ [بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ] وَمِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ، يا أَبا عَبْدِ اللهِ إِنّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ إِلى يَوْمِ الْقِيامَةِ، فَلَعَنَ اللهُ آلَ زِيادٍ وَآلَ مَرْوانَ، وَلَعَنَ اللهُ بَني أُمَيَّةَ قاطِبَةً، وَلَعَنَ اللهُ ابْنَ مَرْجانَةَ، وَلَعَنَ اللهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ، وَلَعَنَ اللهُ شِمْراً، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ وَأَلْجَمَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتالِكَ، يا أَبا عَبْدِ اللهِ بِأَبي أَنْتَ وَأُمّي لَقَدْ عَظُمَ مُصابي بِكَ فَأَسْأَلُ اللهَ الَّذي

أَكْرَمَ مَقامَكَ أَنْ يُكْرِمَنِي بِكَ وَيَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَأْرِكَ مَعَ إِمامٍ مَنْصُورٍ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي وَجِيهاً عِنْدَكَ بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ. يا سَيِّدِي يا أَبا عَبْدِ اللهِ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ [تَعالى] وَإِلى رَسُولِهِ وَإِلى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلى فاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِمْ بِمُوالاتِكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ وَبِالْبَراءَةِ مِنْ أَعْدائِكَ وَمِمَّنْ قاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ، وَمِنْ جَمِيعِ أَعْدائِكُمْ، وَبِالْبَراءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ الْجَوْرَ وَبَنى عَلَيْهِ بُنْيانَهُ وَأَجْرى ظُلْمَهُ وَجَوْرَهُ عَلَيْكُمْ وَعَلى أَشْياعِكُمْ، بَرِئْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ، وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ ثُمَّ إِلَيْكُمْ بِمُوالاتِكُمْ وَمُوالاةِ وَلِيِّكُمْ وَالْبَراءَةِ مِنْ أَعْدائِكُمْ، وَمِنَ النّاصِبِينَ لَكُمُ الْحَرْبَ وَالْبَراءَةِ مِنْ أَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ، إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَكُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَكُمْ، وَوَلِيٌّ لِمَنْ والاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداكُمْ فَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيائِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَراءَةَ مِنْ أَعْدائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي الْمَقامَ الْمَحْمُودَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَأْرِكُمْ مَعَ إِمامٍ مَهْدِيٍّ ناطِقٍ لَكُمْ، وَأَسْأَلُ اللهَ بِحَقِّكُمْ وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصابِي بِكُمْ أَفْضَلَ ما أَعْطى مُصاباً بِمُصِيبَةٍ، أَقُولُ: إِنّا لِلّٰهِ وَإِنّا إِلَيْهِ راجِعُونَ، يا لَها مِنْ مُصِيبَةٍ، ما أَعْظَمَها وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَها فِي الإِسْلامِ! وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ السَّماواتِ وَالأَرْضِ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي مَقامِي هٰذا مِمَّنْ تَنالُهُ مِنْكَ صَلَواتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ. اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيايَ مَحْيا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمَماتِي مَماتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ. اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذا يَوْمٌ تَنَزَّلَتْ فِيهِ اللَّعْنَةُ عَلى آلِ زِيادٍ وَآلِ أُمَيَّةَ وَابْنِ آكِلَةِ الأَكْبادِ اللَّعِينِ بْنِ اللَّعِينِ، عَلى لِسانِ نَبِيِّكَ، فِي كُلِّ مَوْطِنٍ وَمَوْقِفٍ وَقَفَ

فیهِ نَبیُّكَ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبا سُفیانَ وَمُعاوِیَةَ وَعَلی یَزیدَ بنِ مُعاوِیَةَ اللَّعنَةَ أَبَدَ الآبِدینَ. اللّٰهُمَّ فَضاعِفْ عَلَیهِمُ اللَّعنَةَ أَبَداً لِقَتْلِهِمُ الحُسَینَ [علیه السلام]. اللّٰهُمَّ إِنّی أَتَقَرَّبُ إِلَیكَ فی هٰذا الیَومِ فی مَوقِفی هٰذا وَأَیّامِ حَیاتی بِالبَراءَةِ مِنهُمْ وَاللَّعنَةِ عَلَیهِمْ ، وَبِالمُوالاةِ لِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ وَأَهلِ بَیتِ نَبِیِّكَ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَعَلَیهِمْ أَجمَعینَ۔

''اے ابوعبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے امیرؑ المومنین کے بیٹے اور سید الوصیین کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار فاطمہؑ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے ثار اور اللہ کے ثار کے بیٹے اور اے وہ شخص جس کا خون رائیگاں گیا آپؑ پر سلام ہو۔ آپؑ پر اور ان ارواح پر جو آپؑ کے صحن میں آئیں اور اپنی سواریوں کو آپؑ کے گھر بٹھایا میری جانب سے آپؑ سب پر ہمیشہ ہمیشہ سلام ہو جب تک میں باقی ہوں اور دن رات باقی ہیں۔ اے ابا عبداللہؑ جو تکالیف اور مصیبت آپؑ پر اور ہم پر آئی اور تمام آسمانوں اور زمینوں کے باشندوں پر آئی وہ بہت بھاری اور بڑی ہے تو اللہ اس امت پر لعنت کرے جنہوں نے ظلم و ستم کی بنیاد آپؑ اہل بیتؑ پر رکھی اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو آپؑ کے مقام اور مرتبے سے ہٹا دیا اور آپؑ کے مراتب سے جو اللہ نے آپؑ کو دیئے تھے ان سے زائل کر دیا اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ ان پر لعنت کرے جنہوں نے ایسے حالات بنائے کہ آپؑ سے جنگ کی۔ میں اللہ کی طرف سے ان سے اور ان کے پیروکاروں اور ان کی جماعت والوں سے بری ہو گیا ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ جو شخص آپؑ سے صلح کرتا ہے میں اس کے لیے صلح کا پیغام ہوں اور جو شخص قیامت تک آپؑ سے جنگ کرتا ہے میں بھی اس کے ساتھ جنگ کروں گا۔ آل زیاد اور آل مروان پر اللہ لعنت کرے اور تمام بنی امیہ

پر اور ابن مرجانہ پر اور عمر ابن سعد پر اور شمر پر بھی لعنت کرے اور اللہ اس جماعت پر بھی لعنت کرے جس نے آپؑ کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے سواریوں کو لگامیں ڈالیں اور ان پر زینیں رکھیں اور کسی بھی قسم کی تیاری میں حصہ لیا۔ اے ابا عبداللہؑ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان یقیناً آپؑ کی وجہ سے مجھے بڑی تکالیف پہنچی لہٰذا میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے آپؑ کے مقام کو باعزت بنایا وہ آپؑ کی وساطت سے مجھے بھی عزت دے اور مجھے توفیق دے کہ میں آل محمدؑ میں سے امام منصور (امام زمانہؑ) کی معیت میں آپؑ کا قصاص لے سکوں اے اللہ مجھے حسینؑ کی وجہ سے دنیا و آخرت میں اپنے ہاں برگزیدہ بنا لے اے میرے سردار اے ابوعبداللہؑ بلا شبہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ اور امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور آپؑ کی طرف قرب حاصل کرتا ہوں اور میں آپؑ سے محبت کی بنیاد پر اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرتا ہوں نیز آپؑ کے دشمنوں اور جنہوں نے آپؑ سے جنگ کی اور آپؑ کے لیے لڑائی کی بنیاد رکھی اور آپؑ کے تمام دشمنوں سے اظہار براءت کرتا ہوں اور ان سے بھی جنہوں نے جور و ستم کی بنیاد رکھی اور اس پر اپنی عمارت کو کھڑا کیا اور اپنے ظلم و ستم کو آپؑ اور آپؑ کی جماعت پر جاری کیا۔ میں ان سے لاتعلقی کا اعلان کرتا ہوں اور میں ان سے لاتعلق ہو کر اللہ کی طرف اور آپؑ کی طرف آتا ہوں اور میں اللہ کا قرب حاصل کرتا ہوں اور اس کے بعد آپؑ کی طرف آپؑ کی محبت اور آپؑ کے محب کی محبت کی بنا پر آپؑ کے دشمنوں اور آپؑ سے جنگ کی بنیاد رکھنے والوں اور ان کی جماعت اور پیروکاروں سے اظہار براءت کرتا ہوں جو شخص آپؑ سے صلح کرتا ہے میں بھی اس کے لیے صلح کا پیغام لاتا ہوں جو آپؑ سے جنگ کرتا ہے میں بھی اس سے جنگ کروں گا اور جو شخص آپؑ سے محبت کرتا ہے میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں اور جو شخص آپؑ سے دشمنی رکھتا ہے میں بھی اس سے دشمنی رکھتا ہوں۔ پس میں اللہ عزوجل سے سوال کرتا ہوں جس نے اپنی اور اپنے اولیاء کی معرفت کے ساتھ مجھے عزت سے نوازا اور اپنے دشمنوں سے مجھے قوت اظہار براءت عطا کی کہ وہ

مجھے دنیا و آخرت میں آپؑ کا ساتھی بنا دے اور مجھ کو آپؑ کے نزدیک دنیا و آخرت میں مقام عطا کرے اور میں اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس مقام محمود پر جو کہ آپؑ کے لیے اللہ کے ہاں مقرر ہے پہنچا دے اور یہ کہ مجھے امام مہدیؑ کی معیت میں آپؑ کا قصاص لینے کی توفیق عطا فرما دے اور جو آپؑ کا اللہ کے ہاں حق ہے اور جو آپؑ کی شان و شوکت اس کے ہاں مقرر ہے اس کے وسیلے سے میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی وجہ سے مجھے جو مصیبت پہنچی اس سے افضل اجر دے جو کہ اس نے کسی بھی مصیبت زدہ کو دیا ہو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ **انا للہ وانا علیہ راجعون**۔ اس مصیبت کا کیا کہنا کہ یہ مصیبت کس قدر عظیم ہے اور یہ مصیبت اسلام میں اور تمام زمین و آسمانوں کے باشندوں پر کتنی عظیم ہے۔ اے اللہ مجھے اس مقام پر اس شخص جیسا بنا دے جس کو تیری طرف سے مہربانیاں، رحمت اور بخشش حاصل ہوئی ہوں۔ اے اللہ! میری زندگی محمدؐ کی زندگی اور آل محمدؑ کی زندگی جیسی بنا دے اور میری موت کو محمدؐ و آل محمدؑ کی موت جیسی بنا دے۔ اے اللہ یہ دن ایسا ہے کہ جس میں آل زیاد اور آل امیہ اور ابن اکلہ الا کباد لعین بن لعین پر لعنت اتری ہے یہ لعنت تیرے نبیؐ کی زبان سے نکلی ہے ہر مقام اور ہر ٹھہرنے کی جگہ پر جہاں آپ ٹھہرے ہیں۔ اے اللہ ابوسفیان اور معاویہ اور یزید بن معاویہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے لعنت کر۔ اے اللہ ان پر ہمیشہ کئی گنا لعنت کر کیونکہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا۔ اے اللہ اس دن میں اپنے اس مقام پر اور اپنی زندگی کے دنوں میں ان سے بری ہو کر ان پر لعنت کر کے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں نیز تیرے نبی محمدؐ اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ دوستی کر کے تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔

پھر سو مرتبہ یہ کہو:۔

اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ ظَلَمَ حَقَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَآخِرَ تَابِعٍ لَهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْعِصَابَةَ الَّتِي جَاهَدَتِ الْحُسَيْنَ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ أَعْدَاءَهُ عَلَىٰ قَتْلِهِ وَقَتْلِ أَنْصَارِهِ،

اللّٰھُمَّ الْعَنْھُمْ جَمِیعاً ۔

''اے اللہ اس پہلے ظالم پر لعنت کر جس نے حقِ محمدؐ اور حقِ آل محمدؐ میں ظلم کیا اور اس پر بھی جس نے (ظلم کرنے میں) ان کے بعد ان کی اتباع کی ۔ اے اللہ لعنت کر اس گروہ پر جس نے حسینؑ سے لڑائی کی اور اس کے دشمنوں کی کھل کر بیعت کی اس پر کہ وہ حسینؑ اور ان کے انصار کو قتل کریں ۔ اے اللہ ان سب پر لعنت کر''۔

پھر سو مرتبہ یہ کہو :۔

السّلامُ عَلَیکَ یا أبا عَبدِاللہِ وَعَلَی الأرْواحِ الَّتی حَلَّتْ بِفِنائِكَ وأناخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَیْکُمْ مِنّی سَلامُ اللہِ أبَداً مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیلُ وَالنَّھارُ وَلا جَعَلَہُ اللہُ آخِرَ العَھْدِ مِنْ زِیارَتِکُمْ ، السَّلامُ عَلَی الحُسَینِ وَعَلی عَلِیِّ بْنِ الحُسَینِ وعلی أولادِ الحُسین (ع) وَعَلی أصحابِ الحُسَینِ صَلواتُ اللہِ عَلَیھِمْ أجْمَعِینَ ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر اور جو روحیں آپؑ کے صحن میں اتری ہیں ان پر سلام ہو اور ان پر بھی جو آپؑ کے گھر سواریاں ٹھہری ہیں آپؑ پر میری طرف سے ہمیشہ رہنے والا سلام ہو جب تک میں اور دن و رات باقی ہیں اور اللہ عزوجل اس زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنائے حسینؑ پر علی بن حسینؑ پر اور اولاد حسینؑ پر اور اصحاب حسینؑ پر سلام ہو''۔

پھر ایک مرتبہ یوں کہو :۔

اللّٰھُمَّ خُصَّ أنْتَ أوَّلَ ظالِمٍ ظَلَمَ آلَ نَبِیِّكَ بِاللَّعْنِ، ثُمَّ الْعَنْ أعداءَ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الأوَّلِینَ وَالآخِرِینَ، اللّٰھُمَّ الْعَنْ یَزِیدَ وأباہُ وَالْعَنْ عُبَیدَ اللہِ بْنَ زِیادٍ وآلَ مَرْوانَ وَبَنی اُمَیَّۃَ قاطِبَۃً إلی یَومِ الْقِیامَۃِ

''اے اللہ! جس شخص نے سب سے پہلے تیرے نبیؐ کی آلؑ پر ظلم کیا اس پر خصوصی لعنت فرما پھر آل محمدؐ

کے اولین و آخرین دشمنوں پر بھی لعنت فرما۔ اے اللہ یزید اور اس کے باپ پر بھی لعنت فرما اور عبیداللہ بن زیاد اور آل مروان اور تمام بنوامیہ پر قیامت کے دن تک لعنت فرما''۔

پھر تم سجدہ کرو اس میں یہ کہو :۔

اللّٰهُمَّ لَكَ الحمدُ حَمْدَ الشّاكِرينَ عَلى مُصابِهِمْ، الحَمْدُ لِلّٰهِ عَلى عَظيمِ مُصابي وَرَزِيَّتي فيهِمْ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْني شَفاعَةَ الحُسَينِ يَوْمَ الْوُرُودِ وَثَبِّتْ لي قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الحُسَينِ وَأَصْحابِ الحسَينِ الَّذِينَ بَذَلُوا مُهَجَهُمْ دونَ الحسَينِ عليه السَّلامُ صلواتُ اللهِ عَلَيْهِم أَجمعينَ۔

''اے اللہ! تیرے لیے ہی الحمد ہے اور ان لوگوں کی حمد کی طرح جو اپنی مصیبت پر شکر ادا کرتے ہیں اور الحمد عظیم مصیبتوں اور تکلیفوں میں اللہ ہی کے لیے ہے۔ اے اللہ ! مجھے امام حسینؑ کی شفاعت قیامت کے دن نصیب فرما اور اپنے پاس حسینؑ اور اصحاب حسینؑ کے ساتھ میرے لیے سچائی کا قدم ثابت کر دے۔ اصحاب حسینؑ وہ ہیں جنہوں نے اپنی روحیں حسینؑ کے آگے نچھاور کر دیں اور اللہ عزوجل کی ان سب پر رحمتیں ہوں''۔

علقمہ کہتے ہیں کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا اے علقمہ! اگر تو روزانہ ایسی زیارت کر سکتا ہے تو پھر ضرور کر اس طرح تیرے لیے یہ سارا ثواب ہوگا انشاءاللہ۔

باب نمبر ﴿۷۲﴾



نصف شعبان میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث (۱) مجھے میرے والد اور علی بن حسین او محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ اپنے بعض ساتھیوں سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب ماہ شعبان کا نصف ہوتا ہے (بعض نسخوں میں نیمۂ شب شعبان ہے) تو افق اعلیٰ سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ زائرین حسینؑ واپس لوٹ جائیں انہیں بخش دیا گیا ہے اور تمہارا ثواب اللہ کے ذمے ہے جو تمہارا رب ہے اور محمدؐ کے ذمہ ہے جو تمہارے نبیؐ ہیں۔

حدیث (۲) مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی زیتونی سے وہ احمد بن ہلال سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ حماد بن عثمان سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اور حسن بن محبوب ابوحمزہ سے وہ امام علی بن حسینؑ سے روایت کرتے ہیں ان دونوں آئمہؑ نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے ساتھ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء مصافحہ کریں تو اس کو چاہیئے کہ وہ نصف شعبان میں امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرے کیونکہ انبیاء کی روحیں اللہ سے اجازت مانگتی ہیں کہ ان کی زیارت کریں تو ان میں سے الوالعزم رسولوں کو اجازت دے دی جاتی ہے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے پوچھا کہ اولوالعزم کون ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور رسولؐ اللہ۔میں نے پوچھا اولوالعزم سے کیا مراد ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اولوالعزم ان کو کہتے ہیں جن کو زمین میں مشرق و مغرب اور ان میں آباد جنوں اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہو۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ ابراہیم بن ہاشم سے وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب نصف شعبان (۱۵ شعبان) ہوتا ہے تو ایک منادی افق اعلیٰ سے یہ اعلان کرتا ہے کہ زائرین حسینؑ لوٹ جاؤ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے تمہارا ثواب اللہ کے ذمے اور محمدؐ کے ذمے ہے۔

حدیث (۴) اس حدیث کو صافی برقی نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص مسلسل تین سال نصف شعبان میں بغیر ناغہ کے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی زیارت کرے گا اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حدیث (۵) مولف نے اپنی سند کے ساتھ داؤد بن کثیر رقی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا نصف شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور پورے سال میں اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا پھر اگر اس شخص نے اگلے سال حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

حدیث (۶) مجھے میرے مشائخ کی جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ حسن بن ابو سارۃ المدائنی سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ عبدالرحمن بن حجاج یا ان کے علاوہ جن کا نام حسین ہے سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس شخص نے تین

راتوں میں سے کسی ایک رات میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس شخص کے گزشتہ اورآئندہ سارے گناہ معاف کردے گا۔راوی نے پوچھا میں آپؑ پرقربان جاؤں وہ کون سی راتیں ہیں۔ آپؑ نے فرمایا عیدالفطر کی رات،عیدالاضحیٰ کی رات اورنصف شعبان (۱۵ شعبان) کی رات۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ یونس بن ظبیان سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو شخص ایک ہی سال میں نصف شعبان کی رات اور عیدالفطر کی رات اور عرفہ کی رات حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مقبول عمرے لکھ دے گا اور دنیا وآخرت کی حاجات میں سے ایک ہزار حاجات اس کی پوری فرمادے گا۔

نصف شعبان کی رات عمل کرنے سے کیا چیز واجب ہو جاتی ہے:

حدیث ⑧ سالم بن عبدالرحمن امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان کی رات ارض کربلا آکر ایک ہزار مرتبہ سورہ اخلاص کی تلاوت کرے گا اور ایک ہزار مرتبہ اللہ سے استغفار کرے گا اور ایک ہزار مرتبہ الحمد للہ کہے گا اس کے بعد کھڑے ہو کر چار رکعات نماز پڑھے گا اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس شخص کے ساتھ دو فرشتے مقرر کردے گا جو ہر طرح کی تکالیف سے اس کی حفاظت کریں گے اور ہر شیطان اور سلطان کے شر سے بھی اسے بچائیں گے اور دونوں اس کے لیے نیکیاں لکھیں گے اور اس پر کوئی

برائی نہیں لکھیں گے اور جب تک اس کے ساتھ رہیں گے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے گزشتہ اور آئندہ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

حدیث ⑩ مجھے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحٰق بن عمار نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کیا وہ محمد بن ولید سے وہ یونس بن یعقوب سے انہوں نے کہا امام ابو عبد اللہؑ نے فرمایا اے یونس! نصف شعبان کی رات اللہ عزوجل ہر اس شخص کے گناہ خواہ اگلے ہوں یا پچھلے معاف کر دیتا ہے جو حسینؑ کی زیارت کرتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اب نئے سرے سے عمل کرو۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے آپؑ سے پوچھا کیا یہ ان تمام لوگوں کے لیے ہے جو شعبان میں حسینؑ کی زیارت کرتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے یونس! اگر میں لوگوں کو بتاؤں کہ اس رات میں حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کو کیا کچھ ملے گا تو اس میں کسی قسم کی سستی نہیں کریں گے بلکہ اپنی جان تک دے ڈالیں گے۔

حدیث ⑪ ہمیں جعفر بن محمد بن عبد اللہ بن موسیٰ نے عبید اللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید شحام سے وہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص نصف شعبان کی رات قبر حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے اگلے پچھلے

سارے گناہ معاف کر دے گا اور جو شخص عرفہ کے دن ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے ایک ہزار مقبول حج اور ایک ہزار مقبول عمروں کا ثواب لکھ دے گا اور جو ان کی زیارت عاشورہ کے دن کرے تو گویا اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی۔

باب نمبر ﴿۷۳﴾



رجب میں زیارت حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے ابوعلی محمد بن ہمام بن سہیل نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد بن مالک سے بیان کیا وہ حسن بن محمد ابزاری سے وہ حسن بن محبوب سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن رضاؑ سے پوچھا کہ کس مہینے میں ہم حسینؑ کی زیارت کریں تو آپؑ نے فرمایا نصف رجب اور نصف شعبان میں۔

مذکورہ حدیث کو احمد بن ھلال احمد بن محمد بن ابی نصر سے روایت کیا وہ امام ابوالحسن علیہ السلام سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں ان الفاظ کا فرق تھا کہ ان اوقات میں حسین علیہ السلام کی زیارت کرنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ محمد بن سہیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے وہ امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص عرفہ کے دن حسینؑ کی زیارت کرے اور وہ ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اللہ عز وجل اس شخص کے لیے ایک ہزار حج اور ایک ہزار عمرے اور نبی مرسل کے ساتھ ہو کر ایک ہزار غزوات کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور جو شخص رجب کے پہلے دن ان کی زیارت کرے گا تو لازمی طور پر اللہ عز وجل اسے معاف کر دے گا۔

باب نمبر ﴿۷۴﴾



عید اور عرفہ کے علاوہ دنوں میں زیارت امام حسینؑ کا ثواب

حدیث (۱) مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جس مومن نے حسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عرفہ اور عید کے علاوہ کسی اور دن میں حسینؑ کی زیارت کی تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس حج اور بیس عمرے مقبول ومبرور اور بیس غزوے نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ مل کر کئے ہوؤں کا ثواب لکھے گا۔

حدیث (۲) اور اسی سے روایت ہے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن صالح سے وہ عبداللہ بن ھلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کم از کم کیا ثواب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اے عبداللہ! سب سے کم اجر جو اسکو ملے گا وہ یہ ہے کہ اللہ اس کے گھر واپس آنے تک اس کے مال وجان کی حفاظت فرمائے گا اور قیامت کے روز اللہ عزوجل اس کا محافظ ہوگا۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح سے (باب کی پہلی حدیث کے مثل ہی بیان کیا)۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ادریس سے وہ عمرکی بن بوفکی سے وہ صندل سے وہ داؤد بن یزید سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہر جمعہ حسینؑ کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کو لازماً معاف کردے گا اور وہ دنیا سے اس حال میں جائے گا کہ اس کے دل میں کوئی

حسرت نہ رہ گئی ہوگی اور جنت میں حسینؑ کے ساتھ اس کا رہنا ہوگا۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا اے ابو داؤد کیا کوئی ایسا بھی شخص ہے جو جنت میں حسینؑ کی ہمسائیگی میں خوش نہیں ہوگا؟۔ میں نے کہا ایسا شخص تو کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔

حدیث ④ انہی سے روایت ہے وہ احمد بن ادریس سے وہ عمرکی سے وہ صندل سے وہ داؤد بن فرقد سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا ہر مہینے میں حسینؑ کی زیارت کرنے والے کس قدر ثواب کے مستحق ہونگے؟۔ آپؑ نے فرمایا ایسے شخص کو شہداء بدر کے ایک لاکھ شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

حدیث ⑤ وہ اپنی سند کے ساتھ صندل سے بیان کرتے ہیں وہ ابوالصباح کنانی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا لیلۃ القدر میں تمام معاملات تقسیم کیئے جاتے ہیں اس رات عرش پر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اللہ عزوجل نے اس رات قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والوں کو معاف کردیا ہے۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبیٰ سے وہ بشیر الدھان سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا بسا اوقات مجھ سے حج فوت ہوجاتا ہے تو میں قبر حسینؑ پر عرفہ کا دن گزار لیتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم بہت اچھا کرتے ہو جو مومن قبر حسینؑ کے پاس ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے عرفہ اور عید کے علاوہ کسی دن آئے گا تو اللہ عزوجل اس کے لیے بیس

حج اور بیس عمرے مقبول ومبرور لکھ دیتا ہے اور بیس غزوات نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ لکھ دیتا ہے اور جوان کے پاس عید کے دن آتا ہے پھر ایک طویل حدیث بیان فرمائی جو گزشتہ ابواب میں گزر چکی ہے۔

باب نمبر ﴿۷۵﴾



فرات میں غسل کرنے کے بعد زیارت امام حسینؑ کا ثواب

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ حمدان بن سلمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس سے وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر کے قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس کو اس کی ماں نے گناہوں سے پاک ابھی جنم دیا ہو اگر چہ وہ کبائر کا بھی مرتکب ہوا ہو اور یہ بات پسندیدہ ہے کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے تو وہ غسل کر لے اور جب واپس آئے تو غسل نہ کرے بلکہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اپنے چہرے کو پونچھ لے۔

حدیث ② مجھے محمد بن جعفر قرشی رازا نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ بشیر دھان سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے بشیر! تجھ پر افسوس ہے کہ مومن جب قبر حسینؑ پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے اور فرات میں غسل کرتا ہے اس کے بعد وہاں سے نکلتا ہے تو اسکے لیے ہر قدم کے بدلے حج مقبول اور مقبول عمرے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نبی مرسل یا امام عادلؑ کے ساتھ مل کر غزوہ کرنے کا ثواب بھی لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمرکی بن علی سے وہ یحییٰ سے جو کہ امام ابوجعفر ثانیؑ کے خدمت گاروں میں سے ہے وہ محمد بن سنان سے وہ بشیر دھان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا وہ حیرہ شہر میں تھے اور

ان کے پاس شیعوں کی ایک جماعت بھی تھی آپؑ نے اپنا رخ مبارک میری طرف موڑا اور فرمایا اے بشیر! کیا تو نے اس سال حج کیا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں حج تو نہیں کیا مگر حسینؑ کے پاس عرفہ کا دن گزارا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! اللہ کی قسم کوئی چیز بھی تجھ سے فوت نہیں ہوئی اس سے جو اہل مکہ کے لیے مکہ میں تھی۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس میں تو عرفات کا میدان بھی ہے، اس کی میرے لیے وضاحت فرما دیں؟۔ آپؑ نے فرمایا اے بشیر! تم میں سے کوئی شخص دریائے فرات پر غسل کر کے قبر حسینؑ کی زیارت کرے اور ان کے حق کی معرفت بھی رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اس کو اس کے ہر قدم کے عوض جس کو وہ اٹھاتا یا رکھتا ہے ایک سو مقبول حج اور ایک سو مقبول عمرے کا ثواب دے دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نبی مرسل کے ساتھ مل کر اللہ اور اس کے رسولؐ کے دشمنوں کے ساتھ سو غزوہ کرنے کا ثواب بھی عطا کر دیتا ہے۔

حدیث (۴) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے کہا ہم کو ہشام بن سالم نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپؑ سے پوچھا کیا آپؑ کے جد امجدؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ اس نے پھر پوچھا جو شخص فرات میں غسل کر کے ان کے پاس آتا ہے اس کو کس قدر ثواب ملتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جو شخص فرات کے پانی سے غسل کر لے اور ان کی زیارت کا ارادہ رکھے تو اس سے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں گویا کہ آج ہی اس کو اس کی ماں نے جنم دیا۔

حدیث (۵) مجھے ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری نے ابو علی محمد بن ھمام بن سہیل سے

بیان کیا وہ احمد بن مابنداد سے وہ احمد بن معافا تغلبی سے جو راس العین کے رہنے والوں میں سے ہیں وہ علی بن جعفر ھمانی سے اس نے کہا میں نے امام علی بن محمد عسکریؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے حسینؑ کی زیارت کے ارادے سے نکلتا ہے پھر دریائے فرات پہنچ کر وہاں غسل کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو مفلحین (رستگاروں) میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ امام ابا عبداللہ الحسینؑ پر سلام کہتا ہے تو اللہ اسے فائزین (کامیاب ہونے والوں) میں لکھ دیتا ہے اور جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ تم کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تمہارے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں لہٰذا اب تم نئے سرے سے اعمال کا آغاز کرو۔

حدیث ⑥ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن علویہ اصفہانی سے بیان کیا وہ ابراہیم بن محمد ثقفی سے اس نے امام ابوعبداللہؑ تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا غسل زیارت سے فارغ ہوکر یہ دعا پڑھا کرو۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي نُوراً وَطَهُوراً وَحِرْزاً وَكَافِياً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ، وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعَاهَةٍ، وَطَهِّرْ بِهِ قَلْبِي وَجَوَارِحِي وَلَحْمِي، وَدَمِي وَشَعْرِي، وَبَشَرِي وَمُخِّي، وَعِظَامِي وَعَصَبِي، وَمَا أَقَلَّتِ الأَرْضُ مِنِّي فَاجْعَلْهُ لِي شَاهِداً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَوْمَ حَاجَتِي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي۔

’’اے اللہ اس کو میرے لیے نور اور محافظ بنا دے اور ہر قسم کی بیماری اور تکلیف سے کفایت کرنے والا بنا دے اور ہر قسم کی آفت اور مصیبت سے بچانے والا بنا دے اور اس کے ذریعے میرے دل، اعضاء اور گوشت اور میرے خون اور بال اور جلد اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھوں کو پاک کردے اور میرا جو حصہ بھی زمین سے اٹھایا اس کو میرے لیے قیامت کے دن اور میری حاجت مندی اور میرے فقر و فاقے کے دن میرے لیے گواہ بنا دے‘‘۔

حدیث (۷) مجھے محمد بن ھمام بن سہیل الکافی نے جعفر بن محمد بن مالک خزاری سے بیان کیا وہ حسن بن عبدالرحمن رداسی سے وہ اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ بشیر دھان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص حسینؑ بن علیؑ کے پاس آئے اور وضو کرے اور فرات میں غسل کرے تو اس کو ہر قدم کے بدلے جو اس نے اٹھایا یا رکھا اللہ عزوجل حج اور عمرے کا ثواب لکھ دے گا۔

حدیث (۸) مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ پر جاؤ تو دریائے فرات پر ضرور جانا اور ان کی قبر کے مقابل کھڑے ہو کر غسل کرنا۔

حدیث (۹) مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ الموسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ محمد فراشی سے وہ ابراہیم بن محمد طحان سے وہ بشیر دھان سے وہ رفاعہ بن موسیٰ نخاس سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ کی طرف ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نکلے اور فرات میں پہنچ کر اس میں غسل کرے اور پانی سے نکل آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہو جائے گا جو گناہوں سے پاک صاف ہو کر نکل آیا ہو اس کے بعد وہ حائر کی طرف چلے تو ہر قدم جس کو وہ اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اللہ عزوجل اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس سے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔



باب نمبر ﴿۷۶﴾



غسلِ زیارت امام حسینؑ واجب نہیں ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور میرے بھائی نے حسن بن متویہ بن سندی سے بیان کیا وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے محمد بن حسین بن ابوالخطاب نے کوفہ میں صفوان بن یحییٰ سے روایت کیا وہ عیص بن قاسم البجلی سے **انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جو شخص حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کرے کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔**

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے بیان کیا وہ محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے وہ صفوان سے وہ عیص بن قاسم سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ محمد بن عبدالجبار سے وہ صفوان سے وہ عیص سے وہ امام ابوعبداللہ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے **انہوں نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا۔ جب کوئی شخص قبر حسینؑ پر آئے تو کیا وہ غسل کرے آپؑ نے فرمایا نہیں۔**

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا انہوں نے محمد بن حسین سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالیسع نے حدیث بیان کی پھر انہوں نے اسی طرح حدیث ذکر کی۔

مجھے محمد بن احمد بن حسین نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے انہوں نے کہا ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے

پوچھا اور پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

حدیث ③ مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ احمد بن ابی زاھد سے وہ محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ سیف بن عمیرہ سے وہ عیص بن قاسم بجلی سے **انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے کیا اس پر غسل فرض ہے؟ آپؑ نے فرمایا نہیں۔**

حدیث ④ مجھے جعفر بن محمد بن ابراھیم بن عبید اللہ بن موسیٰ الکاظمؑ بن جعفر الصادق علیہ السلام اور عبید اللہ بن نہیک سے وہ محمد بن زیاد سے وہ ابو حنیفہ سابق سے وہ یونس بن عمار سے **وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس وقت تم قبر حسینؑ کے نزدیک ہو اگر ہو سکے تو غسل کر لو ورنہ وضو ہی کرو پھر ان کے پاس آؤ۔**

حدیث ⑤ مجھے محمد بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن فضال سے بیان کیا وہ عباس بن عامر سے وہ حسن بن عطیہ ابی ناب سے **انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے قبر حسینؑ کو آتے ہوئے غسل کرنے کا پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ تجھ پر غسل نہیں ہے۔**

حدیث ⑥ **مجھے حسن بن زبرقان طبری نے اپنی سند کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے مرفوع بیان کرتے ہوئے حدیث بیان کی اور کہا میں نے امامؑ سے عرض کیا کہ بہت مرتبہ ہم حسینؑ کی قبر کے پاس زیارت کرنے آتے ہیں تو سردی وغیرہ کی وجہ سے ہم پر غسل مشکل ہو جاتا**

ہے آپؑ نے فرمایا جوفرات سے غسل کر کے حسینؑ کی زیارت کے لیے آئے تو اسکے لیے بے شمار فضیلتیں لکھی جاتی ہیں۔ جب وہ اس جگہ واپس آئے جہاں اس نے غسل کیا تھا اور وہاں آ کر اس نے وضو کیا اور حسینؑ کی زیارت کی تو اس کے لیے بھی ثواب لکھا جاتا ہے۔

باب نمبر ﴿۷۷﴾



فرشتوں کا زائرامام حسینؑ کا استقبال، عیادت اور تا قیامت استغفار کرنا

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے حسینؑ کی قبر پر چار ہزار فرشتے مقرر کئے ہیں جو پراگندہ حال اور غبار آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے اور جو ان کی زیارت کے لیے ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آتا ہے وہ اس کو الوداع کہتے ہیں یہاں تک کہ اس کو امن کی جگہ پہنچا دیتے ہیں اگر وہ بیمار ہوجائے تو صبح شام اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ فوت ہوجائے تو اسکے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور قیامت تک اس کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ ابواسماعیل السراج سے وہ یحییٰ عطار سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ پر چار ہزار فرشتے پراگندہ اور غبار آلود حالت میں قیامت تک حسینؑ کو روتے رہیں گے اور جو بھی حسینؑ کا زائر وہاں آتا ہے وہ اس کا استقبال کرتے ہیں اور واپس جانے والے کو الوداع کہتے ہیں اور اگر کوئی بیمار ہوجائے تو اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو کوئی فوت ہوجائے وہ اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم

سے وہ عمر بن ابان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث (۳) مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم نے عبید اللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمیر سے وہ سلمہ سابری سے وہ ابوالصباح کنانی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہاری جانب ایک قبر (قبر حسینؑ) ہے جو مصیبت زدہ وہاں جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے اور اس کی حاجت پوری فرما دیتا ہے اور اللہ نے حسینؑ کی شہادت کے دن سے ان کی قبر کے پاس چار ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال مقرر کئے ہیں جو ان پر قیامت تک روتے رہیں گے اور جو شخص بھی ان کی زیارت کو جاتا ہے فرشتے اس کو امن کی جگہ تک پہنچا آتے ہیں اور جو کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو فوت ہو جاتا ہے اس کے جنازے میں شرکت کرتے ہیں۔

حدیث (۴) مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ ہمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن وہ صفوان جمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے زیارت حسینؑ کے ارادے سے نکلتا ہے تو سات سو فرشتے اس کے سر کے اوپر اور نیچے اور دائیں بائیں سے اور آگے پیچھے سے اس کو گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ اسے محفوظ جگہ پہنچا دیتے ہیں اور جب وہ حسینؑ کی زیارت کر لیتا ہے تو ایک منادی اسے آواز دیتا ہے کہ تمہیں معاف کر دیا گیا ہے اب نئے سرے سے عمل کرو پھر وہ فرشتے اس شخص کے ساتھ اس کے گھر تک الوداع کرتے ہوئے جب وہ اپنے گھر میں پہنچ جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ہم تمہیں اللہ کے حوالے کرتے

ہیں۔ وہ فرشتے مسلسل اس کی وفات تک اس کی زیارت کرتے ہیں اس کے بعد وہ قبر حسینؑ کی ہر روز زیارت کرتے ہیں اور اس کا ثواب اس شخص کو پہنچتا رہتا ہے۔

حدیث ۵ اسی سے روایت ہے وہ محمد بن یحییٰ سے وہ اپنی سند کے ساتھ منیع تک روایت کرتے ہیں وہ زیاد سے وہ عبداللہ بن مسکان سے وہ محمد حلبی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ کے پاس چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے مقرر کئے ہیں جو قیامت تک وہاں رہیں گے جو شخص ان کی زیارت کو آئے گا وہ اس کو الوداع کریں گے اور بیمار کی عیادت کریں گے اور فوت ہوجانے ہوالے کے جنازے میں شامل ہوں گے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ ابوحمزہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے قبر حسینؑ کے پاس چار ہزار پراگندہ حال غبار آلود فرشتے مقرر کئے ہیں جو کہ طلوع فجر سے لے کر زوال شمس تک مسلسل روتے رہتے ہیں اور جب سورج زائل ہوجاتا ہے تو مزید چار ہزار فرشتے اترتے ہیں اور یہ چار ہزار فرشتے واپس آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں پھر یہ فرشتے طلوع فجر تک روتے رہتے ہیں اور جو شخص حسینؑ کی زیارت کو آتا ہے وہ اس کی وفا کی گواہی دیتے ہیں اور اس کے گھر اس کو الوداع کرنے جاتے ہیں اور بیمار کی عیادت کرتے ہیں اور فوت شدہ کا جنازہ پڑھتے ہیں۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ قاسم بن یحییٰ سے وہ اپنے دادا حسن بن راشد سے وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کے ارادے سے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اپنی انگلی اس کی گردن پر رکھ دیتا ہے اور جو کچھ اس کے منہ سے نکلتا ہے وہ مسلسل اس کو لکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص حائر میں وارد ہوتا ہے جب وہ باب الحائر میں داخل ہوتا ہے تو فرشتہ اپنی ہتھیلی اس کی کمر کے وسط میں رکھ دیتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تمہارے پہلے گناہ اللہ نے معاف کر دیئے ہیں لہٰذا اب نئے سرے سے عمل کرو۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد اور محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے بیان کیا وہ ابراہیم بن مہزیار سے وہ اپنے بھائی علی بن مہزیار سے وہ ابوالقاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ اسحاق بن ابراہیم سے وہ ہارون بن خارجہ سے اس نے کہا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے سوال کیا جبکہ میں بھی آپؑ کے ہمراہ تھا اس نے پوچھا کہ قبر حسینؑ کی زیارت کرنے والے کے لیے کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا حسینؑ جب مصیبت میں مبتلا ہوئے تو ان پر تمام مخلوق رونے لگی یہاں تک کہ شہر بھی پھر اللہ نے ان کے ساتھ چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے مقرر کر دیئے جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو فرشتے اسے الوداع کریں گے یہاں تک کہ اس کو محفوظ جگہ پہنچا دیں گے اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو صبح شام وہ اس کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہوتے ہیں اور

قیامت کے دن تک اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ عمر بن ابان کلبی سے وہ ابان بن تغلب سے اس نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا کہ عرش سے چار ہزار فرشتے اترے جو امام حسینؑ کے ساتھ مل کر جنگ کرنا چاہتے تھے لیکن ان کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی تو وہ اللہ سے اجازت لینے واپس عرش پر گئے جب وہ دوبارہ اترے تو حسینؑ شہید ہو چکے تھے وہ فرشتے ان کی قبر کے پاس پراگندہ حال غبار آلود حالت میں قیامت تک روتے رہیں گے ان کے سردار کا نام منصور ہے جو شخص بھی ان کی زیارت کو آتا ہے تو وہ اس کا استقبال کرتے ہیں اور جو شخص زیارت کر کے واپس جانا چاہتا ہے تو وہ اس کو الوداع کہتے ہیں اور جو بیمار ہوتا ہے اس کی عیادت کرتے ہیں اور جو فوت ہو جاتا ہے اس کا جنازہ پڑھتے ہیں اور اس کی موت کے بعد اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور یہ تمام فرشتے قائم علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کر رہے ہیں۔

حدیث ⑩ مجھے ابوالعباس رزاز نے ابن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ محمد بن فضیل سے وہ محمد بن مضارب سے وہ مالک جہنی سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے مالک! جب اللہ عزوجل نے حسینؑ کی روح کو قبض کیا تو ان کی طرف چار ہزار غبار آلود پراگندہ حال فرشتے بھیجے جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے اور جو شخص ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے ان کی زیارت کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا اور اسکے لیے ایک حج بھی لکھ دے گا اور اس کے اپنے گھر واپس جانے تک وہ مسلسل حفاظت میں رہے گا راوی نے کہا جب مالک فوت ہوا اور امام ابوجعفرؑ شہید ہو گئے تو میں امام ابو عبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو اس حدیث کی خبر دی جب حج کے لفظ پر پہنچا تو آپؑ نے فرمایا اے محمد! عمرہ کے لفظ بھی مروی ہیں یعنی اس کے لیے حج کے ساتھ عمرہ بھی لکھا جائے گا۔

باب نمبر ﴿۷۸﴾



زیارت امام حسینؑ کے ترک کرنے کے نقصانات

حدیث ۱ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ عاصم بن حمید حناط سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہمارے شیعوں میں سے قبر حسینؑ پر نہ آیا تو اس کا ایمان اور دین ناقص ہوا اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی گیا تو مومنین سے کم درجے میں ہوگا۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ابوالمغراء سے وہ عنبسہ بن مصعب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص قبر حسینؑ پر نہ گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا تو اسکا ایمان اور دین ناقص ہے اور اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی گیا تو وہ دیگر مومنین سے کم تر درجے میں ہوگا۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد اور علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اپنے والد سے وہ سیف بن عمرہ سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو شخص ہمارا شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہو اور قبر حسینؑ پر نہ آئے یہاں تک کہ فوت ہو جائے تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں اگر وہ جنت میں چلا بھی جائے تو جنتیوں کے مہمانوں میں سے ہوگا۔

حدیث ۴ وہ اپنی سند کے ساتھ سیف بن عمیرہ سے بیان کرتے ہیں وہ ابوبکر حضرمی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو اپنے جنتی ہونے کے بارے

میں جاننا چاہتا ہے اسے چاہئیے کہ وہ اپنے دل پر ہماری محبت کو پیش کرے اگر وہ اسے قبول کر لے تو وہ مومن ہے اور جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے چاہئے کہ قبر حسینؑ کی زیارت میں رغبت کرے جو حسینؑ کی زیارت کرنے والا ہوگا تو ہم جان لیں گے کہ اسے ہم اہل بیتؑ سے محبت ہے اور وہ جنتی ہے اور جو حسینؑ کی زیارت نہ کرے وہ ناقص الایمان ہے۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ عمرکی بن علی بوفکی سے وہ اس سے جس نے اس کو بیان کیا وہ صندل سے وہ ہارون بن خارجہ سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے پوچھا جس شخص نے بغیر کسی عذر کے قبر حسینؑ کی زیارت ترک کی اس کے متعلق اللہ کا کیا فیصلہ ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ایسا شخص جہنمی ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی قرشی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے بیان کیا وہ اس سے جس نے اس سے بیان کیا وہ علی بن میمون سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کوئی شخص ہزار حج کر لے لیکن قبر حسینؑ کی زیارت کو نہ آیا تو اس نے اللہ کا ایک حق اس کے حقوق میں سے ترک کر دیا اور اس کے بارے میں آپؑ سے پوچھا گیا تو فرمایا حسینؑ کا حق ہر مسلمان پر فرض ہے۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن عبداللہ جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے

کہا ہم کو ہشام بن سالم نے امام ابوعبداللہؑ سے بیان کیا آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے آپؑ سے پوچھا کہ آپؑ کے جدامجدؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! پھر اس نے پوچھا ان کی زیارت کرنے والے کو کس قدر ثواب ملتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اگر وہ ان کی امامت کا قائل ہے تو اس کے لئے جنت ہے۔اس نے پھر پوچھا کہ جس شخص نے اعراض کرتے ہوئے ان کی زیارت کو ترک کیا تو اسے کیا سزا ملے گی؟۔آپؑ نے فرمایا حسرت کے دن اسے حسرت ہوگی۔

قول مترجم:۔

ان ساتوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ زیارتِ قبر حسینؑ ایمان کی بنیاد ہے اور اگر اس سے غفلت برتی گئی تو ہر عمل اکارت ہے کیونکہ ہر عمل کیلئے ایمان شرط ہے۔جب ایمان ہی نہ رہا تو عمل کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔

باب نمبر ﴿۷۹﴾



امام حسینؑ کی زیارتیں

حدیث ① مجھ سے محمد بن جعفر الرزاز الکوفی نے بیان کیا انہوں نے محمد بن الحسن بن ابو الخطاب سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق شعر سے انہوں نے الحسن بن عطیہ سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حائر میں داخل ہو تو کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذا مَقامٌ كَرَّمْتَني بِهِ وَشَرَّفْتَني بِهِ، اللّٰهُمَّ فَأَعْطِني فيهِ رَغْبَتي عَلى حَقيقَةِ إيماني بِكَ وَبِرُسُلِكَ، سَلامُ اللهِ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ فيما تَرُوحُ وَتَغْتَدي بِهِ الرّائِحاتُ الطّاهِراتُ [الطَّيِّباتُ] لَكَ وَعَلَيْكَ، وَسَلامٌ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُقَرَّبينَ وَسَلامٌ عَلَى المُسَلِّمينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، النّاطِقينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صادِقٌ صِدّيقٌ، صَدَقْتَ فيما دَعَوْتَ إِلَيْهِ، وَصَدَقْتَ فيما أَتَيْتَ بِهِ، وَأَنَّكَ ثارُ اللهِ فِي الأَرْضِ مِنَ الدَّمِ الَّذي لا يُدْرَكُ ثارُهُ مِنَ الأَرْضِ إِلّا بِأَوْلِيائِكَ، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ وَشَهادَتَهُمْ حَتّى تُلْحِقَني بِهِمْ وَتَجْعَلَني لَهُمْ فَرَطاً وَتابِعاً فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ۔

"اے اللہ یہ وہ مقام ہے کہ جس کے ذریعے تو نے مجھے عزت وشرف بخشا۔ اے اللہ! مجھے اپنی اور اپنے رسولؐ کی طرف حقیقت ایمانی کے سبب رغبت عطا فرما (رسولؐ اللہ کی طرف رغبت بغیر حقیقتِ ایمان کے نہیں کی جاسکتی اور ہر شخص جانتا ہے کہ حقیقتِ ایمان بلکہ کُلِّ ایمان مولا علیؑ ہیں)۔ اے فرزند رسولؐ! آپؑ پر اللہ کا سلام ہو اور اس کے ملائکہ کا سلام ہو جس میں صبح و شام طیب و طاہر خوشبوئیں چلتی ہیں، آپؑ کے لئے اور آپؑ پر اور اللہ کے مقرب فرشتوں پر سلام ہو اور ان پر سلام ہو کہ جن کے دل آپؑ کے فرمانبردار ہیں اور ان کی زبانیں آپؑ کے فضائل میں گویا ہوتی ہیں (جو لوگ

فضائل اہلبیتؑ بیان کرتے ہیں وہ زائرین حسینؑ کیلئے لائق سلام ہیں۔مترجم)۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ صادق وصدیق ہیں جس کی طرف آپؑ نے بلایا وہ بھی سچ ہے اور جو آپؑ کو دیا گیا ہے آپؑ اس میں بھی سچے ہیں اور آپؑ زمین میں اللہ کا ثار ہیں۔آپؑ اللہ کا وہ خون ہیں جو اپنے اولیاء کے ساتھ زمین پر بہا (یہاں امام حسینؑ کے خون کو اللہ کا خون کہا گیا ہے جس پر خلوصِ دل سے غور کرنے کی ضرورت ہے جہاں بھی کوئی ایسی بات آئے گی ہم اس کی نشاندہی خود کریں گے تاکہ مومنین کے ذہنوں کے دریچے کھلیں اور وہ نصیریت کے کیڑے سے نجات پا سکیں۔مترجم)۔اے اللہ! مجھے امامؑ کے مشاہد اور شہادت بہت محبوب ہیں تو مجھے ان کے ساتھ ملحق کر دے اور مجھے دنیا میں ان کا اطاعت گزار اور مطیع رکھ"۔

پھر تھوڑا سا آگے چلو اور سات تکبیریں کہو پھر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر یوں کہو:۔

سبحان الذی سبَّحَ لَہُ الملکُ وَالملکُوتُ،وَقَدَّسَت بأسمائِہِ جَمیعُ خَلقِہِ،وَسُبحانَ اللہِ الملِکِ القُدُّوسِ رَبِّ الملائِکَۃِ وَالرُّوح،اللّٰھُمَّ اکتُبنی فی وَفدِکَ إلی خَیرِ بِقاعِکَ وَخَیرِ خَلقِکَ،اللّٰھُمَّ العَنِ الجِبتَ وَالطّاغوتَ،وَالعَن أشیاعَھُم وَأتباعَھُم،اللّٰھُمَّ أشھِدنی مَشاھِدَ الخَیرِ کُلَّھا مَعَ أھلِ بَیتِ نَبیِّکَ،اللّٰھُمَّ تَوَفَّنی مُسلِماً،وَاجعَل لی قَدَمَ صِدقٍ مَعَ الباقِینَ الوارِثینَ الَّذینَ یَرِثُونَ الفِردَوسَ ھُم فیھا خالِدُونَ مِن عِبادِکَ الصّالِحینَ۔

"سبحان ہے وہ ذات کہ جس کے لیے ملک وملکوت تسبیح کرتے ہیں اور اس کے پاکیزہ اسماء کی تقدیس تمام مخلوق کرتی ہے اور سبحان ہے وہ رب جو بادشاہ اور سب سے زیادہ پاک ہے وہ ملائکہ اور روح کا بھی رب ہے۔اے اللہ مجھے اپنے وفد میں لکھ دے اپنی بہترین زمین اور بہترین خلف کے لئے۔

اے اللہ جبت اور طاغوت پر لعنت فرما اور اس کے پیروکاروں پر بھی لعنت فرما۔ اے اللہ مجھے اپنے نبیؐ کے اہل بیتؑ کے ساتھ ہر بھلائی میں شاہد کر دے۔ اے اللہ! مجھے ایمان پر ہی موت دے اور مجھے ان بقیہ لوگوں میں شمار فرما جو تیری فردوس کا ورثہ پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

پھر پانچ تکبیریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي بِكَ مُؤْمِنٌ وَبِوَعْدِكَ مُوقِنٌ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي إِيمَاناً وَثَبِّتْهُ فِي قَلْبِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا أَقُولُ بِلِسَانِي حَقِيقَتَهُ فِي قَلْبِي وَشَرِيعَتَهُ فِي عَمَلِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدَمُ ثَبَاتٍ وَأَثْبِتْنِي فِيمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ۔

"اے اللہ میں تجھ پر ایمان اور تیرے وعدے پر یقین رکھتا ہوں۔ اے اللہ میرے لیے ایمان لکھ دے اور اسے میرے دل میں ثبت فرما۔ اے اللہ جو میں اپنی زبان سے کہتا ہوں اسے میرے دل میں حقیقت بنا دے اور میرے عمل میں اسے ثابت فرما۔ اے اللہ مجھے ان کے ساتھ شمار فرما جو حسینؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور انکے ساتھ ثابت قدم رکھ جو ان کے ساتھ شہید ہوئے"۔

پھر تین تکبیریں کہو اور اپنے ہاتھ اٹھاو اور اسے قبر پر رکھو اور پھر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ، طَهُرْتَ وَطَهُرَتْ بِكَ الْبِلَادُ، وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ بِهَا وَطَهُرَ حَرَمُكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمَرْتَ بِالْقِسْطِ وَالْعَدْلِ، وَدَعَوْتَ إِلَيْهِمَا، وَأَنَّكَ ثَارُ اللهِ فِي أَرْضِهِ حَتَّى يَسْتَثِيرُ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ پاک و پاکیزہ ہیں اور پاکیزہ سے بھی پاکیزہ ہیں اور پاکیزگی کو پاکی عطا کرنے والے ہیں اور ملکوں کے ملک آپؑ ہی کے ذریعے پاکیزہ ہیں اور زمین آپؑ کی وجہ سے پاکیزہ ہے آپؑ کا حرم پاکیزہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور اللہ کی

طرف دعوت دی اور آپؑ زمین میں اللہ کا ثار ہیں اور آپؑ اللہ کی تمام مخلوق میں اس کے برگزیدہ ہیں"۔

پھر اپنا رخسار قبر پر رکھو اور بیٹھ جائو اور اللّٰہ کا ذکر کرو جیسے چاہو کرو اور اللّٰہ کی طرف متوجہ ہو جائو پھر اٹھو اور اپنے ہاتھ ان کے پائوں کی طرف رکھو اور کہو:۔

صَلَواتُ اللهِ عَلىٰ رُوحِكَ وَعَلىٰ بَدَنِكَ، صَدَقْتَ وَأَنْتَ الصّادِقُ الْمُصَدَّقُ، وَقَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالأَيْدي وَالأَلْسُنِ۔

"اللہ کا درود وسلام ہو آپؑ کے بدن اطہر اور روح پر آپؑ نے سچ کہا اور آپؑ سچے تھے اللہ انہیں غارت کرے جنہوں نے آپؑ کو اپنے ہاتھوں اور زبان سے قتل کیا"۔

پھر آنحضرت علیہ السلام کے بیٹے علی علیہ السلام اکبر کی طرف رخ کر کے جو پڑھنا ہو پڑھو پھر سیدھے کھڑے ہو جائو اور شہداء کی قبور کی طرف رخ کر کے کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الشُّهَداءُ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذي لا خُلْفَ لَهُ، اللهُ مُدْرِكٌ لَكُمْ وِتْرَكُمْ وَمُدْرِكٌ بِكُمْ فِي الأَرْضِ عَدُوَّهُ، أَنْتُمْ سادَةُ الشُّهَداءِ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ۔

"اے شہداء آپؑ پر اللہ کا سلام ہو۔ آپؑ ہم سے سبقت لے جانے والے ہیں اور ہم آپ کے تابع ہیں۔ اللہ کے اس وعدے کی خوشخبری ہو کہ جس کی خلاف ورزی نہیں ہے آپ دنیا و آخرت میں شہداء کے سردار ہیں"۔

پھر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھو پھر کہو:۔

جِئْتُ وَافِداً إِلَيْكَ، وَأَتَوَسَّلُ إِلَى اللَّهِ بِكَ فِي جَمِيعِ حَوَائِجِي مِنْ أَمْرِ دُنْيَايَ وَآخِرَتِي، بِكَ يَتَوَسَّلُ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللَّهِ فِي حَوَائِجِهِمْ، وَبِكَ يُدْرِكُ عِنْدَ اللَّهِ أَهْلُ التُّرَاثِ طَلِبَتَهُمْ.

"میں آپ پر فدا ہونے کے لیے آیا ہوں اور اپنی تمام حاجات میں اور دنیا و آخرت کے امور میں آپؑ کو وسیلہ بناتا ہوں اور وسیلہ چاہنے والے اپنی تمام حاجات میں آپؑ ہی کو اللہ کی طرف وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے وہ اللہ کے ہاں عظمت پاتے ہیں"۔

پھر گیارہ مسلسل تکبیریں کہو اور اس میں جلدی نہ کرو پھر تھوڑا سا چلو اور قبلہ رخ ہو کر کہو:۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْمُتَوَحِّدِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، خَلَقَ الْخَلْقَ فَلَمْ يَغِبْ شَيْءٌ مِنْ أُمُورِهِمْ عَنْ عِلْمِهِ، فَعَلِمَهُ بِقُدْرَتِهِ، ضَمِنَتِ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا دَمَكَ وَثَأْرَكَ، يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ. أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ، وَأَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ الْوَعْدَ الصَّادِقَ فِي هَلَاكِ أَعْدَائِكَ، وَتَمَامَ مَوْعِدِ اللَّهِ إِيَّاكَ، أَشْهَدُ أَنَّ مَنْ تَبِعَكَ الصَّادِقُونَ، الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِمْ: «أُولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ.

"الحمد ہے اللہ کے لئے جو واحد ہے تمام امور میں اس نے مخلوق کو خلق کیا اور اسکے علم میں ان کے کوئی امور بھی غائب نہیں ہیں وہ انہیں اپنی قدرت کے ذریعے جانتا ہے۔ آپؑ کے خون اور بدلے کی ضمانت زمین اور اس پر بسنے والی تمام چیزوں نے لی۔ اے فرزند رسولؐ! آپؑ پر اللہ کا درود ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے جس فتح و نصرت کا آپؑ سے وعدہ کیا وہ سچ ہے اور آپؑ کے دشمنوں کی ہلاکت کا وعدہ بھی آپؑ سے سچ ہے اور اللہ کے تمام وعدے آپؑ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کی پیروی کی وہ سچے ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ هُمُ

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ۖ ''وہی لوگ اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، اُن کے لئے اُن کا اجر (بھی) ہے اور ان کا نور (بھی) ہے'' (حدید ۱۹)۔

پھر سات تکبیریں کہو اور تھوڑا سا چلو اور قبر کو بوسہ دو اور یہ پڑھو:۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِى الْمُلْكِ، وَخَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا، أَشْهَدُ أَنَّكَ دَعَوْتَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، وَوَفَيْتَ لِلّٰهِ بِعَهْدِهِ، وَقُمْتَ لِلّٰهِ بِكَلِمَاتِهِ، وَجَاهَدْتَ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ، لَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ [وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ] وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً خَذَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً خَدَعَتْكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّى أُشْهِدُكَ بِالْوِلَايَةِ لِمَنْ وَالَيْتَ، وَوَالَتْهُ رُسُلُكَ، وَأَشْهَدُ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ رُسُلُكَ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ، وَهَدَمُوا كَعْبَتَكَ، وَحَرَّفُوا كِتَابَكَ، وَسَفَكُوا دِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَفْسَدُوا فِى بِلَادِكَ، وَاسْتَذَلُّوا عِبَادَكَ، اللّٰهُمَّ ضَاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ فِيمَا جَرَى مِنْ سُبُلِكَ وَبَرِّكَ وَبَحْرِكَ، اللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ فِى مُسْتَسِرِّ السَّرَائِرِ وَظَاهِرِ الْعَلَانِيَةِ فِى أَرْضِكَ وَسَمَائِكَ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے جس کی نہ کوئی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی بادشاہت میں کوئی شریک ہے اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ان کی تقدیر پر مقدر کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف دعوت دی اور اللہ سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا اور اللہ کے کلمات کے لیے آپؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت پا گئے (کلمۃ اللہ مولا امیرؑ المومنین ہیں اور تمام ائمہؑ طاہرین کلمات اللہ ہیں۔ حدیث کے اس جملے سے پتہ چلتا ہے کہ امام حسینؑ کا قیام ولایت علیؑ کیلئے تھا)۔ اللہ اس گروہ پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ اس گروہ پر

لعنت کرے جنہوں نے آپؑ پر ظلم کیا اور اللہ اس گروہ پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو تنہا چھوڑ دیا اور اللہ اس گروہ پر لعنت کرے کہ جنہوں نے آپؑ کو دھوکہ دیا۔ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں جس سے تو نے محبت رکھی اور میں تیرے رسولوں سے محبت رکھتا ہوں اور میں ان سے بیزاری اختیار کرتا ہوں جنہوں نے تجھ سے اور تیرے رسولوں سے بیزاری اختیار کی۔ اے اللہ! ان لوگوں پر لعنت فرما جنہوں نے تیرے رسولوں کو جھٹلایا اور تیرے کعبہ کو منہدم کر دیا اور تیری کتاب میں تحریف کر دی اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا خون بہایا تیرے شہروں میں فساد برپا کر دیا تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔ اے اللہ ان کے عذاب میں مزید اضافہ فرما۔ اے اللہ! ان پر ظاہراً اور پوشیدہ اپنی زمین و آسمان میں لعنت بھیج۔

اور جب بھی تم کربلا میں داخل ہو تو سلام کرو اور اپنا ہاتھ قبر پر رکھو"۔

دوسری زیارت:

حدیث ۲ مجھے میرے والد، علی بن حسین اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے سعد بن عبد اللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے القاسم بن یحییٰ سے انہوں نے الحسن بن راشد سے انہوں نے الحسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ میں یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر اور ابو سلمہ السراج امام ابو عبد اللہؑ کی خدمت میں حاضر تھے اور یونس بات کر رہے تھے اور وہ ہم سب سے عمر میں بڑے تھے انہوں نے امامؑ سے فرمایا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ان لوگوں کی مجلس میں جاتا ہوں یعنی عباس کی اولاد میں سے تو میں وہاں کیا کہا کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تم جاؤ تو ہمیں یاد رکھنا اور کہو:۔

اَللّٰهُمَّ أَرِنَا الرَّخَاءَ وَالسُّرُوْرَ فَإِنَّكَ تَأْتِي عَلٰى مَا تُرِيْدُ۔

''اے اللہ! ہمیں سعادت مندی اور خوشبختی دکھا بے شک تو وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے''۔

راوی (یونس) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حسینؑ کا ذکر بہت زیادہ کرتا ہوں آپؑ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا اس طرح کہا کرو:۔

السلام علیک یا اباعبد اللہ علیہ السلام اسے تین مرتبہ کہو

بے شک سلام قریب و بعید سے آپؑ تک پہنچ جاتا ہے۔پھر فرمایا کہ جب ابا عبداللہ الحسینؑ شہید ہوگئے تو ان پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں روئیں اور جو کچھ ان میں اور ان کے درمیان تھا سب حسینؑ پر روئے اور جتنی بھی اللہ کی مخلوق تھی خواہ وہ جنت میں ہوں یا دوزخ میں ہوں، دیکھی جا سکنے والی ہوں یا غائب سب کی سب حسینؑ پر روئیں مگر تین چیزیں ان پر نہیں روئیں۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ تین چیزیں کیا ہیں؟۔فرمایا ان پر نہ بصرہ رویا، نہ دمشق اور نہ ہی آل عثمان۔ میں نے امامؑ سے عرض کی میں آپؑ پر قربان جاؤں میں امامؑ کی زیارت کے لیے جانا چاہتا ہوں میں وہاں ان کی کس طرح زیارت کروں اور وہاں کیا پڑھوں؟۔آپؑ نے فرمایا جب تم وہاں جاؤ تو فرات کے کنارے غسل کرو، پاکیزہ لباس پہنو پھر آرام سے چلو اور حرم حسینؑ تک آؤ بے شک حسینؑ کا حرم اللہ اور رسولؐ اللہ کا حرم ہے اور تم تکبیر و تہلیل اور تمجید کہو اور اللہ کی بہت زیادہ عظمت بیان کرو اور محمدؐ و اہل بیتِ محمدؐ پر درود بھیجو یہاں تک کہ حائر کے دروازے تک پہنچو پھر کہو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ وَزُوَّارَ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ۔

''آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کی حجت اور اسکی حجت کے فرزند، اے اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے نبی کے فرزندؑ کے زوّار تم پر سلام''۔

پھر دس قدم چلو اور رکو اور تیس تکبریں کہو پھر ان کی قبر کی طرف چلو اور سامنے آجائو اور تمہارا چہرہ ان کے چہرہ اقدس کے سامنے ہو پھر اپنے کندھوں کے درمیان قبلہ رکھو (یعنی پشت بہ قبلہ ہو) اور کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا قَتيلَ اللهِ وَابْنَ قَتيلِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وِتْرَ اللهِ الْمَوْتُورَ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنَّ دَمَكَ سَكَنَ فِي الخُلْدِ، وَاقْشَعَرَّتْ لَهُ أَظِلَّةُ العَرْشِ وَبَكى لَهُ جَميعُ الخَلائِقِ، وَبَكَتْ لَهُ السَّماواتُ السَّبْعُ وَالأَرَضُونَ السَّبْعُ وَما فيهِنَّ وَما بَيْنَهُنَّ، وَمَنْ فِي الجَنَّةِ وَالنّارِ مِنْ خَلْقِ رَبِّنا، ما يُرى وَما لا يُرى، أَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَابْنُ حُجَّتِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَتيلُ اللهِ وَابْنُ قَتيلِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ ثارُ اللهِ وَابْنُ ثارِهِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وِتْرُ اللهِ الْمَوْتُورُ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَنَصَحْتَ، وَوَفَيْتَ وَافَيْتَ، وَجاهَدْتَ فِي سَبيلِ رَبِّكَ وَمَضَيْتَ لِلَّذي كُنْتَ عَلَيْهِ شَهيداً وَمُسْتَشْهِداً وَشاهِداً وَمَشْهُوداً، وَأَنَا عَبْدُ اللهِ وَمَوْلاكَ وَفِي طاعَتِكَ وَالْوافِدُ إِلَيْكَ، أَلْتَمِسُ كَمالَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ اللهِ، وَثَباتَ الْقَدَمِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَيْكَ، وَالسَّبيلَ الَّذي لا يُخْتَلَجُ دُونَكَ مِنَ الدُّخُولِ فِي كَفالَتِكَ الَّتي أُمِرْتُ بِها، مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ، [مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ، مَنْ أَرادَ اللهَ بَدَءَ بِكُمْ]، بِكُمْ يُبَيِّنُ اللهُ الْكَذِبَ، وَبِكُمْ يُباعِدُ الزَّمانَ الْكَلِبَ، وَبِكُمْ فَتَحَ اللهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ، وَبِكُمْ يَمْحُو ما يَشاءُ وَبِكُمْ يُثْبِتُ، وَبِكُمْ يَفُكُّ الذُّلَّ مِنْ رِقابِنا، وَبِكُمْ يُدْرِكُ اللهُ تِرَةَ كُلِّ مُؤْمِنٍ يُطْلَبُ، وَبِكُمْ تُنْبِتُ الأَرْضُ أَشْجارَها، وَبِكُمْ تُخْرِجُ الأَشْجارُ أَثْمارَها، وَبِكُمْ تُنْزِلُ السَّماءُ قَطْرَها وَرِزْقَها، وَبِكُمْ يَكْشِفُ اللهُ الْكَرْبَ، وَبِكُمْ يُنَزِّلُ اللهُ الْغَيْثَ، وَبِكُمْ تُسيخُ الأَرْضُ الَّتي تَحْمِلُ أَبْدانَكُمْ، وَتَسْتَقِرُّ جِبالُها عَلى مَراسيها إِرادَةُ الرَّبِّ

فِی مَقَادِیرِ اُمُورِہٖ تَھْبِطُ اِلَیْکُمْ، وَتَصْدُرُ مِنْ بُیُوتِکُمْ، وَالصَّادِرُ عَمَّا فُصِلَ مِنْ اَحْکَامِ الْعِبَادِ لُعِنَتْ اُمَّۃٌ قتلتکم، وأمۃ خالفتکم، وأمۃ جحدت ولایتکم، وأمۃ ظاھرت علیکم، وأمۃ شَھِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْھَدْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ النَّارَ مَأْوَاھُمْ وَبِئْسَ وِرْدُ الْوَارِدِیْنَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

”حجت اللہ اور اسکی حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کے شہید اور اس کے شہید کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کے ثار اور اس کے ثار کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے آسمانوں اور زمینوں میں انتقام آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا خون جنت میں ساکن ہے اور اس کے لئے عرش کے سائے کانپ اٹھے اور ساری مخلوق روئی اور اس کے لئے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو ان دونوں میں ہے اور جو دونوں کے درمیان ہے سب روئے اور جو ہمارے رب کی مخلوق جنت اور آگ میں ہے جو نظر آتی ہے اور جو نظر نہیں آتی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپؑ اللہ کے شہید ہیں اور اس کے شہید کے بیٹے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں آپؑ اللہ کا ثار ہیں اور اس کے ثار کے بیٹے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے آسمانوں اور زمینوں میں اللہ کا انتقام ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپؑ نے پہنچا دیا اور آپؑ نے نصیحت کر دی اور آپؑ نے وعدہ وفاء کر دیا اور آپؑ نے اپنے رب کے راستے میں جہاد کیا اور اس چیز کو پورا کیا جس پر آپؑ شہید تھے اور دلیل تھے اور شاہد ومشہود تھے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اور آپؑ کی ولایت اور اطاعت میں ہوں اور آپؑ کی جانب وفد ہوں۔ میں اللہ سے کمال منزلت کی امید کرتا ہوں اور آپ کی جانب ہجرت کے لئے ثابت قدمی چاہتا ہوں ایسے راستے کی جس پر آپؑ کے بغیر چلنا ممکن نہیں آپؑ کی کفالت میں جس کا مجھے حکم دیا گیا۔ اللہ نے جو چاہا آپؑ سے شروع کیا۔ اللہ آپؑ کے ذریعے ہی جھوٹ واضح کرتا ہے (یعنی حق کو باطل سے الگ کرتا ہے) اور آپؑ کے ذریعے ہی خراب زمانے کو دور کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے سے ہی اللہ

شروع کرتا اور ختم کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی ثابت رکھتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی ہماری گردنوں سے ذلالت ہٹاتا ہے۔آپؑ کے ذریعے سے ہی اللہ ادراک کرتا ہے ہر مومن کا جو طلب کیا جاتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی زمین اپنے درخت اگاتی ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی درخت اپنے پھل دیتے ہیں اور آپؑ کے ذریعے ہی آسمان بارش اور اپنا رزق نازل کرتا ہے۔اور آپؑ کے ذریعے ہی اللہ تکالیف دور کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی اللہ بارش نازل کرتا ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی زمین گڑی ہے جو آپؑ کے بدنوں کو اٹھائے ہوئے ہے اور آپؑ کے ذریعے ہی پہاڑ اپنی جگہ پر قائم ہیں۔رب کی منشاء اس کے حکم کے متعین وقت کے مطابق آپؑ کی جانب نازل ہوتی ہے اور آپؑ کے گھروں سے صادر ہوتی ہے اور انہی فیصلوں میں سے جو بندوں کے درمیان کئے گئے یہ ہے کہ جس امت نے آپؑ کو قتل کیا اس پر لعنت ہو اور اس پر جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور اس امت پر جو آپؑ کی ولایت سے ٹکرائی (اس جملے پر مومنین ضرور غور فرمائیں۔جس نے کسی بھی مقام پر ولایتِ علیؑ کا انکار کیا یا اپنے لئے ولایت کا دعویٰ کیا وہ اس جملے کی زد میں آتا ہے۔مترجم) اور اس امت پر جو آپؑ کے اوپر چڑھ دوڑی اور وہ امت جس نے آپؑ کو شہید کیا اور وہ خود شہید نہ ہوئے۔الحمد ہے اللہ کے لئے کہ جس نے آگ کو ان کا ٹھکانا بنایا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے۔الحمد ہے اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے“۔

پھر تین مرتبہ کہو:۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ خَالَفَكَ بَرِيءٌ۔

”اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر سلام بھیجے اور جس نے آپؑ کی مخالفت کی میں اس سے بری ہوں“۔

پھر آپ علیہ السلام کے فرزند علی اکبر علیہ السلام کے قریب آئو اور کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ

عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ۔

”اے اللہ کے رسولؐ کے فرزندؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو۔ اے حسنؑ و حسینؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے خدیجہ الکبریؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اے فاطمہ الزہراؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کا درود وسلام ہو آپؑ پر“۔

پھر تین بار کہو:۔

لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ۔

”اللہ ان پر لعنت کرے جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا“۔

پھر تین بار کہو:۔

أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

”میں ان سے بری ہوں“۔

پھر کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرو اور تین مرتبہ کہو :۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

”آپؑ پر سلام ہو“۔

پھر تین مرتبہ کہو:۔

فُزْتُمْ وَاللهِ۔

”اللہ کی قسم آپؑ کامیاب ہو گئے“۔

فَلَيْتَ أَنِّي مَعَكُمْ فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً۔

”کاش میں آپؑ کے ساتھ ہوتا اور بڑی کامیابی کے درجے پر فائز ہو جاتا“۔

اب اپنا پہلو بدل کر ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کو اپنے سامنے رکھو اور چھ رکعت نماز ادا کرو تمہاری زیارت مکمل ہو گئی اگر چاہو تو وہیں بیٹھے رہو اور اگر چاہو تو اٹھ کر چلے جاو۔

تیسری زیارت:

حدیث (۳) مجھ سے میرے والد اور محمد بن الحسن نے انہوں نے الحسین بن الحسن بن ابان سے انہوں نے الحسین بن سعید سے انہوں نے فضالہ بن ایوب سے انہوں نے نعیم بن الولید سے انہوں نے یوسف الکناسی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤ تو فرات پر آؤ اور غسل کرو اور قبر پر تسلی اور اطمعنان کے ساتھ آؤ یہاں تک کہ مشرقی جانب سے حرم میں داخل ہو جاؤ اور داخل ہوتے وقت کہو:۔

السَّلَامُ عَلٰی مَلَائِکَةِ اللّٰہِ الْمُقَرَّبِینَ، السّلامُ عَلٰی مَلائکةِ اللّٰہِ الْمُنْزَلِینَ، السَّلَامُ عَلٰی مَلَائِکَةِ اللّٰہِ الْمُرْدِفِینَ السَّلَامُ عَلٰی مَلَائِکَةِ اللّٰہِ الْمُسَوِّمِینَ، السَّلَامُ عَلٰی مَلَائکَةِ اللّٰہِ الَّذِینَ ھُمْ فِی ھٰذا الحائِرِ بِإِذْنِ اللّٰہ مُقِیمُونَ۔

”اللہ کے مقرب فرشتوں پر سلام ہو۔ اللہ کے نازل ہونے والے فرشتوں پر سلام ہو۔ ایک کے پیچھے ایک آنے والے اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو۔ نشان چھوڑنے والے اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو۔ ان اللہ کے فرشتوں پر سلام ہو جو یہاں جمع ہیں اللہ کے حکم سے قائم ہیں“۔

جب حسین علیہ السلام کی قبر نظر آئے تو کہو:۔

السَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ أَمِینِ اللّٰہِ عَلٰی رُسُلِہِ وَعَزَائِمِ أَمْرِہِ، الخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ وَالْمُھَیمِنِ عَلٰی ذٰلِکَ کُلِّہِ، وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَرَحمَةُ اللّٰہِ

وَبَرَكَاتُهُ۔

''رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔ محمدؐ پر اللہ درود بھیجے جو اللہ کے رسولوں پر اور اس کے حکم کے ارادوں پر اس کے امین ہیں ۔جو(انبیاءؑ) گزر چکے ان پر خاتم ہیں۔ جو سامنے آیا اس کو فتح کرنے والے پر اور ان سب پر گواہ ہیں۔ ان پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں''۔

پھر کہو:۔

السَّلامُ عَلى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ، دَيّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلى ذلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ اللّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ .....إلى آخر ما صلّيت على أمير المؤمنين۔

''سلام ہو امیرؑ المومنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے بھائی ہیں جنہیں تو نے اپنے علم کے لیے چن لیا اور انہیں ہدایت دینے والا بنایا اور جنہیں اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور ان پر دلیل بنایا اور جنہوں نے تیری مخلوق کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کیا اور جو اس پر نگہبان ہیں۔ ان پر اللہ کا سلام ہو اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ حسنؑ بن علیؑ جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے فرزند ہیں جنہیں تو نے اپنے علم کے لئے چن لیا''۔(اور اسی طرح کہو جیسے اوپر امیرؑ المومنین کے لئے کہا)

پھر اسی طرح حسین علیہ السلام اور تمام آئمہ علیہ السلام پر صلوۃ و سلام بھیجو جس طرح حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام پر بھیجا اور قبر حسین علیہ السلام کے نزدیک آکر کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا

عَبْدِ اللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أبا عَبْدِ الله، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللهِ ما أمَرَكَ بِهِ، وَلَمْ تَخْشَ أحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتَ فى سَبيلِهِ، وَعَبَدْتَهُ صادِقاً مُخْلِصاً حَتّى أتاكَ اليَقينُ، أشْهَدُ أنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوى، وَبابُ الهُدى، وَالعُرْوَةُ الوُثْقى، وَالحُجَّةُ عَلى مَنْ يَبْقى، وَمَنْ تَحْتَ الثَّرى، أشْهَدُ أنَّ ذلكَ لَكُمْ سابِقٌ فيما مَضى، وَذلِكَ لكم فاتِحٌ فيما بَقى أشْهَدُ أنَّ أرْواحَكُمْ وَطينَتَكُمْ طينَةٌ طَيِّبَةٌ طابَتْ وَطَهُرَتْ هى بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ مَنّاً مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ فأُشْهِدُ اللهَ وَاُشْهِدُكُمْ أنّى بِكُمْ مُؤمِنٌ وَبِإيابِكُمْ موقِنٌ وَلَكُمْ تابِعٌ فى ذاتِ نَفْسى وَشَرائِعِ ديني وَخاتِمَةِ عَمَلى وَمُنْقَلِبى وَمَثْواى فأسألُ اللهَ البَرَّ الرَّحيمَ أنْ يُتِمَّ لى ذلِكَ، وَأشْهَدُ أنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ عَنِ اللهِ ما أمَرَكُمْ بِهِ حَتّى لَمْ تَخْشَوا أحَداً غَيْرَهُ، وَجاهَدْتُم فى سَبيلِهِ وَعَبَدْتُمُوهُ حَتّى أتاكُمُ اليَقينُ، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أمَرَ بِهِ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بلغهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أشْهَدُ أنَّ الَّذين انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الاُمِّي۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر درود بھیجے۔اے ابا عبداللہؑ اللہ آپؑ پر رحم کرے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ جس چیز کا آپؑ کو اللہ نے حکم دیا آپؑ نے وہ پہنچا دیا اور آپؑ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے اور آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور آپؑ نے اس کی عبادت خلوص اور سچائی کے ساتھ اس وقت تک کی کہ آپؑ کو یقین حاصل ہوگیا (یعنی شہادت پالی)۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ تقویٰ کا کلمہ ہیں اور ھدایت کا دروازہ ہیں اور آپؑ عروۃ الوثقیٰ اور جو باقی رہے گا اس پر حجت ہیں اور جو تحت الثریٰ کے نیچے ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے لئے جو گزر چکا وہ دوبارہ آنے والا ہے اور جو باقی ہے وہ آپؑ کے لئے فاتح ہے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی روحیں اور آپ کی طینت پاک ہے۔آپؑ کا بعض بعض سے ہے

اللہ کی عنایت اور رحمت کے سبب۔ پس میں اللہ کو اور آپؑ کو گواہ کرتا ہوں بیشک میں آپؑ کے ساتھ مومن ہوں اور آپؑ کے دوبارہ لوٹنے پر یقین رکھتا ہوں اور اپنی ذاتِ نفسی اور دینی شرائع اور اپنے اعمال کے خاتمے اور اپنی لوٹنے کی جگہ اور ٹھکانے پر آپؑ کا پیروکار ہوں۔ پس میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو کہ البَرّ (نیکی کی توفیق دینے والا) اور الرحیم ہے کہ وہ میرے لئے وہ سب پورا کردے اور میں گواہی دیتا ہوں بے شک آپؑ نے وہ پہنچا دیا جس کا اللہ نے آپؑ کو حکم دیا یہاں تک کہ آپؑ اس کے سوا کسی سے نہیں ڈرے اور آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور آپؑ نے اس کی یہاں تک عبادت کی کہ آپؑ نے یقین (یعنی شہادت) کو پالیا۔ پس اللہ کی لعنت ہو جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے اس کا حکم دیا اور اللہ کی لعنت ہو اس پر جسے یہ خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی ہوا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس نے آپؑ کی حرمت کو پامال کیا اور آپؑ کا خون بہایا وہ سب نبیؐ امّی کی زبان پر ملعون ہیں''۔

پھر یہ کہو:۔

اللّٰھُمَّ الْعَنِ الَّذِینَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ، وَخالَفُوا مِلَّتَكَ، وَرَغِبُوا عَنْ أَمْرِكَ، وَاتَّهَمُوا رَسُولَكَ وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِكَ، اللّٰھُمَّ احْشُ قُبُورَهُم ناراً، وَ أَجوافَهُمْ ناراً، وَاحْشُرْهُمْ وَأَتْباعَهُمْ إِلى جَهَنَّمَ زُرْقاً اللّٰھُمَّ الْعَنْهُمْ لَعْناً يَلْعَنُهُمْ بِهِ كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وكُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ وَكُلُّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ امْتَحَنْتَ قَلْبَهُ لِلإِيمانِ، اللّٰھُمَّ الْعَنْهُمْ فِي مُسْتَسِرِّ السِّرِّ وَظاهِرِ العَلانِيَةِ اللّٰھُمَّ الْعَنْ جَوابِيتَ هٰذِهِ الأُمَّةِ وَطَواغِيتَها وَالْعَنْ فَراعِنَتَها، وَالْعَنْ قَتَلَةَ أَمِيرِ المُؤْمِنِينَ، وَالْعَنْ قَتَلَةَ الحُسَنِ وَالحُسَينِ، وَعَذِّبْهُمْ عَذاباً أَلِيماً لا تُعَذِّبُ بِهِ أَحَداً مِنَ العالَمِينَ، اللّٰھُمَّ اجْعَلْنا مِمَّنْ تَنْصُرُهُ وَتَنْتَصِرُ بِهِ، وَتَمُنُّ عَلَيْهِ بِنَصْرِكَ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ۔

"اے اللہ ان لوگوں پر لعنت کر جنھوں نے تیری نعمت کو بدل ڈالا تیری ملت کی مخالفت کی اور تیرے امر سے منہ پھیر لیا، تیرے رسولؐ پر تہمت لگائی اور تیرے راستے سے روکا۔ اے اللہ! ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور ان کو اور ان کے پیروکاروں کو جہنم میں جمع کر دے۔ اے اللہ! ان پر ایسے لعنت فرما جیسا کہ ہر مقرب فرشتہ ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی و مرسل اور ہر وہ بندہ مومن کہ جس کا دل تو نے ایمان کے لیے آزما لیا ہے۔ اے اللہ ظاہراً اور پوشیدہ ان پر لعنت فرما۔ اے اللہ اس امت کے جوابیت اور طاغوتوں اور فرعونوں پر لعنت فرما اور امیرؑ المومنین، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت فرما ان کو دردناک عذاب دے ایسا عذاب جو تو نے پہلے کبھی کسی اور کو نہ دیا ہو۔ اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں ان کے مددگاروں میں شمار فرما"۔

پھر امام (حسین علیہ السلام) کے سرہانے بیٹھ کر یوں کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأَمِينُهُ، بَلَّغْتَ نَاصِحاً، وَأَدَّيْتَ أَمِيناً، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً وَمَضَيْتَ عَلَى يَقِينٍ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمًى عَلَى هُدًى، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إِلَى بَاطِلٍ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَاتَّبَعْتَ الرَّسُولَ، وَتَلَوْتَ الْكِتَابَ حَقَّ تِلَاوَتِهِ، وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، قَدْ بَلَّغْتَ مَا أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ وَصَدَّقْتَ مَنْ قَبْلَكَ، غَيْرَ وَاهِنٍ وَلَا مُوهِنٍ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، فَجَزَاكَ اللهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْراً عَنْ رَعِيَّتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَكَ جِهَادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَإِلَيْكَ، وَأَنْتَ أَهْلُهُ وَمَعْدِنُهُ، وَمِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صِدِّيقٌ عِنْدَ اللهِ، وَحُجَّتُهُ عَلَى خَلْقِهِ، أَشْهَدُ أَنَّ دَعْوَتَكَ حَقٌّ، وَكُلَّ دَاعٍ مَنْصُوبٍ غَيْرِكَ فَهُوَ بَاطِلٌ مَدْحُوضٌ، وَأَشْهَدُ

أَنَّ اللهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔

"اللہ کا آپؑ پر درود ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے بندے اور امین ہیں آپؑ نے نصیحت کی اور امین رہے اور صدیق ہی قتل کر دیئے گئے اور بے شک آپؑ یقین پر فائز تھے آپؑ نے کسی چیز کو ہدایت پر ترجیح نہیں دی اور نہ ہی حق سے باطل کی طرف مائل ہوئے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، آپؑ نے زکواۃ ادا کی، آپؑ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا۔ آپؑ نے رسولؐ اللہ کی اتباع کی آپؑ نے کتاب کی اس طرح تلاوت کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور اپنے رب کے راستے کی طرف اچھے طریقے سے بلایا اللہ آپؑ پر بہت زیادہ درود و سلام بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر تھے آپؑ کو جو حکم دیا گیا وہ آپؑ نے پورا کر دیا آپؑ کھڑے ہوئے اس کے حق کے لئے اور آپؑ نے اس کی تصدیق کی جو آپؑ سے پہلے تھا۔ آپؑ کمزور تھے اور نہ کمزور کرنے والے تھے۔ اللہ کا آپؑ پر درود و سلام ہو۔ اللہ آپؑ کو آپؑ کے صدیق سے جزائے خیر دے آپؑ کی رعایہ کے بارے میں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد صرف آپؑ ہی کے ساتھ ہے اور حق آپؑ ہی کی طرف اور آپؑ ہی کے ساتھ ہے اور آپؑ ہی اُس کے اہل اور معدن ہیں۔ میراث نبوت آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے ہاں صدیق ہیں اور اس کی مخلوق پر حجت ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کی دعوت حق ہے اور آپؑ کے علاوہ ہر داعی باطل ہے، مسترد ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک هُوَ (وہ) حق مبین ہے"۔

پھر آپ علیہ السلام کے پائینتی آئو اور دعا کرو اور اپنے لیے دعا مانگو پھر علی بن الحسین علیہ السلام کے سرہانے آئو اور کہو:۔

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ، عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ وَعَلَى عِتْرَةِ آبَائِكَ الْأَخْيَارِ

الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً۔

’’اللہ کا اس کے مقرب فرشتوں اور انبیاء و مرسلین کا آپؑ پر درود و سلام ہو۔ اے میرے مولاؑ اور میرے مولاؑ کے فرزند آپؑ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اللہ کا آپؑ پر آپؑ کے اہل بیتؑ پر اور آپؑ کے آباء و اجداد پر درود ہو کہ جن کو اللہ نے رجس سے اس طرح پاک رکھا جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے‘‘۔

پھر قبور شہداء پر آئو اور سلام کہو اور پھر کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الرَّبّانِيُّونَ، أَنْتُمْ لَنا فَرَطٌ وَسَلَفٌ، وَنَحْنُ أَتْباعٌ وَأَنْصارٌ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللّٰهِ كَما قالَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعالى فِي كِتابِهِ: »وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَما وَهَنُوا لِما أَصابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَما ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكانُوا فَما وَهَنْتُمْ وَما ضَعُفْتُمْ وَمَا اسْتَكَنْتُمْ حَتّى لَقِيتُمُ اللّٰهَ عَلى سَبِيلِ الْحَقِّ، وَنُصْرَةِ كَلِمَةِ اللّٰهِ التّامَّةِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلى أَرْواحِكُمْ وَأَبْدانِكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللّٰهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ إِنَّهُ لا يُخْلِفُ الْمِيعادَ، اللّٰهُ مُدْرِكٌ لَكُمْ ثَأْراً ما وَعَدَكُمْ، أَنْتُمْ سادَةُ الشُّهَداءِ فِي الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالْمُهاجِرُونَ وَالْأَنْصارُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ جاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَقاتَلْتُمْ عَلى مِنْهاجِ رَسُولِ اللّٰهِ وَابْنِ رَسُولِ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَكُمْ وَعْدَهُ وَأَراكُمْ ما تُحِبُّونَ۔

’’اے رب والوں آپ پر سلام ہو آپ ہم سے سبقت لے جانے والے ہیں ہم آپ کے اتباع اور انصار ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے انصار ہیں جس طرح اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ﴿وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا﴾‘‘ اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت

سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے" (آل عمران ۱۴۶)۔ پس نہ آپ کمزور ہوئے اور نہ ضعیف ہوئے اور نہ آپ نے سکونت اختیار کی حتٰی کہ آپ نے حق کے راستے میں اور کلمۃ اللہ کی نصرت میں اللہ سے ملاقات کی۔ اللہ آپ کی روحوں، بدنوں پر صلاۃ وسلام بھیجے۔ آپ کو اللہ کے وعدوں کی بشارت ہو جس کے خلاف وہ نہیں کرتا۔ اللہ آپ کا وہ بدلہ لے گا جس کا اس نے آپ سے وعدہ کیا۔ آپؑ دنیا و آخرت میں شہداء کے سردار ہیں۔ آپؑ ہی سبقت لے جانے والے اور مہاجر ہیں اور انصار ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور رسولؐ اللہ اور فرزند رسولؐ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے اپنا وعدہ آپ کے لیے سچ کر دکھایا اور آپ کو وہ کچھ دیا جسے آپ محبوب رکھتے تھے"۔

پھر یوں کہو:۔

أَتَيْتُكَ يا حَبِيبَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ رَسُولِهِ، وَإِنِّي لَكَ عارِفٌ، وَبِحَقِّكَ مُقِرٌّ، وَبِفَضْلِكَ مُسْتَبْصِرٌ، وَبِضَلالَةِ مَنْ خالَفَكَ مُوقِنٌ، عارِفٌ بِالْهُدَى الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ كَما صَلَّيْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ وَرُسُلُكَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، صَلاةً مُتَتابِعَةً مُتَواصِلَةً مُتَرادِفَةً يَتْبَعُ بَعْضُها بَعْضاً، لا انْقِطاعَ لَها وَلا أَمَدَ وَلا أَبَدَ وَلا أَجَلَ فِي مَحْضَرِنا هٰذا وَإِذا غِبْنا وَشَهِدْنا، وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ۔

"میں آپؑ کے پاس آیا ہوں اے اللہ کے رسولؐ کے محبوب اور ان کے رسولؐ کے فرزند۔ میں آپؑ کی معرفت رکھتا ہوں اور آپؑ کے حق کا اقرار کرتا ہوں اور آپؑ کے فضل سے مستبصر ہوں اور جو آپؑ کی مخالفت کرے اس کی ضلالت پر یقین ہے۔ میں عارف ہوں آپؑ کی ہدایت سے جس پر آپؑ ہیں۔ میرے ماں باپ اور میں آپؑ پر قربان اے اللہ! میں ان پر ایسے ہی درود بھیجتا ہوں جیسے تو

نے اور تیرے رسولوں نے اور امیرؑ المومنین نے درود بھیجا۔ ایسا درود جو لگاتار، مسلسل اور متواتر ہو۔ ایک کے بعد ایک۔ اس میں کوئی انقطاع، کوئی حد، کوئی انتہاء اور اختتام نہ ہو۔ ہماری موجودگی اور غیر موجودگی میں اور ان پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکتیں ہوں"۔

چوتھی زیارت:

حدیث (۴) مجھ سے میرے والد نے اور محمد بن عبداللہ نے انہوں نے عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن خالد الطیالسی سے انہوں نے الحسن بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضل بن عثمان الصائغ سے انہوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جب میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤں تو کیا پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عبد الله، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ الله، رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا عَبْدِ الله، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ فِي دَمِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْ ذلِكَ بَرِيءٌ۔

"اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا درود ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ ان پر لعنت کہ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور اس پر لعنت ہو جس نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور اس پر بھی لعنت کہ جسے یہ خبر پہنچی اور وہ خوش ہوا میں ان سب سے بری ہوں"۔

پانچویں زیارت:

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے ابو عبداللہ الرازی سے انہوں نے الحسن بن ابی حمزہ سے انہوں نے الحسن بن محمد بن عبدالکریم ابوعلی سے انہوں نے مفضل بن عمر سے انہوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ **امام ابوعبداللہؑ نے مفضل** سے فرمایا تیرے گھر اور حسینؑ کی قبر کے مابین کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ایک یا دو دن کی مسافت ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم زیارت حسینؑ کے لیے جاتے ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ نہ بتاؤں کہ تم زیارت کرو اور بہت زیادہ ثواب پاؤ۔ پھر فرمایا جب کوئی بندہ زیارت کے لیے تیاری کرتا ہے تو آسمان والے اسے خوشخبری دیتے ہیں جب وہ گھر سے نکلتا ہے پیدل یا سوار تو اللہ اس پر چار ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو اس پر درود وصلوٰۃ بھیجتے ہیں یہاں تک کہ وہ قبر حسینؑ تک پہنچ جاتا ہے۔ اے مفضل جب تم قبر حسینؑ پر آجاؤ تو دروازے پر رک جاؤ اور یہ کہو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسَى كَلِيمِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الرَّضِيِّ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ الصِّدِّيقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَارُّ التَّقِيُّ، [اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ]، اَلسَّلَامُ عَلَى

الأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَأَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ السَّلَامُ عَلَى مَلَائِكَةِ اللهِ الْمُحْدِقِينَ بِكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

"اے اللہ کے برگزیدہ اے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے نبی نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابراہیم خلیلؑ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے موسیٰ کلیمؑ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے عیسیٰؑ روح اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے علیؑ وصی رسولؐ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے حسنؑ رضی کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے فاطمہؑ بنت رسولؐ اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے شہید وصدیق آپؑ پر سلام ہو۔ اے نیک و پرہیز گار وصی آپؑ پر سلام ہو۔ اے حجت خدا کے فرزند اور حجت خدا آپؑ پر سلام ہو۔ ان روحوں پر سلام ہو جو آپؑ کے در پر آئیں اور آپؑ کے سفر میں لازم ہوئیں۔ ان فرشتوں پر سلام کہ جو آپؑ کی قبر اطہر پر مقرر ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اللہ کی عبادت خلوص سے کی یہاں تک کہ آپؑ شہادت پا گئے آپؑ پر اللہ کا سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں"۔

پھر قبر کی طرف جائو کہ اس کی وجہ سے ہر اٹھنے والے قدم کے عوض اس شخص کا ثواب ملے گا جو راہ خدا میں قتل ہو کر خاک و خون میں غلطاں ہو، اور جب قبر کو سلام کر لو تو اس پر ہاتھ رکھ کر کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ

پھر تم نماز پڑھو کہ اس کی ہر رکعت کا ثواب ایک ہزار حج وعمرے کے برابر ہے اور ایک رکعت کا ثواب ہزار غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور ایسا ثواب جیسے کہ تم نے اللہ کی راہ میں نبی مرسل کے ساتھ ہزار

مرتبہ جہاد کیا ہو اور جب تم زیارت کر کے لوٹتے ہو تو ایک فرشتہ ندا دیتا ہے اگر تم وہ ندا سن لو تو پھر کبھی کربلا سے واپس نہ آؤ۔ وہ کہہ رہا ہوتا ہے۔ ''اے بندے تیرے لیے طوبیٰ ہے تو نے نفع پایا اور تو سلامت رہا تو نے جتنے بھی گناہ اپنی زندگی میں کیئے وہ سب کے سب معاف کر دیئے گئے ہیں''۔ اگر وہ اسی سال یا اسی رات مرجائے یا اسی دن مرجائے تو اس کی روح اللہ ہی قبض کرے گا اور ملائکہ اس کی بخشش کی دعا کریں گے اور فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار! یہ تیرا بندہ ہے اس نے تیرے نبیؐ کے فرزند کی قبر کی زیارت کی ہے، اب تُو بتا ہم کہاں جائیں؟۔ انہیں آسمان سے ندا آتی ہے اے میرے ملائکہ میرے بندے کے دروازے پر رک جاؤ اس کی طرف سے تسبیح و تقدیس کرو اور اسے اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔ فرشتے اس وقت تک اس کی تسبیح و تقدیس لکھتے رہتے ہیں جب تک اس کا جنازہ نہ ہو جائے۔ جب زائر حسینؑ مرجاتا ہے تو فرشتے اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہمیں اپنے بندے کے دروازے پر مقرر کیا اب وہ مر گیا ہے، اب تُو بتا ہم کہاں جائیں؟۔ اللہ ندا دیتا ہے اے میرے فرشتو! میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قیامت تک تسبیح و تقدیس کرتے رہو اور اس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں قیامت تک لکھتے رہو۔

چھٹی زیارت:

حدیث ⑥ مجھ سے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے ابراہیم بن ابو البلاد سے روایت کی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کہ آپؑ زیارت حسینؑ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟۔ میں نے کہا زیارت حسینؑ حج یا عمرے کے برابر ہے۔ پھر آپؑ نے

پوچھا جب تم زیارت حسینؑ کے لیے جاتے ہو تو وہاں کیا پڑھتے ہو؟ ۔میں نے کہا میں کہتا ہوں:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ الله، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ الله، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إلى سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكْمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ وَأشْهَدُ أنَّ الَّذينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلى لِسانِ داوُدَ وَعيسى بْنِ مَرْيَمَ ذلِكَ بِما عَصَوا وَكانُوا يَعْتَدُونَ

”اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کا خون بہایا اور آپؑ کی حرمت کو حلال جانا وہ ملعون ہیں ان کو داؤد اور عیسیٰ بن مریمؑ کی زبان سے عذاب دیا جائے گا“۔

ساتویں زیارت:

حدیث ⑦ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے موسیٰ بن جعفر البغدادی سے انہوں نے ابراہیم بن ابو البلاد سے روایت کی ہے کہ **امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھ سے پوچھا تم اباعبداللہ الحسینؑ پر سلام کس طرح کہتے ہو؟ ۔میں نے کہا میں کہتا ہوں:۔**

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ الله، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ الله أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إلى سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكْمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ، أشْهَدُ أنَّ الَّذينَ سَفَكُوا دَمَكَ وَاسْتَحَلُّوا حُرْمَتَكَ مَلْعُونُونَ مُعَذَّبُونَ عَلى لِسانِ داوُدَ وَعيسى بْنِ مَرْيَمَ، ذلِكَ بِما عَصَوا وَعَصَوا وَكانُوا

يَعْتَدُونَ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی آپؑ نے زکواۃ ادا کی آپؑ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت و نصیحت کے ساتھ بلایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جن لوگوں نے آپؑ کا خون بہایا اور آپؑ کی حرمت کو حلال کیا انہیں داؤد اور عیسیٰؑ (کی امت کی طرح) عذاب دیا جائے گا اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھ جانے والے تھے''۔

آپؑ نے فرمایا ہاں یہ اسی طرح ہے۔ پھر فرمایا حضرتؑ کو اس طرح سلام کیا جاتا ہے۔

آٹھویں زیارت:

حدیث ⑧ مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن الخطاب سے انہوں نے علی بن محمد سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے سلیمان بن حفص المروزی سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤ تو اس طرح کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عليك يا حُجَّةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ، وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً۔

''اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔اے اللہ کی زمین پر حجت آپؑ پر سلام ہو۔اے اللہ کی مخلوق پر اس کے گواہ آپؑ پر سلام ہو۔اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔اے علی مرتضیٰؑ کے فرزند آپؑ پر سلام ہو۔اے فرزند فاطمہؑ الزہرا آپؑ پر سلام ہو۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت سے سرفراز ہو گئے''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ، اشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں۔میں آپؑ کے پاس گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں میری اپنے رب کے ہاں شفاعت کیجئے''۔

پھر ہر ایک امام علیہ السلام کا ذکر کرو اور کہو :۔

أَشْهَدُ أَنَّهُمْ حُجَجُ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی حجتیں ہیں''۔

پھر کہو:۔

اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً وَمِيثَاقاً بِأَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً الْمِيثَاقَ فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ، إِنَّكَ أَنْتَ الشَّاهِدُ۔

''میرا اپنے ہاں میثاق اور عہد لکھ لیجئے کہ میں آپؑ کے پاس تجدیدِ عہد کے لیے آیا ہوں۔اپنے رب کے سامنے میری گواہی دیجئے بے شک آپؑ شاہد ہیں''۔

نویں زیارت:

حدیث ⑨ مجھ سے حکیم بن داؤد نے انہوں نے سلمہ بن خطاب سے انہوں نے الحسن بن زکریا سے انہوں نے سلیمان بن حفص سے انہوں نے المبارک سے **وہ امامؑ سے روایت** کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ پر یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عِبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ فِي أرْضِهِ، وَشاهِدَهُ عَلى خَلْقِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ عَلِيِّ المُرْتَضى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، أشْهَدُ أنَّكَ قَدْ أقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وجاهَدْتَ فِي سَبيلِ اللهِ حَتّى أتاكَ اليَقينُ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيّاً وَمَيِّتاً۔

"اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے حجت خدا آپؑ پر سلام ہو۔ اے مخلوق پر اللہ کے گواہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند علی المرتضیٰؑ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند فاطمہؑ الزہرا آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکواۃ ادا کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ آپؑ شہادت سے سرفراز ہوئے۔ اللہ کا آپؑ پر درود و سلام ہو"۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور کہو:۔

أشْهَدُ أنَّكَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ جِئْتُكَ مُقِرّاً بِالذُّنُوبِ لِتَشْفَعَ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں۔ میں آپؑ کے پاس گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں تاکہ آپؑ اللہ کے ہاں میری شفاعت کریں''۔

پھر ایک ایک امام علیہ السلام کا نام لو اور کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّهُمْ حُجَجُ اللّٰه۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کی حجتیں ہیں''۔

پھر کہو:۔

اُكْتُبْ لِي عِنْدَكَ مِيثَاقاً وَعَهْداً أَنِّي أَتَيْتُكَ مُجَدِّداً الْمِيثَاقَ، فَاشْهَدْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الشَّاهِدُ۔

''آپؑ میرا اپنے ہاں میثاق و عہد لکھ لیجئے میں آپؑ کے پاس تجدید عہد کے لیے آیا ہوں اپنے رب کے پاس میری گواہی دیجئے گا بے شک آپؑ شاہد ہیں''۔

دسویں زیارت:

حدیث ⑩ مجھ سے محمد بن الحسن بن احمد بن الولید نے انہوں نے محمد بن الحسن الصفار سے انہوں نے محمد بن عبد الجبار سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے عامر بن جزاعہ سے انہوں نے امام ابو عبد اللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کے پاس آؤ تو کہو:۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَمَنْ شَارَكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ

فَرَضِیَ بِهِ، أَنَا إِلَی اللهِ مِنْهُمْ بَرِیءٌ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے اور محمدؐ و آل محمدؑ پر درود اور ان کے اہل بیتؑ پر سلام اور برکتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا درود ہو اور ان پر اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور جنہوں نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور جس تک یہ خبر پہنچی اور وہ اس پر راضی ہوا اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور میں ان سب سے بری ہوں۔ تین مرتبہ یہ کہو''۔

گیارہویں زیارت:

حدیث (۱۱) مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے عامر بن جذاعہ سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حائر میں آؤ تو کہو:۔

الْحَمْدُ للهِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَالسَّلامُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، عَلَيْكَ السَّلامُ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَمَنْ شَارَكَ فِي دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أَنَا إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''الحمد ہے اللہ کے لئے اور محمدؐ اور ان کے اہل بیتؑ پر درود اور ان پر اور ان کے اہل بیتؑ پر سلام ہو اور سلام، رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور جنہوں نے آپؑ کے قتل میں شرکت کی اور جس تک یہ بات پہنچی اور وہ راضی ہوا ان سب پر لعنت ہو اور میں ان سب سے بری ہوں''۔

بارہویں زیارت:

حدیث ⑫ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے سعد بن عبداللہ اور عبداللہ بن جعفر الحمیری سے انہوں نے احمد بن الحسن بن علی بن فضل سے انہوں نے عمرو بن سعید المدائنی سے انہوں نے مصدق بن صدقہ سے انہوں نے عمار بن موسیٰ الساباطی سے انہوں نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر پر آؤ تو کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ أَميرِ المؤمِنينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ الله، السَّلامُ عَلَيْكَ يا سَيِّدَ شَبابِ أَهْلِ الجَنَّةِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ رِضاهُ مِنْ رِضا الرَّحمنِ، وَسَخَطُهُ مِنْ سَخَطِ الرَّحمن، السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَمينَ اللهِ وَحُجَّتَهُ وَبابَ اللهِ، والدَّليلَ عَلَى اللهِ، وَالدَّاعيَ إلى اللهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ حَلَّلْتَ حَلالَ اللهِ، وَحَرَّمْتَ حَرامَ اللهِ، وأَقَمْتَ الصَّلاةَ، وآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بالمعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المنْكَرِ وَدَعَوْتَ إلى سَبيلِ رَبِّكَ بالحِكْمَةِ وَالمَوْعِظَةِ الحَسَنَةِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَمَنْ قُتِلَ مَعَكَ شُهَداءُ أَحياءٌ عِنْدَ رَبِّكُم تُرْزَقُونَ وأَشْهَدُ أَنَّ قاتِليكَ في النّارِ، أَدِينُ اللهَ بِالبَراءةِ مِمَّنْ قاتَلَكَ، وَمِمَّنْ قَتَلَكَ وشايَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ جَمَعَ عَلَيْكَ، وَمِمَّنْ سَمِعَ صَوتَكَ وَلَمْ يُجِبْكَ يا لَيْتَني كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ فَوزاً عَظيماً۔

''اے فرزند رسولؐ آپؑ پر سلام ہو۔ اے فرزند امیرؑ المومنین آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ اے نوجوانان جنت کے سردار آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کا سلام اس کی رحمتیں اور برکتیں آپؑ پر۔ اے رحمٰن کی رضاؤں میں سے رضا آپؑ پر سلام ہو اور ان کی ناراضی رحمٰن کی ناراضی سے

ہے (جناب امیرؑ المومنین نے اپنا نفس بیچ کر اللہ کی تمام رضائیں خرید لی تھیں، زیارت کا یہ جملہ بتا رہا ہے کہ اِن رضاؤں کی ملکیت منتقل ہوتی ہوئی ہر امامؑ تک پہنچی ہے اور اس طرح ہر امام نفس اللہ ہے۔مترجم)۔ اے اللہ کے امین اس کی حجت اور اسکے دروازے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی دلیل آپؑ پر سلام۔ اے اللہ کی طرف بلانے والے آپؑ پر سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کے حلال کو حلال کیا اور حرام کو حرام کیا آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی، زکواۃ ادا کی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور نصیحت کے ساتھ بلایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو آپؑ کے ساتھ قتل ہوا وہ زندہ ہے اور آپؑ کے رب کے ہاں سے ان کو رزق پہنچ رہا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کا قاتل دوزخ میں ہے اور وہ بھی جہنم میں ہیں جو ان کے ساتھی تھے ان کے ساتھ جمع تھے اور وہ بھی جنہوں نے آپؑ کا استغاثہ سنا لیکن لبیک نہیں کہا۔ اے کاش! میں آپؑ کے ساتھ ہوتا تو عظیم کامیابی حاصل کرتا''۔

حدیث (۱۳) مجھے علی بن الحسین نے انہوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن ابی نجران سے انہوں نے یزید بن اسحاق سے انہوں نے الحسن بن عطیہ سے انہوں نے امام ابو عبداللہؑ سے روایت کی کہ آپؑ نے فرمایا تم قبر حسینؑ پر جو چاہتے ہو وہ کہو۔

تیرہویں زیارت:

حدیث (۱۴) مجھ سے محمد بن جعفر نے انہوں نے محمد بن الحسین سے انہوں نے محمد بن

اسماعیل سے انہوں نے صالح بن عقبہ سے انہوں نے ابوسعید المدائنی سے روایت کی ہے کہ میں امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جب میں قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاؤں تو کیا پڑھوں؟ ۔آپؑ نے فرمایا اے ابوسعید تم پاکیزہ حسینؑ کی قبر پر آؤ جب تم وہاں پہنچ جاؤ تو ان کے سرہانے امیرؑ المومنین کی تسبیح ہزار مرتبہ اور ان کے قدموں میں تسبیح فاطمہؑ ہزار مرتبہ پڑھو اور پھر دو رکعت نماز پڑھو اس میں سورہ یٰسین اور سورہ رحمٰن پڑھو (پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ رحمٰن) ۔جب تم یہ کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اتنا اجر عطا کرے گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے تسبیح علیؑ و فاطمہ سلام اللہ علیہ تعلیم فرمائیں ۔آپؑ نے فرمایا ہاں !ابوسعید تسبیح علیؑ یہ ہے:۔

سُبحانَ الَّذِی لا تَنفَدُ خزائِنُهُ، سُبحانَ الَّذی لا تَبیدُ مَعالِمُهُ، سُبحانَ الَّذی لا یَفنی ما عِندَهُ، سُبحانَ الَّذِی لا یُشرِكُ أحداً فی حُكمِهِ، سُبحانَ الَّذی لا اضمِحلالَ لِفَخرِهِ، سُبحانَ الَّذی لا انقِطاعَ لِمُدَّتِهِ، سُبحانَ الَّذِی لا إلهَ غَیرُهُ۔

''وہ ذات سبحان ہے جس کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ وہ ذات سبحان ہے جس کے نشانات کبھی مٹتے نہیں ۔وہ ذات سبحان ہے جس کے پاس جو کچھ ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ وہ ذات سبحان ہے جس کے حکم میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہوسکتا۔ سبحان ہے وہ ذات جس کے فخر کے لیے کبھی بھی ختم ہونا نہیں ہے۔ سبحان ہے وہ ذات جس کی مدت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی۔ سبحان ہے وہ ذات جس کا غیر الہ نہیں''۔

اور تسبیح فاطمہ علیہا السلام یہ ہے:۔

سُبحانَ ذِی الجَلالِ الباذِخِ العَظیمِ، سُبحانَ ذِی العِزِّ الشّامِخِ المُنیفِ، سُبحانَ ذی المُلكِ الفاخِرِ القَدیمِ، سُبحانَ ذِی البَهجَةِ والجَمالِ، سُبحانَ مَن تَرَدّی بالنُّورِ وَالوَقارِ، سُبحانَ

مَن يَرىٰ أثَرَ النَّملِ في الصَّفا، وَوَقعَ الطَّيرِ في الهَواءِ۔

''بڑے بزرگ اور عظیم جلال والا سبحان ہے۔ بڑی بلند عزت والا سبحان ہے۔ بڑے اور قدیم فخر والا اور بادشاہی والا سبحان ہے۔ حسین اور رونق و جمال والا سبحان ہے۔ نور اور وقار کی چادر پہننے والا سبحان ہے۔ جو سل پر چیونٹی کے چلنے کے نشانات دیکھتا ہے وہ سبحان ہے۔ جو ہوا میں پرندے واقع ہونے کو دیکھتا ہے وہ سبحان ہے''۔

چودہویں زیارت:

حدیث ⑮ مجھے میرے والد نے اور ایک ساتھی نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن موسیٰ وراق سے وہ یونس سے وہ عامر بن جزاعہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ جب تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو تو وہاں یہ پڑھو:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا ابنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا أبا عَبدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَن قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَن بَلَغَهُ ذٰلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أنا إلَى اللهِ مِنهُم بَرِيءٌ.

''اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابوعبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو۔ جس شخص نے آپؑ کو قتل کیا اللہ اس پر لعنت کرے اور جس کے پاس آپؑ کے قتل کی خبر پہنچی اور وہ اس پر خوش ہوا اللہ اس پر بھی لعنت کرے۔ میں اللہ کی طرف سے ان سے بری ہو کر آ گیا ہوں''۔

پندرھویں زیارت:

حدیث (۱۶) مجھے حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسحاق بن سعد سے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہمارے کسی ساتھی نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کے پاس پہنچو تو پہلے اللہ کی ثنا بیان کرو اور نبیؐ پر درود بھیجو اور اس میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرو پھر کہو:۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ فيما تَروحُ وَتَغدُو الزّاكياتُ الطّاهِراتُ لَكَ وَعَلَيكَ، وَسَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ المقَرَّبينَ وَالمسَلِّمينَ لَكَ بِقُلُوبِهِم، والنّاطِقينَ بِفَضلِكَ وَالشُّهَداءِ عَلى أنَّكَ صادِقٌ صِدّيقٌ، صَدَقتَ وَنَصَحتَ فيما أتَيتَ بِهِ، وَأنَّكَ ثارُ اللهِ فِى الأرضِ، وَالدَّمُ الَّذى لا يُدرِكُ ثارَهُ أحَدٌ مِن أهلِ الأرضِ وَلا يُدرِكُهُ إلّا اللهُ وَحدَهُ جِئتُكَ يَا ابنَ رَسُولِ اللهِ وافِداً إلَيكَ، [و] أتَوَسَّلُ إلَى اللهِ بِكَ فى جَميعِ حَوائِجى مِن أمرِ دُنيايَ وَآخِرَتى، وَبِكَ يَتَوَسَّلُ المتَوَسِّلونَ إلَى اللهِ فى حَوائِجِهِم، وَبِكَ يُدرِكُ أهلُ التِّراتِ مِن عِبادِ اللهِ طَلِبَتَهُم۔

''اللہ عزوجل کا سلام ہو آپؑ پر اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام صبح وشام اچھے اور پاکیزہ سلام آپؑ پر ہوں اور اللہ عزوجل اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام اور ان کا سلام جو دل سے آپؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور آپؑ کے فضائل کا دل وزبان سے اقرار کرتے ہیں اور آپؑ کے سچے اور صدیق ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔ ان سب کا سلام ہو جو گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ نے حق کہا اور جو آپؑ لائے تھے اس کو آگے پہنچا دیا اور آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں اور آپؑ کا خون روئے زمین پر وہ خون ہے جس

کا قصاص قصاص لینے والوں میں سے کوئی بھی نہیں لے سکتا سوائے اللہ کے۔ اے ابن رسولؐ اللہ میں آپؑ کے پاس مہمان بن کر آیا ہوں اور آپؑ کو اللہ کے پاس وسیلہ بنا کر آیا ہوں میں اپنی تمام حاجات وضروریات کے لیے آپؑ ہی کو وسیلہ بناتا ہوں اور دین کے معاملات میں بھی آپؑ ہی میرے لیے وسیلہ ہیں اور تمام لوگ جو وسیلہ چاہتے ہیں وہ آپؑ ہی کو اپنی حاجات کے لیے وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کی وجہ سے وہ اپنی طلب کی چیزیں پا سکتے ہیں‘‘۔

پھر تھوڑا سا چلو اور پشت بہ قبلہ ہو کر قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو :۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْأَحَدِ الْمُتَوَحِّدِ بِالْأُمُورِ كُلِّهَا خَالِقِ الْخَلْقِ فَلَمْ يَعْزُبْ عَنْهُ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِهِمْ، وَعَالِمِ كُلِّ شَيْءٍ بِلَا تَعْلِيمٍ، ضَمِنَ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا دَمَكَ وَثَأْرَكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَالْفَتْحِ، وَأَنَّ لَكَ مِنَ اللّٰهِ الْوَعْدُ الْحَقُّ فِي هَلَاكِ عَدُوِّكَ وَتَمَامِ مَوْعِدِهِ إِيَّاكَ، أَشْهَدُ أَنَّهُ قَاتَلَ مَعَكَ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: »وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ۔

’’الحمد ہے اللہ کے لئے جو واحد ہے جو تمام امور میں اکیلا ہے جو تمام مخلوق کا خالق ہے ان کے امور سے کوئی چیز اس سے اوجھل نہیں ہوسکتی اور بغیر تعلیم وہ ہر چیز کو جانتا ہے وہ تمام زمین کا اور جو کچھ اس میں ہے سب کا ضامن ہے اور آپؑ کے خون اور بدلہ لینے کا اللہ ذمہ دار ہے۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ نے جو آپؑ سے کامیابی اور مدد کا وعدہ کیا ہے وہ آپؑ کو ضرور اس سے نوازے گا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ آپؑ سے آپؑ کے دشمنوں کے ہلاک کرنے کا وعدہ اور دیگر تمام وعدے بھی پورے کرے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی جس طرح اللہ نے فرمایا ﴿وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ﴾ ’’اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ

والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے" (آل عمران ۱۴۶)۔

پھر سات تکبیریں کہہ کر تھوڑا چلو اور قبر کے سامنے کھڑے ہو کر کہو:۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ، خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللَّهِ مَا أُمِرْتَ بِهِ وَوَفَيْتَ بِعَهْدِ اللَّهِ، وَتَمَّتْ بِكَ كَلِمَاتُهُ، وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِهِ حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ، لَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ، وَأُمَّةً خَذَلَتْكَ، وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً خَذَلَتْ عَنْكَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ بِالْوِلَايَةِ لِمَنْ وَالَيْتَ وَوَالَتْ رُسُلُكَ، وَأَشْهَدُ بِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ بَرِئْتَ مِنْهُ وَبَرِئَتْ مِنْهُ رُسُلُكَ، اللَّهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رَسُولَكَ، وَهَدَمُوا كَعْبَتَكَ، وَحَرَّفُوا كِتَابَكَ، وَسَفَكُوا دِمَاءَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ، وَأَفْسَدُوا عِبَادَكَ وَاسْتَذَلُّوهُمْ، اللهم ضاعف لهم اللعنة فيما جرت به سنتك في برك وبحرك، اللهم العنهم في سمائك وأرضك اللَّهُمَّ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيَائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشَاهِدَهُمْ، حَتَّى تُلْحِقَنِي بِهِمْ، وَتَجْعَلَهُمْ لِي فَرَطاً وَتَجْعَلَنِي لَهُمْ تَبَعاً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

"الحمد ہے اللہ کے لئے جس کی نہ کوئی زوجہ ہے اور نہ کوئی اولاد اور اسکے لیے اس کی بادشاہی میں کوئی شریک نہیں اس نے ہر چیز کو بنایا پھر اس کا ٹھیک ٹھیک اندازہ مقرر کیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپؑ کو حکم ہوا وہ آپؑ نے پہنچا دیا اور آپؑ نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا اور اللہ کے کلمات پورے ہو گئے اور موت آنے تک آپؑ نے اس کے راستے میں جہاد کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جس سے آپؑ بری ہیں اور رسولؐ اللہ بری ہیں میں بھی اس سے بری ہوں۔ اے اللہ! جنہوں نے تیرے رسولؐ کو جھٹلایا اور تیرے کعبے کو گرایا اور تیری کتابوں کو بدلا اور تیرے نبیؐ کے اہل بیتؑ کا خون بہایا اور تیرے بندوں کو بگاڑا اور بے حرمتی کی ان پر لعنت کر۔ اے اللہ! ان پر کئی گنا لعنت کر جس طرح

تیرا طریقہ سمندر اور خشکی میں جاری ہوا۔ اے اللہ! ان پر اپنے آسمان اور زمین میں لعنت کر۔ اے اللہ! اپنے اولیاء میں میرے لیے سچائی کی زبان مقرر کر اور ان کے مشاہد کی میرے دل میں محبت ڈال حتٰی کہ ان سے مجھے ملا دے اور ان کو میرے لیے آگے جانے والا بنا اور مجھے ان کا دنیا و آخرت میں پیروکار بنا''۔

پھر تھوڑا سا چل کر اللّٰہ اکبر، سبحان اللّٰہ، لاالہ الااللّٰہ، الحمد لله سات سات مرتبہ پڑھو اور پھر یوں کہو:۔

لَبَّيْكَ داعِيَ الله [لَبَّيْكَ داعِيَ الله] إنْ كانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَني فَقَدْ أجابَكَ قَلْبي وَشَعْري وَبَشَري وَرَأْيي وَهَوايَ عَلَى التَّسْليمِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّليلِ العالِمِ وَالأَمينِ الْمُسْتَخْزَنِ وَالْمَرْضِيِّ الْبَليغِ وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ جِئْتُ انْقِطاعاً إلَيْكَ وَإلى وَلَدِكَ وَوَلَدِ وَلَدِكَ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ عَلى بَرَكَةِ الْحَقِّ، فَقَلْبي لَكُمْ مُسَلِّمٌ، وَأمْري لَكُمْ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتي لَكُمْ مُعَدَّةٌ، حَتّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمينَ لِديني وَيَبْعَثَكُمْ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إنّي مِنَ المُؤْمِنينَ بِرَجْعَتِكُمْ، لا اُنْكِرُ للهِ قُدْرَةً وَلا اُكَذِّبُ لَهُ مَشِيَّةً، وَلا أزْعَمُ أنَّ ما شاءَ لا يَكُونُ۔

''اے اللہ کے داعی! میں حاضر ہوں اگرچہ میرا بدن آپؑ کو جواب نہیں دے سکتا لیکن میرا دل، میرے بال، میرا چمڑا، میری خواہش (سلام دینے کی) آپؑ کو جواب دیتے ہیں اے نبی مرسلؐ کے خلیفہ اور بہترین نواسے اور دنیا جہاں کے راہنما امانتدار اور خزانوں والے اور پسندیدہ اور بلیغ اور مظلوم۔ میں آپؑ کے پاس تمام دنیا سے کٹ کر آ گیا ہوں میرا دل آپؑ کو سلام کہتا ہے اور میں آپؑ ہی کی پیروی کرنے والا ہوں اور میری مدد آپؑ کے لیے تیار ہے حتٰی کہ اللہ فیصلہ کرے اور وہ میرے دین کے لیے بہترین فیصلہ کرنے والا ہے اور روز محشر میں آپؑ ہی کے محبوں میں شمار کیا جاؤں اور آپؑ

کے دشمنوں میں شمار نہیں کیا جاؤں اور آپؑ کی رجعت میں مومنین میں شمار کیا جاؤں، میں اللہ کی قدرت کا انکار نہیں کرتا اور نہ میں اُس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں اور میں یہ گمان نہیں کرتا کہ جو وہ چاہے وہ نہیں ہوگا"۔

پھر چلو یہاں تک کہ قبر تک پہنچ جائو اور وہاں کھڑے ہو کر کہو :۔

سُبْحَانَ اللهِ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَيُقَدِّسُ بِأَسْمَائِهِ جَمِيعُ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، رَبِّنَا وَرَبِّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِي وَفْدِكَ إِلَى خَيْرِ بِقَاعِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ۔

"اللہ پاک ہے بادشاہی اور ملکوت والا ہے اس کی تسبیح وتقدیس اس کے اسماء کے ذریعے ساری مخلوق کرتی ہے وہ بادشاہ اور پاک ہے جو ہمارا رب، فرشتوں کا رب اور جبرائیل کا رب ہے۔ اے اللہ! مجھے اپنے وفد میں شامل کر دے جو تیرے علاقوں اور بہترین مخلوق کی طرف جا رہا ہو۔ اے اللہ! جبت اور طاغوت پر لعنت کر"۔

پھر اپنا ہاتھ اٹھائو اور قبر پر رکھ کر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ طُهْرٌ طَاهِرٌ مِنْ طُهْرٍ طَاهِرٍ، قَدْ طَهُرَتْ بِكَ الْبِلادُ وَطَهُرَتْ أَرْضٌ أَنْتَ فِيهَا، أَنَّكَ ثَأْرُ اللهِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى يَسْتَثْئِرَ لَكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِهِ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ طہر وطاہر ہیں اور طہر وطاہر سے ہیں۔ آپؑ ہی کی وجہ سے یہ شہر پاک ہو گیا اور جس زمین میں آپؑ ہیں وہ بھی پاک ہو گئی آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں حتٰی کہ ساری مخلوق سے اللہ اس (ثار) کو پورا کرے گا"۔

پھر اپنے رخساروں اور ہاتھوں کو قبر پر رکھو اور سر کے پاس بیٹھو اور جو چاہو اللہ کا ذکر کرو اور اس کی طرف متوجہ ہو کر اپنی حاجات کو طلب

کرو پھر اپنے ہاتھ اور رخسار حسین علیہ السلام کے پائوں کے پاس رکھو اور کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ فَلَقَدْ صَدَقْتَ وَصَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالْأَيْدِى وَالْأَلْسُنِ۔

''اللہ عزوجل آپؑ کی روح اور بدن اطہر پر درود بھیجے آپؑ نے سچ کہا اور صبر کیا آپ سچے اور تصدیق کئے ہوئے ہیں۔ جس نے بھی آپؑ کو ہاتھوں اور زبان سے قتل کیا اللہ اس کو قتل کرے''۔

پھر امام حسین علیہ السلام کے بیٹے کی قبر کے پاس کھڑے ہو اور جیسے چاہو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرو اور اپنے رب سے اپنی حاجات کے لیے سوال کرو پھر شہداء کی قبور کی طرف استقبال کر کے کھڑے ہو کر یوں کہو :۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَيُّهَا الرَّبَّانِيُّونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَأَنْصَارٌ أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ لَا خُلْفَ لَهُ وَأَنَّ اللهَ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثَأْرَكُمْ وَأَنْتُمْ سَادَةُ الشُّهَدَاءِ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

''اے اللہ والوں! تم پر سلام تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے اور مددگار ہیں۔ اللہ کے وعدے پر خوش ہو جاؤ جس کے وہ خلاف نہیں کرے گا اور اللہ عزوجل تمہارا قصاص لے گا اور تم دنیا و آخرت میں شہیدوں کے سردار ہو''۔

پھر قبر کو اپنے سامنے کر کے جتنی زیادہ ہو سکے نماز پڑھو ۔

امامؑ نے مزید فرمایا! جب تم حائر (حرم) میں داخل ہو تو سلام کہو پھر آگے چلو حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھ اور رخسار اکھٹے قبر پر رکھ دو اور جب (حرم) سے نکلو تو اسی طرح کرو اور جب تک وہاں رہو نماز پوری پڑھو قصر نہ کرو جب واپس آؤ تو ان کو الوداع کہتے ہوئے یوں کہو:۔

سَلَامُ اللهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَمَنْ حَضَرَكَ مِنَ

أَوْلِيَائِكَ۔

''اللہ کا آپؑ پر سلام اور مقرب فرشتوں، انبیاء و مرسلین اور اس کے نیک بندوں کا سلام ہو۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے! آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ کی پاک روح اور بدن پر اور سلام ہو آپؑ کے اولیاء پر بھی جو یہاں موجود ہیں''۔

سولھویں زیارت:

حدیث ⑰ مجھے اس زیارت کو احمد بن محمد بن الحسن بن سہل نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا وہ موسیٰ بن حسن بن عامر سے وہ احمد بن ہلال سے انہوں نے کہا ہمیں امید بن علی قیسی شامی نے بیان کیا وہ سعدان بن مسلم سے وہ ایک شخص سے وہ امام ابو عبد اللہؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ کرتے ہیں کہ امامؑ نے فرمایا حائر سے لوٹتے وقت یہ زیارت اول سے آخر تک اسی طرح پڑھو جیسے تم نے حائر میں داخل ہوتے وقت پڑھی تھی پھر جب اپنے گھر پہنچ جاؤ تو یہ دعا پڑھو:۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَلَّمَنِي وَسَلَّمَ مِنِّي الْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَعَلَىٰ كُلِّ حَالٍ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

''الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے مجھے سلامت رکھا اور میری طرف سے ان کو سلام پہنچایا اور بے شک تمام امور میں اور ہر حال میں الحمد صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ رب العالمین کے لیے الحمد ہے''۔

پھر اکیس (۲۱) مسلسل تکبیر کہو اور نرمی کرو اور جلدی نہ کرو انشاء اللہ۔

سترہویں زیارت:

حدیث (۱۸) مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ ابان سے وہ حسن بن عطیہ سے وہ بیاع سابری سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کے لئے آئے اللہ اس کے نامۂ اعمال میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا آپؑ پر قربان ہو جاؤں، بتایئے جب آنحضرتؑ کی قبر کے پاس پہنچوں تو کیا کہوں؟۔ حضرتؑ نے فرمایا وہاں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيكَ يا أبا عَبدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا ابنَ رَسُولِ الله، السَّلامُ عَلَيكَ يَومَ وُلِدتَ وَيَومَ تَمُوتُ وَيَومَ تُبعَثُ حَيّاً، أشهَدُ أنَّكَ حَيٌّ شَهِيدٌ، تُرزَقُ عِندَ رَبِّكَ، وَأتَوالى وَلِيَّكَ وَأبرَءُ مِن عَدُوِّكَ، وَأشهَدُ أنَّ الَّذِينَ قاتَلُوكَ وَانتَهَكُوا حُرمَتَكَ مَلعُونُونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، وَأشهَدُ أنَّكَ قَد أقَمتَ الصَّلاةَ وَآتَيتَ الزَّكاةَ وَأمَرتَ بِالمَعرُوفِ، وَنَهَيتَ عَنِ المُنكَرِ، وَجاهَدتَ فى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ، أسألُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيَّنا أن يَجعَلَ تُحفَتَنا مِن زِيارَتِكَ الصَّلاةَ عَلى نَبِيِّنا، وَالمَغفِرَةَ لِذُنُوبِنا، اشفَع لِى يا ابنَ رَسُولِ اللهِ عِندَ رَبِّكَ۔

''اے ابوعبداللہؑ! آپؑ پر سلام ہو۔ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ پر اس دن سے جس دن آپؑ کا ظہور ہوا اور جس دن آپؑ کی شہادت ہوئی اور جس دن آپؑ دوبارہ اس دنیا میں ظہور فرمائیں گے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ زندہ اور شہید ہیں اور اپنے رب کے پاس سے

رزق پاتے ہیں۔ میں آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دشمنوں سے بری ہوتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کی حرمتوں کو پامال کیا وہ لعنتی ہیں اور ان پر نبیؐ کی زبان پر لعنت کی گئی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی اور زکواۃ ادا کی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور حکمت اور اچھی نصیحت کی۔ آپؑ نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور میں اللہ سے یہ سوال کرتا ہوں جو میرا اور آپؑ کا ولی ہے کہ ہماری زیارت کا تحفہ نبیؐ پر درود ہو اور ہمارے گناہوں کی معافی ہو۔ اے اللہ! کے رسولؐ کے بیٹے! میرے لیے اپنے رب کے پاس شفاعت کیجئے"۔

حدیث (۱۹) مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ الحسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے وہ جابر مکفوف سے وہ ابن ابی صامت سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کے پاس پیدل چل کر جائے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم کے بدلے ایک ہزار نیکیاں دیتا ہے اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک ہزار درجے بلند کرتا ہے اور پھر جب وہ فرات کے پاس آئے تو وہاں غسل کرے اور جوتے لٹکائے اور پیدل چلے اور ذلیل غلام کی طرح چلے جب باب الحائر کے پاس آئے تو چار تکبریں کہے اور ان کے پاس درود پڑھے اور اپنی حاجات طلب کرے۔

چھوٹی زیارت:

حدیث (۲۰) مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن

عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ ابو الصباح سے یا وہ ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے امام ابو عبداللہؑ سے پوچھا کہ میں حسین بن علیؑ پر سلام کیسے کہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا اس طرح سلام کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ أعانَ عَلَيْكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، أنا إلى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''اے ابو عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ اللہ اس پر لعنت کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا اور اللہ اس پر بھی لعنت کرے جو آپؑ کے خون کرنے میں شریک ہوا اور جس تک یہ بات پہنچی وہ اس پر خوش ہوا اور میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں''۔

دوسری چھوٹی زیارت:

حدیث (۲۱) اسی سند کے ساتھ احمد بن محمد سے مروی ہے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ ابان بن عثمان سے وہ ابی ہمام سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر پر جاؤ تو یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ اللهِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شَرِكَ في دَمِكَ، وَمَنْ بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ، وَأنا إلى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيءٌ۔

''اے ابو عبداللہ آپؑ پر سلام ہو۔ جس نے آپؑ کو قتل کیا اس پر اللہ لعنت کرے اور اس پر بھی لعنت کرے جو آپؑ کے خون میں شریک ہوا اور اللہ اس پر بھی لعنت کرے جس تک یہ بات پہنچی اور وہ اس پر خوش ہوا اور میں اللہ کی طرف سے ان سب سے بری ہوں''۔

اٹھارہویں زیارت:

حدیث (۲۲) مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری اور محمد بن حسن نے حسن بن علی بن مہز یار سے بیان کیا وہ اپنے والد علی بن مہز یار سے وہ محمد بن عمرو سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی طرف جانے کا ارادہ کرو تو بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھو جب نکلنے لگو تو اپنے اہل و اولاد کو جمع کرو پھر سفر کی دعا کرو اور نکلنے سے پہلے غسل کرو جب غسل کرو تو یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنی وَطَهِّرْ قَلْبی، وَاشْرَحْ لی صَدْری، وَأَجْرِ عَلی لِسانی ذِكْرَكَ وَمِدْحَتَكَ، وَالثَّناءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لا قُوَّةَ إِلاّ بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قِوامَ دینی التَّسْليمُ لأَمْرِكَ، والاتِّباعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ، وَالشَّهادَةُ عَلى أَنْبيائِكَ وَرُسُلِكَ إِلى جَميعِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهُوراً، وَشِفاءً مِنْ كُلِّ داءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَعاهَةٍ، وَحِرْزاً مِنْ شَرِّ ما أَخافُ وَأَحْذَرُ۔

”اے اللہ! مجھے پاک کر اور میرے دل کو بھی پاک کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر اپنی حمد اور ذکر و ثنا جاری کر کیونکہ میں تیرے بغیر کسی کام کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں جانتا ہوں کہ میرے دین کی درستگی تیرے حکم کو تسلیم کرنے میں ہے اور تیرے نبیؐ کی سنت کی اتباع کرنے میں ہے اور تیرے انبیاء اور رسولوں کے تمام مخلوق تک آنے کی گواہی دینے میں ہے۔ اے اللہ! اس کو نور اور طہور بنا اور اس کے ذریعہ سے شفا دے اور آفت عامہ سے بھی شفا دے اور جس سے میں ڈرتا ہوں اس برائی سے بچا“۔

اور جب تم گھر سے نکلو تو یوں کہو :۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي، وَإِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي، وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، لا مَلْجَأَ وَلا مَنْجا إِلاّ إِلَيْكَ، تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ، عَزَّ جارُكَ وَجَلَّ ثَناؤُكَ۔

''اے اللہ! میں تیرے چہرے کی طرف اپنا چہرہ کرتا ہوں (زیارت کے اس جملے سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ کی طرف رجوع کرنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مولا امیرؑ المومنین کی طرف متوجہ ہوا جائے کیونکہ وہی اللہ کا چہرہ ہیں۔مترجم) اور اپنا ہر کام تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے نفس کو تیرے لیے فرمانبردار کرتا ہوں۔ میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف جھکا دیا اور تجھ پر ہی توکل کیا۔ پناہ اور نجات کی جگہ صرف تیری طرف ہے تو برکت والا اور بلند ہے۔ تو پناہ والا باعزت ہے تیری ثنا بڑی ہے''۔

پھر یوں کہو :۔

بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَمِنَ اللهِ وَإِلَى اللهِ، وَفِي سَبِيلِ اللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، عَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ فاطِرِ السَّماواتِ السَّبْعِ وَالأَرَضِينَ السَّبْعِ، وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِي فِي سَفَرِي، وَاخْلُفْنِي فِي أَهْلِي بِأَحْسَنِ الْخَلَفِ. اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ، وَإِلَيْكَ خَرَجْتُ، وَإِلَيْكَ وَفَدْتُ، وَلِخَيْرِكَ تَعَرَّضْتُ، وَبِزِيارَةِ حَبِيبِكَ تَقَرَّبْتُ. اللّٰهُمَّ لا تَمْنَعْنِي خَيْرَ ما عِنْدَكَ بِشَرِّ ما عِنْدِي، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَكَفِّرْ عَنِّي سَيِّئاتِي وَحُطَّ عَنِّي خَطايايَ وَاقْبَلْ مِنِّي حَسَناتِي۔

''بسم اللہ اور اللہ کی (مدد) سے۔ اللہ کی طرف سے اسی کی طرف اور اللہ کی سبیل میں اور رسولؐ اللہ کی ملت پر، اللہ پر میں نے توکل کیا اور اسی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ ساتوں آسمانوں، زمینوں اور عرش مجید کا وہ مالک و خالق ہے۔ اے اللہ! محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے سفر میں میری

حفاظت فرما اور میرے اہل کی بھی حفاظت فرما۔ میں نے تیری طرف رخ کیا اور نکلا اور تیری طرف مہمان ہوا اور تیرے خیر کے لیے سامنے آیا اور تیرے حبیبؐ کی زیارت کے ساتھ تیرے قریب ہوا۔ اے اللہ! میرے پاس جو برائی ہے اس کی وجہ سے جو تیرے پاس نیکی ہے اس کو نہ روک۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف کر۔ میری برائیاں دور کر اور گناہ معاف کر دے۔ مجھ سے میری نیکیاں قبول کر"۔

پھر یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ دِرْعِكَ الْحَصِیْنَةِ، الَّتِیْ تَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ تُرِیْدُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِنَ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ۔

"اے اللہ! مجھے اپنی محفوظ حفاظت میں رکھ جس میں تو جس کو چاہتا ہے رکھتا ہے۔ اے اللہ! میں ہر طاقت اور گناہ سے ہٹنے کی قوت سے بری ہو کر تیری طرف آتا ہوں"۔

یہ تین مرتبہ کہو اور پھر سورہ فاتحہ پڑھو، معوذتین (قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق) اور قل ھو اللّٰہ احد اور انا انزلنا فی لیلة القدر بھی پڑھو اور آیت الکرسی اور یٰسین پڑھو، اور سورہ حشر کی آخر کی ان چند آیتوں کی تلاوت کرو:۔

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ

الْحَكِيْمُ﴿۲۴﴾ ''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل فرماتے تو (اے مخاطب!) تو اسے دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے جھک جاتا، پھٹ کر پاش پاش ہوجاتا، اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کررہے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے، وہی بے حد رحمت فرمانے والا نہایت مہربان ہے، وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، (حقیقی) بادشاہ ہے، ہر عیب سے پاک ہے، ہر نقص سے سالم (اور سلامتی دینے والا) ہے، امن و امان دینے والا ہے، محافظ و نگہبان ہے، غلبہ و عزّت والا ہے، زبردست عظمت والا ہے، سلطنت و کبریائی والا ہے، اللہ ہر اُس چیز سے پاک ہے جسے وہ اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں، وہی اللہ ہے جو پیدا فرمانے والا ہے، عدم سے وجود میں لانے والا (یعنی ایجاد فرمانے والا) ہے، صورت عطا فرمانے والا ہے۔ (الغرض) سب اسماءِ حسنٰی اسی کے ہیں، اس کے لئے وہ (سب) چیزیں تسبیح کرتی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں، اور وہ بڑی عزت والا ہے بڑی حکمت والا ہے''۔

نہ سر میں تیل لگائو اور نہ آنکھوں میں سرمہ یہاں تک کہ فرات تک پہنچ جائو اور کلام اور مزاح بہت کم کرو اور اللّٰہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو اور تکبر اور جھگڑے سے بچو اگر تم سوار ہو یا پیدل چل رہے ہو تو یہ دعا پڑھو :۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ سَطَوَاتِ النَّكَالِ وَعَوَاقِبِ الْوَبَالِ وَفِتْنَةِ الضَّلَالِ، وَمِنْ أَنْ تَلْقَانِي بِمَكْرُوهٍ، وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْحَبْسِ وَاللَّبْسِ وَمِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ، وَطَوَارِقِ السُّوءِ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ يَنْصُبُ لِأَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْعَدَاوَةَ وَمِنْ أَنْ يَفْرُطُوا عَلَيَّ وَأَنْ يَطْغَوْا، وَأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ عُيُونِ الظَّلَمَةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ، وَمِنْ شِرْكِ إِبْلِيسَ وَمَنْ يَرُدُّ عَنِ الْخَيْرِ بِاللِّسَانِ وَالْيَدِ۔

''اے اللہ میں سزا کے غلبے وبال کے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور گمراہی کے فتنے سے بھی

اور اس بات سے بھی کہ میں تجھ سے کسی ناپسندیدہ امر کے ساتھ ملوں اور میں قید اور حق و باطل کے اشتباہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور شیطان کے وسوسے اور برائی کے ساتھ رات کو آنے والی چیزوں سے اور ہر برائی والے کی برائی سے اور جنوں اور انسانوں کی شرارت سے اور ان کے شر سے جو اولیاء اللہ کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور اس سے بھی کہ وہ مجھ پر کوئی زیادتی کریں یا سرکشی کریں اور میں ظلمت کے چشموں کی شرارت سے اور ہر برائی والے کے شر سے اور ابلیس کی شراکت اور اس سے جو خیر کو روکے زبان یا ہاتھ سے''۔

اور جب کسی چیز کا خوف ہونے لگے تو یوں کہو :۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، بِهِ احْتَجَبْتُ وَبِهِ اعْتَصَمْتُ، اللّٰهُمَّ اعْصِمْنِي مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ، فَإِنَّمَا أَنَا بِكَ وَأَنَا عَبْدُكَ۔

''گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے اسی کے ساتھ میں نے پردہ حاصل کیا اور اسی کو میں نے مضبوطی سے پکڑا۔ اے اللہ! مجھے اپنی بری مخلوق سے بچا میں تو صرف تیری توفیق سے ہی کسی قابل ہوسکتا ہوں اور میں تیرا بندہ ہوں''۔

جب فرات میں آئو تو اس کو عبور کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو :۔

اللّٰهُمَّ أَنْتَ خَيْرُ مَنْ وَفَدَ إِلَيْهِ الرِّجَالُ، وَأَنْتَ يَا سَيِّدِي أَكْرَمُ مَأْتِيٍّ وَأَكْرَمُ مَزُورٍ، وَقَدْ جَعَلْتَ لِكُلِّ زَائِرٍ كَرَامَةً، وَلِكُلِّ وَافِدٍ تُحْفَةً، وَقَدْ أَتَيْتُكَ زَائِراً قَبْرَ ابْنِ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ، فَاجْعَلْ تُحْفَتَكَ إِيَّايَ فَكَاكَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، وَتَقَبَّلْ مِنِّي عَمَلِي، وَاشْكُرْ سَعْيِي، وَارْحَمْ مَسِيرِي إِلَيْكَ بِغَيْرِ مَنٍّ مِنِّي، بَلْ لَكَ الْمَنُّ عَلَيَّ إِذْ جَعَلْتَ لِيَ السَّبِيلَ إِلَى زِيَارَتِهِ، وَعَرَّفْتَنِي فَضْلَهُ، وَحَفِظْتَنِي حَتَّى بَلَّغْتَنِي قَبْرَ ابْنِ وَلِيِّكَ، وَقَدْ رَجَوْتُكَ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي، وَقَدْ أَتَيْتُكَ فَلَا تُخَيِّبْ أَمَلِي، وَاجْعَلْ هٰذَا كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ

مِنْ ذُنُوبِي وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصارِهِ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

''اے اللہ! جس کی طرف لوگ وفد بن کر آتے ہیں تو ان سب سے بہتر ہے اے میرے سردار جن کے پاس آیا جاتا ہے تو ان سب سے بہتر ہے اور جن کی زیارت کی جاتی ہے تو ان سب سے بہتر ہے تو نے ہر زائر کے لیے کرامت رکھی ہوئی ہے اور ہر مہمان کے لیے ایک تحفہ رکھا ہوا ہے اور میں تیرے پاس تیرے نبیؐ کے بیٹے کی زیارت کرنے آیا ہوں اور ان پر تیرا اسلام اور درود ہو اور مجھے یہ تحفہ عطا فرما کہ میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے اور مجھ سے میرا عمل قبول فرما اور میری کوشش کی قدر دانی کر اور جو میں چل کر آیا ہوں اس کو بغیر احسان جتلانے کے میرے آنے پر رحم فرما بلکہ تیرا مجھ پر احسان تھا کہ مجھے اس راستے کے طے کرنے کی توفیق دی اور مجھے اس کی فضیلت کی معرفت عطا کی اور اپنے ولی کے بیٹے کی قبر تک پہنچایا۔ میری تجھ سے امید ہے تو محمدؐ اور ان کی آل پاکؑ پر درود بھیج اور میری امید کو منقطع نہ ہونے دینا میں تیرے پاس آیا ہوں تو میری امید کو ناکام نہ کرنا اور اس کو میرے پہلے گناہوں کا کفارہ بنا دے اور مجھے ان کے مددگاروں میں شمار کر اے ارحم الراحمین''۔

پھر فرات کا راستہ عبور کرو اور یوں کہو :۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ سَعْيِي مَشْكُوراً وَذَنْبِي مَغْفُوراً وَعَمَلِي مَقْبُولاً وَاغْسِلْنِي مِنَ الْخَطايا وَالذُّنُوبِ، وَطَهِّرْ قَلْبِي مِنْ كُلِّ آفَةٍ تَمْحَقُ دِينِي، أَوْ تُبْطِلُ عَمَلِي يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين۔

''اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میری کوشش کو مشکور فرما اور میرے گناہوں کو معاف کر دے اور میرے عمل کو قبول فرما لے اور مجھے گناہوں اور خطاؤں سے دھو ڈال اور میرے دل کو ہر اس آفت سے پاک کر دے جو میرے دین کو مٹا دے اور میرے عمل کو ضائع کر دے اے ارحم الراحمین''۔

پھر نینوا آئو وہاں اپنا کجاوہ رکھ دو وہاں نہ تیل نہ خوشبو لگائو نہ سرمہ

لگائیو نہ گوشت کھائیو۔ جب تک تم وہاں مقیم رہو اسی طرح کرتے رہو پھر فرات کے ساحل پر جو قبر کے مقابل ہے اس پر آئیو تو غسل کرو جبکہ تہہ بند اوپر ہی ہو اور غسل کرتے ہوئے یوں کہو:۔

اللّٰھُمَّ طَھِّرنی وَطَھِّرْ [لی] قَلْبی وَاشْرَحْ لی صَدْری، وَأجْرِ عَلی لِسانی مَحَبَّتَكَ وَمِدْحَتَكَ وَالثَّناءَ عَلَیْكَ، فَإنَّهُ لا حَوْلَ ولا قُوَّةَ إلّا بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتَ أنَّ قِوامَ دینی التَّسْلیمُ لأمْرِكَ وَالشَّهادَةُ عَلی جَمیعِ أنْبیائِكَ وَرُسِلكَ بِالاُلْفَةِ بَیْنَهُمْ، أشْهَدُ أنَّهُمْ أنْبیاؤكَ وَرُسُلُكَ إلی جَمیع خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ نُوراً وَطَهوراً وَحِرْزاً وَشِفاءً مِنْ كُلِّ سُقْمٍ وَداءٍ، وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ وَعاهَةٍ، وَمِنْ شَرِّ ما أخافُ وَأحْذَرُ، اللّٰهُمَّ طَهِّرْ بِهِ قَلْبی وَجَوارِحی، وَعِظامی وَلَحْمی وَدَمی وَشَعْری وَبَشَری، وَمُخّی وَعَصَبی، وَما أقَلَّتِ الأرْضُ مِنّی وَاجْعَلْهُ لی شاهِداً یَوْمَ فَقْری وَفاقَتی۔

''اے اللہ مجھے پاک کر اور میرے لیے میرا دل بھی پاک کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر اپنی محبت، اپنی حمد اور ثنا کو جاری فرما دے تیرے بغیر نہ نیکی کی توفیق ہے اور نہ گناہوں سے بچنے کی۔ مجھے معلوم ہے کہ تیرے حکم کو تسلیم کرنے سے ہی میرے دین کی درستگی ہے اور تمام نبیوں اور رسولوں پر ان کی آپس میں الفت کی گواہی دینے سے میرا دین ٹھیک ہوسکتا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے انبیاء و رسل تیری تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوئے۔ اے اللہ! اس کو نور طہور، حفاظت اور ہر بیماری سے شفا بنا اور ہر آفت اور مصیبت سے محفوظ رکھ اور اس کے شر سے بھی بچا جس سے میں ڈرتا یا پرہیز کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے دل کو، اعضا کو، ہڈیوں کو، گوشت کو، خون کو، بالوں کو، چمڑے کو، مخ کو، مغز کو اور پٹھوں کو پاک کر اور جس کو زمین نے میرے وجود میں سے اٹھایا ہے اس کو بھی پاک کر اور اس کو میرے لیے قیامت اور فقر و فاقہ کے دن میں گواہ بنا''۔

پھر نہایت پاکیزہ لباس زیب تن کرو اور تیس مرتبہ اللّٰہ اکبر کہو پھر یہ دعا پڑھو:۔

الحَمْدُلله الَّذِی إلَيْهِ قَصَدتُ فَبَلَّغَنی ، وَإيّاهُ أرَدْتُ فَقَبِلَنی وَلَمْ يَقْطَعْ بی ، وَرَحْمَتَهُ ابْتَغَيْتُ فَسَلَّمَنی ، اللّٰهُمَّ أنْتَ حِصْنی وَ کَهْفی ، وَحِرْزی وَرَجائی وَأمَلی ، لاإلٰهَ إلّا أنْتَ یا رَبَّ الْعالمينَ۔

''الحمد ہے اللہ کے لیے کہ میں نے ارادہ کیا تو اسی نے وہاں مجھے پہنچا دیا اور اس کی طرف میں نے ارادہ کیا تو مجھے انہوں نے قبول کرلیا اور مجھے دھتکارا نہیں اور اس کی رحمت چاہی تو مجھے سلام کہا۔ اے اللہ! تو میرا قلعہ اور غار ہے اور میری حفاظت اور امید و آرزو ہے۔ اے رب العالمین تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔

جب چلنے کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إنّی أرَدْتُكَ فأرِدْنی ، وَأنّی أقْبَلْتُ بِوَجْهی إلَيْكَ فَلا تُعْرِض بِوَجْهِكَ عَنّی ، فَإنْ کُنْتَ عَلَيَّ ساخِطاً فَتُبْ عَلَيَّ ، وَارْحَمْ مَسيری إلی ابْنِ حَبيبِكَ ، أبْتَغی بِذلكَ رِضاكَ عَنّی فارْضِ عَنّی وَلا تُخَيِّبْنی یا أرْحَمَ الرّاحمينَ۔

''اے اللہ میں نے تیرا ارادہ کیا تو تو میرا ارادہ کر میں تیری طرف اپنا چہرہ لے کر آ گیا تو اپنے چہرے کو مجھ سے نہ موڑ۔ تو اگر مجھ سے ناراض ہے تو میری توبہ قبول کر اور تیرے حبیبؐ کے بیٹے کی طرف چلنے پر رحم فرما۔ اس سے میں تیری رضا تلاش کرتا ہوں تو مجھ سے راضی ہو جا اور اے ارحم الراحمین مجھے ناکام نہ کر''۔

پھر پیدل ننگے پائوں چلو اور تسلی اور وقار کو اپنائو اور تکبیر (اللّٰہ اکبر) و تحلیل (لا الہ الا اللّٰہ) و تمجید (لاحول و لاقوۃ الا باللّٰہ جیسے کلمات) کہو اور

اللّٰہ کی تحمید و تعظیم(الحمد اللّٰہ) کرو اور رسولؐ اللّٰہ پر درود پڑھو اور یوں کہو:۔

الحَمدُللهِ الواحِدِ المتوحِّدِ بِالأُمورِ كُلِّها ، خالِقِ الخَلقِ وَلَم يَعزُبْ عَنهُ شَيءٌ مِنْ أُمورِهِم وَعالِمِ كُلِّ شيءٍ بِغَيرِ تَعليمٍ ،صَلواتُ اللهِ وسلامُ ملائِكتِهِ المُقَرَّبين، وأَنبيائِهِ المُرسَلينَ وَرُسُلِهِ أَجمعينَ عَلى مُحَمَّدٍ وَأَهلِ بَيتِهِ الأَوصياءِ، الحَمدُللهِ الَّذِي أَنعَمَ عَلَيَّ وَعَرَّفَني فَضلَ مُحَمَّدٍ وَأَهلِ بَيتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَآلِهِ۔

"الحمد ہے اللہ کے لیے جو تمام معاملات میں اکیلا ہے اور ساری مخلوق کا خالق ہے اور ان کے امور سے اس پر کوئی چیز مخفی نہیں اور بغیر بتائے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔اللہ کی رحمتیں اور اس کے مقرب فرشتوں کا سلام اور انبیاءومرسلین اور تمام پیغمبروں کا سلام محمدؐ اور آپؐ کے اوصیاءو اہل بیتؑ پر۔الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے مجھ پر انعام کرتے ہوئے مجھے محمدؐ اور اہل بیتؑ کی فضیلت بتائی"۔

پھر تھوڑا سا چلو اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو۔جب ٹیلے پر کھڑے ہو تو قبر کی طرف چہرہ کر کے تیس(۳۰) مرتبہ اللّٰہ اکبر کہو اور پھر یہ پڑھو :۔

لا إلَهَ إلاَّ اللهُ فِي عِلمِهِ وَلا إلهَ إلاَّ اللهُ بَعدَ عِلمِهِ منتهى علمه، وَلا إلهَ إلاَّ اللهُ مَعَ عِلمِهِ مُنتَهى عِلمِهِ ،وَالحَمدُ للهِ في عِلمِهِ مُنتَهى عِلمِهِ ، والحَمدُ للهِ بَعدَ عِلمِهِ مُنتَهى عِلمِهِ، والحَمدُ للهِ مَعَ عِلمِهِ مُنتَهى عِلمِهِ، وَسُبحانَ اللهِ في عِلمِهِ مُنتَهى عِلمِهِ، والحَمدُ للهِ بِجَميعِ مَحامِدِهِ عَلى جَميعِ نِعَمِهِ، وَلا إلهَ إلاَّ اللهُ وَاللهُ أَكبَرُ، وَحَقٌّ لَهُ ذلِكَ، لا إلهَ إلاَّ اللهُ الحَليمُ الكَريمُ ، لا إلهَ إلاَّ اللهُ العَلِيُّ العَظيمُ ، لا إلهَ إلاَّ اللهُ نُورُ السَّماواتِ السَّبعِ، وَنُورُ الأَرَضينَ السَّبعِ، وَنُورُ العَرشِ العَظيمِ، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العالَمينَ، السَّلامُ عَلَيكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيكُم يا مَلائِكَةَ اللهِ وَزُوّارَ قَبرِ ابنِ نَبِيِّ اللهِ۔

''لا الہ الا اللہ اللہ کے علم میں ہے اور لا الہ الا اللہ اس کے علم کے بعد ہے اس کے علم کی انتہا۔ لا الہ الا اللہ اس کے علم کے ساتھ ہے اسکے علم کی انتہا۔ الحمد اللہ اس کے علم میں ہے اسکے علم کی انتہا اور الحمد اللہ اس کے علم کے بعد ہے اس کے علم کی انتہا اور الحمد اللہ اس کے علم کے ساتھ ہے اور اس کے علم کی انتہا۔ اللہ سبحان ہے اپنے علم میں اپنے علم کی انتہا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے تمام حمدوں کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر۔ کوئی الہٰ نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ اکبر ہے (یعنی وہ بزرگ ہے ہر اُس شے سے جس سے اُس کا وصف بیان کیا جاسکے) اور وہ اس کے لیے حق ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم وکریم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ علی العظیم ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو سات آسمانوں کا نور اور سات زمینوں کا نور ہے اور جو عرش عظیم کا نور ہے۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جو عالمین کا رب ہے۔ اے حجت اللہ اور حجت اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے فرشتو! اور نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی زیارت کرنے والو! تم پر بھی سلام ہو''۔

پھر دس قدم چل کر ۳۰ تکبریں کہو پھر چلتے ہوئے یہ دعا پڑھو:۔

لا إله إلاّ اللهُ تهليلاً لا يُحصيهِ غيرُهُ قَبلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمَعَ كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ، وَسُبحانَ اللهِ تَسبيحاً لا يُحصيهِ غيرُهُ قَبلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمَعَ كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ، وسُبحانَ اللهِ وَالحَمدُ للهِ وَلا إلهَ إلاّ اللهُ وَاللهُ أكبر، قَبلَ كُلِّ واحِدٍ، وَبَعدَ كُلِّ واحِدٍ، وَمع كُلِّ واحِدٍ، وَعَدَدَ كُلِّ واحِدٍ أبداً أبداً أبداً أبداً، اللّهُمَّ إنّي اُشهِدُكَ وَكَفى بِكَ شَهيداً فَاشهَد لي إنّي أشهَدُ أنَّكَ حَقٌّ وَأنَّ رَسولَكَ حَقٌّ وأنَّ قَولَكَ حَقٌّ، وأنَّ قَضاءَكَ حَقٌّ، وأنَّ قَدَرَكَ حَقٌّ، وأنَّ فِعلَكَ حَقٌّ، وأنَّ جَنَّتَكَ حَقٌّ، وأنَّكَ مُميتُ الأحياءِ، وَأنَّكَ مُحيي المَوتى، وَأنَّكَ باعِثُ مَن فِي القُبورِ، وَأنَّكَ جامِعُ النّاسِ لِيَومٍ لا رَيبَ فيهِ، وَأنَّكَ لا تُخلِفُ الميعادَ، السَّلامُ عَلَيكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ

عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ وَ يَا زُوَّارَ قَبْرِ أَبِي عبد الله عليه السلام۔

”لا الٰہ الا اللہ کی تہلیل ہو جسے اس (اللہ) کے علاوہ کوئی شمار نہیں کر سکتا ہر ایک سے پہلے اور ہر ایک کے بعد اور ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے اور سبحان اللہ کی تسبیح ہو جسے اس (اللہ) کے علاوہ کوئی شمار نہ کر سکے ہر ایک سے پہلے اور ہر ایک کے بعد اور ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے اور سبحان اللہ اور الحمد اللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہر ایک سے پہلے ہر ایک کے بعد ہر ایک کے ساتھ اور ہر ایک عدد سے۔ ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ اے اللہ میں تجھے گواہ بنا تا ہوں اور تو ہی گواہ کافی ہے۔ پس میری گواہی دے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تُو حق ہے اور بیشک تیرا رسولؐ حق ہے اور بیشک تیرا قول حق ہے۔ اور بیشک تیری قضاء حق ہے اور بیشک تیری قدر حق ہے اور بیشک تیرا فعل حق ہے اور بیشک تیری جنت حق ہے۔ تو زندوں کو مارے گا اور مردوں کو زندہ کرے گا اور جو کچھ قبور میں ہے اسے تو اٹھائے گا۔ تُو لوگوں کو اس (قیامت کے) دن کے لیے اکھٹا کرے گا کہ جس میں کوئی شک نہیں اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ آپؑ پر اے حجت اللہ اور حجت اللہ کے بیٹے سلام ہو۔ اے اللہ کے فرشتو! اور اے ابا عبد اللہؑ کی قبر کے زائر و! تم پر بھی سلام“۔

پھر تھوڑا سا چلو اور تسلی اور سکینت کے ساتھ تکبیر، تہلیل، تمحید، تمجید و تعظیم اپنے اوپر لازم کرو اور اپنے قدم چھوٹے چھوٹے رکھو اور جب اس دروازے کی طرف آئو جو مشرق کی طرف ہے تو ٹھہر جائو اور یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً صلّی الله عليه وآله وسلّم عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمِينُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، سَلَامٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا

لَنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ، لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا قَبْرُ ابْنِ حَبِيبِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَأَنَّهُ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ، أَكْرَمْتَهُ بِكِتَابِكَ، وَخَصَصْتَهُ وَائْتَمَنْتَهُ عَلَى وَحْيِكَ، وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ، فَأَعْذَرَ فِي الدَّعْوَةِ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ، لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَالْجَهَالَةِ وَالْعَمَى وَالشَّكِّ وَالِارْتِيَابِ إِلَى بَابِ الْهُدَى مِنَ الرَّدَى، وَأَنْتَ تَرَى وَلَا تُرَى، وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلَى حَتَّى ثَارَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ الْآخِرَةَ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ الْأَدْنَى [وَأَسْخَطَكَ وَأَسْخَطَ رَسُولَكَ وَأَطَاعَ مِنْ عَبِيدِكَ مِنْ أَهْلِ] الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ، وَحَمَلَةِ الْأَوْزَارِ مَنِ اسْتَوْجَبَ النَّارَ، لَعَنَ اللّٰهُ قَاتِلِي وُلْدِ رَسُولِكَ، وَضَاعَفَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابَ الْأَلِيمَ۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں اور سید الاولین و آخرین ہیں اور سید الانبیاء والمرسلین ہیں۔ رسولؐ اللہ پر سلام ہو۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں ہدایت دی۔ حالانکہ اگر وہ ہدایت نہ دینا چاہتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے۔ ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے ہیں۔ اے اللہ! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ قبر تیرے حبیب اور پسندیدہ مخلوق کے بیٹے کی قبر ہے اور وہ تیری کرامت پر فائز ہے۔ تُو نے اس کو اپنی کتاب کے ذریعے کرامت دی اور خاص بنایا اور تو نے اسے اپنی وحی پر امین بنایا اور انبیاء کی وراثتیں دیں اور اس کو اپنی خلق پر حجت بنایا تو اس نے دعوت میں عذر ختم کیا اور اپنی روح کو تیرے راستے میں قربان کیا تا کہ تیرے بندوں کو گمراہی، جہالت، اندھے پن اور شک وریب سے ہدایت کے دروازے کی طرف لائے اور ان کو ہلاکت سے بچائے۔ تُو دیکھ رہا ہے اور تجھے دیکھا نہیں جا سکتا تو اعلیٰ منظر پر ہے حتیٰ کہ تو قصاص لے

اپنی مخلوق میں سے اُس سے جس کو دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور دنیا کو گھٹیا اور تھوڑی قیمت کے ساتھ خرید لیا۔ جس نے تجھے اور تیرے رسولؐ کو ناراض کیا اور شقاق و نفاق والے لوگوں کی اطاعت کی اور جس پر آگ واجب ہو گئی اور وہ تمام بوجھوں کا اٹھانے والا ہے۔ اللہ اپنے رسولؐ کے بیٹوں کے قاتلوں پر لعنت کرے اور ان پر عذاب الیم دگنا کرے"۔

پھر تھوڑا سا قریب ہو کر یوں کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إِبراهِيمَ خَلِيلِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَلِيمِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عِيسى رُوحِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أَمِيرِ المُؤمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّكِيِّ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ النِّساءِ العالَمِينَ، الصِّدِّيقَةِ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها الوَصِيُّ الرَّضِيُّ البارُّ التَّقِيُّ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّها الوَفِيُّ النَّقِيُّ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكاةَ وَأَمَرْتَ بِالمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ المُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّى أَتاكَ الْيَقِينُ السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، السَّلامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الأَرْواحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنائِكَ وَأَناخَتْ بِرَحْلِكَ، السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ المُحْدِقِينَ بِكَ السَّلامُ عَلى مَلائِكَةِ اللهِ وَزُوّارِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ۔

"اے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابراہیمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے موسیٰؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے عیسیٰؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے

امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو آپؑ رسولؐ اللہ کے وصی ہیں اے حسن بن علیؑ الزکی کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے فاطمہ الزہراؑ، صدیقہ، سیدہ النساء العالمین کے وارث آپؑ پر سلام ہو۔ اے صدیق الشہید آپؑ پر سلام ہو اے وصی، رضی، البار التقی آپؑ پر سلام ہو۔ اے وفی التقی آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے نماز قائم کی اور زکواۃ ادا کی اور نیکیوں کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا اور آپؑ نے اللہ کی خلوص دل سے عبادت کی حتیٰ کہ آپؑ کے پاس شہادت آ پہنچی۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام ہو اور اس کی رحمت اور اس کی برکتیں بھی۔ آپؑ پر بھی سلام ہو اور ان ارواح پر بھی جو آپؑ کے صحن میں آئی ہیں اور آپؑ کے گھر میں اپنی سواریاں بٹھا دی ہیں۔ اللہ کے فرشتوں پر بھی سلام جو آپؑ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ سلام ہو اللہ کے فرشتوں اور نبیؐ اللہ کے بیٹے کی قبر کے زائرین پر''۔

پھر حائر (حرم) میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو:۔

السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الْمُقَرَّبِینَ، السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الْمُنزَلِینَ، السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الْمُسَوِّمِینَ، السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الَّذِینَ هُمْ مُقِیمُونَ فی هذا الْحائِرِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ، السَّلامُ عَلی مَلائِکَةِ اللهِ الَّذِینَ هُمْ فی هذا الْحائِرِ یَعْمَلُونَ لأَمْرِ اللهِ مُسَلِّمُونَ السَّلامُ عَلَیْكَ یا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَابْنَ أَمِینِ اللهِ وَابْنَ خالِصَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا أَبا عَبْدِ اللهِ إِنّا للهِ وَإِنّا إِلَیْهِ راجِعُونَ، ما أَعْظَمَ مُصِیبَتَكَ عِنْدَ جَدِّكَ رَسُولِ اللهِ صلّى الله علیه وآله وسلّم وَما أَعْظَمَ مُصیبَتَكَ عِنْدَ مَنْ عَرَفَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَجَلَّ مُصیبَتَكَ عِنْدَ الْمَلأِ الأَعْلى، وَعِنْدَ أَنْبِیاءِ اللهِ وَعِنْدَ رُسُلِ اللهِ، السَّلامُ مِنِّی إِلَیْكَ وَالتَّحِیَّةُ مَعَ عَظِیمِ الرَّزِیَّةِ عَلَیْكَ کُنْتَ نُوراً فی الأَصْلابِ الشّامِخَةِ، وَنُوراً فی ظُلُماتِ الأَرْضِ وَنُوراً فی الْهَواءِ وَنُوراً فی السَّماواتِ الْعُلى، کُنْتَ فیها نُوراً ساطِعاً لا

یُطْفی ءوَأَنْتَ النّاطِقُ بِالْهُدیٰ۔

''اللہ کے مقرب اور اتارے گئے فرشتوں پر اللہ کا سلام اور علامت لگانے والے فرشتوں پر بھی اللہ کا سلام ہو۔ اللہ کے ان فرشتوں پر بھی سلام جو اللہ کے حکم سے یہاں حائر میں مقیم ہیں۔ اللہ کے ان فرشتوں پر سلام جو یہاں کام کرتے ہیں اور اللہ کے حکم کو تسلیم کرنے والے ہیں۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے اور اللہ کے امین کے بیٹے اور اللہ کے خالص بندے کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبداللہؑ آپ پر سلام ہو۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ آپؑ کے دادا کے لیے آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے اور جو اللہ کے رسولؐ اور جو شخص اللہ کو پہچانتا ہے اس کے نزدیک بھی آپؑ کی مصیبت کتنی عظیم ہے، ملاء اعلیٰ کے پاس بھی آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے اور انبیاء اللہ اور رسل اللہ کے نزدیک بھی آپؑ کی مصیبت کتنی بڑی ہے۔ میری طرف سے آپؑ کو سلام اور آپؑ کی مصیبت عظیم کا اظہار۔ آپؑ بلند چٹانوں میں بھی نور اور زمین کے اندھیروں، ہواؤں، بلند آسمانوں میں بھی نور، وہاں ایسا نور جو نہ بجھنے والا ہو اور آپؑ ہدایت ہی کا حکم دینے والے تھے''۔

پھر تھوڑا سا چل کر سات مرتبہ اللّٰہ اکبر، سات مرتبہ لا الہ الا اللّٰہ کہو اور سات مرتبہ الحمد اللّٰہ اور سات مرتبہ سبحان اللّٰہ اور سات مرتبہ لبیك داعی اللّٰہ کہو۔ پھر یہ کہو:۔

إنْ كانَ لَمْ يُجِبْكَ بَدَني عِنْدَ اسْتِغاثَتِكَ وَلِساني عِنْدَ اسْتِنْصارِكَ فَقَدْ أجابَكَ قَلْبي، وَسَمْعي وَبَصَري، وَرَأْيي وَهَوايَ عَلَى التَّسْليمِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّليلِ العالِمِ، وَالأمينِ الْمُسْتَخْزَنِ، وَالمُؤَدّي المبَلِّغِ، وَالمظْلُومِ الْمُضْطَهَدِ جِئْتُكَ يا مَولايَ انْقِطاعاً إلَيْكَ، وَإلى جَدِّكَ وَأَبيكَ، وَوُلْدِكَ الْخَلَفِ مِنْ بَعْدِكَ، فَقَلْبي لَكَ مُسَلِّمٌ، وَرَأْيي لَكَ مُتَّبِعٌ، وَنُصْرَتي لَكَ مُعَدَّةٌ، حَتّى يَحْكُمَ اللهُ بِدينِهِ

وَيَبْعَثُكُمْ وَأُشْهِدُ اللهَ أَنَّكُمُ الْحُجَّةُ وَبِكُمْ تُرْجَى الرَّحْمَةُ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا أُنْكِرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً، وَلَا أُكَذِّبُ مِنْهُ بِمَشِيئَةٍ۔

”استغاثے کے وقت اگر آپؑ کو میرا بدن جواب نہیں دیتا یا میری زبان مدد لیتے وقت جواب نہیں دیتی تو میرا دل تو آپؑ کی بات قبول کرتا ہے اور کان، آنکھ اور تسلیم کرنے پر میری رائے اور میری خواہش میرا سب کچھ نبی مرسلؐ کے نواسے کے لیے ہے جو اللہ کے پسندیدہ ہیں اور اس کی دلیل عام ہیں اور امین ہیں اور ادا کرنے والے مبلغ ہیں اور مظلوم و مُضطہَد ہیں۔ اے میرے مولاؑ میں سب سے کٹ کر آپؑ کے پاس آیا ہوں اور آپؑ کے والد گرامیؑ اور داداؑ کی طرف بھی آیا اور آپؑ کے بیٹے کی طرف بھی آیا جو آپؑ کے بعد آپؑ کے خلیفہ ہیں تو میرا دل آپؑ کا فرمانبردار ہے اور میری رائے آپؑ کے تابع ہے اور میری مدد آپؑ کے لیے تیار ہے یہاں تک کہ اللہ اپنے دین کے متعلق فیصلہ کرے گا اور آپؑ کو اذن ظہور دے گا اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؑ اللہ کی حجت ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے رحمت کی امید کی جاتی ہے میں صرف آپؑ کے ساتھ ہوں اور آپؑ کے دشمن کے ساتھ نہیں ہوں۔ بیشک میں آپؑ کے ساتھ مومنین میں سے ہوں۔ میں آپؑ پر ایمان لایا ہوں میں اللہ کی قدرت اور اس کی مشیت سے انکار نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو جھٹلاتا ہوں“۔

پھر آگے بڑھو اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو حتٰی کہ قبر کے سامنے آجائو اور قبلے کو کندھوں کے درمیان کرو اور اپنے رخ کو آنحضرت علیہ السلام کے چہرے کی جانب رکھو اور یہ پڑھو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ، وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ أَمِينِ اللهِ عَلَى رُسُلِهِ وَعَزَائِمِ أَمْرِهِ، الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا اسْتُقْبِلَ، وَالْمُهَيْمِنِ عَلَى ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ مِيثَاقِكَ، وَخَاتَمِ رُسُلِكَ، وَسَيِّدِ عِبَادِكَ،

وَأَمِينِكَ فِي بِلَادِكَ، وَخَيْرِ بَرِيَّتِكَ كَمَا تَلَا كِتَابَكَ، وَجَاهَدَ عَدُوَّكَ حَتَّى أَتَاهُ الْيَقِينُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَ بِرِسَالَتِكَ وَدَيَّانِ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِ كَلِمَاتِكَ وَأَنْجِزْ بِهِ وَعْدَكَ، وَأَهْلِكْ بِهِ عَدُوَّكَ، وَاكْتُبْنَا فِي أَوْلِيَائِهِ وَأَحِبَّائِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لَهُ شِيعَةً وَأَنْصَاراً وَأَعْوَاناً عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ، وَمَا وَكَّلْتَهُ بِهِ، وَاسْتَخْلَفْتَهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَأُمِّ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ، الصِّدِّيقَةِ الزَّكِيَّةِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ، وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالْمُهَيْمِنَ، وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ، [وَالسَّلَامُ عليه وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الحسين بن عَلِيٍّ عَبْدِكَ، وَابْنِ أَخِي رَسُولِكَ، الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ، وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلِ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ [وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ] وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

”آپؑ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو۔ اور محمدؐ پر بھی سلام ہو جو اللہ کے رسولوں پر امین ہیں اور اس کے پختہ کاموں پر بھی جو گزر چکا اس پر مہر لگانے والے ہیں اور جو آئندہ ہونے والا ہے اسے کھولنے

والے ہیں ان سب چیزوں پر وہ نگہبان ہیں اور آپؐ پر سلام، رحمتیں اور اللہ کی برکات ہوں۔ اے اللہ! محمدؐ پر درود بھیج جو میثاق والے ہیں اور تیرے رسولوں میں سے آخری ہیں تیرے بندوں کے سردار ہیں تیرے شہروں میں امین ہیں اور تیری مخلوق میں سے بہترین ہیں جیسا کہ انہوں نے تیری کتاب پڑھی تیرے دشمنوں سے جہاد کیا حتیٰ کہ آپؐ نے شہادت پائی۔ اے اللہ! اپنے بندے اور رسولؐ کے بھائی امیرؑ المومنین پر درود بھیج جو تیرے بندے ہیں اور ان کو تو نے اپنے علم سے چنا ہے اور ان کو تو نے اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہا ہادی بنایا اور جس کو تو نے دلیل بنایا اُن پر جن کو تُو نے اپنی رسالت کے ساتھ مبعوث کیا۔ وہ دین کی تیرے عدل کے ساتھ بنیاد رکھنے والے اور حاکم ہیں اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے کو انجام دینے والے اور ان سب چیزوں پر نگہبان ہیں ان پر سلام، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ! اپنے کلمات ان پر پورے کر دے اور اپنے وعدے کو ان پر مکمل کر اور ان کے ساتھ اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہم کو ان کے اولیاء اور دوستوں میں سے بنا۔ اے اللہ ہمیں اُن کا شیعہ بنا اور مددگار بنا اور اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت میں مددگار بنا اور جس کا تو نے انہیں وکیل بنایا اور جس پر تو نے انہیں خلیفہ بنایا اے رب العالمین۔ اے اللہ فاطمہؑ بنت نبیؐ پر درود بھیج اور اپنے ولی کی زوجہ پر اور اُم سبطین حسنؑ اور حسینؑ پر طاہرہ، مطہرہ، صدیقہ، زکیہ، جنت کی تمام عورتوں کی سیدہ پر درود بھیج جسے تیرے علاوہ شمار کرنے کی کوئی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اے اللہ حسنؑ بن علیؑ جو تیرے بندے ہیں پر درود بھیج اور اپنے رسولؐ کے بھائی کے بیٹے پر، جنہیں تو نے اپنے علم سے چن لیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہا ہادی بنایا اور دلیل بنایا اُن پر جنہیں تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور دین کا حاکم بنایا عدل کے ساتھ اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلوں کے ساتھ جو کہ شاہد ہے سب پر۔ ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں۔

اے اللہ حسینؑ بن علیؑ جو تیرے بندے ہیں پر درود بھیج اور اپنے رسولؐ کے بھائی کے بیٹے پر، جنہیں تو

نے اپنے علم سے چن لیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہا ہادی بنایا اور دلیل بنایا اُن پر جنہیں تو نے اپنی رسالت کے ساتھ بھیجا اور دین کا حاکم بنایا عدل کے ساتھ اور تیری مخلوق میں تیرے فیصلوں کے ساتھ جو کہ شاہد ہے سب پر۔ ان پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکتیں ہوں''۔

پھر تمام ائمہ علیہ السلام پر تم درود بھیجو جس طرح تم نے حسن علیہ السلام و حسین علیہ السلام پر درود بھیجا پھر کہو:۔

اللّٰهُمَّ أَتْمِمْ بِهِمْ كَلِمَاتِكَ وَأَنْجِزْ بِهِمْ وَعْدَكَ، وَأَهْلِكْ بِهِمْ عَدُوَّكَ وَعَدُوَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِينَ، اللّٰهُمَّ اجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ مَا جَازَيْتَ نَذِيراً عَنْ قَوْمِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا لَهُمْ شِيعَةً وَأَنْصَاراً وَأَعْوَاناً عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَتَّبِعُ النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُمْ، وَأَحْيِنَا مَحْيَاهُمْ، وَأَمِتْنَا مَمَاتَهُمْ، وَأَشْهِدْنَا مَشَاهِدَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا مَقَامٌ أَكْرَمْتَنِي بِهِ، وَشَرَّفْتَنِي بِهِ، وَأَعْطَيْتَنِي فِيهِ رَغْبَتِي عَلَى حَقِيقَةِ إِيمَانِي بِكَ وَبِرَسُولِكَ.

''اے اللہ! ان کے ذریعے اپنے کلمات مکمل کر اور ان کے ذریعے اپنا وعدہ وفا کر۔ اور ان کے ذریعے اپنے اور ان کے دشمن جو کہ جن اور انسانوں میں سے ہیں تمام کو ہلاک کر۔ اے اللہ! انہیں وہ بہترین جزا دے جیسی جزا تو نے ان کی قوم میں سے نذیر (ڈرانے والے) کو دی۔ اے اللہ! ہمیں ان کا شیعہ، مددگار اور اعوان بنا دے اپنی اور اپنے رسولؐ کی اطاعت پر۔ اے اللہ! ہمیں ان میں سے بنا دے جو اس نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کے ساتھ نازل ہوا اور ہمیں ان جیسی زندگی جینے والا بنا اور ان جیسی موت دے اور ہمیں دنیا و آخرت میں ان جیسی جگہ عنایت کر۔ اے اللہ! یہ وہ مقام ہے جس سے تُو نے مجھے نوازا اور مجھے شرف بخشا اور تُو نے مجھے اپنے ساتھ اور اپنے رسولؐ کے ساتھ حقیقی ایمان کی رغبت عنایت کی''۔

پھر قبر سے تھوڑا سا قریب ہو کر یوں کہو :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَسَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ، كُلَّما تَرُوحُ الرّائِحاتُ الطّاهِراتُ لَكَ، وَعَلَيْكَ سَلامُ الْمُؤْمِنِينَ لَكَ بِقُلُوبِهِمْ، النّاطِقِينَ لَكَ بِفَضْلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ، أَشْهَدُ أَنَّكَ صادِقٌ صِدِّيقٌ، صَدَقْتَ فِيما دَعَوْتَ إِلَيْهِ، وَصَدَقْتَ فِيما أَتَيْتَ بِهِ، وَأَنَّكَ ثارُ اللهِ فِي الأَرْضِ، اللّٰهُمَّ أَدْخِلْنِي فِي أَوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ شَهادَتَهُمْ وَمَشاهِدَهُمْ فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کا اور اس کے مقرب فرشتوں، انبیاء و مرسلین کا سلام ہو جب بھی پاک خوشبوئیں مہکیں تو آپؑ پر تمام مومنین کا سلام ہو جو دلوں سے آپؑ پر ایمان لاتے ہیں اور آپؑ کے فضل سے کلام کرتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ سچے اور صدیق ہیں جس چیز کی دعوت دی اس میں سچ کہا اور جو کچھ آپؑ لائے وہ بھی سچ ہے اور آپؑ زمین پر اللہ کا ثار ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنے دوستوں میں شمار فرما اور میرے دل میں ان کی شہادت اور مشہد کی محبت دنیا و آخرت میں پیدا کر تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر یوں کہے :۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، رَحِمَكَ اللهُ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ الْهُدى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَلَمَ التُّقى، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ [عَلى أَهْلِ الدُّنْيا، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ] وَابْنَ حُجَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نَبِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا ثارَ اللهِ وَابْنَ ثارِهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وِتْرَ اللهِ وَابْنَ وِتْرِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً، وَأَنَّ قاتِلَكَ فِي النّارِ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ جاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَقَّ جِهادِهِ،

لَمْ تَأْخُذْكَ فِي اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، وَأَنَّكَ عَبَدْتَهُ حَتّى أَتاكَ الْيَقينُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوى، وَبابُ الْهُدى، وَالْحُجَّةُ عَلى خَلْقِهِ، أَشْهَدُ أَنَّ ذلِكَ لَكُمْ سابِقٌ فيما مَضى، وَفاتِحٌ فيما بَقِيَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ أَرْواحَكُمْ وَطينَتَكُمْ طينَةٌ طَيِّبَةٌ، طابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُها مِنْ بَعْضٍ مِنَ اللهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ، فَأُشْهِدُ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالى وَكَفى بِهِ شَهيداً، وَأُشْهِدُكُمْ أَنّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَلَكُمْ تابِعٌ في ذاتِ نَفْسي، وَشَرائِعِ ديني وَخاتِمَةِ عَمَلي وَمُنْقَلَبي وَمَثْوايَ، فَأَسْأَلُ اللهَ الْبَرَّ الرَّحيمَ أَنْ يُتَمِّمَ ذلِكَ لي، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ وَنَصَحْتُمْ، وَصَبَرْتُمْ وَقُتِلْتُمْ وَغُصِبْتُمْ وَأُسيءَ إِلَيْكُمْ فَصَبَرْتُمْ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً خالَفَتْكُمْ، وَأُمَّةً جَحَدَتْ وِلايَتَكُمْ، وَأُمَّةً تَظاهَرَتْ عَلَيْكُمْ، وَأُمَّةً شَهِدَتْ وَلَمْ تُسْتَشْهَدْ، الْحَمْدُ للهِ الَّذي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ وَبِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ۔

''سلام ہو آپ پر یا ابا عبداللہؑ۔ اے ابا عبداللہؑ اللہ آپ پر رحم کرے۔ اللہ آپ پر درود بھیجے یا ابا عبداللہؑ۔ اے ہدایت کے امامؑ! آپؑ پر سلام ہو۔ اے تقویٰ کے پرچم آپؑ پر سلام ہو۔ اے اہل ارض پر اللہ کی حجت اور حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے نبیؐ اللہ آپؑ پر بھی سلام ہو۔ اے اللہ کے ثار اور ثار کے بیٹے آپؑ پر سلام۔ اے اللہ کے وتر اور وتر کے بیٹے آپؑ پر سلام۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ مظلوم قتل کئے گیے آپؑ کا قاتل جہنمی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی راہ میں اس طرح جہاد کیا جس طرح جہاد کرنے کا حق تھا آپؑ کو اللہ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ ہوا آپؑ نے شہادت تک اللہ کی عبادت کی۔ میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ تقویٰ کے کلمہ اور ہدایت کے دروازے ہیں اور اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کے لئے جو گزر چکا وہ دوبارہ آنے والا ہے اور جو باقی ہے وہ آپؑ کے لئے فاتح ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی روحیں اور آپ کی طینت پاک ہیں۔ آپؑ کا بعض بعض سے ہے اللہ کی

عنایت اور رحمت کے سبب۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور وہ کافی گواہ ہے اور آپؑ کو بھی گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؑ پر ایمان لانے والا ہوں اور آپؑ کا اپنے دل سے فرمانبردار ہوں اور میرے دین کی شریعت اور اس کا خاتمہ اور میرے عمل کا خاتمہ، میرا لوٹنا اور ٹھہرنا ہر (چیز) میں آپؑ ہی کی اطاعت کرنے والا ہوں۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو رحم کرنے والا ہے کہ وہ اس کو میرے لیے مکمل کر دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے پہنچایا اور خیر خواہی کی، صبر کیا اور قتل ہوئے اور آپؑ کا مال اسباب لوٹا گیا اور آپؑ نے ظلم وزیادتی کے باوجود صبر کیا اور اللہ اس امت پر لعنت کرے جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور جس امت نے آپؑ کی ولایت کا انکار کیا اور وہ امت جس نے آپؑ پر جنگ مسلط کی اور وہ جس نے گواہی بن مانگے دی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آگ کو ان کا ٹھکانہ بنایا اور وہ جگہ وارد ہونے والے کے لیے بہت بری ہے اور یہ عطیہ جو ان کو دیا گیا ہے بہت برا ہے"۔

پھر تم یہ کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ الله، صَلَّى الله عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا عَبْدِ الله، وَعَلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، لَعَنَ اللهُ قاتِلِيكَ، وَلَعَنَ اللهُ سالِبِيكَ، وَلَعَنَ اللهُ خاذِلِيكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ شايَعَ عَلى قَتْلِكَ، وَمَنْ أمَرَ بِقَتْلِكَ، وَشارَكَ فِي دَمِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ بَلَغَهُ ذلِكَ فَرَضِيَ بِهِ أوْ سَلَّمَ إلَيْهِ، أنَا أبْرَءُ إلَى اللهِ مِنْ وِلايَتِهِمْ، وَأتَوَلَّى اللهَ وَرَسُولَهُ وَآلَ رَسُولِهِ وَأشْهَدُ أنَّ الَّذِينَ انْتَهَكُوا حُرْمَتَكَ وَسَفَكُوا دَمَكَ مَلْعُونُونَ عَلى لِسانِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، اللّهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ كَذَّبُوا رُسُلَكَ وَسَفَكُوا دِماءَ أهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِمْ، اللّهُمَّ الْعَنِ قَتَلَةَ أمِيرِ المؤمِنِينَ، وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ الأليمَ، اللّهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الحسَينِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَتَلَةَ أنْصارِ الحسَينِ بْنِ عَلِيٍّ وَأصْلِهُمْ حَرَّ نارِكَ وَذُقْهُمْ بَأْسَكَ وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ الأليمَ، وَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً، اللّهُمَّ

اَحْلُلْ بِهِمْ نِقْمَتَكَ، وَآتِهِمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُونَ، وَخُذْهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ، وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً، وَالْعَنْ أَعْدَاءَ نَبِيِّكَ وَ[أَعْدَاءَ] آلِ نَبِيِّكَ لَعْناً وَبِيلاً، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْجِبْتَ وَالطَّاغُوتَ وَالْفَرَاعِنَةَ، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

''اے ابوعبداللہؑ! آپؑ پر اللہ کا درود ہو (۳ مرتبہ) اور آپؑ کی روح اطہر پر اور آپؑ کے بدن اطہر پر۔ اللہ آپؑ کے قاتلین پر لعنت کرے اور آپؑ کے سالبین پر اور آپؑ کے خاذلین پر بھی اور جس نے آپؑ کے قتل پر رہنمائی کی اور جنہوں نے آپؑ کے قتل کا حکم دیا اور آپؑ کے قتل میں شریک ہوئے اور اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو جو آپؑ کے قتل سے راضی ہو گیا اور جس کی طرف آپؑ کے قتل کی خبر پہنچی اور آپؑ کے قاتلوں کو سلام کیا اور اچھا جانا۔ میں اللہ کی طرف سے ان کی دوستی سے بری ہوتا ہوں اور میں اللہ، اس کے رسولؐ اور آلؑ رسول کو اپنا دوست بناتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جنہوں نے آپؑ کی حرمتوں کو توڑا آپؑ کے خون کو بہایا وہ ملعون ہیں اور نبیؐ امی کی زبان پر وہ ملعون ہیں۔ اے اللہ! امیرؑ المومنین کے قاتلوں پر لعنت کر اور ان پر دگنا عذاب الیم بھیج اور ان پر شدید لعنت فرما۔ اے اللہ! ان پر اپنا عذاب نازل کر اور ان پر اس راستے سے عذاب بھیج جن کا ان کو خیال بھی نہ ہو اور ان کو پکڑ جہاں سے وہ نہ سمجھتے ہوں کہ وہ کبھی پکڑے جائیں گے اور ان کو برا عذاب دے اور اپنے نبی اور آل نبیؐ کے دشمنوں پر سخت لعنت کر۔ اے اللہ! جبت، طاغوت اور فرعونوں پر بھی لعنت کر تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر یوں کہو:۔

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، إِلَيْكَ كَانَتْ رِحْلَتِي مَعَ بُعْدِ شُقَّتِي، وَلَكَ فَاضَتْ عَبْرَتِي وَعَلَيْكَ كَانَ أَسَفِي وَنَحِيبِي، وَصُرَاخِي وَزَفْرَتِي وَشَهِيقِي وَإِلَيْكَ كَانَ مَجِيئِي، وَبِكَ أَسْتَتِرُ مِنْ عَظِيمِ جُرْمِي أَتَيْتُكَ [زَائِراً] وَافِداً قَدْ أَوْقَرْتُ ظَهْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، يَا سَيِّدِي

بَكَيْتُكَ يا خِيَرَةَ اللهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ ، وَحَقٌّ لِيَ أَنْ أَبْكِيَكَ ، وقد بكتك السماوات والأرضون، والجبال والبحار ، فما عذري إن لم أبكك ، وَقَدْ بَكاكَ حَبيبُ رَبّي، وَبَكَتْكَ الأَئِمَّةُ صَلَواتُ اللهِ عَلَيهِم ،وَبَكاكَ مَنْ دُونَ سِدْرَةِ المُنْتَهى إلى الثَّرى جَزَعاً عَلَيْكَ۔

''اے ابوعبداللہؑ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میرا سفر آپؑ کی طرف تھا اور بہت مشقت والی دوری سے تھا اور آپؑ کے لیے میرے آنسو بہے ہیں اور آپؑ پر ہی میرا رونا، افسوس اور آہ و بکا تھی اور آپؑ ہی کی طرف میرا آنا ہے اور آپؑ ہی کی وجہ سے میرے گناہ بخشے جائیں گے اور میں آپؑ کے پاس آپؑ کی زیارت کے لیے آیا تو میری پیٹھ میرے گناہوں سے لدی ہوئی تھی۔ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں اے میرے سردار۔ میں آپؑ پر رویا ہوں اے اللہ کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے۔ مجھ پر حق ہے کہ میں آپؑ پر گریہ کروں اور آپؑ پر تو آسمان، زمین، پہاڑ اور سمندر سب کے سب رو رہے ہیں پھر اگر میں آپؑ پر نہ روؤں تو میرا کیا عذر ہے۔ آپؑ کو آئمہ معصومینؑ بھی روتے رہے۔ اللہ کی رحمتیں آپؑ پر ہوں اور ان پر بھی اور آپؑ کو تو سدرۃ المنتہیٰ سے تحت الثریٰ تک سب مخلوق غم و اندوہ کی وجہ سے رو رہی ہیں''۔

پھر قبر کو چوموا اور یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا أَبا عَبْدِ اللهِ، يا حُسَينَ بْنَ عَلِيٍّ يا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُ اللهِ وَأَمِينُهُ، بَلَّغْتَ ناصِحاً وَأَدَّيْتَ أَميناً، وَقُلْتَ صادِقاً، وَقُتِلْتَ صِدِّيقاً، فَمَضَيْتَ شَهيداً عَلى يَقينٍ، لَمْ تُؤْثِرْ عَمىً عَلى هُدىً، وَلَمْ تَمِلْ مِنْ حَقٍّ إلى باطِلٍ، وَلَمْ تُجِبْ إلاّ اللهَ وَحْدَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ، بَلَّغْتَ ما أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ، وَصَدَّقْتَ مَنْ كانَ قَبْلَكَ غَيْرَ واهِنٍ وَلا مُوهِنٍ، فَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ

وَسَلَّمَ تَسلِیماً، جَزاكَ اللّٰهُ مِن صِدِّیقٍ خَیراً، أَشهَدُ أَنَّ الجِهادَ مَعَكَ جِهادٌ، وَأَنَّ الحَقَّ مَعَكَ وَإِلَیكَ وَأَنتَ أَهلُهُ وَمَعدِنُهُ وَمِیراثُ النُّبُوَّةِ عِندَكَ وَعِندَ أَهلِ بَیتِكَ، وَأَشهَدُ أَنَّكَ قَد بَلَّغتَ وَنَصَحتَ وَوَفَیتَ وَجاهَدتَ فی سَبیلِ اللّٰهِ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ، وَمَضَیتَ لِلَّذی كُنتَ عَلَیهِ شَهیداً وَمُستَشهِداً وَمَشهُوداً، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیكَ وَسَلَّمَ تَسلیماً، أَشهَدُ أَنَّكَ طُهرٌ طاهِرٌ مُطَهَّرٌ، مِن طُهرٍ طاهِرٍ مُطَهَّرٍ، طَهُرتَ وَطَهُرَت أَرضٌ أَنتَ بِها، وَطَهُرَ حَرَمُكَ، أَشهَدُ أَنَّكَ أَمَرتَ بِالقِسطِ وَالعَدلِ، وَدَعَوتَ إِلَیهِما، وَأَشهَدُ أَنَّ أُمَّةً قَتَلَتكَ أَشرارُ خَلقِ اللّٰهِ وَكَفَرَتُهُ، وَإِنّی أَستَشفِعُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ رَبِّكَ وَرَبّی مِن جَمیعِ ذُنُوبی، وَأَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ فی جَمیعِ حَوائِجی وَرَغبَتی، فی أَمرِ آخِرَتی وَدُنیایَ۔

”آپؑ پر سلام ہو اے ابا عبداللہؑ۔ اے حسینؑ بن علیؑ اے رسول اللہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت اور حجت کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے بندے اور اس کے امین ہیں آپؑ نے خیر خواہی کرتے ہوئے سب کچھ پہنچا دیا اور امین ہوتے ہوئے سب کچھ پہنچا دیا۔ آپؑ صادق ہیں اور آپؑ صدیق کے طور پر قتل کئے گئے اور شہید ہو کر چلے گئے آپؑ یقین پر تھے۔ آپؑ نے گمراہی کو ہدایت پر ترجیح نہیں دی اور حق سے باطل کی طرف جھکے بھی نہیں اور صرف اللہ واحد کو قبول کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اپنے رب کی طرف سے دلیل پر تھے جو آپؑ کو حکم دیا گیا وہ آپؑ نے پہنچا دیا اور اس کا حق ادا کر دیا اور جو اس سے قبل تھا آپؑ نے اس کی تصدیق کی کوئی سستی کا ہلی نہیں کی۔ اللہ عزوجل آپؑ پر درود و سلام بھیجے اللہ عزوجل آپؑ کو صدیق سے خیر عطا فرمائے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد صرف آپؑ کی معیت میں ہی ہے اور حق صرف آپؑ کے ساتھ ہی ہے اور آپؑ کی طرف ہے اور آپؑ اس کے اہل اور اس کا معدن ہیں۔ نبوت کی وراثت آپؑ اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کے پیغام پہنچا دیئے خیر خواہی

کی اور وفا کی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ اور جس پر گواہ تھے اسی کی طرف چلے گئے اور آپ دلیل اور مشہود تھے۔ اللہ آپؑ پر درود وسلام بھیجے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ طہر، طاہر اور مطہر ہیں اور طہر سے ہر طاہر مطہر ہے آپؑ بھی پاک ہیں اور ہر وہ چیز بھی پاک ہوئی جو آپؑ کے ساتھ ہے اور آپؑ کا حرم بھی پاک ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے عدل و انصاف کا حکم دیا اور اسی کی طرف دعوت دی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جس امت نے آپؑ کو قتل کیا وہ بدترین مخلوق ہے اور میں آپؑ کو آپؑ کے رب کے پاس اپنی شفاعت کرنے والا بناتا ہوں کہ وہ میرے گناہ معاف کر دے اور آپؑ کو ہی اپنی حاجتیں اور دنیاوی امور میں اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوں''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور یوں کہو:۔

اللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِحَقِّ ھٰذَا الْقَبْرِ وَمَنْ فِیهِ، وَبِحَقِّ ھٰذِهِ الْقُبُورِ وَمَنْ أَسْكَنْتَھَا، أَنْ تَكْتُبَ اسْمِی عِنْدَكَ فِی أَسْمَائِھِمْ حَتّٰی تُورِدَنِی مَوَارِدَھُمْ وَتُصْدِرَنِی مَصَادِرَھُمْ إِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ۔

''اے اللہ میں اس قبر کے حق سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جو اس میں ہے اور ان قبور کے حق سے اور جو ان میں ہیں جن کو تو نے ان (قبور) میں آباد کیا ہے کہ تو میرا نام ان ناموں میں لکھ دے یہاں تک کہ تو مجھے ان کے ساتھ وہاں پہنچائے جہاں یہ پہنچائے جائیں گے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر کہو:۔

رَبِّ أَفْحَمَتْنِی ذُنُوبِی وَقَطَعَتْ مَقَالَتِی، فَلَا حُجَّةَ لِی وَلَا عُذْرَ لِی، فَأَنَا الْمُقِرُّ بِذَنْبِی، الْأَسِیرُ بِبَلِیَّتِی، الْمُرْتَھِنُ بِعَمَلِی، الْمُتَجَلِّدُ فِی خَطِیئَتِی، الْمُتَحَیِّرُ عَنْ قَصْدِی الْمُنْقَطَعُ بِی، قَدْ

أَوْقَفْتُ نَفْسی یا رَبِّ مَوقِفَ الأَشْقِیاءِ الأَذِلّاءِ الْمُذْنِبینَ، الْمُجْتَرِئینَ عَلَیْكَ، الْمُسْتَخِفّینَ بِوَعیدِكَ، یا سُبْحانَكَ! أَیَّ جُرْأَةٍ اجْتَرَءْتُ عَلَیْكَ، وَأَیَّ تَغْریرٍ غَرَّرْتُ بِنَفْسی وَأَیَّ سَكْرَةٍ أَوْبَقَتْنی، وَأَیَّ غَفْلَةٍ أَعْطَبَتْنی، ما كانَ أَقْبَحَ سُوءَ نَظَری، وَأَوْحَشَ فِعْلی، یا سَیِّدی فارْحَمْ كَبْوَتی لِحُرِّ وَجْهی وَزَلَّةِ قَدَمی، وَتَعْفیری فِی التُّرابِ خَدّی، وَنَدامَتی عَلی ما فَرَطَ مِنّی، وَأَقِلْنی عَثْرَتی، وَارْحَمْ صَرْخَتی وَعَبْرَتی، وَاقْبَلْ مَعْذِرَتی، وَعُدْ بِحِلْمِكَ عَلی جَهْلی، وَبِإِحْسانِكَ عَلی خَطیئاتی، وَبِعَفْوِكَ عَلَیَّ، رَبِّ أَشْكُو إِلَیْكَ قَساوَةَ قَلْبی وَضَعْفَ عَمَلی، فَامْنَحْ بِمَسْأَلَتی فَأَنَا الْمُقِرُّ بِذَنْبی، الْمُعْتَرِفُ بِخَطیئَتی، وَهذِهِ یَدی وَناصِیَتی، أَسْتَكینُ لَكَ بِالْقَوَدِ مِنْ نَفْسی، فَاقْبَلْ تَوْبَتی وَنَفِّسْ كُرْبَتی، وَارْحَمْ خُشُوعی وَخُضُوعی وَانْقِطاعی إِلَیْكَ سَیِّدی! وَاأَسَفی عَلی ما كانَ مِنّی وَتَمَرُّغی وَتَعْفیری فی تُرابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِیِّكَ بَیْنَ یَدَیْكَ، فَأَنْتَ رَجائی وَظَهْری وَعُدَّتی وَمُعْتَمَدی، لا إِلهَ إِلّا أَنْتَ۔

”اے میرے رب میرے گناہوں نے مجھے لاجواب کر دیا اور میری بات کاٹ دی نہ میرے پاس کوئی عذر ہے اور نہ کوئی حجت اور دلیل ہے میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنی مصیبت کا قیدی ہوں اور اپنے اعمال میں گروی ہوں اپنے گناہ میں سزا پر صبر کرنے والا ہوں اپنے ارادے میں حیران ہوں اپنے آپ سے منقطع ہوں میں نے اپنی جان کو بدبختوں کے مقام پر پہنچا دیا جو ذلیل گناہگار ہیں تجھ پر جراءت کرنے والے ہیں تیری وعید سے چھپنے والے ہیں تو پاک ہے تجھ پر کیا جراءت کر سکتا ہوں اور کون سا دھوکہ اپنے نفس کو دے سکتا ہوں۔ بے ہوشی نے مجھے ہلاک کر دیا اور کسی غفلت نے مجھے تباہ کر دیا۔ میری بدنظری کتنی بری تھی اور میرا فعل کتنا برا تھا۔ اے میرے سردار میری جلائی ہوئی شمع بجھ گئی ہے اس پر تو رحم فرما میرے چہرے کی وجہ سے اور قدم کے پھسلنے کی وجہ

سے اور مٹی میں غبار آلود ہونے کی وجہ سے اور جو کچھ مجھ سے زیادتی ہوئی اس پر میری ندامت کی وجہ سے میری لغزش معاف کر دے میری چیخ و پکار پر رحم فرما اور میرے آنسوؤں پر بھی رحم فرما میری معذرت قبول کر اور تُو اپنے حلم کے ساتھ میرے جہل پر لوٹ میرے گناہوں پر احسان فرما اور مجھے معاف کر دے۔ اے میرے رب میں تیری طرف اپنی شکایت کرتا ہوں کہ میرا دل سخت ہے اور عمل کمزور ہے لہٰذا جو میں نے مانگا مجھے عطا کر میں گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور یہ میرا ہاتھ اور پیشانی ہے میں اپنے نفس کو قید کرتا ہوں تیری سکونت میں میری توبہ قبول فرما میری مصیبت دور فرما میری عاجزی پر رحم فرما اور میری انکساری پر بھی مہربانی فرما۔ میں تیری طرف سب سے کٹ کر آ گیا ہوں۔ ہائے افسوس! جو کچھ مجھ سے پراگندگی، غبار آلودگی اپنے نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی مٹی پر تیرے سامنے ہے۔ میری امید تو ہی ہے اور میری پشت پناہی کرنے والا بھی اور میری تیاری بھی اور میری اعتماد گاہ بھی تُو ہی ہے، تیرے بغیر کوئی معبود نہیں''۔

پھر ۳۵ تکبیریں پڑھو پھر ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرو:۔

إِلَيْكَ يَا رَبِّ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي، وَإِلَى ابْنِ نَبِيِّكَ قَطَعْتُ الْبِلَادَ رَجَاءً لِلْمَغْفِرَةِ، فَكُنْ لِي يَا وَلِيَّ اللَّهِ سَكَناً وَشَفِيعاً وَكُنْ بِي رَحِيماً وَكُنْ لِي مَنْجاً يَوْمَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ [عِنْدَهُ] إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى، يَوْمَ لَا تَنْفَعُ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ، وَيَوْمَ يَقُولُ أَهْلُ الضَّلَالَةِ: «مَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ» فَكُنْ يَوْمَئِذٍ فِي مَقَامِي بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي لِي مُنْقِذاً، فَقَدْ عَظُمَ جُرْمِي إِذَا ارْتَعَدَتْ فَرَائِصِي، وَأُخِذَ بِسَمْعِي، وَأَنَا مُنَكِّسٌ رَأْسِي بِمَا قَدَّمْتُ مِنْ سُوءِ عَمَلِي، وَأَنَا عَارٍ كَمَا وَلَدَتْنِي أُمِّي، وَرَبِّي يَسْأَلُنِي فَكُنْ لِي يَوْمَئِذٍ شَافِعاً وَمُنْقِذاً، فَقَدْ أَعْدَدْتُكَ لِيَوْمِ حَاجَتِي وَيَوْمِ فَقْرِي وَفَاقَتِي۔

''اے اللہ میں نے تیری طرف قصد کیا اپنی زمین سے تیرے نبیؐ کے بیٹے کی طرف میں نے بہت

سے شہر طے کئے یہ سب بخشش کی امید پر کیا ہے۔ اے اللہ کے ولی! آپؑ میرے لیے باعث سکون اور شفاعت کرنے والے بن جائیں اور مجھ پر رحیم ہو جائیں اور میرے لیے نجات کا باعث بن جائیں اور آپؑ اس دن میری شفاعت کریں گے جس دن گمراہی والے کہیں گے کہ ان کے لیے کوئی بھی شفاعت کرنے والا نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی دوست ہوگا تو اس دن آپؑ میرے رب کے سامنے کھڑے ہو کر مجھے بچا ئیں گے۔ میرا جرم بڑا ہے اور میری بغلوں کا گوشت خوف سے کانپ رہا ہے اور میرے کان بھی لے لئے گئے ہیں اور میں سر کو نیچا کئے ہوئے ہوں بوجہ میری بداعمالیوں کے جو میں نے آگے بھیجی ہیں میں اس طرح عریاں ہوں جس طرح میری ماں نے مجھے جنا تھا اور میرا رب مجھ سے پوچھ رہا ہے، آپؑ میرے لیے شفاعت کرنے والے ہو جائیں اور مجھے بچالیں اور مجھے قیامت کی سختیوں سے بچالیں''۔

پھر اپنے بائیں رخسار کو قبر پر رکھو اور اس طرح کہو :۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ تَضَرُّعِي فِي تُرَابِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ فَإِنِّي فِي مَوْضِعِ رَحْمَتِهِ يَا رَبِّ۔

''اے اللہ اپنے نبیؐ کے بیٹے کی قبر کی طرف میرے عاجزی سے آنے پر مجھ پر رحم فرما۔ اے میرے رب میں رحمت کی جگہ پر ہوں''۔

پھر یوں کہو :۔

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، إِنِّي أَبْرَءُ إِلَى اللهِ مِنْ قَاتِلِكَ وَمِنْ سَالِبِكَ، يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَعَكَ، فَأَفُوزَ فَوْزاً عَظِيماً، وَأَبْذُلَ مُهْجَتِي فِيكَ، وَأَقِيكَ بِنَفْسِي، وَ كُنْتُ فِيمَنْ أَقَامَ بَيْنَ يَدَيْكَ حَتَّى يُسْفَكَ دَمِي مَعَكَ فَأَظْفَرَ مَعَكَ بِالسَّعَادَةِ وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ۔

''اے رسول اللہؐ کے بیٹے میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میں اللہ کی طرف آپؑ کے قاتلین اور سالبین سے بری ہوں کاش کہ میں آپؑ کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کر لیتا۔ میں

اپنی روح آپؑ پر قربان کر دیتا اور اپنی جان سے آپؑ کو بچاتا اور میں ان لوگوں میں سے ہوتا جو آپؑ کے سامنے کھڑے ہوتے حتیٰ کہ میرا خون بہایا جاتا تو میں نیک بخت ہو کر اور جنت سے کامیاب ہو کر موت سے ہمکنار ہو جاتا''۔

نیز یوں کہو:۔

لَعَنَ اللهُ مَنْ رَمَاكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ طَعَنَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنِ اجْتَزَّ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ حَمَلَ رَأْسَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ نَكَتَ بِقَضِيبِهِ بَيْنَ ثَنَايَاكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَبْكَى نِسَاءَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَيْتَمَ أَوْلَادَكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ أَعَانَ عَلَيْكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ سَارَ إِلَيْكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ مَنَعَكَ مَاءَ الْفُرَاتِ، لَعَنَ اللهُ مَنْ غَشَّكَ وَخَلَاكَ، لَعَنَ اللهُ مَنْ سَمِعَ صَوْتَكَ فَلَمْ يُجِبْكَ، لَعَنَ اللهُ ابْنَ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ وَلَعَنَ اللهُ ابْنَهُ وَأَعْوَانَهُ وَأَتْبَاعَهُ وَأَنْصَارَهُ ابْنَ سُمَيَّةَ وَلَعَنَ اللهُ جَمِيعَ قَاتِلِيكَ وَقَاتِلِي أَبِيكَ وَمَنْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِكُمْ وَحَشَا اللهُ أَجْوَافَهُمْ وَبُطُونَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَاراً وَعَذَّبَهُمْ عَذَاباً أَلِيماً۔

''اے اللہ! اس پر لعنت کر جس نے آپؑ پر تیر پھینکا اور اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کو نیزہ مارا اور اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا سر کاٹا اور اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا سر اٹھایا اور جس نے اپنی چھڑی سے آپؑ کے دندان مبارک پر ضربیں لگائیں۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کے اہل حرم کو رلایا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کی اولاد کو یتیم کیا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کے خلاف مدد کی۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جو آپؑ کی طرف جنگ کی نیت سے چل کر آیا۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ پر فرات کا پانی بند کر دیا اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کو دھوکہ دیا اور آپؑ کو چھوڑ گئے۔ اے اللہ اس پر لعنت کر جس نے آپؑ کا استغاثہ سن کر بھی قبول نہ کیا۔ اے اللہ جگر چبانے والی کے بیٹے پر لعنت کر۔ اے اللہ اس کے بیٹے اور اس کے

معاونین پر لعنت کر اور اس کے پیروکاروں اور مددگاروں پر جو سمیّہ کا بیٹا ہے۔ اللہ عزوجل آپؑ کے تمام قاتلین پر اور آپؑ کے والد گرامیؑ کے قاتلین پر جنہوں نے آپؑ کے قتل پر مدد کی سب پر لعنت کرے اللہ ان کی اولاد پر لعنت کرے اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے اور ان کو عذاب الیم دے''۔

پھر آپؑ کے سر مبارک کے پاس ایک ہزار مرتبہ تسبیح امیرؑ المومنین پڑھو اور اگر چاہو تو حضرتؑ کے پائینتی جا کر وہ دعا پڑھو جو بیان کی گئی ہے (اس سے مراد شاید وہ دعا ہے جس کو حضرتؑ نے ابو حمزہ ثمالی سے بیان کیا تھا) پھر پائینتی سے سرہانے کی طرف آئو اور جب نماز سے فارغ ہو لو تو اس تسبیح کو پڑھو:۔

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ، سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَاوِرُ أَحَداً فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ۔

''وہ سبحان ہے جس کے خزانے کم نہیں ہوتے وہ سبحان ہے جس کی مدت ختم نہیں ہوتی وہ سبحان ہے جس کے پاس جو کچھ ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتا وہ سبحان ہے جس کے فخر کے لیے کمزور ہونا بالکل نہیں ہے وہ سبحان ہے جو اپنے کاموں میں کسی کا مشورہ نہیں لیتا وہ سبحان ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔

پھر پائوں کے پاس آئو اور اپنے ہاتھ کو قبر پر رکھو اور کہو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ. ثَلَاثاً. صَبَرْتَ وَأَنْتَ الصَّادِقُ الْمُصَدِّقُ، قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكُمْ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ۔

''اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ درود بھیجے (تین مرتبہ کہو) آپؑ نے صبر کیا اور آپؑ صادق ومصدق

ہیں۔جس نے آپؑ کو قتل کیا اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے اللہ اس کو قتل کرے"۔

پھر کہو:۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ الْأَرْبَابِ، صَرِيخَ الْأَخْيَارِ، إِنِّي عُذْتُ مَعَاذاً، فَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، جِئْتُكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَافِداً إِلَيْكَ، أَتَوَسَّلُ إِلَى اللَّهِ فِي جَمِيعِ حَوَائِجِي مِنْ أَمْرِ آخِرَتِي وَدُنْيَايَ، وَبِكَ يَتَوَسَّلُ الْمُتَوَسِّلُونَ إِلَى اللَّهِ فِي جَمِيعِ حَوَائِجِهِمْ، وَبِكَ يُدْرِكُ أَهْلُ الثَّوَابِ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ طَلِبَتَهُمْ، أَسْأَلُ وَلِيَّكَ وَوَلِيَّنَا أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيَارَتِكَ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوبِي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ تَنْصُرُهُ وَتَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

"اے اللہ رب الارباب! اچھے لوگوں کی مدد کو پہنچنے والے میں نے ایک پناہ لی ہے تو میری گردن آگ سے خالص کر دے۔اے رسولؐ اللہ کے بیٹے میں آپؑ کی طرف مہمان بن کر آیا ہوں اپنی تمام ضروریات میں چاہے وہ دنیاوی ہوں یا اخروی آپؑ ہی کو وسیلہ بناتا ہوں اور اپنی تمام حاجات میں سب لوگ آپؑ ہی کو وسیلہ بناتے ہیں اور آپؑ ہی کے ذریعے تمام ثواب والے اپنی مطلوبہ چیزیں حاصل کرتے ہیں۔میں آپؑ کے ولی اور اپنے ولی سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی زیارت میں میرا حصہ محمدؐ وآل محمدؑ پر میرا درود بنادے اور میری خطاؤں کی بخشش بھی اور ہمیں ان میں شمار کر جن کی تو مدد کرتا ہے اور تو اپنے دین کی دنیا وآخرت میں مدد کر"۔

پھر اپنا رخسار قبر مبارک پر رکھو اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ! اشْفِ صَدْرَ الْحُسَيْنِ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ! اطْلُبْ بِدَمِ الْحُسَيْنِ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ رَضِيَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ خَالَفَ الْحُسَيْنَ، اللّٰهُمَّ رَبَّ الْحُسَيْنِ! انْتَقِمْ مِمَّنْ فَرِحَ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ.

''اے اللہ حسینؑ کے رب اس شخص سے انتقام لے جو حسینؑ کے قتل پر راضی ہوا۔ اے اللہ حسینؑ کے رب جس نے حسینؑ کی مخالفت کی اس سے انتقام لے۔ اے اللہ حسینؑ کے رب اس شخص سے بھی انتقام لے جو حسینؑ کے قتل پر خوش ہوا''۔

پھر قاتل حسین علیہ السلام اور امیر علیہ السلام المومنین کے قاتل پر لعنت نہایت شدید اور کمال عاجزی سے کرو، پھر آپ علیہ السلام کے پائوں کے پاس ایک ہزار تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھو اور اگر ہزار تسبیحات نہ کہہ سکو تو سو تسبیحات کہو پھر یہ کہو:۔

سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمنیفِ، سُبْحَانَ ذِی الجلالِ الفاخِرِ العظیمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الفاخِرِ القَدِیمِ، سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الفاخِرِ العَظِیمِ، سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ وَالْجمالَ، سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّٰی بِالنُّورِ وَالْوَقارِ، سُبْحَانَ مَنْ یَرٰی أَثَرَ النَّمْلِ فِی الصَّفا، وَخَفَقانَ الطَّیرِ فِی الْهَواءِ، سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰکذا ولا هکذا غیرہ۔

''اونچی اور بلند عزت والا سبحان ہے۔ عظیم فخر والا اور جلال والا سبحان ہے۔ جس نے عزت اور جمال کا لباس پہنا وہ سبحان ہے اور نور و وقار کی چادر جس نے پہنی وہ سبحان ہے جو نیلے کپڑے پر چیونٹی کے چلنے کے نشانات بھی دیکھ لیتا ہے وہ سبحان ہے اور جو ہوا میں پرندوں کے چلنے اور ہوا میں اڑنے والے کو دیکھتا ہے وہ سبحان ہے۔ وہ سبحان ہے جو ایسا ہے کہ اس جیسا کوئی بھی نہیں''۔

پھر قبر علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام (علی اکبر) کی طرف جائو وہ (امام) حسین علیہ السلام کے پائوں کی طرف ہے جب وہاں ٹھہرو تو یوں کہو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ، وَابْنَ خَلِیفَةِ رَسُولِ اللهِ، وَابْنَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ مُضاعَفَةً، کُلَّما طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ غَرَبَتْ، اَلسَّلَامُ

عَلَيْكَ وَعَلٰى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مِنْ مَذْبُوحٍ وَمَقْتُولٍ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي دَمُكَ الْمُرْتَقِي بِهِ إِلٰى حَبِيبِ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مِنْ مُقَدَّمٍ بَيْنَ يَدَيْ أَبِيكَ يَحْتَسِبُكَ وَيَبْكِي عَلَيْكَ، مُحْتَرِقاً عَلَيْكَ قَلْبُهُ، يَرْفَعُ دَمَكَ بِكَفِّهِ إِلٰى أَعْنَانِ السَّمَاءِ لَا تَرْجِعُ مِنْهُ قَطْرَةٌ، وَلَا تَسْكُنُ عَلَيْكَ مِنْ أَبِيكَ زَفْرَةٌ، وَدَّعَكَ لِلْفِرَاقِ، فَمَكَانُكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ مَعَ آبَائِكَ الْمَاضِينَ، وَمَعَ أُمَّهَاتِكَ فِي الْجِنَانِ مُنَعَّمِينَ، أَبْرَءُ إِلَى اللّٰهِ مِمَّنْ قَتَلَكَ وَذَبَحَكَ۔

"اے ابن رسولؐ اللہ آپؑ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ کے رسولؐ کے خلیفہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں جو کئی گنا ہیں جب بھی سورج طلوع یا غروب ہو۔ آپؑ پر آپؑ کی روح و بدن پر سلام ہو۔ میرے ماں باپ آپؑ پر فدا ہوں کوئی مذبوح ہیں اور کوئی بلا جرم مقتول ہیں۔ آپؑ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔ آپؑ کا خون حبیب اللہ کو پہنچنے والا ہے۔ آپؑ پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپؑ اپنے باپ کے بہت قریبی ہیں اور وہ آپؑ پر روتے ہیں ان کا دل آپؑ پر مچلتا ہے۔ آپؑ کا خون ان کی ہتھیلی میں آسمان کی باگوں تک بلند ہو رہا ہے اس میں سے ایک قطرہ بھی واپس نہیں آتا اور آپؑ کے والد گرامیؑ کی آپؑ پر سانسیں نہیں ٹھہرتیں انہوں نے آپؑ کو جدائی کے لیے الوداع کہہ دیا تو آپؑ کی جگہ اللہ کے پاس آپؑ کے گزرے ہوئے آباء کے نزدیک ہے اور آپؑ جنت میں اپنی والدہ گرامیؑ کے پاس خوش باش ہیں میں اللہ کی طرف اس شخص سے بری ہوں جس نے آپؑ کو قتل کیا"۔

پھر خود کو قبر پر ڈال دو اور دونوں ہاتھوں کو قبر پر رکھ کر کہو :۔

سَلَامُ اللّٰهِ وَسَلَامُ مَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيَائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِهِ الصَّالِحِينَ، عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى عِتْرَتِكَ وَأَهْلِ بَيْتِكَ وَآبَائِكَ وَأَبْنَائِكَ وَأُمَّهَاتِكَ الْأَخْيَارِ الْأَبْرَارِ، الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ

وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، اَلسَّلامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ، وَابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَابْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، لَعَنَ اللهُ قَاتِلَكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّكُمْ، لَعَنَ اللهُ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ وَمَنْ مَضَى، نَفْسِي فِدَاؤُكُمْ وَلِمَضْجَعِكُمْ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً۔

''آپؑ پر اللہ عزوجل اور اس کے مقرب فرشتوں اور مرسلین انبیاء اور نیک بندوں کا سلام۔ اے میرے مولا اور ابن مولا آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات بھی۔ آپؑ پر، آپؑ کے قبیلے اور اہل بیتؑ پر اور آباءؑ، ابناؑ اور نیک اور پاکیزہ ماؤں پر درود وسلام ہو جن کو اللہ نے ہر رجس سے پاک رکھا جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔ آپؑ پر اے رسولؐ اللہ کے بیٹے اور امیرؑ المومنین کے بیٹے اور حسینؑ کے بیٹے سلام ہو اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ اللہ آپؑ کے قاتل پر لعنت کرے اور جو آپؑ کے حق کو حقیر سمجھے اس پر بھی لعنت ہو ان میں سے کوئی گزر گیا ہو یا باقی ہو سب پر اللہ کی لعنت ہو۔ میری جان آپؑ پر اور آپؑ کے گرنے کی جگہ پر قربان ہو۔ اللہ عزوجل آپؑ پر بہت زیادہ درود وسلام بھیجے''۔

پھر قبر پر اپنا رخسار رکھ کر یوں کہو :۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ ثَلاثاً بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ زَائِراً وَافِداً عَائِذاً مِمَّا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلَى ظَهْرِي، أَسْأَلُ اللهَ وَلِيَّكَ وَوَلِيِّي أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيَارَتِكَ عِتْقَ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ وتدعو بما أحببت۔

''اے ابوالحسنؑ! اللہ عزوجل آپؑ پر درود بھیجے (تین مرتبہ کہو) میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں میں آپؑ کے پاس آپؑ کی زیارت کرنے والا مہمان ہوں جو کچھ میں نے اپنے اوپر زیادتی کی اس سے پناہ چاہتا ہوں اور میں نے اپنی پیٹھ پر یہ ایندھن اٹھایا۔ آپؑ کے اور اپنے ولی سے میں سوال

کرتا ہوں کہ وہ آپؑ کی زیارت کی وجہ سے میری گردن کو آگ سے آزاد کر دے“۔

پھر جو تمہاری حاجت ہو وہ دعا کرو اور حسین علیہ السلام کے پائینتی سے طواف کرتے ہوئے سر مبارک کی طرف آئو اور سرہانے دو رکعت نماز اس طرح پڑھو:۔

پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ رحمٰن پڑھو چاہو تو قبر کے پیچھے پڑھ لو لیکن سر مبارک کے پاس پڑھنا بہتر ہے۔ پھر فارغ ہو کر جتنی چاہو نماز پڑھو مگر زیارت کی دو رکعات ہر قبر کے پاس پڑھنا ضروری ہیں، نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاؤ اور یہ دعا کرو:۔

اللّٰهُمَّ إِنّا أَتَيْناهُ مُؤْمِنينَ بِهِ، مُسَلِّمينَ لَهُ، مُعْتَصِمينَ بِحَبْلِهِ، عارِفينَ بِحَقِّهِ، مُقِرّينَ بِفَضْلِهِ، مُسْتَبْصِرينَ بِضَلالَةِ مَنْ خالَفَهُ، عارِفينَ بِالْهُدَى الَّذي هُوَ عَلَيْهِ، اللّٰهُمَّ إِنّي أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ مَنْ حَضَرَ مِنْ مَلائِكَتِكَ، أَنّي بِهِمْ مُؤْمِنٌ، وَأَنّي بِمَنْ قَتَلَهُمْ كافِرٌ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِما أَقُولُ بِلِساني حَقيقَةً في قَلْبي، وَشَريعَةً في عَمَلي، اللّٰهُمَّ اجْعَلْني مِمَّنْ لَهُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام قَدَمٌ ثابِتٌ، وَأَثْبِتْني فيمَنِ اسْتُشْهِدَ مَعَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الَّذينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ كُفْراً، سُبْحانَكَ يا حَليمُ عَمّا يَعْمَلُ الظّالِمُونَ فِي الْأَرْضِ، تَبارَكْتَ وَتَعالَيْتَ يا عَظيمُ، تَرى عَظيمَ الْجُرْمِ مِنْ عِبادِكَ فَلا تُعَجِّلُ عَلَيْهِمْ، تَعالَيْتَ يا كَريمُ، أَنْتَ شاهِدٌ غَيْرُ غائِبٍ، وَعالِمٌ بِما أُتِيَ إِلى أَهْلِ صَفْوَتِكَ وَأَحِبّائِكَ مِنَ الْأَمْرِ الَّذي لا تَحْمِلُهُ سَماءٌ وَلا أَرْضٌ وَلَوْ شِئْتَ لانْتَقَمْتَ مِنْهُمْ، وَلٰكِنَّكَ ذُو أَناةٍ، وَقَدْ أَمْهَلْتَ الَّذينَ اجْتَرَؤُوا عَلَيْكَ وَعَلى رَسُولِكَ وَحَبيبِكَ، فَأَسْكَنْتَهُمْ أَرْضَكَ، وَغَذَوْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ، إِلى أَجَلٍ هُمْ بالِغُوهُ، وَوَقْتٍ هُمْ صائِرُونَ إِلَيْهِ، لِيَسْتَكْمِلُوا

الْعَمَلَ الَّذِی قَدَّرْتَ، وَالْأَجَلَ الَّذِی أَجَّلْتَ، لِتُخَلِّدَهُمْ فِی مَحَطٍّ وَوَثَاقٍ وَنَارِ [جَهَنَّمَ]، وَحَمِیمٍ وَغُسَّاقٍ، وَالضَّرِیعِ، وَالْأَحْرَاقِ، وَالْأَغْلَالِ، وَالْأَوْثَاقِ، وَغِسْلِینٍ، وَزَقُّومٍ، وَصَدِیدٍ، مَعَ طُولِ الْمَقَامِ فِی أَیَّامِ لَظَی، وَفِی سَقَرَ الَّتِی لَا تُبْقِی وَلَا تَذَرُ، وَفِی الْحَمِیمِ وَالْجَحِیمِ۔

"اے اللہ! ہم ان کے پاس آئے ہیں ان پر ایمان رکھتے ہیں ان کے فرمانبردار ہیں ان کی اطاعت کرنے والے ہیں ان کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں ان کے حق کے عارف ہیں اور ان کی فضیلت کا اقرار کرتے ہیں۔ بصیرت رکھتے ہیں ان لوگوں کی جنہوں نے ضلالت کے ساتھ اُنؑ کی مخالفت کی۔ اس ہدایت کے عارف ہیں جس پر وہ ہیں۔ اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیرے فرشتوں میں سے جو بھی حاضر ہو ان کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ان پر ایمان رکھتا ہوں اور جس نے انہیں قتل کیا اس کے ساتھ کفر کرتا ہوں۔ اے اللہ! جو بھی زبان سے کہتا ہوں اسکو میرے دل میں حقیقت بنادے اور میرے عمل میں اس کو شریعت بنادے۔ اے اللہ! مجھے ان میں سے کردے جو حسینؑ بن علیؑ کے ساتھ ثابت قدم رہے جو ان کے ساتھ شہید ہوئے مجھے ان کے ساتھ مضبوط رکھ اے اللہ جنہوں نے تیری رحمت کو کفر سے بدلا ان پر لعنت فرما۔ اے حلیم! تو پاک ہے اس چیز سے جو ظالم لوگ زمین میں کرتے ہیں۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔ اے عظیم! تو اپنے بندوں کے بڑے جرم دیکھتا ہے اور ان کی پکڑ کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ اے کریم! تو بلند ہے اور دیکھنے والا ہے اور غائب نہیں ہے۔ تیرے پسندیدہ اور محبوب لوگوں کی طرف سے جو بھی حکم آیا اس کو تو جاننے والا ہے وہ ایسا حکم ہے جس کو آسمان اور زمین نہیں اٹھا سکتے۔ اگر تو چاہے تو ان سے انتقام لے سکتا ہے جنہوں نے تجھ پر اور تیرے رسولؐ پر جراءت کی لیکن تو حوصلے والا ہے اور تو نے ان کو مہلت دے دی ہے تو نے انہیں زمین پر ٹھہرادیا اور ان کو اپنی نعمت سے غذا دے دی ایک وقت تک جس تک وہ پہنچ کر رہیں گے ایسے وقت تک جس کی طرف وہ جارہے ہیں تاکہ وہ کام مکمل کرلیں جو تو نے ان کے مقدر میں لکھ دیا

ہے اور وہ وقت جو تو نے ان کے لیے مقرر کیا تا کہ تو ان کو پستیوں میں اور زنجیروں میں ہمیشہ کے لیے جکڑ لے اور جہنم کی بیڑیوں میں ہمیشہ کے لیے جکڑ دے اور گرم پانی اور لقو ہر اور جلنا اور طوق اور زنجیریں اور جہنمیوں کی پیپ اور زقوم ان کی میل کچیل ہمیشہ کے لیے ان کے دلوں پر مسلط کر دے جو اس سفر میں نہ کسی کو باقی چھوڑتی ہے اور نہ کسی چیز کو نظر انداز کرتی ہے وہ گرم پانی اور جہنم میں ہمیشہ رہیں گے''۔

پھر قبر پر خود کو ڈال دو اور کہو :۔

يَاسَيِّدِي أَتَيْتُكَ زَائِراً مُوقَراً مِنَ الذُّنُوبِ، أَتَقَرَّبُ إِلَى رَبِّي بِوُفُودِي إِلَيْكَ، وَبُكَائِي عَلَيْكَ، وَعَوِيلِي وَحَسْرَتِي وَأَسَفِي وَبُكَائِي وَمَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي رَجَاءَ أَنْ تَكُونَ لِي حِجَاباً وَسَنَداً وَكَهْفاً وَحِرْزاً وَشَافِعاً وَوِقَايَةً مِنَ النَّارِ غَداً، وَأَنَا مِنْ مَوَالِيكُمُ الَّذِينَ أُعَادِي عَدُوَّكُمْ وَأُوَالِي وَلِيَّكُمْ، عَلَى ذٰلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ، وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ، وَقَدْ أَشْخَصْتُ بَدَنِي وَوَدَّعْتُ أَهْلِي وَبَعُدَتْ شُقَّتِي وَأُؤَمِّلُ فِي قُرْبِكُمُ النَّجَاةَ، وَأَرْجُو فِي إِتْيَانِكُمُ الْكَرَّةَ وَأَطْمَعُ فِي النَّظَرِ إِلَيْكُم وَإِلَى مَكَانِكُمْ غَداً فِي جِنَانِ رَبِّي مَعَ آبَائِكُمُ الْمَاضِينَ۔

''اے میرے سردار! میں آپؑ کے پاس بطور مہمان گناہوں سے لدا ہوا آیا ہوں اپنے وفود کے ساتھ آپؑ کی طرف قریب ہوتا ہوا اور آپؑ پر روتا ہوا اور آہ و بکا کرتے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اور روتے ہوئے میں اپنی جان پر کسی کا خوف نہیں رکھتا کیونکہ مجھے امید ہے کہ آپؑ میرے لیے حجاب، اعتماد گاہ اور پناہ گاہ ہیں اور میری شفاعت کرنے والے ہیں اور کل روز قیامت مجھے جہنم سے نجات دلوانے والے ہیں اور میں آپؑ کے غلاموں میں سے ہوں میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی اور آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اسی پر میری زندگی ہے اور اسی پر میں اٹھایا جاؤں گا۔ میں نے اپنے

بدن کو اونچا کیا اور اپنے اہل کو چھوڑ دیا اور مشقت اٹھائی میں آپؑ کے قرب میں نجات چاہتا ہوں اور آپؑ کے دوبارہ آنے کی امید رکھتا ہوں اور آپؑ کی طرف دیکھنے کی امید رکھتا ہوں اور کل کو اللہ کی جنت میں اپنے گزرے ہوئے آباء کے ساتھ ہونے کی امید رکھتا ہوں"۔

پھر یہ کہو:۔

يا أبا عَبْدِ اللهِ يا حُسَيْنُ ابْنَ رَسُولِ اللهِ، جِئْتُكَ مُسْتَشْفِعاً بِكَ إِلَى الله، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِوَلَدِ حَبِيبِكَ وَبِالْمَلائِكَةِ الَّذِينَ يَضِجُّونَ عَلَيْهِ وَيَبْكُونَ وَيَصْرَخُونَ لا يَفْتَرُونَ، وَلا يَسْأَمُونَ وَهُمْ مِنْ خَشْيَتِكَ مُشْفِقُونَ، وَمِنْ عَذابِكَ حَذِرُونَ، لا تُغَيِّرُهُمُ الأَيّامُ، وَلا يَنْهَزِمُونَ مِنْ نَواحِي الْخَيْرِ يَشْهَقُونَ وَسَيِّدُهُمْ يَرى مايَصْنَعُونَ، وَمافِيهِ يَتَقَلَّبُونَ، فَإِنْ هَمَلَتْ مِنْهُمُ الْعُيُونُ فَلا تَرْقَأُ وَاشْتَدَّ مِنْهُمُ الْحُزْنُ بِحُرْقَةٍ لا تُطْفَأُ۔

"اے اباعبداللہؑ! اے حسینؑ بن رسولؐ اللہ! میں آپؑ کے پاس آپؑ کو اللہ کی طرف سفارشی بنانے آیا ہوں۔ اے اللہ میں تیری طرف اپنے حبیب کے بیٹے کو شفاعت کے طور پر لاتا ہوں اور ان فرشتوں کو جوانؑ پر روتے ہیں وہ تھکتے نہیں اور کبھی اکتاتے بھی نہیں اور تیرے ڈر سے خوفزدہ ہیں اور تیرے عذاب سے بچ رہے ہیں ان کو دن بدل نہیں سکتے اور نہ شکست دے سکتے ہیں اور خیر کے کناروں میں وہ بوڑھے نہیں ہوتے۔ جو کچھ یہ کرر ہے ہیں ان کا سردار ان کو دیکھ رہا ہے اور جس میں یہ الٹ پلٹ ہورہے ہیں اسے بھی، اس سے آنکھیں بہہ پڑی ہیں اور رکتی نہیں اور اس سے غم سخت ہوگیا ہے اور وہ بجھ نہیں سکتا"۔

پھر اپنے ہاتھ اٹھائو اور یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ الْمُسْتَكِينِ، الْعَلِيلِ الذَّلِيلِ الَّذِي لَمْ يُرِدْ

بِمَسْأَلَتِهِ غَيْرَكَ، فَإِنْ لَمْ تُدْرِكْهُ رَحْمَتُكَ عَطِبَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُدَارِكَنِي بِلُطْفٍ مِنْكَ، وَأَنْتَ الَّذِي لَا تُخَيِّبُ سَائِلَكَ وَتُعْطِي الْمَغْفِرَةَ وَتَغْفِرُ الذُّنُوبَ فَلَا أَكُونَنَّ يَا سَيِّدِي أَنَا أَهْوَنَ خَلْقِكَ عَلَيْكَ وَلَا أَكُونُ أَهْوَنَ مَنْ وَفَدَ إِلَيْكَ بِابْنِ حَبِيبِكَ، فَإِنِّي أَمَّلْتُ وَرَجَوْتُ، وَطَمِعْتُ وَزُرْتُ وَاغْتَرَبْتُ رَجَاءً لَكَ أَنْ تُكَافِيَنِي إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْ رَحْلِي، فَأَذِنْتَ لِي بِالْمَسِيرِ إِلَى هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةً مِنْكَ وَتَفَضُّلاً مِنْكَ، يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ۔

''اے اللہ میں تجھ سے مسکین اور عاجز کی طرح سوال کرتا ہوں جو علیل اور ذلیل ہے۔تیرے غیر سے وہ سوال نہیں کرنا چاہتا اگر تیری رحمت اسے نہ پہنچی تو وہ تباہ ہو جائے گا۔میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی مہربانی سے تو مجھے سنبھال لے اور تیرا سائل کبھی ناکام نہیں ہوتا۔اے اللہ تو بخشش عطا کرتا اور گناہوں کو معاف کرتا ہے اے میرے سردار میں تیری مخلوق میں سے بہت کمتر نہیں ہونا چاہتا اور میں امید، رجاء اور طمع رکھتا ہوں اور میں نے زیارت کی اور مسافر ہوا یہ امید رکھتے ہوئے کہ تو مجھے اس کا بدلہ دے گا جبکہ تو نے مجھے میرے گھر سے نکالا اور مجھے چلنے کی توفیق دی، اجازت دی یہ تیری مہربانی اور فضل تھا۔اے رحمٰن ورحیم!''۔

اور دعا میں جتنی طاقت ہو سکے کوشش کرو بلکہ اس سے بھی زیادہ پھر تم سائبان سے نکل کر شہداء کی قبور کے سامنے کھڑے ہو جائو ان کی طرف اشارہ کرو اور کہو:۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنْ أَهْلِ دِيَارِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ اللهِ وَأَنْصَارَ رَسُولِهِ وَأَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَنْصَارَ ابْنِ رَسُولِهِ وَأَنْصَارَ دِينِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصَارُ اللهِ كَمَا قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَكَأَيِّنْ مِنْ

نَبِيٍّ قاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَما وَهَنُوا لِما أَصابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَما ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكانُوا فَما ضَعُفْتُمْ وَما اسْتَكَنْتُمْ، حَتّى لَقِيتُمُ اللهَ عَلى سَبِيلِ الْحَقِّ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكُمْ وَعَلى أَرْواحِكُمْ وَأَبْدانِكُمْ وَأَجْسادِكُمْ، أَبْشِرُوا بِمَوْعِدِ اللهِ الَّذِي لا خُلْفَ لَهُ وَلا تَبْدِيلَ، إِنَّ اللهَ لا يُخْلِفُ وَعْدَهُ، وَاللهُ مُدْرِكٌ بِكُمْ ثَأْرَ ما وَعَدَكُمْ أَنْتُمْ خاصَّةُ اللهِ اخْتَصَّكُمُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلامُ، أَنْتُمُ الشُّهَداءُ وَأَنْتُمُ السُّعَداءُ، سُعِدْتُمْ عِنْدَ اللهِ وَفُزْتُمْ بِالدَّرَجاتِ مِنْ جَنّاتٍ لا يَظْعَنُ أَهْلُها وَلا يُهْرَمُونَ، وَرَضُوا بِالْمَقامِ فِي دارِ السَّلامِ، مَعَ مَنْ نَصَرْتُمْ جَزاكُمُ اللهُ خَيْراً مِنْ أَعْوانٍ جَزاءَ مَنْ صَبَرَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، أَنْجَزَ اللهُ ما وَعَدَكُمْ مِنَ الْكَرامَةِ فِي جِوارِهِ وَدارِهِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي حَمَلَنِي إِلَيْكُمْ حَتّى أَرانِي مَصارِعَكُمْ أَنْ يُرِيَنِيكُمْ عَلَى الْحَوْضِ رِواءً مَرْوِيِّينَ، وَيُرِيَنِي أَعْداءَكُمْ فِي أَسْفَلِ دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، فَإِنَّهُمْ قَتَلُوكُمْ ظُلْماً وَأَرادُوا إِماتَةَ الْحَقِّ، وَسَلَبُوكُمْ لِابْنِ سُمَيَّةَ وَابْنِ آكِلَةِ الْأَكْبادِ فَأَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيهُمْ ظِماءً مُظْمَئِينَ مُسَلْسَلِينَ مُغَلَّلِينَ، يُساقُونَ إِلَى الْجَحِيمِ، السَّلامُ عَلَيْكُمْ يا أَنْصارَ اللهِ وَأَنْصارَ ابْنِ رَسُولِ اللهِ مِنِّي ما بَقِيتُ [وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهارُ] وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ دائِماً إِذا فُنِيتُ وَبَلَيْتُ، لَهْفِي عَلَيْكُمْ أَيُّ مُصِيبَةٍ أَصابَتْ كُلَّ مَوْلىً لِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، لَقَدْ عَظُمَتْ وَخُصَّتْ وَجَلَّتْ وَعَمَّتْ مُصِيبَتُكُمْ، أَنَا بِكُمْ لَجَزِعٌ، وَأَنَا بِكُمْ لَمُوجَعٌ مَحْزُونٌ، وَأَنَا بِكُمْ لَمُصابٌ مَلْهُوفٌ هَنِيئاً لَكُمْ ما أُعْطِيتُمْ، وَهَنِيئاً لَكُمْ ما بِهِ حُيِّيتُمْ، فَلَقَدْ بَكَتْكُمُ الْمَلائِكَةُ وَحَفَّتْكُمْ وَسَكَنَتْ مُعَسْكَرَكُمْ، وَحَلَّتْ مَصارِعَكُمْ، وَقَدَّسَتْ وَصَفَّتْ بِأَجْنِحَتِها عَلَيْكُمْ، لَيْسَ لَها عَنْكُمْ فِراقٌ إِلى يَوْمِ التَّلاقِ، وَيَوْمِ الْمَحْشَرِ وَيَوْمِ الْمَنْشَرِ طافَتْ عَلَيْكُمْ

رَحْمَةً مِنَ اللهِ، وَبَلَغْتُمْ بِهَا شَرَفَ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، أَتَيْتُكُمْ شَوقاً، وَزُرْتُكُمْ خَوفاً، أَسْأَلُ اللهَ أَنْ يُرِيَنِيكُمْ عَلَى الحَوْضِ وَفِي الجِنَانِ مَعَ الأَنْبِيَاءِ وَالمُرْسَلِينَ، وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً۔

"اللہ کا سلام، رحمتیں ہوں۔ اے قبر والو! جو مومنوں کے گھروں میں سے ہو ان پر سلام۔ چونکہ تم نے صبر کیا اس لیے قیامت کا گھر بہترین ہے اے اولیاء اللہ! تم پر سلام ہو۔ اے اللہ اور اس کے رسولؐ کے مددگارو! امیرؑ المومنین اور اللہ کے رسولؐ اور آپؐ کے بیٹے کے مددگاروں اور اس کے دین کے مددگاروں تم پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے مددگار رہو جس طرح اللہ نے فرمایا ﴿وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا﴾ "اور کتنے ہی انبیاء ایسے ہوئے جنہوں نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے (اولیاء) بھی شریک ہوئے، تو نہ انہوں نے ان مصیبتوں کے باعث جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچیں ہمت ہاری اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ وہ جھکے" (آل عمران ۱۴۶)۔ اللہ عزوجل تم پر، تمہاری روحوں، بدنوں اور جسموں پر درود بھیجے اور اللہ کے وعدے پر خوش ہو جاؤ جس میں خلاف یا تبدیلی نہیں کیونکہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور جو اس نے تم سے وعدہ کیا ہے اس کا قصاص لے کر رہے گا۔ تم اللہ کے خاص ہو کہ اس نے تمہیں امام ابوعبداللہ الحسینؑ کے لیے خاص کیا تم شہید و نیک بخت ہو اور درجات میں کامیاب ہو ان باغات میں کہ جن کے رہنے والے نہ تو عیب والے ہیں اور نہ بوڑھے اور وہ دارالسلام میں ٹھہرنے پر راضی ہونگے اور اس کے ساتھ تم نے جس کی مدد کی اللہ تم کو اس کی جزائے خیر دے۔ اور اللہ معاونوں کو ایسا بدلہ دے گا جس طرح اس شخص کو بدلہ ملتا ہے جو رسولؐ اللہ کے ساتھ صبر کرتا ہے اللہ عزوجل نے انبیاء و رسل کے ساتھ اپنے پڑوس میں تمہیں جو عزت و کرامت دینے کا وعدہ کیا ہے اس کو وہ پورا کرے گا اور امیرؑ المومنین اور روشن پیشانیوں والوں کے قائد سے بھی وعدہ پورا کرے گا۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں تمہارے

گرنے کی جگہوں کو دیکھوں کہ وہ مجھے تم کو حوض پر دکھائے اور تمہارے دشمنوں کو جہنم کے نچلے درجے میں دکھائے کیونکہ انہوں نے حق کو مارنے کا ارادہ کیا اور آپ (امام حسینؑ) کو ابن سمیّہ اور کلیجہ کھانے والی کے بیٹوں کے حوالے کیا۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے ان کو دکھائے کہ وہ سیراب نہیں ہیں اور مسلسل جکڑے ہوئے لے جائے جارہے ہیں اور جہنم کی طرف چلائے جارہے ہیں۔ اے اللہ کے مددگاروں اے رسولؐ کے بیٹے کے مددگاروں میری طرف سے جب تک تم زندہ رہے تم پر سلام ہو اور جب تک دن رات زندہ رہیں اور تم پر ہمیشہ رہنے والا اسلام ہو جبکہ میں فنا اور بوسیدہ ہو جاؤں۔ جو مصیبت رسولؐ اللہ کے پیاروں کو پہنچتی ہے وہ بہت بڑی اور خاص ہو جاتی ہے اور جلیل و عام ہو جاتی ہے میں تمہارے مصائب پر غمزدہ ہوں اور میں تم پر آنے والے غم و آلام کی وجہ سے غمناک ہوں اور جو رتبہ تمہیں عطا ہوا اس کے لیے تمہیں مبارک ہو اور تمہارے لیے وہ خاص تحفہ بھی مبارک ہو جو تمہیں دیا گیا۔ یقیناً فرشتے تم پر روئے اور تم کو گھیر لیا اور تمہارے معسکر کو سکون دیا اور وہ تمہارے گرنے کی جگہوں پر اترے ہیں اور مقدس ہوئے اور صفیں بنائیں اور تم پر اپنے پروں سے سایہ کیا وہ ملاقات کے دن تک تم سے جدا نہیں ہونگے اور محشر اور نشور کے دن تمہارے اردگرد ہوں گے اللہ کی تم پر رحمت آئے گی اور اس کے ساتھ تم دنیا و آخرت کی شرافت کو پہنچ جاؤ گے میں تمہارے پاس شوق سے آیا ہوں اور تمہاری زیارت کی۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے تمہارے ساتھ حوض پر اور جنت میں انبیاء، رسولوں کے ساتھ اور شہداء و صالحین کے ساتھ دکھائے اور یہ اچھے رفیق ہیں"۔

پھر حائر کا طواف کرو اور یہ کہو :۔

يَا مَنْ إِلَيْهِ وَفَدْتُ، وَإِلَيْهِ خَرَجْتُ، وَبِهِ اسْتَجَرْتُ، وَإِلَيْهِ قَصَدْتُ، وَإِلَيْهِ بِابْنِ نَبِيِّهِ تَقَرَّبْتُ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَمُنَّ عَلَيَّ بِالْجَنَّةِ، وَفُكَّ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتِي وَبُعْدَ دَارِي، وَارْحَمْ مَسِيرِي إِلَيْكَ وَإِلَى ابْنِ حَبِيبِكَ، وَاقْلِبْنِي مُفْلِحاً مُنْجِحاً قَدْ قَبِلْتَ مَعْذِرَتِي وَخُضُوعِي وَخُشُوعِي عِنْدَ إِمَامِي وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ، وَارْحَمْ صَرْخَتِي

وَبُكائي وَهَمّي وَجَزَعي وَخُشوعي وَحُزني، وَما قَدْ باشَرَ قَلْبي مِنَ الجَزَعِ عَلَيْهِ، فَبِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَبِلُطْفِكَ لي خَرَجْتُ إلَيْهِ، وَبِتَقْويَتِكَ إيّايَ، وَصَرْفِكَ المَحْذورِ عَنّي، وَكِلاءَتِكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهارِ لي، وَبِحِفْظِكَ وَكَرامَتِكَ إيّايَ، وَكُلَّ بَحْرٍ قَطَعْتُهُ، وَكُلُّ وادٍ وَفَلاةٍ سَلَكْتُها، وَكُلُّ مَنْزِلٍ نَزَلْتُهُ، فَأَنْتَ حَمَلْتَني في الْبَرِّ وَالبَحْرِ، وَأنْتَ الَّذي بَلَّغْتَني وَوَفَّقْتَني وَكَفَيْتَني، وَبِفَضْلٍ مِنْكَ وَوِقايَةٍ بَلَغْتُ، وَكانَتِ المِنَّةُ لَكَ عَلَيَّ في ذلِكَ كُلِّهِ، وأَثَري مَكْتوبٌ عِنْدَكَ وَاسْمي وَشَخْصي فَلَكَ الحَمْدُ عَلى ما أَبْلَيْتَني وَاصْطَنَعْتَ عِنْدي اللّٰهُمَّ فَارْحَمْ فَرَقي مِنْكَ، وَمَقامي بَيْنَ يَدَيْكَ وَتَمَلُّقي، وَاقْبَلْ مِنّي تَوَسُّلي إلَيْكَ بِابْنِ حَبيبِكَ، وَصَفْوَتِكَ وَخِيرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ، وَتَوَجُّهي إلَيْكَ، وَأَقِلْني عَثْرَتي، وَاقْبَلْ عَظيمَ ما سَلَفَ مِنّي وَلا يَمْنَعْكَ ما تَعْلَمُ مِنّي مِنَ الْعُيوبِ وَالذُّنوبِ وَالإسْرافِ عَلى نَفْسي وَإنْ كُنْتَ لي ماقِتاً فَارْضَ عَنّي، وَإنْ كُنْتَ عَلَيَّ ساخِطاً فَتُبْ عَلَيَّ إنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لي وَلِوالِدَيَّ وَارْحَمْهُما كَما رَبَّياني صَغيراً وَاجْزِهِما عَنّي خَيْراً، اللّٰهُمَّ اجْزِهِما بِالإحْسانِ إحْساناً وَبِالسَّيِّئاتِ غُفْراناً اللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُما الجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ، وَحَرِّمْ وُجوهَهُما عَنْ عَذابِكَ، وَبَرِّدْ عَلَيْهِما مَضاجِعَهُما، وَافْسَحْ لَهُما في قَبْرَيْهِما وعَرِّفْنيهِما في مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَجِوارِ حَبيبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

”اے وہ جس کی طرف میں وفد بن کر آیا ہوں اور جس کی طرف نکلا ہوں اور جس کے ذریعے میں پناہ چاہتا ہوں اور جس کی طرف میں قصد کرتا ہوں اور جس کی طرف میں نے نبیؐ کے ذریعے قرب حاصل کیا۔ (اے اللہ) محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پاک پر درود بھیج اور مجھ پر جنت کا احسان کر اور میری گردن کو دوزخ سے بچا۔ اے اللہ میرے غریب ہونے اور گھر سے دور ہونے پر رحم فرما اور تیری اور تیرے حبیبؐ کے بیٹے کی طرف آنے پر رحم فرما اور مجھے کامیاب و کامران واپس کر اس حال میں کہ تو نے

میری معذرت میرے امامؑ اور سیدؑ اور مولاؑ کے نزدیک خشوع اور خضوع کو قبول کرلیا اور میری آہ و بکاء پر رحم کردیا۔ اے اللہ میرے غم اور گھبراہٹ پر رحم کر اور جو میرے دل میں ڈر پیدا ہو گیا ہے اپنی مجھ پر نعمت اور مہربانی سے اسے نکال دے اور جس چیز سے ڈرا جاتا ہے اس کو پھیرنے کے ساتھ اور رات دن کی نگرانی کے ساتھ اور حفاظت اور میری کرامت کے ساتھ مجھ پر رحم کر اور جو سمندر بھی میں نے طے کیے ہیں اور جس وادی یا میدان میں میں چلا اور ہر منزل جہاں اترا سب تیری مہربانی سے ہے۔ تُو نے مجھے خشکی اور سمندر میں سواری دی اور تو نے مجھے یہاں پہنچایا اور توفیق دی اور کفایت کی اور تیرے فضل اور بچاؤ سے میں یہاں پہنچا ہوں ان سب باتوں میں تیرا مجھ پر احسان ہے اور میرے اثرات تیرے پاس لکھے ہوئے ہیں۔ الحمد ہے تیرے لیے اس پر جو تو نے مجھے آزمایا اور مجھ کو پسند کیا۔ اے اللہ! تجھ سے میرے جدا ہونے کے وقت رحم کر اور تیرے سامنے بیٹھنے پر اور تیری خوشامد کرنے پر مجھ پر مہربانی کر۔ تُو مجھ سے اپنی طرف اپنے حبیبؐ کے بیٹے اور پسندیدہ اور بہترین مخلوق کو میرا وسیلہ قبول فرما اور میرا تیری طرف توجہ کرنے کو بھی قبول فرما۔ اور لغزشوں کو معاف فرما اور جو عظیم کام مجھ سے ہوا ہے اس کو قبول فرما۔ جو مجھ میں عیب اور گناہ ہیں اور جو میں نے اپنی جان پر زیادتی کی ہے اس کی وجہ سے مجھے محروم نہ کرنا اور اگر تو مجھ سے ناراض ہے تو مجھ کو معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے معاف کردے اور میری اولاد کو بھی معاف کردے تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور ان پر اس طرح رحم کر جس طرح انہوں نے مجھے پالا ہے ان کو میری طرف سے جزائے خیر دے۔ اے اللہ! ان کو احسان کے بدلے احسان دے اور برائیوں کے بدلے بخش دے۔ اے اللہ! ان کو جنت میں اپنی مہربانی سے داخل فرما اور ان کے چہرے اپنے عذاب سے بچا اور ان کے بستر ٹھنڈے کر اور ان کی قبریں کشادہ فرما اور مجھے ان کی معرفت عطا کر کہ میں یہ جان سکوں کہ وہ تیری رحمت کے ٹھکانے میں ہیں اور تیرے حبیبؐ کے پڑوس میں ہیں''۔

باب نمبر ﴿۸۰﴾



قبر امام حسینؑ کے پاس نماز پڑھنے کا طریقہ

حدیث ۱ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن خالد برقی سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد عبداللہ بن جعفر حمیری سے وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ جعفر بن ناجیہ سے **وہ امامؑ ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کے سر کے پاس نماز پڑھو۔**

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی وہ علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت سے وہ سعد بن عبداللہ سے وہ موسیٰ بن عمر سے وہ ایوب بن نوح سے وہ عبداللہ مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے **انہوں نے کہا کہ ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ جب میں حسینؑ کی قبر پر آؤں اور جب نماز پڑھوں تو اس کو قبلہ بنا سکتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا اس طرح کہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے۔**

حدیث ۳ مجھے علی بن حسین نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی نجران سے وہ یزید بن اسحاق سے وہ حسن بن عطیہ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم شہداء کو سلام کر کے فارغ ہو جاؤ تو حسینؑ کی قبر کی طرف آؤ اور اسکو سامنے رکھ کر جتنی نمازیں ہو سکے پڑھو۔**

حدیث ۴ انہی سے روایت ہے وہ علی بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ ابن فضال سے وہ علی بن عقبہ سے وہ عبیداللہ بن علی الحلبی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ**

میں نے امامؑ سے پوچھا ہم حسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں تو وہاں نماز کیسے پڑھیں؟۔آپؑ نے فرمایا ان کے کندھوں کے پاس کھڑے ہو پھر نبیؐ پر درود پڑھو پھر حسینؑ پر درود پڑھو۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین سے وہ ایوب بن نوح وغیرہ سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے وہ ابوالیسع سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ایک آدمی نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ جب میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آؤں تو نماز کے لیے انہیں قبلہ بناؤں؟۔فرمایا جب نماز پڑھو تو الگ کنارہ لے لو اس نے کہا میں ان کی قبر کی مٹی لے سکتا ہوں جس کو پاس رکھ کر اس سے برکت حاصل کروں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں یہ بہت بابرکت ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہمیں ہشام بن سالم نے بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے فرزند رسولؐ کیا آپؑ کے آباءؑ کی زیارت کی جاتی ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اور وہاں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اور فرمایا کہ نماز ان کے پیچھے پڑھی جائے آگے نہ پڑھی جائے۔ (یعنی قبر امام حسینؑ کو آگے رکھا جائے)۔



باب نمبر ﴿۸۱﴾



حرم حسینیؑ اور دیگر مشاہدِ مشرفہ میں واجبی نماز کا قصر ہونا اور مستحبی نماز کا جائز ہونا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن ابان سے وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ علی بن ابی حمزہ سے انہوں نے کہا میں نے عبدالصالح (امام موسیٰ کاظمؑ) سے زیارت قبر حسینؑ کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا میں تمہارے لیے اس کے ترک کو پسند نہیں کرتا۔میں نے کہا وہاں مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں جبکہ میں واجبی نماز قصر کرنے والا ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا مسجد حرام میں مستحبی نماز جتنی چاہو پڑھو اور مسجد نبویؐ میں بھی جتنی چاہو پڑھو اور حسینؑ کی قبر کے پاس میں یہی پسند کرتا ہوں۔میں نے امامؑ سے دن میں قبر کے پاس نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں۔

حدیث ② مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ ابن ابی عمر سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ کے پاس مستحبی نماز ادا کرنے کے متعلق پوچھا اور قصر کرنے والا ہوتے ہوئے مکہ و مدینہ میں مستحبی نماز کے متعلق پوچھا؟۔آپؑ نے فرمایا وہاں قصر کی حالت میں ہو تو مستحبی نماز جتنی چاہو پڑھ سکتے ہو اور مسجد نبویؐ و مسجد الحرام میں بھی اور دیگر مشاہد نبویؐ میں بھی کیونکہ یہ احسن عمل ہے۔

مجھے علی بن حسین نے حدیث بیان کی وہ علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ابراہیم بن عبدالحمید سے سب امام ابوالحسنؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن موسیٰ خشاب سے وہ جعفر بن محمد بن حکیم خثعمی سے وہ ابراہیم بن عبدالحمید سے وہ امام ابوالحسن علیہ السلام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ۳ مجھے علی بن محمد بن یعقوب کسائی نے بیان کیا وہ ہمیں علی بن حسن بن فضال سے حدیث بیان کرتے ہیں وہ عمرو بن سعید سے وہ مصدق بن صدقہ سے وہ عمار بن موسیٰ ساباطی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے حائر حسینی میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا وہاں واجبی نماز قصر پڑھو اور مستحبی نماز نہ پڑھو۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن اسماعیل سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ، مشاہد نبیؐ، حرمین (مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ) میں حالت قصر میں مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! مستحبی نمازیں جتنی بھی ادا کرنے کی طاقت ہو پڑھ سکتے ہو کیونکہ یہ عمل خیر کا ہے۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن الحسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا حرمین میں مستحبی نماز پڑھ سکتا ہوں اور حسینؑ کی قبر کے پاس بھی جبکہ میں قصر پڑھ رہا ہوں؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! جتنی طاقت ہو مستحبی نماز پڑھ سکتے ہو۔

حدیث ٦ مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن نے حسین بن حسن بن ابان سے

وہ حسین بن سعید سے وہ قاسم بن محمد جوہری سے وہ علی بن ابی حمزہ سے **وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت** کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے قبر حسینؑ، مشاہد نبیؐ اور حرمین (مسجد الحرام و مسجد نبیؐ) کے پاس مستحبی نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا اور کہا کہ ہم لوگ وہاں قصر نماز پڑھتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! جب تک طاقت ہو مستحبی نماز پڑھو۔

باب نمبر ﴿۸۲﴾



قبر حسینؑ کے پاس پوری نماز پڑھنا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسن بن متیل سے وہ سہل بن زیاد سے وہ ایک آدمی سے وہ محمد بن عبداللہ سے وہ صالح بن عقبہ سے وہ ابو سبل سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے عرض کیا کہ کیا میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کروں؟۔آپؑ نے فرمایا پاک و مطہر اور طیب جگہ کی ضرور زیارت کرو اور وہاں پوری نماز پڑھو۔ میں نے عرض کی کیا پوری نماز پڑھوں؟۔ فرمایا ہاں! پوری نماز پڑھو۔ میں نے کہا ہمارے بعض ساتھی قصر کا کہتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا یہ کام کمزور لوگ کرتے ہیں۔

مجھے محمد بن یعقوب نے اس کے مشائخ کی ایک جماعت سے بیان کیا وہ سہل بن زیاد سے اس کی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے عبدالرحمن بن محمد بن احمد العسکری نے حسن بن علی بن مہز یار سے وہ اپنے والد علی سے وہ حسن بن سعید سے وہ ابراہیم بن ابی البلاد سے وہ ہمارے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے جس کو حسین کہا جاتا ہے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا نماز تین مقامات پر پوری پڑھی جاتی ہے۔ مسجد الحرام، مسجد نبویؐ اور قبر حسینؑ کے پاس۔

حدیث ③ مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن حسین بن سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن سعید سے وہ عبدالمالک قمی سے وہ اسماعیل بن جابر سے وہ عبدالحمید (خادم اسماعیل بن جعفرؑ) سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا نماز چار مقامات پر پوری پڑھی جاتی ہے مسجد الحرام، مسجد رسول اللہؐ، مسجد کوفہ اور حرم الحسینؑ میں۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ حماد بن عیسیٰ سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مخزون علم اللہ سے نماز کا پورا کرنا بھی ہے اور وہ چار مواقع پر ہے۔ مکہ، مدینہ، مسجد کوفہ اور حائر (کربلا)۔**

ابن قولویہ نے کہا حسین بن احمد بن مغیرہ نے اس حدیث کے بعد اس باب میں وہ کچھ زیادہ کیا جو حیدر بن محمد بن نعیم سمرقندی نے اضافہ کیا ہے اور حج کو جاتے ہوئے اپنے خط سے انہوں نے اس کو اجازت دی۔

حدیث ۵ ابوالنضر محمد بن مسعود عیاشی نے علی بن محمد سے کہ ہمیں محمد بن احمد بن حسین بن علی بن النعمان سے وہ ابوعبداللہ برقی سے اور علی بن مہزیار سے اور ابی علی بن راشد سے یہ سب حماد بن عیسیٰ سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مخزون علم اللہ سے چار مواقع پر پوری نماز پڑھو۔ اللہ کے حرم میں، اس کے رسولؐ کے حرم میں، امیرؑالمومنین کے حرم میں اور حسینؑ کے حرم میں ان سب پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔**

حدیث ۶ مجھے محمد بن ھمام بن سہیل نے جعفر بن محمد بن مالک خزاری سے بیان کیا وہ محمد بن حمدان مدائنی سے وہ زیاد قندی سے بیان کرتے ہیں **انہوں نے کہا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں اور تیرے لیے وہی چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے کرتا ہوں پوری نماز ادا کرو حرمین، کوفہ اور قبر حسینؑ کے پاس۔**

حدیث (۷) مجھے علی بن حاتم قزوینی نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن ابوعبداللہ اسدی نے بیان کیا کہ ہمیں قاسم بن ربیع نے بیان کیا وہ عمر بن عثمان سے وہ عمرو بن مرزوق سے اس نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے حرمین، کوفہ اور قبر حسینؑ کے پاس نماز کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا یہاں پوری نماز پڑھو۔

حدیث (۸) مجھے محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن سنان سے وہ حذیفہ بن منصور سے کہ مجھے اس نے بتایا جس نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے کہ نماز پوری پڑھی جائے مسجد الحرام میں، مسجد نبویؐ میں، مسجد کوفہ میں اور حسینؑ کے حرم میں۔

حدیث (۹) حسین بن احمد بن مغیرہ کی بیان کی گئی حدیث میں اضافہ ہے جو احمد بن ادریس بن احمد بن زکریا القمی نے کیا اسنے کہا ہمیں محمد بن عبدالجبار نے علی بن اسماعیل سے بیان کیا وہ محمد بن عمر سے وہ فائد الحناط سے وہ امام ابوالحسن الماضیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے حرمین میں نماز کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا پوری پڑھی جائے اگرچہ اس سے گزرنے والے ہو۔

حدیث (۱۰) مجھے احمد بن ادریس نے بیان کیا کہ مجھے احمد بن ابی زاہد نے بتایا وہ محمد بن حسین زیات سے وہ حسن سے وہ عمران بن حمران سے انہوں نے کہا میں نے امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا کیا میں مسجد الحرام میں نماز قصر کروں یا پوری پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر تو نے قصر کیا تو ٹھیک ہے اگر مکمل کرلو تو یہ زیادہ بہتر ہے اور خیر کا عمل ہے اور خیر میں زیادتی خیر ہے۔

باب نمبر ﴿۸۳﴾



حرم حسینؑ میں پڑھی جانے والی واجبی نماز حج کے برابر اور مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے

حدیث ❁ (۱) ❁ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے بتایا وہ عبداللہ بن نہیک سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ایک آدمی سے وہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپؑ نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں! جب تجھے کوئی ضرورت ہو تو قبر حسینؑ کی طرف جانے سے تجھے کون سی چیز مانع ہے کہ وہاں چار رکعت نماز پڑھو پھر اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ وہاں پر ایک فرض نماز حج کے برابر ہے اور ایک مستحبی نماز عمرہ کے برابر ہے۔

حدیث ❁ (۲) ❁ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ جامورانی رازی سے وہ حسن بن علی بن ابی حمزہ سے وہ حسن بن محمد بن عبدالکریم ابی علی سے وہ مفضل بن عمر سے وہ جابر جعفی سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے مفضل کے لیے ایک طویل حدیث میں حسینؑ کی قبر کی زیارت کے بارے میں فرمایا۔۔۔۔پھر تم اپنی نماز کی طرف جاؤ تمھارے لیے ہر رکعت کے عوض جو تم نے پڑھی ایک ہزار حج، ایک ہزار عمرے اور ایک ہزار غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگی اور گویا کہ تم ایک ہزار مرتبہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نبی مرسل کے ساتھ کھڑے ہوئے ہو۔

حدیث ❁ (۳) ❁ مجھے علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ عطار سے وہ محمد بن احمد سے وہ محمد بن حسین بن مت جوہری سے وہ محمد بن احمد سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ ابی علی حرانی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا جو شخص قبر حسینؑ کی زیارت کرے اسکے لیے کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا جو شخص وہاں آئے اور زیارت کرے اور وہاں دو رکعت نماز ادا کرے یا چار رکعت پڑھے تو اس

کے لیے ایک حج اور ایک عمرہ اللہ لکھ دیتا ہے۔اس نے کہا میں قربان جاؤں اسی طرح ہر شخص کو اجر ملے گا جو ہر اُس امامؑ کے پاس زیارت کرنے جائے جو مفترض الاطاعت ہو؟ فرمایا ہاں اسکا یہ ہی اجر ہے۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ ابوالقاسم سے وہ ابوعلی خزاعی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا اور پھر اسی کی مثل حدیث بیان کی۔

حدیث ۴ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسٰی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ علاء بن رزین سے وہ شعیب عقرقوفی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو شخص حسینؑ کی قبر کے پاس آئے تو اس کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟ آپؑ نے فرمایا اے شعیب! جو بھی انکی قبر کے پاس نماز ادا کرے اللہ عزوجل اس کی نماز کو ضرور قبول فرمالیتا ہے اور جو شخص بھی کوئی دعا کرتا ہے مگر اس کی دعا جلدی یا دیر سے ضرور قبول ہوتی ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے اور زیادہ بتائیں۔آپؑ نے فرمایا اے شعیب! زائر حسینؑ بن علیؑ کو جو کم از کم ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اسے کہا جاتا ہے اے اللہ کے بندے! تیرے گناہ معاف کردیئے گئے اب تو نئے سرے سے عمل کر۔



باب نمبر ﴿۸۴﴾



امام حسینؑ کی قبر کو الوداع کہنا

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا وہ حسین بن حسن بن ابان سے وہ حسین بن سعید سے اور میرے والد نے اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ حسین بن سعید سے اور مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ حسین بن سعید سے وہ فضالہ بن ایوب سے وہ نعیم بن ولید سے وہ یوسف کناسی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ بن علیؑ کو الوداع کہنے لگو تو یوں کہو۔

السَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَسْتَودِعُكَ اللهَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللهِ وَبِالرَّسُولِ وَبِما جِئتَ بِهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ، وَاتَّبَعْنا الرَّسُولَ، فَاكْتُبنا مَعَ الشّاهِدِينَ، اللّٰهُمّ لاتَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنّا وَمِنْهُ، اللّٰهُمَّ إنّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَنْفَعَنا بِحُبِّهِ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً تَنْصُرُ بِهِ دِينَكَ وَتَقْتُلُ بِهِ عَدُوَّكَ، وَتُبِيرُ بِهِ مَنْ نَصَبَ حَرْباً لِآلِ مُحَمَّدٍ فَإِنَّكَ وَعَدْتَهُ ذٰلِكَ، وَأَنْتَ لا تُخْلِفُ الْمِيعادَ، وَالسَّلامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ شُهَداءُ نُجَباءُ جاهَدْتُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ قاتَلْتُمْ عَلىٰ مِنْهاجِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَنْتُمُ السّابِقُونَ وَالْمُهاجِرُونَ وَالأَنْصارُ، أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَنْصارُ اللهِ وَأَنْصارُ رَسُولِهِ فَالْحَمْدُ للهِ الَّذِي صَدَقَكُمْ وَعْدَهُ وَأَراكُمْ ما تُحِبُّونَ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ. اللّٰهُمَّ لاتَشْغَلْنِي فِي الدُّنْيا عَنْ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ، لا بِإكْثارٍ تُلْهِينِي عَجائِبُ بَهْجَتِها، وَتَفْتِنُنِي زَهَراتُ زِينَتِها، وَلا بِإقْلالٍ يَضُرُّ بِعَمَلِي كَدُّهُ، وَيَمْلأُ صَدْرِي هَمُّهُ، أَعْطِنِي مِنْ ذٰلِكَ غِنىً عَنْ شِرارِ خَلْقِكَ، وَبَلاغاً أَنالُ بِهِ رِضاكَ، يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللهُ عَلىٰ رَسُولِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، وَعَلىٰ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ

الْأَخْيَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

"آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں میں عنقریب اللہ سے وداع لیتا ہوں اور آپؑ کو سلام کہتا ہوں میں اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور جو آپؑ لائے اس پر اور جس کی طرف آپؑ نے راہنمائی کی اس پر ایمان لایا ہوں اور میں نے رسولؐ کی اتباع کی تو مجھے گواہوں میں لکھ دے۔ اے اللہ اس زیارت کو آخری زیارت نہ بنا اے اللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں ان کی محبت سے نفع دے۔ اے اللہ! ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کے ساتھ اپنے دین کی تو مدد کرے جس سے تو اپنے دشمن کو قتل کرے اور جو آل محمدؐ سے جنگ کرے اس کو تو تباہ کر دے کیونکہ تو نے ان سے یہ وعدہ کیا ہے اور تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور آپؑ پر سلام، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ شہداء اور نجیب ہیں آپؑ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا آپؑ نے رسولؐ اللہ کے طریق پر جہاد کیا آپؑ سابقین، مہاجرین اور انصار سے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے دین کے مددگار ہیں اور اس کے رسولؐ کے بھی۔ الحمد ہے اللہ کے لیے جس نے آپؑ سے سچا وعدہ کیا اور آپؑ کو وہ سب کچھ دکھا دیا جس کا آپؑ سے سچا وعدہ کیا تھا اور آپؑ کو وہ دکھا دیا جو آپؑ پسند کرتے تھے اور اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود اور رحمت اور برکات بھیجے۔ اے اللہ! مجھے دنیا میں مشغول نہ کر کہ میں تیری نعمت کو بھول جاؤں۔ اے اللہ! مجھے اس دنیا کی رونق اور عجائبات میں گم مت ہونے دینا اور دنیا کی چمک دمک اور فتنوں سے محفوظ رکھ اسی طرح اپنی نعمت کم بھی نہ کرنا جو محنت کی وجہ سے میرے عمل کو نقصان دے اور اس سے میرے سینے میں فکر آ جائے۔ اے اللہ! مجھے اس کے ساتھ اپنی مخلوق سے بے پرواہ کر دے اور مجھے زیادہ عطا فرما کہ میں تیری رضا حاصل کر سکوں۔ اے ارحم الراحمین! درود بھیج اپنے رسول محمدؐ اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر جو اچھے پاک و پاکیزہ اور طاہر و مطہر ہیں اور تیرے پسندیدہ ہیں اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں"۔

حدیث ۲ مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر مکرم سے انہوں نے حسن بن علی بن مہزیار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کو الوداع کرنے لگو تو زیادہ سے زیادہ زیارت کرو اور تمھاری اقامت گاہ (کربلا سے نزدیک) نینوا یا غاضریہ ہو، وہاں سے زیارت کے لئے جاؤ اور جب قصد زیارت کرو تو پہلے غسل کرو پھر زیارتِ وداع کرو اور جب زیارت سے فارغ ہو جاؤ تو قبر کی طرف رخ کر کے کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يَاوَلِيَّ اللهِ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ، أَنْتَ لِي جُنَّةٌ مِنَ الْعَذَابِ، وَهٰذَا أَوَانُ أَنْصِرَافِي عَنْكَ، غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْكَ، وَلا مُسْتَبْدِلٍ بِكَ سِوَاكَ، وَلا مُؤْثِرٍ عَلَيْكَ غَيْرَكَ، وَلا زَاهِدٍ فِي قُرْبِكَ ، جُدْتُ بِنَفْسِي لِلْحَدَثَانِ وَتَرَكْتُ الأَهْلَ وَالأَوْطَانَ فَكُنْ لِي يَوْمَ حَاجَتِي وَفَقْرِي، وَفَاقَتِي، يَوْمَ لا يُغْنِي عَنِّي وَالِدِي وَلا وَلَدِي، وَلا حَمِيمِي وَلا قَرِيبِي، أَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ وَخَلَقَ أَنْ يُنَفِّسَ بِكَ كَرْبِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي قَدَّرَ عَلَيَّ فِرَاقَ مَكَانِكَ أَنْ لا يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي وَمِنْ رَجْعَتِي وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَبْكَى عَلَيْكَ عَيْنِي أَنْ يَجْعَلَهُ سَنَداً لِي وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي نَقَلَنِي إِلَيْكَ مِنْ رَحْلِي وَأَهْلِي أَنْ يَجْعَلَهُ ذُخْراً لِي، وَأَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَرَانِي مَكَانَكَ وَهَدَانِي لِلتَّسْلِيمِ عَلَيْكَ وَلِزِيَارَتِي إِيَّاكَ أَنْ يُورِدَنِي حَوْضَكُمْ وَيَرْزُقَنِي مُرَافَقَتَكُمْ فِي الْجِنَانِ مَعَ آبَائِكَ الصَّالِحِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللهِ [وَابْنَ صَفْوَتِهِ]، السَّلامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، حَبِيبِ اللهِ وَصَفْوَتِهِ وَأَمِينِهِ وَرَسُولِهِ، وَسَيِّدِ النَّبِيِّينَ، السَّلامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَصِيِّ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، السَّلامُ عَلَى الأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ

وَالْمَهْدِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنْ فِى الْحَائِرِ مِنْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ]، اَلسَّلَامُ عَلٰى مَلَائِكَةِ اللّٰهِ الْبَاقِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ، اَلَّذِيْنَ هُمْ بِأَمْرِ رَبِّهِمْ قَائِمُوْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

''اے ولی اللہ آپؑ پر سلام ہو۔ اے ابا عبد اللہؑ آپؑ پر سلام ہو آپؑ میرے لیے عذاب سے ڈھال ہیں۔ اب میری واپسی کا وقت ہو گیا ہے میں بے رغبتی نہیں کر رہا نہ کسی اور جانب جا رہا ہوں نہ کسی اور کو آپؑ پر ترجیح دیتا ہوں اور نہ آپؑ کے قرب سے بے رغبت ہوں میں نے مصائب اپنی جان پر پیش کر دیئے اور اہل وطن چھوڑے ہیں آپؑ میری حاجت اور فقر کے دنوں میں میرے مددگار بن جائیں کیونکہ نہ اولاد کام آئے گی اور نہ باپ نہ دولت اور نہ کوئی دوست۔ میں اسی اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے ٹھیک پیدا کیا کہ میری مصیبت کو دور کرے اور اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھ پر مقدر کر دیا کہ آپؑ کی تربت سے جدا ہو جاؤں، اللہ عزوجل اس زیارت کو یہاں آنے کے لیے آخری وقت نہ کر دے اور میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے میری آنکھ کو آپؑ پر رلایا کہ وہ میرے اس رونے کو میری آپؑ سے مودت کی سند بنا لے اور میں اس اللہ سے سوال کرتا ہوں جس نے مجھے آپؑ کا مقام و مرتبہ بتایا اور آپؑ پر سلام کہنے اور زیارت کرنے کا طریقہ بتایا کہ وہ مجھے آپؑ کے حوض پر پہنچائے اور جنت میں آپؑ کا قرب نصیب فرمائے اپنے نیک آباء کے ساتھ اللہ عزوجل سب پر درود بھیجے۔ اے اللہ! کے پسندیدہ اور پسندیدہ کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو محمدؐ بن عبد اللہؑ حبیب اللہؐ اور پسندیدہ امین رسول سید النبیینؐ پر سلام ہو۔ امیرؑ المومنین اور وصی رسولؐ رب العالمین اور روشن پیشانیوں والوں کے قائدؑ پر سلام ہو۔ آئمہ راشدین معصومینؑ پر سلام ہو اور جو حائر (کربلا) میں ہیں سب پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکات ہوں اللہ کے باقی (کربلا میں) مقیم فرشتوں پر بھی سلام ہو جو اپنے رب کے حکم پر قائم رہتے ہیں مجھ پر اور اللہ کے صالحین بندوں پر سلام ہو۔ الحمد ہے اللہ رب

العالمین کے لیے“۔

پھر یہ پڑھو:۔

سَلامُ اللّٰهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ عَلَيْكَ يا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَعَلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَعَلى ذُرِّيَّتِكَ وَمَنْ حَضَرَكَ مِنْ أَوْلِيائِكَ، أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ۔

”اللہ کا سلام اور اس کے مقرب فرشتوں اور انبیاء و مرسلین اور نیک بندوں کا سلام آپؑ پر ہو اے رسولؐ اللہ کے بیٹے، اور آپؑ کے روح، بدن اور اولاد پر سلام ہو۔ میں آپؑ کو الوداع کہتا ہوں اور آپؑ سے آپؑ کی حفاظت چاہتا ہوں اور آپؑ پر سلام کہتا ہوں ہم اللہ پر اس کے رسولؐ پر اور جو کچھ وہ لائے سب پر ایمان لائے۔ اے اللہ ہمیں گواہوں میں لکھ دے“۔

پھر یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي ابْنَ رَسُولِكَ وَارْزُقْنِي زِيارَتَهُ أَبَداً ما أَبْقَيْتَنِي، اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِحُبِّهِ يا رَبَّ الْعالَمِينَ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَعْدَ الصَّلاةِ وَالتَّسْلِيمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَأَنْ لا تَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي إِيّاهُ، فَإِنْ جَعَلْتَهُ يا رَبِّ فَاحْشُرْنِي مَعَهُ وَمَعَ آبائِهِ وَإِنْ أَبْقَيْتَنِي يا رَبِّ فَارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِ ثُمَّ الْعَوْدَ بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي لِسانَ صِدْقٍ فِي أَوْلِيائِكَ، وَحَبِّبْ إِلَيَّ مَشاهِدَهُمْ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَلا تَشْغَلْنِي عَنْ ذِكْرِكَ بِإِكْثارٍ مِنَ الدُّنْيا تُلْهِينِي عَجائِبُ بَهْجَتِها وَتُفْتِنُنِي زَهَراتُ زِينَتِها وَلا بِإِقْلالٍ يَضُرُّ بِعَمَلِي كَدُّهُ وَيَمْلَأُ صَدْرِي

هَمُّهُ وَأَعْطِنِي بِذٰلِكَ غِنىً عَنْ شِرَارِ خَلْقِكَ، وَبَلَاغاً أَنَالُ بِهِ رِضَاكَ يَا رَحْمٰنُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ وَزُوَّارَ قَبْرِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

''اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور اس کو میری آخری زیارت نہ قرار دینا جو میں تیرے رسولؐ کے بیٹے کی زیارت کر رہا ہوں اور مجھے ان کی زیارت ہمیشہ ہمیشہ کرنے کی توفیق عطا فرما جب تک تو مجھ کو باقی رکھے۔ اے اللہ رب العالمین مجھے ان سے محبت کرنے کا نفع دے اور انہیں مقام محمود پر پہنچا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے صلوٰۃ وتسلیم کے بعد یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور اس زیارت کو آخری نہ بنا۔ اے میرے رب اگر تو اس کو آخری زیارت بنا دے تو مجھے بھی ان کے ساتھ اور ان کے آباء کے ساتھ اکٹھا کرنا اگر مجھے باقی رکھا تو دوبارہ یہاں آنے کی توفیق نصیب فرما اور میں دوبارہ یہاں لوٹ کر آؤں اے ارحم الراحمین! اے اللہ مجھے اپنے اولیاء میں سچی زبان بنا اور ان کے مشاہد میں مجھے محبوب بنا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور مجھے اپنے ذکر سے ہٹنے نہ دینا کہ کہیں میں دنیا کی طلب زیادہ کر کے اس دنیا کی رونقوں اور عجائبات میں غافل ہو جاؤں اور نہ ہی مجھے اس دنیا کی زیب و زینت اور فتنے میں ڈال دینا اسی طرح کمی اور فقر سے بھی بچا کہ اس محنت و مشقت سے مغموم اور فکر مند ہو جاؤں۔ اے اللہ مجھے بدترین لوگوں سے محفوظ فرما تا کہ میں تیری رضا حاصل کر سکوں۔ سلام ہو تم پر اے فرشتو! قبر حسینؑ کے زائروں سب پر سلام ہو''۔

پھر اپنا دایاں رخسار قبر پر رکھو اور پھر دوسرا رخسار قبر پر رکھو اور دعا میں بہت اصرار کرو پھر جب تم حرم سے نکلو تو قبر سے چہرہ نہ موڑنا یہاں تک کہ تم حرم سے باہر نکل جاؤ۔



باب نمبر ﴿۸۵﴾



زیارت حضرت عباسؑ

حدیث ① مجھے ابو عبد الرحمن بن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر سے انہوں نے حسین بن علی بن مہز یار سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہز یار سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابو حمزہ ثمالی سے انہوں نے کہا کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم قبر عباسؑ بن علیؑ کی زیارت کرو جو فرات کے کنارے پر حائر کے بالمقابل ہے تو دروازۂ سقیفہ پر کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھو۔

سَلامُ اللهِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ وَجَمِيعِ الشُّهَداءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَالزّاكِياتُ الطَّيِّباتُ فِيما تَغْتَدِي وَتَرُوحُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، أَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالتَّصْدِيقِ وَالْوَفاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعالِمِ، وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ فَجَزاكَ اللهُ عَنْ رَسُولِهِ وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَفْضَلَ الْجَزاءِ بِما صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَأَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ لَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ، وَلَعَنَ اللهُ مَنْ حالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ ماءِ الْفُراتِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً وَأَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ ما وَعَدَكُمْ، جِئْتُكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وافِداً إِلَيْكُمْ، وَقَلْبِي مُسَلِّمٌ لَكُمْ، وَأَنا لَكُمْ تابِعٌ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّى يَحْكُمَ اللهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمِينَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لا مَعَ عَدُوِّكُمْ، إِنِّي بِكُمْ وَبِإِيابِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِمَنْ خالَفَكُمْ وَقَتَلَكُمْ مِنَ الْكافِرِينَ، قَتَلَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالْأَيْدِي وَالْأَلْسُنِ۔

"اللہ کا سلام اور قریبی فرشتوں کا سلام اور بھیجے گئے انبیاء کا سلام اور تمام نیک نبیوں اور شہداء اور

صدیقوں کا سلام اور پاک دامن اور طیبات جو صبح کرتی ہیں اور چلتی ہیں ان کا سلام آپؑ پر اے امیرؑ المومنین کے بیٹے۔میں گواہی دیتا ہوں آپؑ کے لئے تسلیم کے ساتھ اور تصدیق کے ساتھ اور وفا کے ساتھ اور نصیحت کے ساتھ کہ آپؑ نبیؐ مرسل کے خلیفہ ہیں اور چنے ہوئے سبط اور عالم کی دلیل ہیں، مبلغ وصی ہیں اور آپؑ مظلوم ہیں (یہ جملہ بتاتا ہے کہ حضرت عباسؑ علمدار اگرچہ امام نہیں لیکن خلیفۂ رسولؐ، وصیِ رسولؐ اور دلیلِ عالم ضرور ہیں۔خلیفہ اور وصی آپؑ اس معنی میں ہیں کہ آپؑ کو کربلا کے بارے میں وصیت کی گئی تھی اور آپؑ کربلا میں نمائندۂ پنجتنؑ تھے۔مترجم)۔پس اللہ آپؑ کو رسولؐ کی جانب سے، امیرؑ المومنین، حسنؑ وحسینؑ کی جانب سے جزا دے اور ان سب پر اللہ کا درود ہو۔بہترین جزا ملے اس پر کہ آپؑ نے صبر کیا اور امید رکھی اور معاونت کی۔پس بہترین ٹھکانہ ہو۔اس پر اللہ کی لعنت ہو جس نے آپؑ کو قتل کیا اور آپؑ کے حق سے جاہل رہا اور آپؑ کی حرمت میں کمی کی اور اللہ کی لعنت ہو ان پر جو آپؑ کے اور فرات کے پانی کے درمیان حائل ہوئے۔میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ مظلوم قتل ہوئے اور بیشک اللہ اس وعدے کو پورا کرنے والا ہے جو آپؑ سے کیا۔اے امیرؑ المومنین کے بیٹے میں آپؑ کی طرف وفد کی صورت میں آیا ہوں اور میرا دل آپؑ کے ساتھ مسلم ہے اور میں آپؑ کا تابع ہوں اور میری مدد آپؑ کے لئے تیار ہے یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ کر دے اور وہ بہترین حاکم ہے۔پس میں آپؑ کے ساتھ ہوں نہ کہ آپؑ کے دشمنوں کے ساتھ۔پس میں آپؑ کے ساتھ ہوں اور میں ان کے ساتھ ہوں جو مومنوں میں سے آپؑ کے پاس آئیں گے اور جس نے آپؑ کی مخالفت کی اور قتل کیا وہ کافرین میں سے ہے۔اللہ اس امت کو قتل کرے جس نے آپؑ کو قتل کیا ہاتھ اور زبان کے ساتھ“۔

پھر تم روضہ کے اندر داخل ہو اور قبر سے لپٹ کر یہ دعا پڑھو :۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ

وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَرِضْوَانُهُ وَعَلَىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ وَأَشْهَدُ اللهَ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَىٰ مَا مَضَىٰ عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّونَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمُنَاصِحُونَ لَهُ فِي جِهَادِ أَعْدَائِهِ الْمُبَالِغُونَ فِي نُصْرَةِ أَوْلِيَائِهِ الذَّابُّونَ عَنْ أَحِبَّائِهِ، فَجَزَاكَ اللهُ أَفْضَلَ الْجَزَاءِ، وَأَكْثَرَ الْجَزَاءِ، وَأَوْفَرَ الْجَزَاءِ، وَأَوْفَىٰ جَزَاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفَىٰ بِبَيْعَتِهِ، وَاسْتَجَابَ لَهُ دَعْوَتَهُ وَأَطَاعَ وُلَاةَ أَمْرِهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَالَغْتَ فِي النَّصِيحَةِ، وَأَعْطَيْتَ غَايَةَ الْمَجْهُودِ، فَبَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَدَاءِ، وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ وَأَعْطَاكَ مِنْ جِنَانِهِ أَفْسَحَهَا مَنْزِلاً، وَأَفْضَلَهَا غُرَفاً، وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي عِلِّيِّينَ، وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً، أَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ، وَأَنَّكَ مَضَيْتَ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكَ، مُقْتَدِياً بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعاً لِلنَّبِيِّينَ، فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ، وَبَيْنَ رَسُولِهِ وَأَوْلِيَائِهِ فِي مَنَازِلِ الْمُخْبِتِينَ، فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔

”اے نیک اور اللہ کے فرمانبردارؑ! اور اس کے رسولؐ کے فرمانبردارؑ! اور امیرؑ المومنین کے فرمانبردارؑ! اور حسنؑ و حسینؑ کے فرمانبردارؑ! آپؑ پر اللہ کا سلام ہو اس کی رحمت اور برکتیں ہوں اور آپؑ کی روح اور بدن پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اس نہج پر چلے جو بدریوں کی نہج تھی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں اور اسکے دشمنوں سے جہاد میں اس کے خیر خواہ ہیں۔ اس کے اولیاء کے مددگار ہیں مبالغہ کرنے والوں اور ان کے دوستوں سے دفاع کرنے والے ہیں۔ اللہ عزوجل آپؑ کو افضل اور کثیر جزا دے اور جس نے بیعت میں وفا کی اور اس کی دعوت کو قبول کیا اور اسکے والیوں کی اطاعت کی اس کو بھی جزائے خیر دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اپنی پوری خیر خواہی اور کوشش کی۔ اللہ آپؑ کو شہیدوں میں بلند ترین مقام عطا فرمائے اور آپؑ کو اپنی جنت میں کشادہ مکان عطا فرمائے

اور بہترین مقام دے اور آپؑ کا ذکر علیین میں بلند کرے اور آپؑ کو انبیاء، صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ اٹھائے اور یہ اچھے ساتھی ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے کسی کو ذلیل کیا اور نہ سزا دی اور آپؑ اپنے امر کی بصیرت پر چلے اور نیک لوگوں کی اقتداء کی اور نبیوں کی پیروی کی تو اللہ عزوجل ہمیں آپؑ کے اور اس کے رسولوں اور اولیاء کے ساتھ نیک لوگوں کی منازل میں جمع کرے وہ ارحم الراحمین ہے''۔



باب نمبر ﴿۸۶﴾



عباس بن علی علیہ السلام کی قبر کو الوداع کہنا

حدیث ① مجھے ابوعبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر میں حسن بن علی بن مہز یار سے بیان کیا وہ اپنے والد علی بن مہز یار سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم حضرت عباسؑ کو الوداع کہو تو ان کے پاس آؤ اور یوں کہو۔

أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَأَسْتَرْعِيكَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلامَ، آمَنّا بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِكِتابِهِ وَبِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اكْتُبْنا مَعَ الشّاهِدِينَ، اللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَةِ قَبْرِ ابْنِ أَخي نَبِيِّكَ، وَارْزُقْني زِيارَتَهُ أَبَداً ما أَبْقَيْتَني، وَاحْشُرْني مَعَهُ وَمَعَ آبائِهِ فِي الْجِنانِ، وَعَرِّفْ بَيْني وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِكَ وَأَوْلِيائِكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَتَوَفَّني عَلَى الإيمانِ بِكَ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِكَ، وَالْوِلايَةِ لِعَلِيِّ ابْنِ أَبي طالِبٍ وَالأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَالْبَراءَةِ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَإِنّي رَضِيتُ بِذلِكَ يارَبِّ۔

”میں آپؑ کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں اور آپؑ سے حفاظت طلب کرتا ہوں اور آپؑ پر سلام کہتا ہوں۔ میں اللہ اس کے رسولؐ، اس کی کتاب اور جو کچھ اللہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا ہوں۔ اے اللہ! ہم کو گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔ اے اللہ اپنے نبیؐ کے بھتیجے کی قبر کی زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنا اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے ان کی قبر کی زیارت نصیب فرماتے رہنا اور مجھے ان کے ساتھ اور ان کے آباءؑ کے ساتھ جنت میں جمع فرما اور تو میرے اور ان کے اور اپنے رسولؐ کے اور اپنے ولیوں کے درمیان پہچان کروا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپؐ کی آل اطہارؑ پر درود بھیج اور مجھے اپنے ساتھ ایمان اور اپنے رسولؐ کی تصدیق پر ایمان کے ساتھ موت دینا۔ اے اللہ علیؑ اور ان کی اولاد میں سے آئمہؑ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے براءت عطا فرما اے رب میں تجھ سے راضی ہوں“۔

پھر اپنے لئے اور مومنوں، مسلموں اور والدین کے لیے دعا کرو اور جو چاہو دعا کرو۔

باب نمبر ﴿۸۷﴾



شہداءؑ کی قبور کو الوداع کہنے کا بیان

حدیث ① آئمہؑ سے روایت ہے کہ جب تم شہداء کی قبور کو الوداع کہو تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ لا تَجعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِي إِيّاهُمْ وَأَشْرِكْنِي مَعَهُمْ فِي صالِحِ ما أَعْطَيْتَهُمْ عَلىٰ نَصْرِهِمْ ابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ، وَحُجَّتِكَ عَلىٰ خَلْقِكَ، وَجِهادِهِمْ مَعَهُ فِي سَبِيلِكَ، اللّٰهُمَّ اجْمَعْنا وَإِيّاهُمْ فِي جَنَّتِكَ مَعَ الشُّهَداءِ وَالصّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولئِكَ رَفِيقاً، أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلامُ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْعَوْدَ إِلَيْهِمْ، وَاحْشُرْنِي مَعَهُمْ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ۔

”اے اللہ ان کی زیارت کو میری آخری زیارت نہ بنانا اور جو کچھ تو نے ان کو اپنے نبیؐ کے نواسے کی مدد پر دیا اس میں ہم کو شریک کر جو تیری خلق پر تیری حجت ہیں۔ (اے اللہ) یہ تیری راہ میں ان کے ساتھ جہاد کرنے والے ہیں۔ اے اللہ ہم کو اور ان کو شہداء اور صالحین کے ساتھ اپنی جنت میں جمع کر دے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں میں تمہیں الوداع کرتا ہوں اور تم پر سلام کہتا ہوں اے اللہ مجھے دوبارہ ان کی طرف لوٹ کر آنے کی توفیق عطا فرما اور اے ارحم الرحمین ہمیں ان کے ساتھ شمار فرما“۔

باب نمبر ﴿۸۸﴾



کربلا اور زیارت امام حسینؑ کی فضیلت

حدیث ① : مجھے ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عیاش نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابوعیسیٰ عبداللہ بن الفضل بن محمد ھلال الطائی البصری نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے ابوعثمان سعید بن محمد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں محمد بن سلام بن یسار کوفی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے احمد بن محمد واسطی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے عیسیٰ بن ابی شبیہ قاضی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں نوح بن دراج نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں قدامہ بن زائدہ نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے فرمایا اے زائدہ! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم امام ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کبھی کبھار کرتے ہو؟۔ میں نے کہا جیسے آپؑ کو خبر پہنچی ہے بالکل ایسا ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو حالانکہ ہماری محبت وہ اجر وثواب رکھتی ہے جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے اور ہمارے فضائل بیان کرنا اس امت پر ہمارا حق ہے جو واجب ہے۔ میں نے عرض کیا بے شک ہم آپؑ سے مودت رکھتے ہیں اور اسی کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں اور ہم آپؑ کی محبت کے ساتھ اللہ اور اس کے رسولؐ سے وابستہ ہوئے ہیں اور ہمارے سینے میں کوئی ناپسندیدہ چیز جمع نہیں ہوتی کہ اس کی وجہ سے ہمیں کوئی دکھ پہنچے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم یہ تو اسی طرح ہے پھر آپؑ نے تین مرتبہ اسی طرح فرمایا۔ پھر آپؑ نے فرمایا خوشخبری حاصل کرو اور خوش ہو جاؤ پھر خوش ہو جاؤ میں تمہیں ایک خبر دیتا ہوں جو میرے پاس خزانے میں بند ہے اے زائدہ! جب ہم طف میں رنج والم میں گرفتار ہوئے اور میرے والد گرامیؑ شہید ہو گئے اور ان کے تمام بھائی، اولاد اور اہل بیتؑ، انصار بھی شہید ہو گئے ہماری مستورات کو بے پردہ کیا گیا اور ان کو پالانوں پر بٹھا کر کوفے کی طرف لے جانے لگے تو میں اپنے پیاروں کی لاشوں کو میدان کربلا کی تپتی ریت پر پڑا ہوا دیکھ رہا تھا اور وہ بے گور و کفن لاشیں کربلا کی ریت پر پڑی ہوئیں

تھیں اور کسی نے ان کو دفن بھی نہیں کیا تو یہ غم میرے سینے کو پھاڑنے لگا اور جو کچھ میں دیکھ رہا تھا اس سے میرا دل پھٹنے لگا اور قریب تھا کہ میری روح میرے بدن کا ساتھ چھوڑ جاتی۔

جب میری پھوپھی زینب الکبریٰ سلام اللہ علیھا نے میری یہ حالت دیکھی تو آپؑ فرمانے لگیں اے میرے بیٹے کیا وجہ ہے تم اس حال میں ہو۔ اے میرے بابا، میرے دادا اور میرے بھائی کے بقیہ! تمہارے سوا اب میرا کوئی نہیں رہ گیا۔

میں نے کہا پھوپھی اماں میں کیسے جزع فزع نہ کروں جب کہ میں اپنے بابا اپنے بھائیوں اپنے چچا اپنے چچا زاد بھائیوں کی لاشیں خون میں لت پت دیکھ رہا ہوں اور میری پھوپھیاں میری مائیں بیوہ کر کے ہمارا اسباب لوٹ کر لیجائی جا رہی ہیں۔ اے پھوپھی اماں! میرے بابا، میرے بھائی میرے چچا کے لاشے میرے سامنے بے گور و کفن پڑے ہیں نہ انہیں کفن دیا گیا ہے اور نہ ہی دفن کیا گیا نہ ان کی طرف کوئی آتا ہے نہ ان کا کوئی غمخوار ہے جو ان کی لاشوں پر گریہ کرے گویا کہ یہ نبیؐ کے بیٹے نہیں دیلمیوں اور خزر کے گھر والے ہیں۔

سیدہ زینبؑ نے فرمایا اے میرے بیٹے صبر کرو اللہ کی قسم! یہ آپؑ کے دادا اور بابا اور چچا کی طرف سے رسولؐ اللہ سے کیا گیا عہد تھا اور اللہ نے اس امت کے کچھ لوگوں سے پکا عہد لیا ہے جنہیں اس امت کے فرعون نہیں پہچانتے اور وہ آسمانوں میں اسی بات کے ساتھ مشہور ہیں کہ وہ ان اعضاء کو جمع کر کے دفن کر دیں گے اور یہ اجسام جو خون میں لت پت پڑے ہیں ان کو اسی میدان میں دفن کر کے ایک پرچم آپؑ کے بابا سید الشہداء کی قبر پر نصب کریں گے جس کا نہ تو نشان مٹے گا اور نہ رسم عزاداری کبھی ختم ہوگی راتوں کا گزرنا اور دنوں کا گزرنا بھی اسے ختم نہ کر سکے گا کفر کے امام اور گمراہی کی جماعتیں اسے مٹانے کی کوشش کریں گی لیکن جتنا وہ اسے مٹانے کی کوشش کریں گے اتنا ہی اس کا اثر بڑھتا چلا جائے گا اور پوری دنیا میں پھیل جائے گا اور یہ معاملہ بلند سے بلند تر ہوتا جائے گا۔

میں نے زینب کبریٰؑ سے پوچھا اے پھوپھی اماں! وہ کون سا عہد اور کون سی خبر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! مجھے ام ایمن نے بیان کیا کہ رسولؐ اللہ ایک دن فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لے گئے آپؑ نے اپنے باباؐ کے لیے شیرینی تیار کی اور علیؑ آپؐ کے پاس کھجوروں کا ایک تھال لے کر آ گئے۔ ام ایمن نے کہا میں آپؐ کے لیے گھی کا ایک برتن لے کر آ گئی جس میں دودھ اور مکھن تھا اسے شیرینی سے نبیؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ نے کھایا اور دودھ نبیؐ اور سب نے پیا پھر یہ کھجوریں اور مکھن کھایا پھر نبیؐ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور علیؑ آپؐ کے ہاتھوں پر پانی بہا رہے تھے۔ جب آپؐ ہاتھ دھو چکے تو اپنے چہرے کو پانی سے صاف کیا پھر علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کی طرف خوش وخرم انداز میں دیکھا پھر آسمان کی طرف نگاہ فرمائی اور قبلہ رخ ہوئے اور ہاتھ پھیلا دیئے اور اللہ سے دعا کی پھر سجدے میں گر پڑے اور رونے لگے اور دیر تک روتے رہے آپؐ کی آواز بلند ہو گئی اور آنسو جاری ہو گئے پھر سر اٹھایا زمین کی طرف نگاہ کی اور آپؐ کے آنسو اس طرح بہہ رہے تھے جیسے کہ بارش برس رہی ہو۔ فاطمہؑ، علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ بھی غمناک ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ غمگین ہو گئی جب ہم نے آپؐ کو غمگین دیکھا تو ہمیں آپؐ سے سوال کرتے ہوئے حیا آ رہی تھی کافی دیر اسی حال میں گزر گئی تو علیؑ نے اور فاطمہؑ نے پوچھا یا رسولؐ اللہ آپؐ کیوں رو رہے ہیں اللہ آپؐ کو نہ رلائے آپؐ کے رونے نے ہمارے دل زخمی کر دیئے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم پر بہت خوش ہوا تھا (مزاحم بن عبدالوارث نے اپنی حدیث میں اس جگہ اس طرح کہا ہے کہ اے میرے محبوبوں میں تم سے بہت خوش ہوا تھا) اتنا خوش کہ اس سے پہلے میں اتنا خوش کبھی نہیں ہوا اور میں تمہیں دیکھ رہا تھا، اللہ کی نعمت پر اس کی حمد بیان کی اور میں اسی حال میں تھا کہ جبرائیل مجھ پر نازل ہوا اور کہا اے محمدؐ! اللہ عزوجل نے آپؐ کے دل میں جھانکا اور آپؐ جو اپنے بھائی، بیٹی اور دونواسوں پر خوش ہوئے اس خوشی کو بھی دیکھا اور اس کی وجہ سے آپؐ پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور مبارک عطیہ عطا فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے وہ ان کو ان کی ذریت، ان

کے محبوں اور ان کے شیعہ کو جنت میں جدا نہ کرے گا اور وہاں ان کو عطیات اسی طرح دے گا جس طرح تمہیں دے رہا ہے یا دے گا اور راضی ہوگا لیکن ان پر بہت بڑی آزمائش ہوگی جو ان کو اس دنیا میں پیش آئے گی اور بہت سے مکروہات جو انہی لوگوں کے ہاتھوں پہنچیں گے اور وہ لوگ بھی تمہاری امت میں سے ہونگے مگر اللہ سے اور آپؐ سے بری ہونگے یہ لوگ آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ دینگے اور ان کو ظلم و جور سے قتل کریں گے، ان کی قبریں متفرق اور دور دور ہوں گی یہ ہی اللہ کے پسندیدہ ہیں ان کے لیے بھی اور آپؐ کے لیے بھی تو آپؐ اللہ کی حمد بیان کریں اور اس کی مشیت اور تقدیر پر راضی ہوں اور مخلوق میں سے بدترین مخلوق وہ ہوگی جو ان کو قتل کرے گی۔ پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا میں نے اللہ کی حمد بیان کی اور اس کی مشیت پر راضی ہوگیا جو اس نے ہمارے لیے پسند فرمایا ہے پھر جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمدؐ! بے شک آپؐ کا بھائی آپؐ کے بعد مظلوم اور مغلوب ہوگا اور آپؐ کے دشمنوں کے ظلم و جور کا نشانہ بنے گا پھر آپؐ کے بعد اس کو قتل کر دیا جائے گا اور اس کو بدترین مخلوق کا آدمی قتل کرے گا جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ بدبخت ہوگا اور وہ صالحؑ کی اونٹنی کے قاتل کی طرح ہوگا۔ (وہ یعنی مولا علیؑ) ایسے شہر میں ہجرت کرے گا جو اس کے شیعہ اور اس کی اولاد کے شیعوں کا گڑھ ہوگا۔ اس میں ہر حال میں ان پر ظلم وستم کیا جائے گا اور ان کی مصیبت عظیم ہوگی اور آپؐ کا نواسہ (اپنے ہاتھ سے حسینؑ کی طرف اشارہ کیا) آپؐ کی اولاد، اہل بیتؑ اور امت کے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ فرات کے کنارے کربلا کی زمین پر قتل کیا جائے گا۔ اس جگہ کو اسی وجہ سے کرب و بلا کہتے ہیں جو عذاب آپؐ کے اور آپؐ کی اولادؑ کے دشمنوں پر ہوگا اس کی کرب کبھی ختم نہ ہوگی اور اس کی حسرت کبھی ختم نہ ہوگی اور اے محمدؐ! کربلا تمام زمین سے بہترین زمین کا ٹکڑا ہے اور حرمت کے لحاظ سے عظیم ترین ہے وہاں آپؐ کا نواسہ قتل کیا جائے گا اور ان کے اہل و عیال اور اصحاب بھی اور یہ جگہ جنت کے میدانوں میں سے ہوگی جب یہ دن آئے گا تو آپؐ کا نواسہ اور ان

کی اولاد، بھائی، بھتیجے، اصحاب سب قتل کر دیئے جائیں گے اور کفر اور لعنت کی جماعتیں انہیں گھیر لیں گی اور زمین اپنے کناروں سمیت حرکت کرنے لگے گی اور پہاڑ بلند ہو جائیں گے اور ان کی حرکت و اضطراب زیادہ ہو جائے گی اور سمندر اپنی امواج کے ساتھ بے قرار ہو جائیں گے اور آسمان ٹھاٹھیں ماریں گے آپؐ کے لیے اور آپؐ کی اولاد کے لیے غضبناک ہو کر اور حرمتوں کے کٹ جانے کو عظیم سمجھتے ہوئے آپے سے باہر ہونے لگیں گے اور آپؐ کے خاندان اور اولاد کے ساتھ بدسلوکی کرنے کی وجہ سے کوئی چیز ایسی نہ ہوگی جو اللہ سے اجازت نہ مانگتی ہو کہ وہ مظلوموں کا انتقام لیں اور ان کی مدد کریں جو زمین میں اللہ کی حجت ہیں اس کی مخلوق پر۔ اللہ آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں اور سمندروں کو وحی کرے گا کہ میں اللہ قادر ہوں جس سے کوئی ظالم قوت والا نہیں ہو سکتا اور کوئی محفوظ اس کو عاجز نہیں کر سکتا اور میں (اللہ) انتقام لینے پر قادر ہوں میری عزت و جلال کی قسم! میں (اللہ) ان (حسینؑ) کا انتقام ضرور لوں گا اور اپنے رسول کو قصاص ضرور لے کر دوں گا جس نے میرے رسولؐ اور ان کے اہل بیتؑ کو ستایا اور ان کی بے حرمتی کی اور ان کے خاندان کو قتل کیا اور عہد کو توڑا، ان پر ظلم کیا اور انہوں نے آپؐ کی حرمت کو حلال سمجھا تو جب یہ جماعت اپنے بچھڑنے کی جگہ پہنچی تو اللہ نے ان کی روحیں اپنے قبضے میں لے لیں اور فرمایا ان پر ظلم کرنے والوں کو میں ایسا عذاب دوں گا جو میں نے پہلے کسی کو نہیں دیا اس وقت آسمان اور زمین اور تمام چیزیں چیخنے لگیں اور ان ظالموں پر لعنت کرنے لگیں جنہوں نے آپؐ کی حرمتیں توڑ دیں اور آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم کیا۔ اللہ نے سب کی روحیں اپنی گرفت میں لے لیں تو ساتویں آسمان کے فرشتے اترے ان کے پاس یاقوت اور زمرد کے برتن آب حیات سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے پاس جنت کے حلے اور خوشبوئیں تھیں۔ انہوں نے ان کے اجسام اس پانی سے دھوئے اور حلے پہنائے اور خوشبوئیں لگائیں اور فرشتوں نے صفیں بنا بنا کر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر اللہ نے ایسے لوگ بھیجے جن کو کافر نہیں جانتے جو ان مظلوموں کے قتل

میں قول وفعل اور نیت و ارادہ سے شریک نہیں تھے جنہوں نے ان کے اجسام دفن کئے اور ان کی علامتیں لگائیں سید الشہداءؑ کی قبر پر نشان لگائے۔ وہ (یعنی حسینؑ) اہل حق کا علم تھے اور مومنوں کی کامیابی کا سبب تھے اور انہیں ہر آسمان کے لاکھوں فرشتے گھیرے رکھتے ہیں روزانہ دن رات وہاں رہتے ہیں ان پر درود پڑھتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور بخشش ان کے زائرین کے لیے مانگتے ہیں اور ان زائرین کے نام لکھتے رہتے ہیں جو اللہ عزوجل اور آپؐ کا قرب تلاش کرتے ہیں ان کے نام، ان کے باپوں کا نام قبیلوں اور شہروں کے نام اور ان کے چہروں پر اللہ کے نور سے علامتیں لگاتے ہیں کہ یہ خیر الشہداءؑ کا زائر ہے اور خیر الانبیاءؐ کے بیٹے کی قبر کا زائر ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کے چہرے پر اس نشان سے پھوٹنے والا نور سب پر حاوی ہو جائے گا اور ہر نظر کو خیرہ کر دے گا اور یہ ہے زائر حسینؑ کے متعلق دلیل اور علامت جس سے وہ پہچانے جائیں گے۔ اے محمدؐ! میں آپؐ کے پاس ہوں میرے اور آپؐ کے درمیان میکائیل ہے علیؑ ہمارے امام ہیں اور ہمارے ساتھ اللہ عزوجل کے لاتعداد فرشتے ہیں اور ہم اُسے اس شان کی بدولت مخلوقات میں سے پہچان لیں گے یہاں تک کہ اللہ انہیں اس دن کی سختیوں اور پریشانیوں سے نجات دے دے گا اور یہ اس شخص کے لئے اللہ کا حکم اور فیصلہ ہے جس نے قبر کی زیارت کی۔ اللہ ان سب کو قیامت کے ہول سے اور شدائد سے جنت دے دے گا اور یہ اللہ کا حکم ہے اور اے محمدؐ یہ اللہ کا اس شخص کے لیے عطیہ ہے جو آپؐ یا آپؐ کے بھائی کی قبر کی زیارت کرے یا آپؐ کے نواسوں کی قبر کی زیارت کرے اور اس کا اللہ کے سوا کسی کی خوشنودی کا مقصد نہ ہو اور جن پر لعنت ثابت ہوگئی ان میں سے کچھ لوگ جن کے لیے اللہ کا غضب اور لعنت لکھ دی گئی ہے وہ عزاداری اور اس قبر کا نشان مٹانا چاہتے ہیں مگر اللہ عزوجل ان کو ان کے شیطانی مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دے گا پھر رسولؐ اللہ نے فرمایا تو یہ وہ چیز ہے جس نے مجھے رلایا اور مجھے غمگین کیا۔

پھر سیدہ زینبؑ نے فرمایا جب ابن ملجم ملعون نے میرے باباؑ کو ضرب لگائی میں نے ان پر شہادت کے آثار دیکھے تو میں نے کہا اے بابا جان! مجھے ام ایمن نے فلاں فلاں حدیث بیان کی اور میں چاہتی تھی کہ آپؑ کی زبانی سنوں۔ آپؑ نے فرمایا بیٹی زینبؑ حدیث بالکل اسی طرح ہے جس طرح ام ایمن نے تمہیں بتائی ہے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں تم اہل بیتؑ کی دوسری مستورات کے ساتھ اس شہر میں قیدی بن کر آئی ہو اور تمہیں بے پردہ بازاروں میں پھرایا جارہا ہے اور یہ ظالم امت نبیؐ کے اہل حرم کو رسوا اور ذلیل کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اے میری بیٹی! اس موقع پر صبر کرنا صبر کرنا۔ اس ذات کی قسم جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور روح کو پیدا کیا اس دن تمہارے بغیر اور تمہارے محبوں اور شیعوں کے بغیر زمین پر کوئی بھی اللہ کا ولی نہ ہوگا اور ہمیں رسولؐ اللہ نے یہ خبر بتائی تو فرمایا ابلیس اس دن خوشی سے اونچا اڑے گا اور اپنے شیطانوں اور عفریتوں کے ساتھ ساری زمین میں گھومے گا اور کہے گا اے شیاطین کی جماعت ہم نے اولاد آدم سے اپنی فرمائش پوری کروالی اور آخر کار ہم نے ان کی ہلاکت کا مقصد پورا کرلیا اور ان کو ہلاکت کی انتہاء تک پہنچا دیا اور ہم نے ان کو آگ کا وارث بنا دیا اب تم اپنا یہ مشغلہ بنالو کہ لوگوں کو شک میں ڈالو اور لوگوں کو آل محمدؑ کی عداوت پر آمادہ کرو اور ان کے خلاف بھڑکاؤ اور ان کے دوستوں پر بھی شک سے حملہ کرو یہاں تک کہ تم مخلوق کی گمراہی اور کفر کو مضبوط کرلو اور ان میں سے کوئی بھی نجات نہ پا سکے۔ (پھر امیرؑ المومنین نے فرمایا) ابلیس نے سچ کہا حالانکہ وہ جھوٹا ہے کہ آل محمدؑ سے دشمنی رکھ کر کوئی عمل صالح فائدہ نہیں پہنچاتا اور ان سے مودت رکھنے والے کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

زائدہ بیان کرتے ہیں کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے یہ حدیث بیان کر کے فرمایا یہ لے لو اگر تم اس کو حاصل کرنے کے لیے ساری زندگی بھی جدوجہد کرتے رہتے تو پھر بھی کم تھا۔

قول مترجم:۔

اس مقام پر ہم عزاداریِ حسینؑ کے موضوع پر مزید دو احادیث کتاب ''کلام حسینؑ'' سے پیش کرتے ہیں:۔

ا۔ امام جعفر صادق علیہ نے اپنی دعا میں فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جنہوں نے ہمارا ساتھ دیا۔ ہماری مصیبت، غم، حزن، رونے، پیٹنے اور ماتم کرنے کو طول دینے میں ہمارے ساتھ مدد کی اور میرے جدؑ مظلوم کے ذکر کو زندہ رکھا، جس طرح ہم اس غم کو یاد کر کے روتے ہیں اسی طرح ہمارے ماننے والے بھی انہیں یاد کر کے گریہ کرتے ہیں۔ (کتاب۔ کلام حسینؑ۔ صفحہ ۹۳)

۲۔ منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے امام حسینؑ کے ماتم اور عزاداری کے لئے ۸۰۰ درہم کی وصیت فرمائی کہ میری شہادت کے بعد دس برس تک ہر سال ایام حج میں منٰی میں نوحہ خوانی کرائی جائے۔ (کتاب۔ کلام حسین۔ صفحہ ۶۹)

حدیث ۲ مجھے ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی فقیہ نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے میرے والد نے بیان کیا اور علی بن حسین نے بیان کیا اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے وہ سعد بن عبد اللہ بن ابی خلف سے وہ احمد بن محمد بن عیسٰی سے وہ محمد بن سنان سے وہ ابو سعید قماط سے اس نے کہا مجھے عبد اللہ بن ابی یعفور سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابو عبد اللہ سے سنا آپؑ فرما رہے تھے اے فلانی! (یعنی دوست امام) تم امام ابو عبد اللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں دو یا تین سال میں ایک مرتبہ زیارت حسینؑ کرتا ہوں تو آپؑ کا چہرہ مبارک جلال سے زرد ہو گیا اور آپؑ نے فرمایا خبردار اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں زیارت

حسینؑ ان تمام اعمال سے افضل ہے جن میں تم لگے رہتے ہو (یعنی نماز، روزہ، حج وغیرہ)۔ اس نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا زیارت حسینؑ کی اتنی فضیلت ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر میں تمہیں اس زیارت کی فضیلت بتا دوں اور ان کی قبر کی فضیلت بتادوں تو تم حج چھوڑ دو اور تم میں سے کوئی بھی حج نہ کرے۔ تیرے لیے افسوس! کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ نے مکہ کو حرم بنانے سے پہلے کربلا کو امن والا بابرکت حرم حسینؑ کی قبر کی فضیلت کی وجہ سے بنایا۔

ابو یعفور کہتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ لوگوں پر اللہ نے بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے اور زیارت حسینؑ کا کہیں ذکر نہیں کیا؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر اس طرح ہے تو یہ (زیارت حسینؑ) ایسی چیز ہے جس کو اللہ نے اسی طرح بنایا، کیا تم نے میرے جد امیرؑ المومنین کا فرمان نہیں سنا کہ آپؑ نے فرمایا پیر کا باطنی حصہ پیر کے ظاہری حصے سے مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے بہ نسبت ظاہر کے لیکن اللہ نے پیر کے ظاہری حصے پر مسح فرض قرار دیا ہے۔ نیز کیا تم نہیں جانتے کہ موقف (صحرائے عرفات اور مشعر الحرام) اگر حرم میں ہوتا تو زیادہ افضل ہوتا کیونکہ وہ حرم ہے مگر اللہ نے اس کو حرم کے باہر رکھا ہے۔

حدیث (۳) مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ ابو سعید قماط سے وہ عمر بن یزید بیاع سابری سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کعبہ کی زمین نے کہا میری مثل کون ہے اللہ نے اپنا گھر میری پشت پر بنایا اور میری طرف لوگ دور دور سے آتے ہیں اور مجھے اللہ کا حرم اور جائے امن بنایا گیا تو اللہ نے اس کی طرف وحی کی کہ تو رک اور ٹھہر جا میری عزت و جلال کی قسم جو فضیلت میں نے کربلا کو دی ہے وہ فضیلت میں نے کسی بھی زمین کو نہیں دی اور جو فضیلت کسی اور زمین کے ٹکڑے کو دی ہے اس کی نسبت کربلا سے ایسی ہے جس طرح سمندر میں سوئی ڈبو کر نکال لی جائے (یعنی فضیلتوں کے اعتبار سے زمین کعبہ قطرہ

ہے اور زمین کربلا سمندر) ۔اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تجھے بھی فضیلت نہ دیتا۔جس چیز کی ضمانت ارض کربلا نے اپنے ذمے لی ہے اگر وہ نہ ہوتی تو میں اپنا گھر بھی نہ بناتا جس پر تو فخر کر رہی ہے۔تُو ٹھہر جا! تھم جا! اور کمتر بن، متواضع، ذلیل اور مہین بن اور کربلا کی فضلیت کی منکر اور کربلا پر تکبر والی نہ بن ورنہ میں تجھے زمین میں دھنسا دوں گا اور تجھے جہنم کی آگ میں پھینک دوں گا۔

اور مجھے میرے والد نے علی بن حسین بن علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید عنصری نے عمر بن یزید بیاع سابری سے امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ﴿۴﴾ مجھے ابوالعباس کوفی محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے وہ ابوسعید عصفری سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارض کربلا کو کعبہ کے پیدا کرنے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی تو مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے مقدس اور مبارک ہوئی اور ہمیشہ اسی طرح رہے گی حتٰی کہ اللہ عزوجل اس کو جنت کی زمین سے افضل کر دے گا اور یہ افضل منزل اور مسکن ہوگی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو اپنے اولیاء کے لیے جنت قرار دے دے گا اور ان کو اس میں بسائے گا۔

حدیث ﴿۵﴾ مجھے محمد بن جعفر قرشی رزاز نے محمد بن حسین بن ابوالخطاب سے بیان کیا وہ ابوسعید سے وہ اس کے کسی آدمی سے وہ ابوجارود سے اس نے کہا کہ امام علیؑ بن حسین علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے کربلا کی زمین کو حرم، امن اور مبارک بنایا، اس زمین کو ارض کعبہ پیدا کرنے

اوراُسے حرم بنانے سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا۔(قیامت میں) جب اللہ ساری زمینوں کو جھٹکے دے گا تو زمین کربلا کو اس کی نورانی اور شفاف مٹی کے ساتھ بلند کرے گا اور اس کو بہشت کے بہترین باغوں میں قرار دے گا اور وہاں بہترین مکان بنوائے گا جس میں انبیاء مرسلین اور اولوالعزم پیغمبر رہیں گے، یہ زمین بہشت کے باغوں کے درمیان اس طرح چمکے گی جس طرح ستاروں کے درمیان کوکب دری چمکتا ہے،اس زمین کا نور اہل بہشت کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گا اور زمین با آواز بلند کہے گی: میں وہ مقدس اور طیب وطاہر زمین ہوں جس کی آغوش میں سید الشہداءاور جوانان جنت کا سردار سویا ہوا ہے۔

قول مترجم:۔

مندرجہ بالا چار احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ارضِ کربلا مکہ سے افضل ہے اور زیارتِ قبر حسینؑ حج سے افضل ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ حج شریعت کی رو سے واجب ہے اور زیارتِ حسینؑ شریعت کی رو سے بھی واجب ہے اور محبت کی رو سے بھی۔

مجھے میرے والد، علی بن حسین اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے وہ عباد ابی سعید عصفری سے وہ ایک آدمی سے وہ ابو جارود سے انہوں نے امام علی بن الحسین علیہ السلام سے اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے۔

حدیث ⑥ اور انہی نے روایت کیا کہ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا غاضریہ وہ مقام ہے جس میں اللہ عز وجل نے موسیٰ بن عمرانؑ سے کلام کیا اور نوحؑ سے اس میں سرگوشی فرمائی یہ تمام زمینوں سے اللہ کے ہاں نہایت معزز زمین ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اللہ عز وجل اس میں اپنے اولیاء اور انبیاء کو

کبھی نہ چھوڑتا تو ہماری قبور کی غاضریہ میں زیارت کرو۔

حدیث ﴿۷﴾ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا غاضریہ بیت المقدس کی مٹی ہے۔

حدیث ﴿۸﴾ ان دونوں سے مروی ہے اسی اسناد کے ساتھ وہ ابوسعید عصفری سے وہ حماد بن ایوب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے آپؑ اپنے آباء سے وہ امیرؑالمومنین سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا رسولؐ اللہ نے فرمایا میرا بیٹا ایک ایسی زمین میں دفن کیا جائے گا جس کو کربلا کہا جاتا ہے اور یہ وہ زمین کا ٹکڑا ہے جو اسلام کا قبہ ہے جس پر اللہ نے مومنوں کو نجات دی جو نوحؑ پر طوفان میں ایمان لائے۔

حدیث ﴿۹﴾ اسی سند سے ابن میثم تمار نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا جو شخص عرفہ کی رات کربلا میں رہا اور واپسی تک وہاں ہی رہا اللہ عزوجل اس کو اس سال کی تمام برائیوں سے بچا لے گا۔

حدیث ﴿۱۰﴾ اسی سند سے علی بن حرب سے مروی ہے وہ فضل بن یحییٰ سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کربلا کی زیارت کرو اور اس سے رکو نہیں کیونکہ اس نے انبیاء کی اولاد میں سے بہترین کی ضمانت اپنے ذمے لے لی ہے۔ میرے دادا حسینؑ کی رہائش سے ہزار سال پہلے فرشتوں نے کربلا کی زیارت کی اور کوئی رات بھی نہیں گزرتی مگر جبرائیل و میکائیل اس کی زیارت کرتے ہیں۔ لہٰذا اے یحییٰ (اسم راوی) کوشش کرو اس جگہ کو کبھی نہ

گنوانا۔

حدیث (۱۱) مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ جعفر بن محمد عبیداللہ سے وہ عبداللہ بن میمون القداح سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا امیرؑالمومنین کربلا کی زمین سے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ گزرے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے پھر فرمایا یہ ان کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ ان کے کجاوے رکھنے کے مقامات ہیں اور یہاں ان کا خون بہایا جائے گا۔اے مٹی تیرے لیے خوشی ہے کہ تجھ پر عظیم نفوس کا خون بہایا جائے گا۔

حدیث (۱۲) جھے میرے والد اور محمد بن حسن اور حسن بن متیل نے سہل بن زیاد سے وہ علی بن اسباط سے وہ محمد بن سنان سے اس نے جس نے اس کو بیان کیا وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتا ہے کہ آپؑ نے فرمایا امیر المومنین علی علیہ السلام لوگوں کے ہمراہ نکلے جب کربلا سے ایک یا دو میل کی مسافت پر تھے تو لوگوں سے آگے نکل آئے جب شہداء کے گرنے کے مقام پر پہنچے تو فرمایا یہاں دوسو نبی قتل ہوئے اور دوسو وصی قتل ہوئے اور اسی طرح دوسو ان کی اولاد میں سے بھی قتل کیے گئے سب کے شہداء اُن کی اتباع کے ساتھ تھے۔پھر رکاب سے پاؤں مبارک باہر نکال کر اپنے خچر پر یہاں چکر لگایا اور فرمانے لگے سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ شہداء کے گرنے کی جگہ ان سے پہلے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا اور نہ بعد میں آنے والے ان سے الحاق کر سکتے ہیں۔

ابن اثم کوفی متوفی (۳۱۴) نے اپنی کتاب ''الفتوح'' میں امیرؑالمومنین کے صفین کی طرف جانے کے متعلق ذکر کیا ہے جب آپؑ کربلا پہنچے تو فرات کے کنارے دیکھا اور وہاں ایک گھوڑا دیکھا تو فرمایا

اے ابن عباس کیا تم یہ جگہ پہچانتے ہو، انہوں نے کہا یا امیرؑ المومنین میں اس جگہ کو نہیں پہچانتا آپؑ نے فرمایا اگر تم اس طرح جانتے جیسے کہ میں جانتا ہوں تو میری طرح روئے بغیر یہاں سے آگے نہ جاتے پھر آپؑ بہت زیادہ روئے یہاں تک کہ آپؑ کی ریش مبارک آنسوؤں سے بھیگ گئی اور آنسو سینہ مبارک پر گرنے لگے، پھر فرمایا وائے ہو تم پر آل سفیان! ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے پھر حسین علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا اے ابو عبداللہؑ صبر کرنا تیرے باپ نے بھی بہت مصائب دیکھے ہیں اور میرے بعد تم بھی دیکھو گے پھر علی علیہ السلام کربلا کی زمین کے گرد چلنے لگے گویا کہ کوئی چیز تلاش کر رہے ہوں پھر آپؑ اترے پانی منگوایا پھر وضو کر کے کھڑے ہوئے اور جتنی اللہ نے چاہا آپؑ نے نماز پڑھی اور لوگ بھی وہاں اترے یہ جگہ فرات کے کنارے نینوا بستی کے قریب تھی پھر آپؑ نے اپنے سر کو تھوڑی دیر جھکائے رکھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ آپؑ سو رہے ہوں پھر اچانک اٹھے اور کھڑے ہوئے اور فرمایا اے ابن عباس میں نے اس وقت ایک خواب دیکھا کیا میں تجھے بتاؤں۔ انہوں نے کہا جی ضرور بتائیں۔ آپؑ نے فرمایا میں نے کچھ آدمیوں کو دیکھا ان کے چہرے سفید تھے ان کے ہاتھ میں سفید نشان تھے ان کے گلے میں تلواریں لٹک رہی تھیں انہوں نے زمین کے گرد خط کھینچا۔ پھر میں نے یہ کھجور کا درخت دیکھا کہ اس کی ٹہنیاں زمین پر لگی ہوئی ہیں وہاں میں نے ایک نہر دیکھی جس میں تازہ خون رواں تھا اور میں نے اپنے بیٹے حسینؑ کو دیکھا کہ وہ اس خون میں غرق ہے اور مدد کے لیے پکار رہا ہے مگر ان کی جانب کوئی مدد کو نہیں آرہا پھر میں نے ان سفید چہروں والے آدمیوں کو دیکھا جو آسمان سے اترے ہیں وہ آواز دے رہے ہیں اے آل رسولؐ! صبر کرو تم بدترین لوگوں کے ہاتھوں قتل کئے جاؤ گے اور ابو عبداللہؑ یہ جنت تمہاری مشتاق ہے۔ پھر وہ آگے بڑھے انہوں نے مجھ سے تعزیت کی اور کہنے لگے خوش ہو جاؤ ابو الحسنؑ خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری آنکھیں حسینؑ کے ساتھ ٹھنڈی کر دیں جب کہ کل لوگ رب العالمین کے لیے کھڑے ہونگے۔ پھر

میں بیدار ہو گیا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے مجھے صادق المصدق ابوالقاسم رسولؐ اللہ نے حدیث بیان کی اور میں عنقریب یہ دیکھوں گا کہ یہ خواب سچ ثابت ہوگا یہ زمین کربلا ہے جس میں میرا بیٹا حسینؑ اس کی اولاد اور اس کے اصحاب دفن ہونگے اور فاطمہؑ کی اولاد اس جگہ قتل کی جائے گی اور یہ زمین کا ٹکڑا آسمان والوں میں کرب و بلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور یہاں سے ایک قوم بلا حساب جنت میں جائے گی۔ پھر فرمایا اے ابن عباس! میرے لیے اونٹنیوں کی مینگنیاں لاؤ۔ وہ مل گئیں تو کہا امیرؑ المومنین وہ مجھے مل گئیں۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا پھر جناب امیرؑ اٹھے وہاں ان کو دیکھا اس میں سے کچھ مینگنیاں اٹھالیں انہیں سونگھا تو ان کا رنگ زعفران کا اور خوشبو کستوری کی تھی تو جناب امیرؑ نے فرمایا ہاں! یہی ہے بے شک یہ وہی ہیں۔ پھر فرمایا اے ابن عباس! تم جانتے ہو یہ کیا ہے انہوں نے کہا نہیں یا امیرؑ المومنین۔ آپؑ نے فرمایا عیسیٰؑ اس راستے سے گزرے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے حواری بھی تھے تو انہوں نے اسی طرح ان مینگنیوں کو سونگھا تو ان کی ایک ہرنی آئی وہ آکر آپؑ کے سامنے کھڑی ہو گئی تو عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے ان کے ساتھ ان کے حواری بھی رونے لگے حالانکہ انہیں معلوم نہیں تھا کہ وہ کیوں رو رہے ہیں اس لیے انہوں نے کہا اے روح اللہ! آپؑ رو رہے ہیں اور آپؑ نے اس جگہ کیونکر پڑاؤ کیا؟۔ انہوں نے کہا تم جانتے ہو یہ کون سی سرزمین ہے۔ انہوں نے کہا نہیں اے روح اللہ! تو انہوں نے کہا یہ وہ زمین ہے جہاں اللہ کے رسولؐ کے بیٹے اور فاطمہ الزہراؑ کے بیٹے کو جو طاہرہ بتول اور مریمؑ کے ساتھ ملنے والی ہیں ان کے بیٹے یہاں قتل ہوں گے۔ یہاں تک کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ امیرؑ المومنین واپس ہوئے اور صفین سے مڑے اور اہل نہروان سے فارغ ہوئے تو آپؑ کے پاس اعور ہمدانی آیا، جناب امیرؑ نے اسکے لئے فرمایا حارث کیا تم جانتے ہو کہ میں گزشتہ رات سے بہت غمگین اور افسردہ ہوں۔ حارث نے کہا یا امیرؑ المومنین کیا وجہ ہے جو آپؑ اس قدر غمگین ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا میں نے

خواب میں ارض کربلا دیکھی وہاں اپنے بیٹے حسینؑ کو مذبوح مطروح دیکھا جو زمین پر پڑا ہوا تھا اور میں نے درخت دیکھے جو الٹے کٹے ہوئے تھے اور آسمان پھٹا ہوا تھا اور کجاوے جھکے ہوئے تھے اور میں نے آسمان اور زمین کے درمیان ایک منادی کرنے والے کو دیکھا جو منادی کر رہا تھا کہ اے حسینؑ کے قاتلوں تم نے ہم کو غم واندوہ میں مبتلا کیا اللہ تمہیں بڑی گھبراہٹ اور عذاب الیم سے دوچار کرے اور پھر میں بیدار ہو گیا۔ حارث نے کہا یا امیرؑ المومنین ایسا نہیں ہوگا انشاء اللہ۔ جناب امیرؑ نے فرمایا اے حارث یہ بات بہت دور ہے اللہ کا حکم گزر چکا ہے اور تقدیر نافذ ہو چکی ہے اور مجھے میرے حبیب رسولؐ اللہ نے یہ بتایا تھا کہ میرے بیٹے کو یزید قتل کرے گا اور اللہ اس کو آگ کا عذاب دے گا۔

حدیث ۱۳ مجھے میرے والد اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ محمد بن سنان سے وہ عمرو بن ثابت سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ نے کربلا کو کعبہ سے چوبیس ہزار سال پہلے پیدا کیا اور اس کو پاک کیا اور اس میں برکت ڈالی پھر ساری مخلوقات پیدا کرنے تک وہ مقدس و مبارک رہی اور اسی طرح رہے گی پھر اس کو جنت کی زمین سے بھی افضل کر دے گا۔

حدیث ۱۴ اس حدیث کو ہمارے مشائخ کی ایک جماعت نے روایت کیا میرے والد، بھائی وغیرھم نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن احمد سے وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن علی سے وہ ابی سعید عصفری سے وہ عمر بن ثابت ابی المقدام سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی کے مثل حدیث بیان کرتے ہیں اور یہ الفاظ زائد ہیں۔ ”اور افضل منزل و مسکن وہ جگہ ہے جہاں میں

ہوں اور جہاں اس کے اولیاء ہیں"۔

مجھے میرے والد، بھائی اور علی بن الحسین نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید نے عمرو بن ثابت ابی المقدام سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حدیث (۱۵) ہمیں ہمارے والد نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن علی سے اس نے کہا ہمیں عباد ابوسعید عصفری نے صفوان بن جمال سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ اللہ عزوجل نے زمینوں اور پانیوں میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے کچھ فخر کرتے ہیں اور کچھ بغاوت کرتے ہیں تو ہر پانی اور زمین کو تواضع کے ترک کرنے پر سزا دی جائے گی حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے مشرکوں کو کعبے پر تسلط دیا اور زمزم کی طرف بھی نمکین پانی بھیج دیا جس نے اس کا ذائقہ خراب کر دیا اور ارض کربلا پہلی زمین اور فرات کا پانی پہلا پانی ہے جس کو اللہ نے مقدس کیا تو اللہ نے ان میں برکت ڈال دی۔(اللہ نے اس سے کہا) تُو بھی وہ کلام کر جو اللہ نے تجھے فضیلت دی ہے باقی زمینیں بھی بعض پر فخر کرتی ہیں۔اس نے کہا میں اللہ کی مقدس، مبارک زمین ہوں میری مٹی اور پانی میں شفا ہے اور کوئی فخر نہیں بلکہ میں عاجز اور ذلیل ہوں اُس ذات کے لیے جس نے مجھے یہ خواص عطا فرمائے اور نہ ہی میں کسی دوسرے پر فخر کرتی ہوں بلکہ اللہ کا شکر کرتی ہوں۔پس اللہ نے اس کو عزت دی اور وہ اپنی تواضع میں اور بڑھ گئی تو اللہ نے اس کو حسینؑ اور آپؑ کے اصحاب کی بنا پر قیامت تک کے لیے سرفراز کر دیا۔امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جو اللہ کے لیے تواضع کرے اللہ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

باب نمبر ﴿۸۹﴾



حائر حسینی علیہ السلام کی فضیلت

حدیث ① مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی جگہ جب سے وہ اس میں دفن ہوئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔نیز فرمایا قبر حسینؑ بہشت کے مرتفع باغوں میں سے ایک مرتفع باغ ہے۔

حدیث ② مجھے حکیم بن داؤد بن حکم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ منصور بن عباس سے وہ امام ابوعبداللہؑ کی طرف مرفوع بیان کرتے ہیں آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کا حرم چاروں طرف سے ایک ایک فرسخ ہے (یعنی ہر طرف سے ایک فرسخ تک حرم امام حسینؑ ہے)۔

حدیث ③ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے بیان کیا وہ ابن محبوب سے وہ اسحاق بن عمار سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ جو حسینؑ بن علیؑ کی قبر کی جگہ کی حرمت معلوم کرے اور اس کو جان کر اس سے پناہ حاصل کرے تو اس کو پناہ دے دی جاتی ہے۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں قربان جاؤں اس کی جگہ بیان فرمادیں۔آپؑ نے فرمایا ان کی قبر کی جگہ سے پچیس ذراع پاؤں کی طرف ناپ لو اور پچیس ذراع چہرے کی طرف ناپ لو پچیس ذراع پشت سے اور پچیس ذراع سرہانے سے ناپ لو (تو یہ حرم ہے) وہ جگہ جب سے وہ دفن ہوئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور اسی طرف ایک سیڑھی ہے جس سے زائرین کے اعمال آسمان کی طرف جاتے ہیں۔کوئی فرشتہ اور نبی آسمانوں میں ایسا نہیں رہتا جو اللہ سے یہ سوال نہ کرتا ہو کہ مجھے زیارت حسینؑ کی اجازت دی جائے تو ایک گروہ آسمان سے

زیارت کے لیے اترتا ہے اور ایک زیارت کرکے واپس روانہ ہوتا ہے۔

حدیث ۴ مجھے میرے والد نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ عبدالرحمن بن اشعث سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر جو لمبائی میں ۲۰ ذراع (ہر ذراع درمیانی انگلی کے سرے سے کہنی تک ہوتا ہے) اور چوڑائی میں ۲۰ ذراع مکسر (یعنی کہنی سے کلائی کے جوڑ تک) ہے وہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔۔۔(بقیہ عبارت اس کے پہلے والی حدیث کے مانند ہے)۔

اسی سے روایت ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ اسحق بن عمار سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔



باب نمبر ﴿۹۰﴾



دعا کے لئے اللہ کی محبوب ترین جگہ حائر حسینیؑ ہے

حدیث ① مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے بیان کیا انہوں نے حسن بن متیل سے بیان کیا وہ سہل بن زیاد سے وہ ابو ہاشم جعفری سے انہوں نے کہا میری طرف امام علی نقی علیہ السلام نے اپنی بیماری میں پیغام بھیجا اور محمد بن حمزہ کی طرف بھی بھیجا تو محمد بن حمزہ امامؑ کے پاس مجھ سے پہلے پہنچ گئے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ امامؑ مسلسل یہ کہتے رہے کہ حائر کی طرف کسی کو بھیجو۔ میں نے محمد (بن حمزہ) سے کہا کیا تم نے یہ نہیں کہا کہ میں خود حائر چلا جاؤں؟۔ پھر میں آپؑ کی طرف گیا اور آپؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں حائر جاؤں گا۔ فرمایا جو مناسب سمجھو ویسا ہی کرو۔ پھر فرمایا محمد (بن حمزہ) زید بن علی کا راز دار نہیں ہے (بلکہ وہ راز کو فاش کرتا ہے) لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ وہ اس سے باخبر ہو جائے۔ ابو ہاشم جعفری کا بیان ہے کہ میں نے یہ بات علی بن بلال سے کہی تو اس نے کہا امامؑ کسی کو حائر کیوں بھیجنا چاہتے ہیں جبکہ وہ خود حائر ہیں۔ میں سامرہ امامؑ کے پاس آیا پھر جب اٹھنے کا ارادہ کیا تو میں نے محسوس کیا وہ مجھ سے مانوس ہو گئے ہیں تو میں نے علی بن بلال کی بات ذکر کی۔ آپؑ نے فرمایا تم نے اسے جواب میں یہ نہیں کہا کہ بیشک رسولؐ اللہ بیت اللہ کا طواف کرتے تھے اور حجر اسود کو بوسا دیتے تھے اور نبیؐ کی حرمت اور مومن کی حرمت بیت اللہ کی حرمت سے بڑی ہے اور اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ عرفے میں قیام کریں۔ بیشک یہ ایسی جگہیں ہیں کہ اللہ اس میں ذکر کو پسند کرتا ہے۔ پس میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے وہاں پکارا جائے جہاں اللہ پسند کرتا ہے اور حائر انہی جگہوں میں سے ہے۔

حدیث ② مجھے علی بن حسین اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ ابو ہاشم جعفری سے انہوں نے کہا میں اور محمد بن حمزہ امام علی نقی علیہ السلام کی

عیادت کے لیے گئے تو آپؑ نے فرمایا کسی کو میرے مال سے حائر بھیجو۔ جب ہم ان کے پاس سے باہر آئے تو مجھے محمد بن حمزہ نے کہا یہ ہمیں حائر کی طرف بھیج رہے ہیں جب کہ یہ خود حائر کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ ابو ہاشم کا بیان ہے کہ میں امامؑ کے پاس دوبارہ آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو آپؑ فرمانے لگے ایسا نہیں ہے جیسا وہ کہہ رہا ہے، اللہ عزوجل کے کئی ایسے مقامات ہیں جن میں وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی بندگی کی جائے اور حائر الحسین اُن مقامات میں سے ہے۔

حدیث ③ حسین بن احمد بن مغیرہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ابو محمد الحسن بن احمد بن علی الرازی نے بیان کی جو وھوردی کے نام سے مشہور تھے اور نیشا پور میں رہتے تھے اور آخر میں وہ کچھ ذکر کیا جو پہلی دونوں حدیثوں میں نہیں ہے میں اس باب میں اس کی شرح کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ اسی میں سے ہے۔ ابو محمد الوھوردی نے کہا ہمیں ابو علی محمد بن ھمام نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے محمد حمیری نے حدیث بیان کی اس نے کہا مجھے ابو ہاشم جعفری نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا میں امام ابو الحسن علی بن محمد علیہ السلام کے پاس گیا جبکہ آپؑ علیل تھے آپؑ کو بخار محسوس ہورہا تھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا ابو ہاشم کوئی آدمی ہمارے موالی سے حائر کی طرف بھیجو جو ہمارے لیے دعا کرے۔ میں امامؑ کے گھر سے نکلا تو مجھے علی بن بلال ملا میں نے انہیں یہ بات بتائی اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا میں نے انہیں بتایا کہ آپ وہاں چلے جائیں تو انہوں نے کہا ہم سنتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ امامؑ حائر سے افضل ہیں جبکہ وہ مرتبے میں بھی حائر سے افضل ہیں تو ان کا اپنے لیے دعا کرنا حائر میں جا کر دعا کرنے سے بہتر ہے۔ میں نے یہ بات امامؑ کو بتائی، آپؑ نے فرمایا جاؤ اسے کہو نبیؐ بیت اللہ اور حجر اسود سے افضل تھے پھر بھی بیت اللہ کا طواف کرتے اور حجر اسود کو چومتے تھے۔ اللہ کی زمین میں کچھ ایسے ٹکڑے ہیں کہ اللہ عزوجل ان میں اپنے پکارے جانے پر خوش ہوتا ہے اور حائر

انہی میں سے ایک ہے۔

باب نمبر ﴿۹۱﴾



قبر امام حسینؑ کی مٹی خاک شفا ہے

حدیث ① مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی بن فضال سے وہ کرام سے وہ ابن ابی یعفور سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا ایک شخص قبر حسینؑ سے مٹی اٹھاتا ہے اور اس سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے جبکہ دوسرا شخص وہاں سے مٹی اٹھاتا ہے مگر اس کو فائدہ نہیں پہنچتا۔ حضرتؑ نے فرمایا ایسا نہیں ہے کہ صرف مٹی اٹھانے سے اس کو فائدہ پہنچے، اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو شخص بھی یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کو قبر حسینؑ کی مٹی نفع دے گی تو اس کو نفع ضرور ملتا ہے۔

حدیث ② مجھے محمد بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ابوعبداللہ برقی سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا ایک عورت نے مجھے سوت کا تا ہوا دیا اور کہا اسے مکہ کے نگرانوں کو پہنچا دیں تا کہ اس سے کعبہ کا غلاف بنایا جائے انہوں نے کہا میں نے کپڑے کو کعبہ کے دربانوں کو دینا پسند نہ کیا کیونکہ میں انہیں جانتا تھا وہ خائن تھے جب ہم مدینہ گئے تو میں امام ابوجعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایک عورت نے مجھے کاتا ہوا سوت دیا اور کہا کہ اس کو مکہ کے حاجیوں کو دے دوں کہ وہ اس کپڑے سے کعبہ کا غلاف بنائیں۔ میں نے یہ کپڑا ان لوگوں کو دینا مناسب نہیں سمجھا۔ آپؑ نے فرمایا اس سے شہد اور زعفران خرید لو اور قبر حسینؑ کی مٹی لے لو اور اس کو بارش کے پانی سے گوندکر اس میں شہد اور زعفران ملا کر شیعوں میں بانٹ دو تا کہ وہ اس سے اپنی بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔

قول مترجم:۔

یہ ایک نادر نسخہ ہے جو معصومؑ کی زبان سے صادر ہوا ہے۔مومنین کو چاہیئے کہ وقتِ ضرورت اس کو استعمال کریں۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بصری سے اور ان کا لقب فہد تھا وہ اپنے کسی ساتھی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کے لے شفا ہے۔**

حدیث ④ انہی سے روایت ہے وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن حسین بن سعید سے وہ اپنے والد سے وہ محمد بن سلیمان بصری سے وہ اپنے والد سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کی شفا ہے۔**

حدیث ⑤ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا وہ ہمارے اصحاب کے ایک شیخ سے وہ ابوالصباح کنانی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی ہر بیماری کی شفاء ہے اگرچہ ایک میل کے فاصلے سے لی جائے۔**

حدیث ⑥ **اور امام ابوعبداللہؑ سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا جس کو کوئی بیماری لگ جائے تو وہ قبر حسینؑ سے مٹی لے کر ابتداء کرے تو وہ اس بیماری سے شفایاب ہو جائے گا سوائے**

موت کے۔

حدیث (۷) مجھے محمد بن عبداللہ جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے انہوں نے کہا ہمیں مدلج نے محمد بن مسلم سے بیان کیا اس نے کہا میں مدینہ گیا جبکہ میں بیمار تھا تو امام ابوجعفرؑ کو بتایا گیا کہ محمد بن مسلم بیمار ہے۔ آپؑ نے اپنے ایک غلام کے ہاتھ میرے لیے شربت رومال سے ڈھکا ہوا بھیجا تو وہ غلام نے مجھے دے دیا اور کہا اس کو پیو کیونکہ مجھے امامؑ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے پینے تک یہاں ہی رہوں۔ میں نے شربت اس کے ہاتھ سے لے کر دیکھا اس میں کستوری کی مہک آرہی تھی اور بہت فرحت انگیز شربت تھا اور ٹھنڈا بھی تھا جب میں نے شربت پی لیا تو غلام نے کہا آپ کے مولاؑ فرماتے ہیں کہ جب آپ یہ شربت پی چکیں تو امامؑ کے پاس تشریف لے جائیں۔ میں نے سوچا مجھے آپؑ نے کیا کہا تو میں نے دیکھا کہ میں پہلے اٹھنے پر بھی قادر نہ تھا جب شربت میری رگوں میں دوڑنے لگا تو گویا میرے جسم کی گرہیں کھل گئیں اور میں آپؑ کے دروازے پر آیا اور آپؑ سے اجازت طلب کی، آپؑ نے بلند آواز سے فرمایا جسم صحت یاب ہو گیا آؤ۔ میں اندر چلا گیا اور میں رو رہا تھا کیونکہ میں اپنے گھر سے دور اور تکالیف میں مبتلا رہا تھا اور آپؑ سے ملنے کی طاقت بھی نہیں تھی۔ پس آپؑ نے کہا کہ رو کیوں رہے ہو اے محمد؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ سے دور رہنے پر اور دور رہائش پر اور آپؑ کے پاس کھڑے ہونے اور آپؑ کو دیکھ سکنے کے کم مواقع پر رو رہا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کہ جہاں تک قدرت کی بات ہے تو ہمارے اولیاء اور محب اسی طرح آزمائشوں میں گھرے رہتے ہیں اور بلا ان کی طرف جلدی سے آتی ہے اور جہاں تک تم نے اپنے دور رہنے اور مسافر ہونے کا ذکر کیا تو مومن تو اس دنیا میں ہے ہی مسافر اور اس مخلوق

میں منکوس ہے یہاں تک کہ وہ اس دنیا سے اللہ کی رحمت میں آجائے اور جو تو نے دور رہائش کی بات کی تو تیرے لئے ابا عبداللہؑ کی مثال ہے کہ وہ ہم سے دور فرات کے کنارے آباد تھے اور جو تو نے ہمارے قرب اور ہمیں دیکھنے کی محبت کی بات کی کہ تو اس پر قادر نہیں تو اللہ تیرے دل کو جانتا ہے اور تیری جزا وہی دے گا۔ پھر مجھے فرمایا کیا تو حسینؑ کی قبر پر جاتا ہے؟۔ میں نے کہا جی ہاں! ڈرتے ڈرتے جاتا ہوں۔ پس فرمایا جو شخص زیادہ خوف وخطر میں زیارت کرتا ہے تو اسی قدر اس کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے اور جو یہاں دنیا میں جتنا خوفزدہ ہوگا اتنا ہی قیامت میں جب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے تو یہ امن میں رہے گا اور اسے بخش دیا جائے گا اور فرشتے اس کو سلام کہیں گے اور نبیؐ اس پر نظر فرمائیں گے اور جو کچھ کر رہا ہے اس کو بھی دیکھیں گے اور وہ نعمت وفضل لے کر لوٹے گا اس کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور اللہ کی رضا اس کے ساتھ ہوگی۔ پھر فرمایا تم نے شربت کو کیسا پایا؟۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اہل بیت الرحمہؑ اور وصی الاوصیاء ہیں جو کچھ آپؑ نے غلام کے ہاتھ بھیجا اس میں ایسی تاثیر تھی کہ میں جو اس سے پہلے اپنے پاؤں پر چل بھی نہیں سکتا تھا اور اپنی جان سے مایوس ہو چکا تھا اس کے پیتے ہی میری زندگی گویا واپس پلٹ آئی میں نے ایسا خوشبودار، ٹھنڈا اور ذائقے دار شربت پہلے کبھی نہیں پایا اور جب میں نے اسے پی لیا تو غلام نے کہا کہ آپؑ نے فرمایا جب وہ پی لیں تو تم واپس آجانا اور مجھے آپؑ کا پیغام دیا کہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ میں نے اس عالم میں کہا کہ چاہے میری جان چلی جائے میں ان کی جانب ضرور جاؤں گا پس میں آپؑ کے پاس حاضر ہوا اس حالت میں گویا کہ میں بھرپور توانا تھا۔ الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے آپؑ کو اپنے شیعوں کے لئے رحمت بنایا۔ آپؑ نے فرمایا اے محمد! وہ شربت جو تم نے پیا وہ قبر حسینؑ کی مٹی تھی اور یہ بہترین شفا ہے اس کے ہم پلہ کوئی چیز نہیں ہم یہ بچوں اور مستورات کو پلاتے ہیں تو ہمیں اس میں ہر طرح کی خیر نظر آتی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم قبر

حسینؑ کی مٹی سے شفا حاصل کر سکتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا جو شخص اس کو حائر سے نکال کر لے لے اور اس کو اسی وقت استعمال کر لے تو یہ باعث شفا ہے اگر اس کی احتیاط نہ کی جائے تو جنات وغیرہ اور جانور اس کو سونگھ کر اس کی برکت کو زائل کر دیتے ہیں۔قبر حسینؑ کی مٹی جو ہم نکالتے ہیں وہ ایسی نہیں ہوتی۔اگر جنات اس کی برکت کو زائل نہ کریں تو اس کو جو بھی استعمال کرے وہ اسی وقت ٹھیک ہو جائے یہ حجر اسود کی طرح ہے جس سے جاہلیت و کفر جیسے مرض رکھنے والوں نے اپنے کو مس کر کے اپنی بیماری کو تو دور کر لیا مگر اس کے رنگ کو سیاہی میں اس طرح بدل دیا جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں جبکہ پہلے یہ پتھر یاقوت سفید کی طرح صاف و شفاف تھا۔راوی کا بیان ہے کہ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں اسکو کس طرح محفوظ رکھ سکتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا ایسا نہ کرو جیسا دوسرے لوگ کرتے ہیں اس کو کھلا رکھتے ہیں اور اہمیت نہیں دیتے حتیٰ کہ گندی جگہ پر رکھ دیتے ہیں جس کی وجہ سے جس فائدے کی امید رکھتے ہیں وہ نظر نہیں آتا۔میں نے کہا آپؑ نے بالکل سچ فرمایا پھر آپؑ نے فرمایا جو بھی اسے لیتا ہے اسے لینے کا طریقہ نہیں جانتا۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ کی طرح اُسے کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا میں اِس میں سے تجھے تھوڑی سی مٹی دیتا ہوں۔میں نے کہا جی! فرمایا جب تم یہ (قبر حسینؑ کی مٹی) لو گے تو کیا کرو گے۔میں نے کہا میں اُسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔آپؑ نے فرمایا کیسے لے کر جاؤ گے؟۔میں نے کہا اپنے لباس میں۔آپؑ نے فرمایا تم پھر ایسا کرو گے جیسا پہلے کرتے تھے تم ہمارے پاس سے ہی لو جتنا تمہیں ضرورت ہو تم اسے اٹھا کر نہیں لے جا سکتے کیونکہ یہ سالم نہیں رہ سکتی۔(راوی کا بیان ہے) آپؑ نے مجھے دوبارہ قبر حسینؑ کی مٹی سے بنایا ہوا شربت پلایا اور میں بالکل صحت یاب ہو کر واپس اپنے وطن لوٹ آیا۔

حدیث ⑧ مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ ابی ولاد سے وہ ابوبکر حضرمی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اگر کوئی مریض مومنوں میں سے امام ابوعبداللہ الحسینؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے اور ان کی حرمت اور ولایت کی معرفت رکھتے ہوئے آئے اور وہ انگلیوں کے برابر ان کی تربت کی مٹی لے تو یہ مٹی اس کے لیے ہر مرض کی شفا بن جائے گی۔**



باب نمبر ﴿۹۲﴾



قبر حسینؑ کی مٹی، خاک شفا بھی ہے اور باعث امان بھی

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے اور ایک جماعت نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ سے وہ ایک آدمی سے اس نے کہا امام ابو الحسن الرضا علیہ السلام نے میری طرف خراسان سے کپڑوں کی گٹھڑیاں بھیجیں تو ان کے درمیان کچھ مٹی بھی تھی میں نے ایلچی سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا یہ حسینؑ کی قبر کی مٹی ہے وہ جہاں بھی کپڑے بھیجتے ہیں ان میں مٹی رکھ کر بھیجتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کے حکم سے امن اور شفا ہے۔

حدیث ۲ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے حدیث بیان کی وہ موسیٰ بن سعدان سے وہ عبداللہ بن قاسم سے وہ حسین بن ابو العلاء سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے فرماتے ہوئے سنا اپنی اولاد کو حسینؑ کی قبر کی مٹی کی گھٹی دیا کرو کیونکہ یہ شفا اور امن ہے۔

حدیث ۳ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ ایوب بن نوح سے وہ عبداللہ بن مغیرہ سے انہوں نے کہا مجھے ابوالیسع نے بیان کیا کہ ایک شخص نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا کیا میں قبر حسینؑ کی مٹی لے کر برکت کے طور پر اپنے پاس رکھ سکتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا یقیناً یہ بابرکت ہے۔

حدیث ۴ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عباس بن موسیٰ وراق سے وہ یونس سے وہ عیسیٰ بن سلیمان سے وہ محمد بن زیاد سے وہ اپنی پھوپھی سے بیان

کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ حائر کی مٹی جس میں حسینؑ دفن ہیں ہمارے ہر شیعہ کے لیے ہر بیماری سے شفا ہے اور ہر خوف سے امن ہے۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد اور احمد بن ادریس نے اور محمد بن یحییٰ سے عمر کی بن علی بوفکی نے بیان کیا وہ یحییٰ سے وہ امام جعفر ثانیؑ کے خدمت گزاروں میں سے تھے وہ عیسیٰ بن سلیمان سے وہ محمد بن مارد سے وہ اپنی پھوپھی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حائر جس میں حسینؑ مدفون ہیں وہ ہر بیماری کے لیے شفا اور خوف کے لیے امن ہے۔

حدیث ⑥ محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے وہ محمد بن اسماعیل سے وہ خیبری سے وہ ابی ولاد سے وہ ابوبکر حضرمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا مومنین میں سے کوئی مریض امام ابا عبداللہ الحسینؑ کے حق وحرمت اور ولایت کی معرفت رکھتے ہوئے آئے تو ان کی قبر سے ایک میل کی مسافت سے مٹی لی جائے وہ اس کے لے شفا اور دوا ہوگی۔

باب نمبر ﴿۹۳﴾



قبر حسینؑ کی مٹی کہاں سے اور کیسے اٹھائی جائے

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ حسن بن علی سے وہ یونس بن ربیع سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ حسینؑ بن علیؑ کے سر کے پاس سرخ مٹی ہے جس میں ہر بیماری کے لیے شفا ہے مگر موت کے لیے کوئی دوا نہیں۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں قبر کی طرف آیا جب کہ میں نے یہ حدیث سن رکھی تھی، میں نے آپؑ کے سر مبارک کے پاس ذراع بھر گڑھا کھودا تو قبر کے سر کے اوپر سے نرم مٹی گری جو سرخ رنگ کی تھی تقریباً وہ ایک درہم تھی میں اس کو اٹھا کر کوفہ لے آیا، میں نے اس میں اور بھی مٹی ملا دی اور اس کو چھپا دیا۔ میں وہ لوگوں کو دوا کے طور پر دیا کرتا تھا اور لوگ اس سے شفا حاصل کر لیا کرتے تھے۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد، محمد بن حسن اور علی بن حسین نے سعد سے حدیث بیان کی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمر سے اور سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مٹی قبر سے ستر باع کے فاصلے سے لی جائے (ایک باع دو ہاتھ کے برابر ہوتا ہے)

حدیث ۳ مجھے علی بن حسین نے علی بن ابراہیم سے حدیث بیان کی وہ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے وہ عبداللہ بن حماد انصاری سے وہ عبداللہ بن سنان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص حسینؑ کی قبر کی مٹی لے تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِىْ تَنَاوَلَهُ وَالرَّسُوْلِ الَّذِىْ بَوَّأَهُ وَالْوَصِيِّ الَّذِىْ ضُمِّنَ فِيْهِ، أَنْ تَجْعَلَهُ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ (كذا و كذا) ويسمّى ذلك الدّاء۔

''اے اللہ میں تجھ سے اس فرشتے کے حق سے سوال کرتا ہوں جس نے اس کو اٹھایا ہے اور اس رسولؐ کے حق سے جس نے اس کو جگہ دی اور وہ وصی جو اس کا ضامن ہوا کہ تو اس کو فلاں اور فلاں بیماری کی شفا عطا فرما دے اور بیماری کا نام لے''۔

حدیث ④ مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ سے وہ علی بن ریان بن صلت سے وہ حسین بن اسد سے وہ احمد بن مصقلہ سے وہ اپنے چچا سے وہ ابو جعفر موصلی سے **وہ امام ابو جعفرؑ سے روایت** کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب قبر حسینؑ سے مٹی لو تو یوں کہو:۔

اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِھَا وَالْمَلَكِ الَّذِیْ كَرَبَھَا وَبِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ ھُوَ فِیْھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ ھٰذَا الطِّیْنَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ۔

''اے اللہ اس مٹی کے حق سے اور اس کے موکل فرشتے کے حق سے اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اس کو کھودا ہے اور اس وصی کے حق سے جو اس میں ہے محمدؐ اور آپؐ کی آل پاکؑ پر درود بھیج اور اس مٹی کو ہر بیماری کے لے شفا اور خوف کے لیے باعث امن بنا''۔

اگر تم اس طرح دعا کرو گے تو یقیناً شفا ملے گی جو ہر بیماری کے لیے دوا ہو گی اور ہر خوف کے لیے امن ہو گی۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن حسن بن علی بن مہزیار نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا علی بن مہزیار سے وہ حسن بن سعید سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے اس نے کہا ہمیں ابو عمرو نے حدیث بیان کی جو کہ اہل کوفہ کے شیخ تھے وہ ابو حمزہ ثمالی سے **وہ امام ابو عبداللہؑ سے**

روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں مکہ میں تھا اور امامؑ سے فرمایا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا جو حائر کی مٹی لے کر اس سے شفاء تلاش کرتے ہیں کیا اس میں جیسا کہ وہ کہتے ہیں شفاء موجود ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اس کے اور قبر کے درمیان سے چار میل کے فاصلے پر جو مٹی ہے اس سے شفاء لی جائے اسی طرح میرے جد رسولؐ اللہ کی قبر اور اسی طرح (دوسرے امام) حسنؑ، (چوتھے امام) علیؑ بن حسینؑ اور (پانچویں امام) محمدؑ بن علی کی قبر کی مٹی کی بھی یہی تاثیر ہے۔(البتہ سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کسی اور کی قبر کی مٹی کھا کر شفا حاصل کرنے کی روایتوں میں اجازت نہیں دی گئی ہے۔مترجم) پس وہاں کی مٹی اٹھاؤ اس میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے اور خوف والی چیز سے ڈھال ہے اور دعا کے علاوہ اس سے بہتر کوئی چیز نہیں جس سے شفاء لی جائے۔جو کچھ اس میں تاثیر ہے لوگ اس سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ ان کا یقین پختہ نہیں ہوتا اسی طرح اگر کوئی اس سے علاج چاہے اور اس کا یقین کامل نہ ہو تو اس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور جو یقین کے ساتھ اس سے علاج کرے اللہ کے حکم سے اس کے لیے یہ کافی ہے اور کسی چیز سے علاج کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور شیطان کافر جنوں کو اس کی خبر کر دیتا ہے وہ بھی خود کو اس سے مس کرتے ہیں تو اس کی عام خوشبو زائل ہو جاتی ہے اور وہ جہاں سے گزرتے ہیں اس کو سونگھ لیتے ہیں۔شیاطین اور کافر جن بنی آدم سے حسد کرتے ہیں اس لیے وہ زائر جو قبر حسینؑ سے مٹی لے کر آتا ہے وہ اس کو مس کرنے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ وہ خود حائر میں داخل نہیں ہو سکتے۔اگر تم وہاں سے مٹی لے کر آؤ تو اگر وہ ان شیاطین اور کافر جنوں سے سلامت رہی تو اس سے جس کسی کی بیماری کا علاج کیا جائے وہ فوراً ٹھیک ہو جائے گا اور جب بھی تم وہاں سے مٹی لو تو اس کو چھپا کر رکھو اور اس پر اللہ کا ذکر کرتے رہو۔پھر آپؑ نے فرمایا مجھے پتا چلا ہے کہ بعض لوگ جو مٹی لیتے ہیں وہ اس سے ہلکا ہونے کے لیے اس کو اونٹوں، خچروں یا گدھوں کی بوریوں وغیرہ میں رکھ لیتے ہیں اور ان کپڑوں میں لپیٹ لیتے ہیں جن

سے ہاتھ وغیرہ صاف کئے جاتے ہیں تو جس کا یہ حال ہو وہ اس سے شفاء کیسے حاصل کرسکتا ہے اور جس کے دل میں یقین نہ ہو اور اس کو سبک خیال کرتا ہو جبکہ اس (کربلا کی مٹی) میں اس کے لیے خیر ہو تو اس سے عمل خراب ہو جاتا ہے۔

حدیث ۶ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ رزق اللہ بن علاء سے وہ سلیمان بن عمرو سراج سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا قبر حسینؑ کی مٹی قبر سے ستر باع کے فاصلے سے لی جائے۔

حدیث ۷ مجھے محمد بن یعقوب علی بن محمد نے مرفوعاً بیان کیا کہ قبر حسینؑ کی مٹی کو جنوں اور شیطانوں کی آفت سے بچانے کے لئے اس پر سورہ ''انا انزلناہ فی لیلۃ القدر'' کی تلاوت کرنی چاہیئے۔

حدیث ۸ مروی ہے کہ جب قبر حسینؑ کی مٹی لو تو یوں کہو:۔

اے اللہ! اس پاک مٹی کے حق سے اور اس پاک جگہ کے حق سے اور اس وصی کے حق سے جسے اس جگہ نے چھپا رکھا ہے اس کے حق سے اور اس کے داداؑ، والدؑ، ماںؑ، بھائیؑ اور اس کو گھیرنے والے فرشتوں کے حق سے اور تیرے ولی کی قبر پر ٹھہرنے والے فرشتوں کے حق سے جو اس کی مدد کا انتظار کرتے ہیں اللہ عزوجل اس پر درود بھیجے۔ اے اللہ اس مٹی کو میرے لیے ہر مرض کی شفاء بنا دے اور ہر خوف سے امن بنا دے اور ہر فقیری سے غنا بنا دے اور ہر ذلت سے عزت بنا دے اور اس کے ساتھ میرے رزق میں کشادگی کر دے اور میرے جسم کو تندرست کر دے۔

حدیث ⑨ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ اہل کوفہ کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کا حرم چاروں اطراف سے ایک ایک فرسخ ہے۔

حدیث ⑩ مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم موسوی نے عبیداللہ بن نہیک سے بیان کیا وہ سعد بن صالح سے وہ حسن بن علی بن ابی المغیرہ سے وہ ہمارے کسی ساتھی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں بہت بیماریوں والا آدمی ہوں اور کوئی دوا نہیں چھوڑی جس سے علاج نہ کروایا ہو۔ آپؑ نے مجھے فرمایا کیا تو نے حسینؑ کی قبر کی مٹی سے علاج کیا ہے تو اب تک اس پاک مٹی سے غافل کیوں رہا اس میں ہر شفاء اور ہر خوف سے امن ہے جب یہ مٹی لو تو یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّينَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِی أَخَذَهَا، وَبِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِی قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِی حُلَّ فِيهَا، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَاجْعَلْ لِی فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ۔

''اے اللہ میں تجھ سے اس مٹی کے حق سے سوال کرتا ہوں اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اسے لیا تھا اور اس نبی کے حق سے جس نے اس کو قبض کیا ہے اور اس وصی کے حق سے جو اس میں اترا ہے محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور میرے لیے اس میں ہر بیماری کی دوا بنا دے اور ہر خوف سے امن بنا دے''۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ جس فرشتے نے اس کو لیا وہ جبرائیل ہے اور نبیؐ کو دکھایا اور کہا یہ آپؐ کے بیٹے کی

قبر کی مٹی ہے آپؐ کے بعد آپؐ کی امت انہیں قتل کر دے گی اور نبیؐ نے اس کو قبض کر لیا اور جو وصی اس میں اترے وہ حسین بن علی علیہ السلام جو سید الشہداءؑ ہیں۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں ہر بیماری سے شفا کو تو جان گیا ہوں لیکن یہ مصیبت زدوں کے لیے امان کیسے ہوگی؟۔ آپؑ نے فرمایا جب تمہیں کسی حاکم کا خوف ہو تو گھر سے اس مٹی کے بغیر نہ نکلنا اور اس کو لیتے وقت یہ پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّ ھٰذِہِ طِینَۃُ قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَلِیِّکَ وَابْنِ وَلِیِّکَ اتَّخَذْتُھَا حِرْزًا لِمَا أَخَافُ وَلِمَا لَا أَخَافُ۔

''اے اللہ یہ تیرے ولی ابن ولی کی قبر کی مٹی ہے اس کو میں نے بطور حفاظت کے اپنے پاس رکھا ہے جن کے شر سے میں ڈرتا ہوں یا نہیں ڈرتا''۔

کیونکہ کبھی کبھی جس سے خوف نہ ہو وہ بھی آ دھمکتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ جو کچھ امامؑ نے فرمایا میں نے لے لیا اور قبر حسینؑ کی مٹی سے شفاء پا گیا اور میرا بدن بالکل درست ہو گیا اور جس سے میں خوفزدہ تھا یا نہ ڈرتا تھا اس سے میرے لیے امان ہو گئی، میں نے اس کے بعد کبھی کوئی ناپسند چیز نہیں دیکھی۔

حدیث ⑪ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم سے سلمہ نے خبر دی وہ احمد بن اسحٰق قدوینی سے وہ ابی بکار سے انہوں نے کہا میں نے مٹی قبر حسینؑ کے سر مبارک کے پاس سے لی وہ سرخ مٹی تھی تو میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مٹی ان کی خدمت میں پیش کی آپؑ نے اسے ہاتھ میں لے کر سونگھا اور رونے لگے پھر آپؑ کی آنکھوں سے ایک سیل رواں جاری ہو گیا اور فرمایا یہ میرے جد (حسینؑ) کی مٹی ہے۔

حدیث ⑫ مجھے ابو عبدالرحمن محمد بن احمد بن حسین عسکری نے عسکر میں حدیث بیان

کی انہوں نے کہا ہمیں حسن بن علی بن مہز یار نے اپنے والد سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ محمد بن مروان سے وہ ابوحمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ سے مٹی لینا چاہو تو فاتحہ، معوذتین، اخلاص، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، یٰسین، آیت الکرسی پڑھو اور یہ دعا بھی پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ، وَبِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ أَخِي رَسُولِكَ، وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ، وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، وَبِحَقِّ الْأَئِمَّةِ الرَّاشِدِينَ، وَبِحَقِّ هٰذِهِ التُّرْبَةِ، وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهَا، وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي حَلَّ فِيهَا، وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِي تَضَمَّنَتْ، وَبِحَقِّ السِّبْطِ الَّذِي ضُمِّنَتْ، وَبِحَقِّ جَمِيعِ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ، صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي هٰذَا الطِّينَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ، وَلِمَنْ يَسْتَشْفِي بِهِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَمَرَضٍ، وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ، اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ، اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ وَآفَةٍ وَعَاهَةٍ وَجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا، إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اے اللہ اپنے بندے، رسول، حبیب، نبی اور امین کے حق کے ساتھ اور امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اپنے رسول کے بھائی کے حق کے ساتھ اور اپنے نبی کی بیٹی اور اپنے ولی کی زوجہ کے حق کے ساتھ اور حسنؑ اور حسینؑ کے حق کے ساتھ اور آئمہؑ ھدیٰؑ کے حق کے ساتھ اور اس مٹی اور اس کے موکل فرشتے کے حق کے ساتھ اور اپنے وصی کے حق کے ساتھ جو یہاں اترا ہے اور اس جسم کے حق کے ساتھ جو ضامن ہے اور نواسے کے حق کے ساتھ جو ضامن بنایا گیا اور تمام فرشتوں اور نبیوں اور رسولوں کے حق سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج اور اس مٹی کو میرے لیے ہر بیماری کے لیے شفاء بنادے اور ہر اس شخص کے لیے بھی شفاء بنادے جو اس سے شفاء لینا چاہتا ہے

اورسقم اورآفت سے شفاء دے اور ہر ڈر سے امان دے ۔اے اللہ محمدؐ اور اہل بیتؑ کے حق سے اس کو علم نافع اور رزق واسع بنا دے اور ہر بیماری ،سقم اور آفت اور مصیبت اور تمام دردوں سے شفا عطا فرما تو ہر چیز پر قادر ہے‘‘۔

پھر یوں بھی کہو:۔

اللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ الْمُبَارَکَۃِ الْمَیْمُوْنَۃِ وَالْمَلَکِ الَّذِی ھَبَطَ بِھَا وَالْوَصِیِّ الَّذِی ھُوَ فِیھَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ وَانْفَعْنِی بِھَا إِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ۔

’’اے اللہ اس مبارک مٹی کے رب اور اس فرشتے پر بھی جو اس کو لے کر اترا اور اس وصی کو جو اس میں اترا اور اس میں ہے ،محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود بھیج اور مجھے اس سے نفع دے تو ہر چیز پر قادر ہے‘‘۔



باب نمبر ﴿۹۴﴾



خاک شفا کھاتے وقت پڑھی جانے والی دعا

حدیث ① مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اسماعیل بصری سے وہ اپنے ایک ساتھی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی مٹی ہر بیماری کے لیے شفاء ہے جب تم اس کو کھاؤ تو یوں کہو:۔

بِسۡمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اللّٰهُمَّ اجۡعَلۡهُ رِزۡقاً وَاسِعاً وَعَلۡماً نَافِعاً وَشِفَاءً مِنۡ كُلِّ دَاءٍ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِير۔

"بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اے اللہ اس کو رزق واسع اور علم نافع اور ہر بیماری سے شفا بنا دے تو ہر چیز پر قادر ہے"۔

ایک اور روایت ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم قبر حسینؑ کی مٹی کھاؤ تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ التُّرۡبَةِ الۡمُبَارَكَةِ وَرَبَّ هٰذَا الۡوَصِيِّ الَّذِي وَارَتۡهُ ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجۡعَلۡهُ عَلۡماً نَافِعاً وَرِزۡقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنۡ كُلِّ دَاءٍ۔

"اے اللہ اس مبارک مٹی کے رب اور اس وصی کے رب جس کو اس مٹی نے چھپایا ہے محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور اس (مٹی) کو علم نافع اور رزق واسع اور ہر بیماری کے لیے شفا بنا دے"۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسٰی نے اپنے والد سے بیان کیا وہ حسن بن محبوب سے وہ مالک بن عطیہ سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم مظلوم کی مٹی لے کر منہ میں ڈالو تو یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسۡأَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ التُّرۡبَةِ وَبِحَقِّ الۡمَلَكِ الَّذِي قَبَضَهَا وَالنَّبِيِّ الَّذِي حَضَنَهَا وَالۡإِمَامِ الَّذِي حَلَّ فِيهَا أَنۡ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنۡ تَجۡعَلَ لِي فِيهَا شِفَاءً نَافِعاً ،

وَرِزْقاً وَاسِعاً وَأَماناً مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَدَاءٍ۔

''اے اللہ میں اس مٹی کے حق کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اس فرشتے کے حق سے جس نے اس کو قبض کیا اور نبی کے حق سے جس نے اس کو محفوظ کیا اور امامؑ کے حق سے جو اس میں اترا تو محمدؐ اور آپؐ کی آلؑ پر درود بھیج اور تو اس کو میرے لیے شفاء نافع اور رزق واسع اور ہر ڈر اور بیماری کے لیے امان بنا دے''۔

جب یہ کہو گے تو اللہ اس کو عافیت اور شفا بخش دے گا۔



باب نمبر ﴿۹۵﴾



ہر ایک مٹی کا کھانا حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ وہ شفاء ہے

حدیث ۞ ① ۞ مجھے محمد بن یعقوب نے اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے وہ ابو یحییٰ واسطی سے وہ ایک آدمی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا ہر مٹی حرام ہے جس طرح خنزیر کا گوشت حرام ہے جو مٹی کھائے اور اس کی وجہ سے اس کی موت ہوجائے تو میں اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا مگر حسینؑ کی قبر کی مٹی میں ہر بیماری کے لیے شفاء ہے اور جو شخص اس کو صرف اپنی خواہش کی بنیاد پر کھائے گا تو اسے شفا نہیں ہوگی۔

حدیث ۞ ② ۞ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے حدیث بیان کی وہ عباد بن سلیمان سے وہ سعد بن سعد سے انہوں نے کہا میں نے امام علی رضاؑ سے مٹی کھانے کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا مٹی اسی طرح حرام ہے جس طرح مردار، خون یا خنزیر کا گوشت حرام ہے سوائے قبر حسینؑ کی مٹی کے کیونکہ اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے اور ہر خوف سے امن ہے۔

حدیث ۞ ③ ۞ مجھے ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن یعقوب نے علی بن حسن بن علی بن فضال سے بیان کیا وہ اپنے کسی ساتھی سے وہ امام ابوجعفرؑ یا امام ابوعبداللہؑ میں سے کسی ایک سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل نے آدمؑ کو مٹی سے بنایا تو مٹی کا کھانا ان کی اولاد پر حرام کر دیا۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا حسینؑ کی قبر کی مٹی کو کھانے کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا مٹی حرام ہے جیسے انسان کا گوشت کھانا حرام ہے۔ لوگوں پر ہمارا گوشت اور انکا گوشت ہم پر حرام ہے مگر معمولی چنے جتنی کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث (۴) سماعہ بن مہران نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا ہر مٹی بنی آدم پر حرام ہے سوائے حسینؑ کی قبر کی مٹی کے اگر کسی بیماری کے لیے کھالی جائے تو اللہ عزوجل اس کو شفا بخش دیتا ہے۔

حدیث (۵) میں نے حسین بن مہران فارسی کی حدیث میں پایا وہ محمد بن یسار سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ اس حدیث کو امام صادق علیہ السلام تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو کوئی قبر حسینؑ کی مٹی فروخت کرے گا تو گویا کہ وہ حسینؑ کا گوشت بیچتا ہے اور خریدتا ہے۔

قول مترجم:۔

اس حدیث سے ہر صاحبِ فہم انسان سمجھ سکتا ہے کہ جب قبرِ حسینؑ کی مٹی بیچنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو حسینؑ کا گوشت بیچتا ہو تو ذکرِ حسینؑ کو بیچنے والے کا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟۔



باب نمبر ﴿۹۶﴾



دور سے زیارت حسینؑ کا طریقہ

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے سعد اور محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ اس سے جس نے اس کو روایت کیا اس نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ہماری طرف آنے کے لیے بہت زیادہ مشقت اٹھانی پڑے اور تم چاہو کہ ہم تمہارے گھر میں آئیں تو وہ اپنے گھر میں سب سے بلند مقام پر دو رکعت نماز ادا کر کے سلام کا قصد کرے اور ہماری قبروں کی طرف رخ کر کے سلام کہے تو وہ سلام ہم تک پہنچ جائے گا۔

حدیث ۲ مجھے علی بن حسین اور علی بن محمد بن قولویہ نے محمد بن یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان سے جو نیشاپوری ہیں وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے ایک لمبی حدیث میں امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا اے سدیر! اگر تم حسینؑ کی قبر کی زیارت ہر جمعہ میں پانچ مرتبہ اور روزانہ ایک مرتبہ کرلو تو یہ کوئی تم پر مشکل نہیں ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہمارے اور ان کے درمیان کئی فرسخ کا فاصلہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا اپنی چھت پر چلے آؤ اور دائیں بائیں توجہ کر کے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھالو پھر یہ کہو:۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

”اے ابا عبداللہؑ آپ پر اللہ کا سلام، رحمت اور برکات ہوں“۔

تمہارے لیے ایک زیارت لکھی جائے گی اور یہ ایک سے زیادہ مرتبہ حج اور عمرے کے برابر ہے۔

سدیر نے کہا پھر میں روزانہ بیس سے بھی زیادہ مرتبہ اس طرح کرلیا کرتا۔

حدیث (۳) مجھے حکیم بن داؤد نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن محمد بن سنان سے وہ منیع سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! کیا تم امام حسینؑ کی قبر کی روزانہ زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے ظالم ہو کیا تم ہر ماہ میں زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا ہر سال ایک دفعہ زیارت کرتے ہو میں نے کہا جی ہاں! آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ کے متعلق کتنے ظالم ہو کیا تمھیں معلوم نہیں اللہ عزوجل کے دس لاکھ فرشتے پراگندہ حال غبار آلود حالت میں روتے رہتے ہیں اور زیارت کرتے رہتے ہیں لیکن کبھی تھکتے نہیں۔ اے سدیر! تم آسانی سے ہر جمعہ کے دن پانچ مرتبہ ان کی زیارت کرسکتے ہو۔۔۔ پھر گزشتہ حدیث کے مثل بیان کیا۔

حدیث (۴) سلیمان بن عیسٰی نے اپنے والد سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ کی زیارت کیسے کروں جبکہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا جب تم میں یہاں آنے کی طاقت نہ ہو تو جمعہ کو غسل کرکے یا وضو کرکے اپنی چھت پر آجاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو اور میری طرف چہرہ کرو کیونکہ جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی تو گویا اس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی اور جس نے میری موت کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

حدیث ⑤ مجھے محمد بن جعفر رزاز نے محمد بن الحسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن محمد الدھقان سے وہ منیع بن الحجاج سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا مجھے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! تم ابا عبداللہ الحسینؑ کی قبر کی زیارت بہت زیادہ کیا کرو۔ میں نے کہا میں بہت مصروف رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا میں تمہیں ایک چیز سیکھاتا ہوں۔ جب تم اس طرح کرو گے تو اللہ عزوجل تمہارے لیے اس پر عمل کرنے سے زیارت کا ثواب لکھ دے گا۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتائیں میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا اپنے گھر میں غسل کر کے اپنے گھر کی چھت پر آجاؤ اور کربلا کی طرف اشارہ کر کے سلام کہو تو اس طرح تمہارے لیے زیارت کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن الحسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ اسماعیل بن سہل سے وہ ابو احمد سے وہ اس سے جس نے اس کو روایت کیا اس نے کہا مجھ سے امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا جب تم سخت مشقت میں ہو اور گھر سے دور ہو تو اپنی منزل کی بلندی پر آ کر دو رکعت نماز پڑھو اور سلام کے ساتھ ہماری قبروں کی طرف قصد و ارادہ کرو کیونکہ اس طرح ہمیں تمہارا اسلام پہنچ جائے گا۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ امام ابوعبداللہؑ تک اس کو مرفوع بیان کرتے ہیں کہ حنان بن سدیر صیرفی امام ابوعبداللہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے پاس آپؑ کے ساتھیوں کی ایک

جماعت بھی تھی۔آپؑ نے فرمایا اے حنان بن سدیر! تم امام ابوعبداللہؑ کی ہر ماہ زیارت کرتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں۔آپؑ نے پھر پوچھا پھر دو ماہ میں کرتے ہو؟۔انہوں نے کہا نہیں۔آپؑ نے پھر پوچھا تم ایک سال میں ایک مرتبہ کرتے ہو؟۔انہوں نے کہا نہیں تو امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا تم اپنے سردار کے لیے بہت ظالم ہو۔انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ سفر، خرچ کی کمی اور مسافت کی دوری کی وجہ سے میں زیارت حسینؑ نہیں کر پاتا۔آپؑ نے فرمایا کیا میں تمہیں زیارت مقبولہ باوجود دور ہونے کے نہ بتاؤں؟۔انہوں نے کہا اے فرزند رسولؐ پھر میں ان کی کیسے زیارت کروں۔فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو یا کسی بھی دن غسل کرو اور صاف ستھرا لباس پہن کر اپنے گھر کے سب سے بلند مقام پر آجاؤ یا صحرا میں چلے جاؤ تو قبلہ رخ ہو کر پہلے یہ کہو:۔

اللہ تبارک وتعاولیٰ نے فرمایا ﴿فَاَيۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ ؕ﴾ ''پس تم جدھر بھی رخ کرو وہاں اللہ کا چہرہ پاؤ گے'' (بقرہ ۱۱۵)۔

پھر یہ دعا پڑھو:۔

السَّلامُ عَلَيۡكَ يا مَولايَ وَابۡنَ مَولايَ، وَسَيِّدي وَابۡنَ سَيِّدي، السَّلامُ عَلَيۡكَ يا مَولايَ الشَّهيدَ ابۡنَ الشَّهيدِ وَالۡقَتيلَ ابۡنَ الۡقَتيلِ، السَّلامُ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، أَنَا زائِرُكَ يَا ابۡنَ رَسُولِ اللهِ بِقَلۡبي وَلِساني وَجَوارِحي، وَإِنۡ لَمۡ أَزُرۡكَ بِنَفۡسي مُشاهَدَةً لِقُبَّتِكَ فَعَلَيۡكَ السَّلامُ يا وارِثَ آدَمَ صَفۡوَةِ اللهِ، وَوارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، وَوارِثَ إِبراهيمَ خَليلِ اللهِ، وَوارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ، وَوارِثَ عيسى رُوحِ اللهِ، وَوارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ وَنَبِيِّهِ وَرَسُولِهِ، وَوارِثَ عَلِيٍّ أَميرِ الۡمُؤۡمِنينَ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ وَخَليفَتِهِ، وَوارِثَ الۡحَسَنِ بۡنِ عَلِيٍّ وَصِيِّ أَميرِ الۡمُؤۡمِنينَ، لَعَنَ اللهُ قاتِليكَ وَجَدَّدَ عَلَيۡهِمُ الۡعَذابَ فِي هذِهِ السّاعَةِ وَفي كُلِّ ساعَةٍ، أَنَا يا سَيِّدي مُتَقَرِّبٌ إِلَى اللهِ جَلَّ وَعَزَّ، وَإِلى جَدِّكَ

رَسُولِ اللهِ وَإِلىٰ أَبِيكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِلىٰ أَخِيكَ الحَسَنِ، وَإِلَيْكَ يَا مَوْلَايَ، فَعَلَيْكَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، بِزِيَارَتِي لَكَ بِقَلْبِي وَلِسَانِي وَجَمِيعِ جَوَارِحِي، فَكُنْ لِي يَا سَيِّدِي شَفِيعِي لِقَبُولِ ذٰلِكَ مِنِّي، وَأَنَا بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكَ وَاللَّعْنَةِ لَهُمْ وَعَلَيْهِمْ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ فَعَلَيْكَ صَلَوَاتُ اللهِ وَرِضْوَانُهُ وَرَحْمَتُهُ۔

''اے میرے مولا اور میرے مولا کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے میرے سردار اور سردار کے بیٹے آپؑ پر سلام ہو۔ اے میرے مولا شہید بن شہید اور قتیل بن قتیل آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات۔ اے اللہ کے رسولؐ کے بیٹے میں اپنے دل، زبان اور جوارح کے ساتھ آپؑ کی زیارت کرنے آیا ہوں اگرچہ میں بذات خود آپؑ کی زیارت نہیں کرسکتا آپؑ کا قبہ دیکھتے ہوئے آپؑ پر سلام ہو۔ اے آدم اللہ کے پسندیدہ کے وارث اور اے نوح نبی اللہ کے وارث اور ابراہیم خلیل اللہ اور موسیٰ کلیم اللہ اور عیسیٰ روح اللہ اور محمدؐ حبیب اللہ و رسول اللہ اور علیؑ امیر المومنین وصی رسول اللہ اور خلیفہ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اور حسنؑ وصی علیؑ، امیرؑ المومنین کے وارث آپ کے قاتلین پر اللہ لعنت کرے اور اس وقت اللہ عزوجل ان پر اپنا عذاب نیا کردے اور ہر وقت انہیں عذاب دے۔ اے میرے سردار میں اللہ عزوجل کی طرف قرب حاصل کرنے والا ہوں جو عزت وجلال والا ہے اور آپؑ کے نانا رسولؐ اللہ اور آپؑ کے والد گرامی امیرؑ المومنین کی طرف اور آپؑ کے بھائی حسنؑ کی طرف اور آپؑ کی طرف بھی۔ اے میرے مولا آپؑ پر سلام اللہ کی رحمت اور برکات۔ میں دل و زبان سے آپؑ کی زیارت کرتا ہوں اور تمام جوارح سے بھی تو اے میرے سردار اور شفاعت کرنے والے اس کو قبول کرنے کے لیے آپؑ میری شفاعت کرنے والے بن جائیں اور میں آپؑ کے دشمنوں سے بری ہوتا ہوں اور ان پر لعنت کرتا ہوں۔ میں اس زیارت کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہوں اور آپؑ تمام آئمہ معصومینؑ کا قرب آپؑ پر اللہ کی صلوات، رضامندی اور رحمت

ہو“۔

پھر تھوڑا سا بائیں جانب مڑ کر اپنا چہرہ علی بن حسینؑ کی قبر کی طرف موڑو اور وہ اپنے والد گرامیؑ کے پاؤں کی طرف ہیں اور ان پر بھی اسی طرح سلام کہو پھر اپنی حاجات دینی و دنیاوی سے جو چاہو اللہ سے دعا کرو پھر چار رکعت نماز پڑھو کیونکہ نمازِ زیارت ۴۔ ٨ یا ٢ رکعات ہیں اور افضل آٹھ رکعات ہیں۔

پھر امام ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر کی طرف مڑ کر کہو :۔

أنا مُوَدِّعِكُ یامَولایَ وَابْنَ مَولایَ،وَیاسَیِّدِی وَابْنَ سَیِّدِی،وَمُوَدِّعُكَ یاسَیِّدِی وَابْنَ سَیِّدِی یاعَلِیَّ بْنَ الحسَینِ،وَمُوَدِّعُکُمْ یاسادا تی،یامَعاشِرَ الشُّهَداءِ،فَعَلَیْکُمْ سَلامُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوانُهُ وَبَرَکاتُهُ۔

”اے میرے مولاؑ اور مولاؑ کے بیٹے، سردار اور سردار کے بیٹے۔ سردار ابن سردار میں آپؑ سے الوداع ہو رہا ہوں اے علی بن الحسینؑ اور اے میرے سادات میں آپؑ کو الوداع کہہ رہا ہوں اور اے شہداء کی جماعتوں تم پر سلام اور اللہ کی رحمت، رضامندی اور برکات ہوں“۔



باب نمبر ﴿۹۷﴾



قبر حسین علیہ السلام کی زیارت نہ کرنے والا ظالم ہے

حدیث ۱ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ ان کے کسی ساتھی سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا تمہارے اور قبر حسینؑ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے میں نے کہا ۱۶ فرسخ آپؑ نے فرمایا کیا تم زیارت حسینؑ کرتے ہو میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے سخت اور ظالم ہو۔

حدیث ۲ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ اس سے جس نے انہیں بیان کیا وہ حنان بن سدیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا آپؑ قبر حسینؑ کی زیارت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا قبر حسینؑ کی زیارت کرو اور ان پر ظلم مت کرو وہ سید الشہداء اور سید شباب اہل الجنہ ہیں یحییٰ بن زکریا کے مشابہ ہیں صرف ان دونوں پر آسمان وزمین روئے تھے۔

حدیث ۳ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن صفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن ابی داؤد سے وہ سعد بن ابی عمر جلاب سے وہ حارث اعور سے انہوں نے کہا کہ امیرؑ المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا حسینؑ کوفہ کی پشت کی طرف شہید ہونگے اللہ کی قسم! میں ان وحشیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی گردنیں لمبی کئے ہوئے ہیں کچھ وحشی انہیں رو رہے ہیں اور رات کو ان کی قبر پر ان کا مرثیہ کہہ رہے ہیں۔ جب اس طرح ہے تو ان کی زیارت ترک کرکے ان پر ظلم مت کرنا۔

حدیث ④ مجھے میرے والد، بھائی علی بن حسین اور محمد بن حسن نے روایت کیا وہ محمد بن یحییٰ عطار سے وہ حمدان بن سلیمان نیشاپوری سے وہ عبداللہ بن محمد یمانی سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان بن سدیر سے وہ اپنے والد سدیر سے انہوں نے کہا امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! کیا تم روزانہ قبر حسینؑ کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے ظالم ہو، پھر فرمایا کیا تم ہر جمعہ کو ان کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا کیا ہر ماہ ان کی زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں آپؑ نے فرمایا کیا ہر سال تم زیارت حسینؑ کرتے ہو۔ میں نے کہا جی ہاں! کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ پر بہت ظلم کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ عزوجل نے ایک ہزار فرشتے غبار آلود پراگندہ حال آسمان سے اتارے ہیں جو کہ حسینؑ کو رات دن روتے رہتے ہیں اور ان کا مرثیہ کہتے ہیں اور حسینؑ کی قبر کی زیارت سے کبھی تھکتے نہیں اور اس کا ثواب زائروں کو ہدیہ کرتے ہیں۔

حدیث ⑤ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے اس نے حسن بن محبوب سے اس نے حنان بن سدیر سے انہوں نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے پاس تھا تو ایک آدمی آیا اور اس نے سلام کیا اور بیٹھ گیا امام ابوجعفرؑ نے اس سے پوچھا تم کس شہر سے آئے ہو اس نے کہا کوفہ سے اور میں آپؑ کا محب ہوں۔ امامؑ نے فرمایا کیا تم قبر حسینؑ کی ہر جمعہ زیارت کرتے ہو اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا ہر مہینے زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ آپؑ نے پوچھا کیا ہر سال زیارت کرتے ہو؟۔ اس نے کہا نہیں۔ امام ابوجعفرؑ نے فرمایا تم تو ہر خیر سے محروم رہ گئے۔

حدیث ⑥ مجھے محمد بن جعفر نے محمد بن حسین سے بیان کیا اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے حماد بن یسار سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے فضیل! کیا تم حسینؑ کی زیارت نہیں کرتے تمہیں معلوم نہیں کہ چار ہزار پراگندہ بالوں والے فرشتے قبر حسینؑ پر معین ہیں جو قیامت تک ان کو روتے رہیں گے۔

حدیث ⑦ انہی سے مروی ہے وہ محمد بن حسین سے وہ جعفر بن بشیر سے وہ حماد سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اور حسینؑ کی قبر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔ میں نے کہا ۱۶ یا ۱۷ فرسخ۔ آپؑ نے پوچھا کیا تم وہاں جاتے ہو؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم کتنے بڑے ظالم ہو۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد نے حسین بن ابان سے بیان کیا وہ محمد بن اورمہ سے وہ ابوعبداللہ مومن سے وہ ابن مسکان سے وہ سلمان بن خالد سے اس نے کہا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ ان لوگوں سے بڑا تعجب ہے جو ہمارے شیعہ ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں لیکن ان پر زمانہ بیت جاتا ہے اور وہ حسینؑ بن علیؑ کی زیارت کے لیے نہیں جاتے سستی، کاہلی اور زیادتی کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو وہ کبھی سستی نہ کرتے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں اس میں کیا فضیلت ہے۔ آپؑ نے فرمایا بہت بڑا افضل ہے اور پہلی چیز جو تم کو حاصل ہوتی ہے وہ گزشتہ گناہوں کی بخشش ہے۔

حدیث ⑨ مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن خطاب سے وہ عبداللہ بن محمد بن سنان سے وہ منیع بن حجاج سے وہ یونس بن عبدالرحمن سے وہ حنان سے وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے سدیر! تم روزانہ قبر حسینؑ کی زیارت کے لیے جاتے ہو؟۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں نہیں۔آپؑ نے فرمایا تم کتنے بڑے ظالم ہو کیا تم ہر جمعہ زیارت کرتے ہو؟۔میں نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا کیا تم ہر سال زیارت کرتے ہو؟۔ میں نے کہا کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے۔آپؑ نے فرمایا اے سدیر! تم حسینؑ کے ساتھ بہت بڑا ظلم کرر ہے ہو۔۔۔۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے اور میرے شیوخ نے بیان کیا وہ محمد بن عیسیٰ بن عبید سے وہ محمد بن ناجیہ سے وہ محمد بن علی سے وہ عامر بن کثیر سراج نہدی سے وہ ابوجارود سے وہ امام ابوجعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے پوچھا تمہارے اور حسینؑ کی قبر کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟۔میں نے کہا سوار کا ایک دن اور پیدل کے لیے ایک دن اور اس کا کچھ حصہ۔آپؑ نے فرمایا کیا تم ہر جمعہ وہاں جاتے ہو میں نے کہا نہیں میں کبھی کبھی جاتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا تم کتنا ظلم کرتے ہو اگر وہ ہمارے قریب ہوتے تو ہم ان کی طرف ہجرت کرجاتے۔

مجھے میرے مشائخ کی ایک جماعت نے احمد بن ادریس سے وہ محمد بن ناجیہ سے وہ محمد بن علی سے وہ عامر بن کثیر نہدی سے وہ ابوالجارود سے اور وہ امام ابوجعفرؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔



باب نمبر ﴿۹۸﴾



امیر و غریب کے لئے ہر سال زیارت حسینؑ کی تعداد

حدیث ① مجھے جعفر بن محمد بن ابراہیم بن عبداللہ موسوی وہ عبیداللہ بن نہیک سے وہ محمد بن ابی عمیر سے وہ ابو ایوب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کہ غنی پر حق ہے کہ حسینؑ کی قبر کی سال میں دو مرتبہ زیارت کرے اور فقیر پر حق ہے کہ سال میں ایک دفعہ زیارت کرے۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ عامر بن عمیر سے وہ سعید المرج سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی سال میں ایک مرتبہ زیارت کیا کرو۔

حدیث ③ مجھے ابوالعباس نے محمد بن حسین سے خبر دی وہ جعفر بن بشیر سے وہ مسلم سے وہ عامر بن عمیر سے وہ سعید المرج سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ ضرور جایا کرو۔

حدیث ④ مجھے جعفر بن محمد بن عبداللہ موسوی نے عبداللہ بن نہیک سے اس نے ابن ابی عمیر سے اس نے حماد سے اس نے حلبی سے روایت کی کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے قبر حسینؑ کی زیارت کے بارے میں پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ کیونکہ میں شہرت کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

قول مترجم:۔

اس حدیث کی روشنی میں زائرین کو یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ اس نیت سے زیارت کو نہ جائیں کہ زائر ہونے کیوجہ سے لوگوں میں ان کی عزت وشہرت ہو کیونکہ اس صورت میں نہ صرف یہ کہ اس کی زیارت رائیگاں جائے گی بلکہ معصوم کی ناراضی بھی مول لینی پڑے گی۔

حدیث ⑤ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ یعقوب بن یزید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ ہمارے ایک ساتھی سے وہ ابن رئاب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا فقیر پر لازم ہے کہ وہ حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ آئے اور غنی پر سال میں دو مرتبہ زیارت حسینؑ واجب ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ حماد بن عثمان سے وہ حلبی سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت سال میں ایک مرتبہ کرو اور میں شہرت کو پسند نہیں کرتا ہوں۔

حدیث ⑦ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ عباس بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ علی بن ابی حمزہ نے کہا کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا حسینؑ پر ظلم نہ کرو مال دار شخص ۴ ماہ بعد جائے اور تنگدست شخص کو اللہ اتنی تکالیف ہی دیتا ہے جتنی وہ طاقت رکھتا ہو۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن حسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسین بن سعید سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ حماد بن عثمان سے وہ حلبی سے **وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آپؑ سے حسینؑ کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا سال میں ایک مرتبہ اور میں شہرت کو پسند نہیں کرتا۔**

حدیث ۹ مجھے ابوالعباس نے زیاد سے اس نے جعفر بن بشیر سے اس نے حماد سے اس نے ابن مسلم سے اس نے عامر بن عمیر سے اس نے سعید المرج سے **اس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر پر سال میں ایک مرتبہ ضرور جاؤ۔**

حدیث ۱۰ مجھے میرے والد نے سعد سے اس نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے اس نے صفوان بن یحییٰ سے اور اس نے عیص بن قاسم سے روایت کیا **اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ کیا زیارتِ حسینؑ کے لئے واجبی نماز ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لئے واجبی نماز نہیں ہے۔ راوی کا بیان ہے میں نے سوال کیا کتنے دنوں میں آنحضرتؑ کی زیارت کی جائے؟ ۔فرمایا جتنے دنوں میں چاہو زیارت کرو۔**

حدیث ۱۱ مجھے میرے والد نے عبداللہ بن جعفر حمیری سے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا۔ علی بن میمون اصائغ کی طرف مرفوع بیان کیا کہ **امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا اے علی! مجھے خبر ملی ہے کہ ہمارے شیعوں میں سے کچھ لوگ ہیں جو سالوں گزر جانے کے باوجود حسینؑ کی زیارت نہیں**

کرتے۔میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ایسے بہت سے لوگ ہیں۔آپؑ نے فرمایا انہوں نے اپنے دنیاوی حصے میں بہت سی غلطیاں کیں اور اللہ کے ثواب سے محروم رہ گئے اور نبیؐ کی ہمسائیگی سے دور ہو گئے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں زیارت کتنے عرصہ میں ہونی چاہیئے؟۔آپؑ نے فرمایا اگر تم طاقت رکھتے ہو تو ہر ماہ میں کرو۔ میں نے کہا میں تو ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ میں اپنے ہاتھ سے کام کرتا ہوں اور لوگوں کے بہت سے کام میرے ہاتھ میں ہیں اور میں اپنے گھر سے ایک دن بھی دور نہیں رہ سکتا۔آپؑ نے فرمایا تیرے پاس عذر ہے جس آدمی کے ہاتھ میں کام ہو وہ بھی اور تم بھی سب پر لازم نہیں کہ ہر ماہ زیارت پر جاؤ۔ میری مراد ان لوگوں سے ہے جو ہر جمعہ جانے کی استطاعت رکھتے ہیں اور ان کا کوئی عذر اللہ اور اسکے رسولؐ کے پاس نہ ہو۔ میں نے کہا اگر ایک شخص اپنی نیابت میں کسی کو زیارت کے لئے بھیجتا ہے تو کیا یہ عمل جائز ہو گا؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں لیکن اگر خود جائے تو اللہ اسے زیادہ اجر و ثواب دے گا، اور جب اس کا پروردگار دیکھے گا کہ وہ خدا کے لئے شب بیداری اور دن میں اپنے کام انجام دے کر خود کو زحمتوں میں ڈال رہا ہے تو خدا اس پر نظر کرے گا اور اس نظر (رحمت) کی وجہ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے ہمراہ فردوس اعلیٰ اس پر واجب قرار دے گا۔لہٰذا اس زیارت (حسینؑ) کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت کرو اور ان میں سے ہو جاؤ جو اس کے لئے شائستہ ہیں۔

حدیث ⑫ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے وہ حسن بن محبوب سے وہ صباح الحذاء سے وہ محمد بن مروان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کی زیارت کرو اگرچہ سال میں ایک دفعہ ہی ہو۔۔۔۔۔

حدیث ⑬ مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے بیان کیا وہ محمد بن یحییٰ سے وہ عمرکی بن بوفکی سے انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ نے بیان کیا جو امام ابوجعفر ثانی ؑ کے خدمت گزار تھے وہ علی سے وہ صفوان بن مہران جمال سے وہ امام ابوعبداللہ ؑ سے ایک طویل حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ آپؑ سے پوچھا گیا جو زیارت حسین ؑ کر کے چلا جائے تو کب واپس لوٹ کر آئے اور کتنے دنوں بعد آئے اور کتنے دن ترک کرنے کی گنجائش ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ایک ماہ سے زیادہ کی گنجائش نہیں اور گھر دور ہونے کی وجہ سے ہر تین سال بعد آئے اور اگر وہ نہ آئے تو اس نے رسول ؐ اللہ کی مخالفت کی اور ان کی حرمت کو پامال کیا مگر کوئی علت ہو تو جائز ہے۔

قول مترجم:۔

یہ حدیث اس تاثر کو زائل کرتی ہے کہ انسان ایک مرتبہ زیارت کر کے مطمئن ہو جائے کہ میں زائر بن گیا بلکہ گھر دور ہونے کی صورت میں کم از کم تین سال میں ایک مرتبہ زیارت کرنا ضروری ہے۔

حدیث ⑭ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے اس نے اپنے والد سے اس نے ابن فضال سے اس نے علی بن عقبیٰ سے اس نے عبیداللہ حلبی سے اس نے امام ابوعبداللہ ؑ کی خدمت میں عرض کیا ہم ہر سال دو یا تین مرتبہ قبر حسین ؑ کی زیارت کرتے ہیں، آپؑ نے فرمایا میں قبر حسین ؑ کی طرف شہرت کی نیت سے قصد کرنے کو مکروہ جانتا ہوں سال میں ایک مرتبہ زیارت کرو۔ میں نے امامؑ سے پوچھا وہاں درود کیسے پڑھوں؟۔ آپؑ نے فرمایا آپؑ کے دونوں شانوں کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ پھر نبیؐ پر درود پڑھو پھر حسین ؑ پر درود پڑھو۔

حدیث ⑮ عمر کی نے اپنی سند کے ساتھ کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا حسینؑ کی قبر کے پاس ۴ ہزار فرشتے سورج کے طلوع ہونے سے غروب ہونے تک درود پڑھتے ہیں پھر وہ واپس آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے آسمان سے اتر آتے ہیں جنکی تعداد اتنی ہی ہے پھر وہ طلوع فجر تک درود پڑھتے ہیں تو کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ ان کی قبر سے چار سال سے زیادہ عرصہ جدا رہے۔

حدیث ⑯ اسی سند کے ساتھ محمد بن فضل سے وہ ابی ناب سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے حسینؑ کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا ہاں عمرے کے برابر ہے اور چار سال سے زیادہ اس سے دور نہیں رہنا چاہیے۔

حدیث ⑰ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سالم سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ صفوان جمال سے روایت کرتا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا جب ہم مدینہ کے راستے مکہ جا رہے تھے تو میں نے کہا اے فرزند رسولؐ ! کیا وجہ ہے میں آپؑ کو بہت غمگین اور افسردہ دیکھ رہا ہوں؟ ۔آپؑ نے فرمایا اگر تم بھی وہ سن لیتے جو میں سنتا ہوں تو تم یہ سوال کبھی نہ پوچھتے۔ میں نے کہا آپؑ کیا سنتے ہیں؟ ۔فرمایا فرشتوں کا امیرؑالمومنین اور حسینؑ کے قاتلوں پر لعنت کرنا اور فرشتوں اور جنوں کا نوحہ اور رونا اور بہت غمزدہ ہونا بھی سنتا ہوں تو کھانا ، پینا اور نیند کیسے خوشگوار ہوسکتی ہے میں نے کہا جو زیارت کو آئے اور واپس جائے تو پھر کب اسے زیارت کے لیے آنا چاہیے اور کتنے دنوں

بعد اسے آنا چاہیے اور کتنے دن زیارت ترک کرنے کی گنجائش ہے؟۔آپؑ نے فرمایا جو قبر حسینؑ کے قریب رہتا ہے وہ ایک ماہ میں ایک مرتبہ سے کم زیارت نہ کرے اور دور والا تین سال سے زیادہ وقت نہ لگائے جو تین سال بعد بھی نہ آیا تو اس نے رسولؐ اللہ کی نافرمانی کی اور قطع رحمی کی ہاں! کسی خاص وجہ سے جائز ہے۔اگر حسینؑ کی زیارت کرنے والا جان لے کہ وہ گھر کو کیا لاتا ہے اور نبیؐ کے پاس سے کیا لاتا ہے اور امیرؑ المومنین اور فاطمہؑ اور آئمہؑ اور شہداء اہل بیتؑ کی طرف سے کیا لاتا ہے اور ان سے اس کو کیا کیا دعائیں اور جزائیں ملتی ہیں اور اس کے لیے دنیا و آخرت میں اللہ عز و جل کے پاس ذخیرے کے طور پر کتنا ثواب ہے تو وہ پسند کرے گا کہ وہاں اس کا گھر ہو یعنی اس کا گھر حسینؑ کی قبر کے پاس ہو اور وہ ان سے کبھی جدا نہ ہو۔حسینؑ کی زیارت کرنے والا جب گھر سے نکلتا ہے تو جس راستے سے بھی وہ گزرتا ہے۔وہاں کی ہر ایک چیز اس کے لیے دعا کرتی ہے اور جب سورج اس پر پڑتا ہے تو اس کے سارے گناہ کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور سورج اس پر کوئی گناہ باقی نہیں چھوڑتا جب وہ واپس جاتا ہے تو اس پر کوئی گناہ بھی باقی نہیں ہوتا اور اس کے درجات اتنے بلند ہو جاتے ہیں کہ اس تک وہ انسان بھی نہیں پہنچ سکتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے خون میں غلطاں ہو۔ایک فرشتہ اس کے سپرد کیا جائے گا جو زیارت کی واپسی تک اس کے لیے استغفار کرتا رہے گا حتٰی کہ تین سال گزر جائیں یا وہ فوت ہو جائے۔

مجھے میرے والد نے احمد بن ادریس سے بیان کیا اور محمد بن یحییٰ نے بھی سب نے عمرکی بن علی بوفکی سے اس نے کہا ہمیں یحییٰ نے حدیث بیان کی اور وہ امام جعفرؑ کے خدمت گزار تھے وہ علی سے وہ صفوان بن مہران الجمال سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے اسی کے مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۹۹﴾



امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارت کا ثواب

حدیث ① مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ حسن بن علی وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کیا امام ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زیارت حسینؑ کی زیارت کے مثل ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں۔

اور مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے وہ احمد بن عیسیٰ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ② مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابوعلی سے وہ حسین بن بشار واسطی سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا کیا میں امام موسیٰ کاظمؑ کی بغداد میں زیارت کروں؟۔ فرمایا اگر کسی چیز کا خوف نہ ہو، ورنہ پشت پردہ سے زیارت کرو (یعنی حالت تقیہ میں)۔

حدیث ③ مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ حسن بن علی وشاء سے انہوں نے کہا میں نے امام رضاؑ سے پوچھا جو آپؑ کے والد گرامیؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرو۔ میں نے کہا اس کی کیا فضیلت ہے؟۔ فرمایا جتنا اجر حسینؑ کی زیارت کا ہے اس کے برابر ہے۔

حدیث ④ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے بیان کیا وہ ہارون بن مسلم سے وہ علی بن حسان واسطی سے ہمارے کسی ساتھی سے اس نے امام رضاؑ سے امام ابوالحسن موسیٰ

کاظم علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے متعلق پوچھا۔ آپؑ نے فرمایا آنحضرتؑ کی قبر کے اطراف میں نماز پڑھو۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد اور علی بن حسین اور محمد بن حسن نے سعد بن عبداللہ سے وہ یعقوب بن یزید سے وہ حسین بن بشار واسطی سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ سے پوچھا کہ جو آپؑ کے والد گرامیؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر وثواب ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرو۔ میں نے پوچھا اس میں کیا فضیلت ہے؟۔ فرمایا جو ان کے والد گرامیؑ کی زیارت کی فضیلت ہے یعنی رسولؐ اللہ کی زیارت۔ میں (راوی) نے کہا اگر میں خوف کی وجہ سے حرم میں داخل نہ ہو سکوں؟۔ آپؑ نے فرمایا دیوار کے پیچھے سے سلام کہہ دو۔

حدیث ٦ مجھے ابو العباس محمد بن جعفر قرشی نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے بیان کیا وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ خیبری سے وہ حسین بن محمد اشعری قمی سے اس نے کہا مجھے امام رضاؑ نے فرمایا جو میرے والد گرامیؑ کی بغداد میں زیارت کرے تو وہ ایسا ہو گا جیسے اس نے رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی زیارت کی مگر ان کے لیے فضیلت ہے۔

حدیث ۷ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے امام ابوجعفرؑ سے پوچھا کہ جو شخص قصد کر کے نبیؐ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے اور جو شخص امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر کے لئے جائے تو اس کے لیے بھی جنت ہے۔

حدیث ۸ مجھے محمد بن حسن نے احمد بن ولید سے بیان کیا وہ سعد بن عبداللہ سے وہ احمد بن محمد سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جو میرے والد گرامیؑ کی قبر کی زیارت کرے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے حسینؑ کی قبر کی زیارت کی ہو۔

حدیث ۹ انہی سے مروی ہے وہ سعد سے وہ احمد بن محمد سے وہ احمد بن عبدوس الخلنجی سے وہ اپنے والد رحیم سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر بغداد میں ہے ہمارے لیے اس میں بڑی مشقت ہے ہم وہاں جاتے ہیں تو دیواروں کے پیچھے سے سلام کہتے ہیں، اس کا کیا اجر ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اللہ کی قسم وہی ثواب ہوگا جو نبیؐ کی زیارت کا ثواب ہوتا ہے۔

حدیث ۱۰ مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ رحیم سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کی زیارت بغداد میں ہم پر مشکل ہے تو جو ان کی زیارت کرے اس کا کیا ثواب ہے؟۔آپؑ نے فرمایا اسے وہی ثواب ملے گا جو حسینؑ کی زیارت کا ہے۔پھر ایک شخص آیا اور سلام کہہ کر بیٹھ گیا۔وہ بغداد کا ذکر کرنے لگا اور وہاں کے پست فطرت افراد اور زمین میں دھنسنے اور بجلی گرنے جیسی بلاؤں کا ذکر کرنے لگا۔میں (راوی) نے امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوالحسن (امام موسیٰ کاظمؑ) کا حرم ان سب چیزوں سے محفوظ رہے گا۔

حدیث (١١) مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ حمدان قلانسی سے وہ علی بن محمد حصینی سے وہ علی بن عبداللہ بن مروان سے وہ ابراہیم بن عقبہ سے، ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے خط کے ذریعے امام حسینؑ، امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارتوں کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ ابا عبداللہ (امام حسینؑ) کی زیارت افضل ومقدم ہے اور یہ (کاظمین) کی زیارت جامع تر اور اجر عظیم کی حامل ہے۔

حدیث (١٢) مجھے علی بن حسین نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ عبدالرحمن بن ابی نجران سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کہ جو نبیؐ کی زیارت کا ارادہ کرے تو اس کے لیے کیا اجر ہے؟ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے اور جو امام ابوالحسن (موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے بھی جنت ہے۔



باب نمبر ﴿١٠٠﴾



امام موسیٰ کاظمؑ اور امام محمد تقی علیہ السلام کی زیارتیں

حدیث ۱ مجھے محمد بن جعفر رزاز کوفی نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے بیان کیا اس سے جس نے اس کو ذکر کیا وہ امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب تم بغداد (کاظمین) پہنچو تو یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ بَدا للهِ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ عارِفاً بِحَقِّكَ، مُعادِياً لأَعْدائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کے نور آپؑ پر سلام ہو جو زمین کی تاریکیوں میں روشنی ہے۔ اے وہ ذات جس کی شان میں اللہ ظاہر ہوا آپؑ پر سلام ہو۔ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں میں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھنے والا ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری سفارش کیجئے''۔

امامؑ فرماتے ہیں پھر اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو۔ نیز آپؑ نے فرمایا پھر اسی طرح امام محمد تقی علیہ السلام پر سلام کہو۔ آپؑ نے فرمایا جب تم امام موسیٰ بن جعفرؑ اور محمد بن علیؑ پر سلام کہنے کا ارادہ کرو تو غسل کر کے صاف ستھرے ہو کر پاک کپڑے پہنو اور امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ اور محمد بن علی بن موسیٰؑ کی قبر پر آؤ اور یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا مَنْ بَدا للهِ فِي شَأْنِهِ، أَتَيْتُكَ زائِراً، عارِفاً بِحَقِّكَ، مُعادِياً لأَعْدائِكَ، مُوالِياً لأَوْلِيائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يا مَوْلايَ۔

''اے اللہ کے ولی آپؑ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی حجت آپؑ پر سلام ہو۔ اے زمین کے اندھیروں

میں نور آپؑ پر سلام ہو۔ اے وہ ذات جس کی شان میں اللہ ظاہر ہوا آپؑ پر سلام ہو۔ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہوں۔ میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری شفاعت کریں''۔

پھر تم اپنی حاجات طلب کرو پھر امام ابو جعفر محمد بن علی الجوادعلیہ السلام پر سلام کہو اور غسل سے ابتدا کرو اور یہ کہو:۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْإِمَامِ الْبَرِّ التَّقِيِّ الرَّضِيِّ، وَحُجَّتِكَ عَلٰى مَنْ فَوْقَ الْأَرَضِينَ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى، صَلَاةً كَثِيرَةً تَامَّةً زَاكِيَةً مُبَارَكَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَوَاتِرَةً مُتَرَادِفَةً، كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ النَّبِيِّينَ وَسُلَالَةَ الْوَصِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ، أَتَيْتُكَ زَائِراً عَارِفاً بِحَقِّكَ، مُعَادِياً لِأَعْدَائِكَ، مُوَالِياً لِأَوْلِيَائِكَ، فَاشْفَعْ لِي عِنْدَ رَبِّكَ يَا مَوْلَايَ۔

''اے اللہ محمد بن علی الامامؑ نیک، متقی اور اپنے پسندیدہ پر درود بھیج۔ جو زمینوں اور تحت الثریٰ میں تیری حجت ہیں۔ اے اللہ ان پر بابرکت مسلسل، متواتر درود بھیج جس طرح تو نے اپنے کسی ولی پر افضل درود بھیجے ہوں۔ اے اللہ کے ولی، اے اللہ کے نور اے اللہ کی حجت اور امام المومنین، خلیفۃ النبیین اور وصیین کی اصل آپؑ پر سلام، اے زمین کے اندھیروں میں اللہ کے نور میں آپؑ کے پاس آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا ہوں اور میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست بن کر آیا ہوں۔ اے میرے مولاؑ اپنے رب کے پاس میری سفارش کیجئے''۔

پھر اپنی حاجات طلب کرو انشاء اللہ پوری ہونگیں۔

پھر تم امام موسیٰ کاظمؑ کی قبر پر بغداد میں یہ پڑھو اور سب مقامات پر درود کافی ہے۔

السَّلامُ عَلی أَوْلِیاءِ اللهِ وَأَصْفِیائِهِ، السَّلامُ عَلی اُمَناءِ اللهِ وَأَحِبّائِهِ، السَّلامُ عَلی أَنْصارِ اللهِ وَخُلَفائِهِ، السَّلامُ عَلی مَحالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلی مَساکِنِ ذِکْرِ اللهِ، السَّلامُ عَلی مَظاهِرِ أَمْرِ اللهِ وَنَهْیِهِ، السَّلامُ عَلی الدُّعاةِ إِلَی اللهِ، السَّلامُ عَلی المُسْتَقِرِّینَ فی مَرْضاتِ اللهِ، السَّلامُ عَلَی المُخْلَصِینَ فی طاعَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلی الأَدِلاءِ عَلی اللهِ، السَّلامُ عَلی الَّذِینَ مَنْ والاهُمْ فَقَدْ والَی اللهَ، وَمَنْ عاداهُمْ فَقَدْ عادَی اللهَ، وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، وَمَنْ تَخَلّی مِنْهُم فَقَدْ تَخَلّی مِنَ اللهِ، اُشْهِدُ اللهَ أَنّی مُسلِمٌ لَکُمْ، سِلْمٌ لِمَنْ سالَمَکُمْ، وَحَرْبٌ لِمَنْ حارَبَکُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَعَلانِیَتِکُمْ، مُفَوِّضٌ فی ذلِكَ کُلِّهِ إِلَیْکُمْ، لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الجِنِّ وَالإِنْسِ، وَأَبْرَءُ إِلَی اللهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّی اللهُ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔

”اللہ کے اولیاء و اصفیاء، امناء، احباء، انصار اللہ، خلفاء پر سلام ہو۔ اللہ کی معرفت کے محلوں پر سلام ہو۔ اللہ کے ذکر کے مسکنوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے امر و نہی کے مظاہر آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی طرف بلانے والوں آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی رضا قرار پانے والوں آپؑ پر سلام ہو۔ اللہ کی اطاعت میں مخلصوں آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو اس پر جس نے اللہ کی طرف رہنمائی کی۔ جن سے دوستی اللہ سے دوستی ہے جن سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے جنہیں پہچاننا اللہ کو پہچاننا ہے جن سے جاہل ہونا اللہ سے جاہل ہونا ہے جن کو مضبوط پکڑنا اللہ کو مضبوط پکڑنا ہے جو ان سے الگ ہوا وہ اللہ سے الگ ہوا۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں آپؑ کا مسلمان ہوں جس سے آپؑ کی صلح ہے اس سے میری صلح ہے جس

سے آپؑ کی جنگ ہے اس سے میری بھی جنگ ہے۔ میں آپؑ کے ظاہر اور غائب پر ایمان رکھتا ہوں یہ سب آپؑ کے سپرد کرتا ہوں۔ جو جنوں اور انسانوں میں سے آل محمدؑ کا دشمن ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو اور میں ان سے اللہ کی طرف بری ہوں اور اللہ کا محمدؐ اور آل محمدؑ پر سلام ہو"۔

یہ زیارت تمام مشاہد میں کافی ہے اور محمدؐ و آل محمدؐ پر زیادہ سے زیادہ درود و صلوٰۃ بھیجو اور ہر ایک کا جدا جدا نام لو اور ان کے دشمنوں سے اظہار بیزاری کرو اور اپنے لئے اور مومنین و مومنات کے حق میں اچھی دعا کرو۔



باب نمبر ﴿۱۰۱﴾



طوس میں امام علی رضاؑ کی زیارت کا ثواب

حدیث ① میرے مشائخ کی ایک جماعت نے سعد سے مجھے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ داؤد صرفی سے وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میرے والد گرامی (امام علیؑ رضا) کی زیارت کی تو اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ② مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے بیان کیا وہ داؤد صرفی سے وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے میرے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی زیارت کی تو اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث ③ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا اس نے کہا مجھے علی بن ابراہیم جعفری نے حمدان دیوانی سے بیان کیا اس نے کہا میں امام محمد تقی علیہ السلام کے پاس گیا تو میں نے کہا جو شخص آپؑ کے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی زیارت طوس میں کرے اس کے لیے کیا ثواب ہے۔ آپؑ نے فرمایا اللہ عزوجل اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ حمدان نے کہا پھر میں ایوب بن نوح بن دراج سے ملا اور اس سے کہا اے ابوالحسین میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص میرے پدر بزرگوارؑ کی زیارت طوس میں کرے اللہ عزوجل اس کے سارے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے تو ایوب نے کہا میں تجھ کو کچھ زائد بات بتاؤں؟۔ میں نے کہا ضرور بتاؤ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ قیامت کے روز اس زائر کے لیے نبیؐ کے منبر کے برابر ایک منبر رکھا جائے گا جبکہ تمام مخلوق حساب دے رہی ہوگی۔

حدیث ۴ میرے والد نے کہا کہ سعد نے کہا مجھے علی بن حسین نیشاپوری دقاق نے بیان کیا وہ ابو صالح شعیب بن عیسیٰ سے وہ صالح بن محمد ہمدانی سے وہ ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام علی الرضاؑ نے فرمایا جس نے دوری کے باوجود میری زیارت کی تو میں قیامت کے دن تین مقامات پر اس کے پاس جا کر اس کو ان مقامات کی ہولنا کیوں سے خلاصی کرواؤں گا۔ اعمال نامے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیتے وقت، دوسرے پل صراط پر اور تیسرے میزان کے وقت۔

سعد کہتا ہے کہ اس کے بعد یہ حدیث صالح بن محمد ہمدانی سے بھی سنی۔

حدیث ۵ مجھے میرے والد نے سعد سے بیان کیا وہ ابراہیم بن ریان سے اس نے کہا مجھے یحییٰ بن الحسن الحسینی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے علی بن عبداللہ بن قطرب نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا جبکہ آپؑ کے قریب سے آپؑ کا فرزند گزرا جو نوجوان تھا اور ان کے دوسرے فرزند بھی ان کے پاس جمع تھے۔ فرمایا میرا یہ بیٹا (امام علی رضاؑ) غربت اور مسافری میں اس دنیا سے رخصت ہوگا۔ جو شخص اس کی زیارت اس کی اطاعت کرتے ہوئے اور اس کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے کرے گا وہ اللہ عزوجل کے نزدیک شہدائے بدر کے برابر درجہ رکھتا ہے۔

حدیث ۶ مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ حمدان بن اسحاق سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا یا ایک شخص

نے امام محمد تقی علیہ السلام کے توسط سے مجھ سے بیان کیا۔(راوی کا بیان ہے) امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا جس نے طوس میں میرے والد گرامی (امام علی رضاؑ) کی قبر کی زیارت کی اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور اس کے لئے منبر علیؑ و رسولؐ کے سامنے ایک منبر بنایا جائے گا یہاں تک کہ خدا لوگوں کے حساب و کتاب سے فارغ ہو جائے ۔(راوی کا بیان ہے) اس کے بعد میں نے ایوب بن نوح کو دیکھا اس نے امامؑ کی زیارت کی اور کہا میں یہاں اپنا منبر لینے آیا ہوں۔

حدیث ۷ مجھے میرے والد نے اور محمد بن الحسن نے اور علی بن الحسین نے بیان کیا تمام سعد بن عبداللہ بن ابی خلف سے وہ حسن بن علی بن عبداللہ بن مغیرہ سے وہ حسین بن سیف بن عمیرہ سے وہ محمد بن اسلم الجبلی سے وہ محمد بن سلیمان سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے حج تمتع کیا تو اللہ نے اس کے حج میں اور عمرے میں مدد کی پھر مدینے آیا رسولؐ اللہ کو سلام کیا پھر آپؐ کی خدمت میں آپؐ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آیا۔وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آپؑ زمین میں مخلوق پر اللہ کی حجت ہیں اور وہ دروازہ ہیں جس سے آیا جاتا ہے۔پھر امام ابا عبداللہ الحسینؑ کے پاس آکر ان کو سلام کیا۔پھر بغداد (کاظمین) آیا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو سلام کیا پھر اپنے وطن لوٹ گیا۔جب حج کا زمانہ آیا تو پھر اللہ نے اس کے حج کے وسائل مہیا کر دیئے۔اب اس کے لئے کون سا عمل افضل ہے؟ حجتہ الاسلام انجام دینے کے بعد دوبارہ حج کرنا یا یہ کہ خراسان (مشہد مقدس) جا کر آپ کے پدر بزرگوار (آٹھویں امامؑ) علی رضاؑ کو سلام کرنا ؟۔

حضرت نے فرمایا: خراسان (مشہد مقدس) میں جا کر (آٹھویں امام) ابوالحسنؑ کو سلام کرنا افضل ہے، البتہ یہ عمل ماہ رجب میں انجام دینا چاہیئے، ان دنوں ایسا کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ ہمیں اور تمھیں بادشاہ کا خوف ہے۔

حدیث (۸) مجھے محمد بن الحسن بن احمد نے محمد بن حسن الصفار سے خبر دی وہ عباس بن معروف سے وہ علی بن مہز یار سے انہوں نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا جو شخص امام رضاؑ کی قبر کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اس کے لیے جنت ہے۔

حدیث (۹) مجھے محمد بن الحسن نے محمد بن حسن صفار سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ احمد بن محمد بن ابی نصر البزنطی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوالحسن الرضاؑ کی کتاب میں پڑھا کہ میرے شیعوں کو بتادو کہ میری زیارت اللہ کے ہاں ہزار حج کے برابر ہے۔
(راوی کا بیان ہے) میں نے (تعجب سے) امام محمد تقی علیہ السلام سے پوچھا کیا امامؑ کی زیارت ہزار حج کے برابر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہاں! اللہ کی قسم بلکہ دس لاکھ حج کے برابر ہے مگر جو ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے زیارت کرے۔

حدیث (۱۰) مجھے میرے والد، علی بن الحسین اور علی بن محمد قولویہ نے علی بن ابراہیم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ ابن ابی عمیر سے وہ زید نرسی سے وہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ امامؑ نے امام رضاؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جس نے میرے اس بیٹے کی زیارت کی تو اس پر جنت واجب ہے۔

حدیث (۱۱) مجھے محمد بن یعقوب اور علی بن حسین وغیرہ نے علی بن ابراہیم سے وہ اپنے والد سے وہ علی بن مہز یار سے اس نے کہا میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے عرض کیا میں آپؑ پر

قربان جاؤں امام رضاؑ کی زیارت افضل ہے یا امام ابا عبداللہ الحسینؑ کی زیارت۔آپؑ نے فرمایا میرے والد گرامیؑ کی زیارت افضل ہے کیونکہ ابوعبداللہؑ کی زیارت تو ہر کوئی کرتا ہے لیکن میرے والد گرامیؑ کی صرف خاص شیعہ ہی کرتے ہیں۔

قول مترجم:۔

اس کتاب کی بے شمار روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ افضل ترین زیارت،زیارتِ امام حسینؑ ہے۔لہٰذا مندرجہ بالا حدیث سے آپ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ سائل کوئی ایسا شخص ہوگا جو زیارتِ امام رضاؑ کو اہمیت نہیں دیتا ہوگا اسلئے اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے امامؑ نے اسے ایسا جواب دیا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے عام حالات میں افضلِ عمل نماز ہے لیکن بعض حالات میں والدین کی خدمت کرنا یا کسی مرتے ہوئے انسان کی جان بچانا نماز سے زیادہ افضل ہوجاتا ہے۔

علی بن ابراہیم نے حمدان بن اسحاق سے روایت کی کہ میں نے امام ابوجعفرؑ سے سنا پھر ایوب بن نوح کی مثل حدیث بیان کی۔

حدیث ⑫ مجھے محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا وہ علی بن حسین نیشاپوری سے وہ ابراہیم بن محمد سے وہ عبدالرحمن بن سعید مکی و یحییٰ بن سلیمان مازنی سے وہ امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میرے بیٹے کی قبر کی زیارت کی اللہ کے پاس اس کے ستر حج مبرور جمع ہوجاتے ہیں۔میں (راوی) نے (تعجب سے) کہا ستر حج مبرور جمع ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! بلکہ سات سو حج جمع ہوجاتے ہیں۔ میں (راوی) نے (تعجب سے) کہا سات سو ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں! بلکہ ستر ہزار حج ہو

جاتے ہیں۔میں نے کہاستر ہزار حج ہوجاتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایاہاں اور بہت سے حج توقبول ہی نہیں ہوتے (مگراس زیارت کا ملنے والاثواب قبول شدہ حج کا ہوگا)اور جوشخص زیارت کرکے وہاں رات گزارے تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی ہو۔میں (راوی) نے (حیرت سے) کہااس نے اللہ کے عرش پر اس کی زیارت کی؟۔فرمایاہاں! پھر آپؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن نمودار ہوگا توعرش الٰہی پر ایک وسیع دسترخوان، بچھایا جائے گا اور جس نے بھی آئمہؑ کی قبروں کی زیارت کی ہوگی ہمارے پاس اس حال میں بیٹھے گا کہ اس کے ہمراہ (انبیاء) اولین میں سے نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اورعیسیٰؑ ہونگے اور (انبیاء واولیاء) کے آخرین میں سے محمدؐ، علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ بھی ہونگے۔آگاہ ہوجاؤ کہ میرے فرزند علیؑ (امام علی رضا) کے زائروں کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا اوراس کی پاداش سب سے پہلے ملے گی۔

مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے علی بن حسین نیشاپوری نے حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابراہیم بن رئاب نے اسی سند سے اسی طرح بیان کیا۔



باب نمبر ﴿۱۰۲﴾



امام علی رضاؑ کی زیارت

حدیث ① مجھے حکیم بن داؤد بن حکیم نے سلمہ بن خطاب سے بیان کیا وہ عبداللہ بن احمد سے وہ بکر بن صالح سے وہ عمرو بن ہشام سے وہ ہمارے ساتھیوں میں سے کسی ایک سے انہوں نے امامؑ سے روایت کی کہ جب تم امام علی بن موسیٰؑ کے پاس جاؤ تو یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَى، الْإِمَامِ التَّقِيِّ النَّقِيِّ، وَحُجَّتِكَ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى الصِّدِّيقِ الشَّهِيدِ صَلَاةً كَثِيرَةً نَامِيَةً زَاكِيَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَوَاتِرَةً مُتَرَادِفَةً كَأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَوْلِيَائِكَ۔

”اے اللہ علی بن موسیٰ المرتضیٰؑ پر درود بھیج جو تقی النقی ہیں اور وہ زمین پر اور تحت الثریٰ پر تیری حجت ہیں اور وہ صدیق اور شہید ہیں ان پر ایسا درود بھیج جو بہت زیادہ اور ہمیشہ بڑھنے والا، پاک ہو اور مسلسل ہو اور اس سے بہتر ہو جو کہ تو نے اپنے کسی بھی ولی پر بھیجا ہو“۔

بعض (ائمہؑ) سے مروی ہے کہ امامؑ نے فرمایا جب تم علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی قبر پر جاؤ جو طوس میں ہے تو گھر سے نکلتے وقت غسل کرو اور غسل کرتے وقت یہ پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي قَلْبِي وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوراً وَشِفَاءً [وَنُوراً]۔

”اے اللہ میرے دل کو پاک کر اور میرے سینے کو کھول دے اور میری زبان پر اپنی حمد کے کلمات اور اپنی ثناء جاری کر دے صرف تیری ہی توفیق سے طاقت ہے۔ اے اللہ! اس کو میرے لیے پاکیزگی، شفا اور نور بنا دے“۔

اور جب گھر سے نکلو تو یہ کلمات پڑھو:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى ابْنِ رَسُولِهِ، حَسْبِيَ اللّٰهُ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ

تَوَجَّهْتُ وَإِلَيْكَ قَصَدْتُ وَمَا عِنْدَكَ أَرَدْتُ

"بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اللہ کی طرف اور رسولؐ اللہ کے بیٹے کی طرف جا رہا ہوں۔ مجھے اللہ عزوجل کافی ہے اللہ پر ہی میں نے توکل کیا۔ اے اللہ میں نے تیری طرف توجہ کی اور تیری طرف ہی قصد کیا اور جو تیرے پاس ہے میں نے اس کا ارادہ کیا"۔

جب گھر سے نکل جائو تو دروازے پر کھڑے ہو کر یوں کہو :۔

اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِي، وَعَلَيْكَ خَلَّفْتُ أَهْلِي وَمَالِي وَمَا خَوَّلْتَنِي، وَبِكَ وَثِقْتُ فَلَا تُخَيِّبْنِي يَا مَنْ لَا يُخَيِّبُ مَنْ أَرَادَهُ، وَلَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظَهُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاحْفَظْنِي بِحِفْظِكَ فَإِنَّهُ لَا يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَ۔

"اے اللہ! میں نے تیرے چہرے کی طرف اپنا چہرہ کیا اور تجھ پر اپنے گھر والوں کو چھوڑ آیا اور مال کو بھی اور جو کچھ بھی تو نے مجھے دیا ہے۔ میرا اعتماد تجھ پر ہے تو مجھے ناکام نہ کرنا اے وہ جس کا ارادہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا اور جس کی وہ حفاظت کرے وہ ضائع نہیں ہوتا محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیج اور مجھے اپنی حفاظت میں لے لے کیونکہ جس کی تو حفاظت کرے وہ ضائع نہیں ہوتا"۔

اور جب صحیح و سالم پہنچ جائو تو غسل کرو اور غسل کرتے وقت یہ دعا پڑھو:۔

اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي، وَطَهِّرْ قَلْبِي، وَاشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَأَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَمَحَبَّتَكَ، وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ، وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ قُوَّةَ دِينِي التَّسْلِيمُ لِأَمْرِكَ وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهَادَةُ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي شِفَاءً وَنُوراً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اے اللہ! مجھے پاک کر اور میرے دل کو بھی پاک کر اور میرے سینے کو کھول دے اور میری زبان پر

اپنی حمد و ثناء اور محبت جاری کر دے تیرے بغیر کوئی طاقت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میرے دین کی مضبوطی تیرے حکم کو ماننے اور تیرے نبیؐ کی سنت کی اتباع کرنے اور تیری تمام مخلوق پر شہادت دینے پر ہے۔اے اللہ! اس کو میرے لیے شفاء اور نور بنا دے تُو ہر چیز پر قادر ہے''۔

پھر پاک صاف لباس پہنو اور ننگے پائوں چلو مگر سکون اور وقار کے ساتھ چلو تکبیر و تہلیل اور تسبیح و تحمید اور تمحید کو بھی اپنائو پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائو اور جب حرم کے اندر داخل ہو تو یوں کہو:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللّٰهِ۔

''بسم اللہ اور اللہ (کی مدد) سے اس کے رسولؐ کی ملت پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور علیؑ اللہ کے ولی ہیں'' (اس جملے سے ثابت ہوجاتا ہے کہ مذہب شیعہ میں شہادتین نہیں بلکہ شہادات ہیں اور کلمۂ طیبہ علیؑ ولی اللہ کے بغیر ہر شہادت ناقص ہے۔مترجم)۔

پھر ان کی قبر کی طرف اشارہ کرو اور اس طرف اپنا چہرہ کرو اور قبلہ کو اپنے کندھوں کے درمیان قرار دے کر (یعنی پشت بہ قبلہ ہو کر) یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَأَنَّهُ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ، صَلَاةً لَا يَقْوٰى عَلٰى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ لِعِلْمِكَ، وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلٰى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ، وَدَيَّانِ يَوْمِ

الدّینِ بِعَدلِکَ وَفَصلِ قَضائِکَ بَینَ خَلقِکَ وَالمُهَیمِنِ عَلی ذلِکَ کُلِّهِ وَالسَّلامُ عَلَیهِ وَرَحمَةُ اللهِ وَبَرَکاتُهُ اللّهُمَّ صَلِّ عَلی فاطِمَةَ بِنتِ نَبِیِّکَ وَزَوجَةِ وَلِیِّکَ وَاُمِّ السِّبطَینِ الحَسَنِ والحُسَینِ سَیِّدَیْ شَبابِ أهلِ الجَنَّةِ، الطُّهرَةِ الطّاهِرَةِ المُطَهَّرَةِ، النَّقیَّةِ الرَّضیَّةِ الزَّکیَّةِ، سَیِّدَةِ نِساءِ العالَمینَ وَسَیِّدَةِ نِساءِ أهلِ الجَنَّةِ مِنَ الخَلقِ أجمَعینَ، صَلاةً لا یَقوی عَلی إحصائِها غَیرُکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی الحَسَنِ وَالحُسَینِ سِبطَی نَبِیِّکَ وَسَیِّدَی شَبابِ أهلِ الجَنَّةِ، القائِمَینِ فی خَلقِکَ، وَالدّالَّینِ عَلی مَن بَعَثتَهُ بِرِسالاتِکَ، وَدَیّانَی الدّینِ بِعَدلِکَ وَفَصلَی قَضائِکَ بَینَ خَلقِکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی عَلیِّ بنِ الحُسَینِ [سیِّد العابِدینَ] عَبدِکَ، القائِمِ فی خَلقِکَ وَخَلیفَتِکَ عَلی خَلقِکَ، وَالدَّلیلِ عَلی مَن بَعَثتَهُ بِرِسالاتِکَ، وَدَیّانِ الدّینِ بَعَدلِکَ، وَفَصلِ قَضائِکَ بَینَ خَلقِکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدِ بنِ عَلیٍّ عَبدِکَ وَوَلِیِّ دینِکَ، وَخَلیفَتِکَ فی أرضِکَ، باقِرِ عِلمِ النَّبِیّینَ، القائِمِ بَعَدلِکَ وَالدّاعی إلی دینِکَ وَدینِ آبائِهِ الصّادِقینَ، صَلاةً لا یَقوی عَلی إحصائِها غَیرُکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ، عَبدِکَ وَوَلیِّ دینِکَ، وَحُجَّتِکَ عَلی خَلقِکَ أجمَعینَ الصّادِقِ البارِّ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی موسی بنِ جَعفَرٍ الکاظِمِ العَبدِ الصّالِحِ، وَلِسانِکَ فی خَلقِکَ، النّاطِقِ بِعِلمِکَ، وَالحُجَّةِ عَلی بَرِیَّتِکَ، صَلاةً لا یَقوی عَلی إحصائِها غَیرُکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی عَلیِّ بنِ موسی الرِّضا الرَّضیِّ المُرتَضی، عَبدِکَ وَوَلیِّ دینِکَ، القائِمِ بِعَدلِکَ، والدّاعی إلی دینِکَ، وَدینِ آبائِهِ الصّادِقینَ، صَلاةً لا یَقدِرُ عَلی إحصائِها غَیرُکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی مُحَمَّدِ بنِ عَلیٍّ وَعَلیِّ بنِ مُحَمَّدٍ، القائِمَینِ بِأمرِکَ وَالمُؤَدِّیَینِ عَنکَ وَشاهِدَیکَ عَلی خَلقِکَ وَدَعائِمِ دینِکَ وَالقِوامِ عَلی ذلِکَ، صَلاةً لا یَقوی عَلی إحصائِها غَیرُکَ، اللّهُمَّ صَلِّ عَلی الحَسَنِ بنِ عَلیٍّ، العامِلِ بِأمرِکَ، والقائِمِ فی خَلقِکَ،

وَحُجَّتِكَ الْمُؤَدِّي عَنْ نَبِيِّكَ وَشَاهِدِكَ عَلَى خَلْقِكَ، الْمَخْصُوصِ بِكَرَامَتِكَ، الدَّاعِي إِلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ صَلَاةً لَا يَقْوَى عَلَى إِحْصَائِهَا غَيْرُكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى حُجَّتِكَ وَوَلِيِّكَ الْقَائِمِ فِي خَلْقِكَ، صَلَاةً نَامِيَةً بَاقِيَةً، تُعَجِّلُ بِهَا فَرَجَهُ وَتَنْصُرُهُ [بها]، وَتَجْعَلُنَا مَعَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِزِيَارَتِهِمْ وَمَحَبَّتِهِمْ، وَأُوَالِي وَلِيَّهُمْ، وَأُعَادِي عَدُوَّهُمْ، فَارْزُقْنِي بِهِمْ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاصْرِفْ عَنِّي هَمَّ نَفْسِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَهْوَالَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور وہ اولین وآخرین کے سردار ہیں جو نبی اور رسول ہیں۔ اے اللہ اپنے بندے پر جو کہ نبی، رسول اور تیری تمام مخلوق کے سردار ہیں ان پر درود بھیج اتنا درود بھیج جس کو تیرے سوا کوئی شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے رسولؐ کے بھائی ہیں جن کو تو نے اپنے علم کے لیے پسند کیا اور تو نے ان کو اپنی مخلوق کے لیے ہدایت بنایا اور اپنی مخلوق میں سے جس پر اپنا کرم کیا اس کو انؑ کے ذریعے ہدایت دے دی اور یہ دلیل ہیں تیری رسالت کے ساتھ مبعوث ہونے والے پر اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے اور عدل کے ساتھ یوم الدین میں بدلہ دینے والے ہیں اور وہ ان سب پر نگہبان ہیں ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ اے اللہ! اپنے نبیؐ کی پیاری بیٹیؑ فاطمہؑ پر سلام بھیج جو تیرے ولیؑ کی زوجہ ہیں اور نبیؐ کے نواسوںؑ کی ماںؑ ہیں جن کا نام حسنؑ اور حسینؑ ہے جو جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں اور جو (بی بی فاطمہؑ) طہرہ، طاہرہ اور مطہرہ ہیں اور جو نقیہ، رضیہ اور زکیہ ہیں اور جو تمام مخلوق کی عورتوں کی سردار ہیں اور فاطمہؑ اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ اے اللہ! فاطمہؑ پر اتنا درود بھیج جس کو تیرے علاوہ کوئی دوسرا شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! اپنے نبیؐ کے نواسوں اور اہل جنت کے جوانوں کے

سردار حسنؑ اور حسینؑ پر درود بھیج جو تیری مخلوق میں قائم ہیں یہ بھی ان پر تیری دلیلیں ہیں جن کو تو نے رسالت و پیغام دے کر بھیجا اور یہ تیرے عدل سے بدلہ لینے والے اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے فیصلے سے فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! علیؑ بن حسینؑ سیدا لعابدین تیرے بندے، تیری مخلوق میں قائم اور تیری مخلوق پر تیرے خلیفہ اور تیری دلیل اور ہادی ہیں جن کو تو نے پیغام دے کر بھیجا جو کہ تیرے عدل سے دین کا بدلہ لینے والے ہیں اور تیرے فیصلے سے تیری مخلوق میں فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اے اللہ! محمد بن علیؑ اپنے بندے اور اپنے دین کے ولی پر بھی درود بھیج جو تیری زمین پر تیرے خلیفہ ہیں جو نبیوں کے علم کو کھولنے والے ہیں اور تیرے دین کے داعی ہیں اور اپنے سچے آباءؑ کے دین کو وسیع کرنے والے ہیں ان پر ایسا درود بھیج کہ جس کو تیرے علاوہ کوئی اور شمار نہ کر سکے۔ اے اللہ! جعفر بن محمد صادق علیہ السلام پر درود بھیج جو تیرے بندے اور تیرے دین کے ولی ہیں تیرے عدل کو قائم کرنے والے ہیں اور تیری تمام مخلوق پر تیری حجت ہیں جو صادق اور صالح ہیں۔ اے للہ! موسیٰ بن جعفر کاظمؑ اپنے صالح بندے پر درود بھیج جو تیری مخلوق میں تیری زبان ہیں جو تیرے علم کے ساتھ بولنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیری حجت ہیں ان پر ایسی صلواۃ بھیج جس کے شمار کی تیرے علاوہ کسی اور میں قدرت نہیں ہے۔ اے اللہ علی بن موسیٰ الرضاؑ اپنے پسندیدہ اور چنے ہوئے صالح بندے پر درود بھیج جو تیرے دین کے ولی تیرے عدل کو قائم کرنے والے ہیں تیرے دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ اے اللہ! ان پر ایسا درود بھیج جس کو تیرے علاوہ کوئی اور شمار نہیں کرسکتا۔ اے اللہ! محمد بن علیؑ اور علی بن محمدؑ پر درود بھیج جو تیرے حکم پر قائم ہیں اور تجھ سے ہی ادا کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیرے گواہ ہیں اور تیرے دین کے ستون ہیں اور اسی پر قائم رہنے والے ہیں اور تیری حجت ہیں ان پر ایسا درود بھیج جس کے شمار کی طاقت تیرے سوا کسی اور میں نہیں۔ اے اللہ! حسن بن علیؑ پر درود بھیج جو تیرے حکم پر عمل کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں قائم ہیں اور تیری

حجت ہیں جو تیرے نبیؐ سے ادا کرنے والے ہیں اور تیری مخلوق پر تیرے گواہ ہیں جو تیری کرامت کے ساتھ مخصوص ہیں جو تیری اطاعت اور تیرے رسولؐ کی اطاعت کی طرف دعوت دینے والے ہیں تیرا درود ہو ان سب پر جس کے شمار کرنے کی تیرے علاوہ کوئی اور طاقت نہیں رکھتا۔ اے اللہ! اپنی حجت اور مخلوق میں قائم ولی علیہ السلام پر درود بھیج وہ درود جو ہمیشہ بڑھنے والا اور باقی رہنے والا ہو جس سے تو جلد ہی ان کی کشادگی کر دے اور اس کے ساتھ تو ان کی مدد کرے اور ہمیں دنیا اور آخرت میں ان کے ساتھ کر دے۔ اے اللہ! میں ان سے محبت کرنے والا ہوں اور ان کی زیارت کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور ان کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں اور ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں تُو ان کے ذریعے مجھے دنیا و آخرت میں بہترین رزق عطا فرما اور مجھ سے دنیا و آخرت میں میری جان کا غم دور کر دے اور قیامت کی ہولناکیاں مجھ سے دور کر دے''۔

پھر ان کے سر کی جانب بیٹھ کر یوں دعا کرو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ في ظُلُماتِ الأرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا عَمُودَ الدِّينِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ إبراهيمَ خَليلِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى كَليمِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عيسى رُوحِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدٍ حَبيبِ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ أميرِ المؤمنينَ عَلِيِّ بْنِ أبي طالبٍ وَلِيِّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ الحَسَنِ وَالحُسَينِ سَيِّدَيْ شَبابِ أهْلِ الجَنَّةِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ عَلِيِّ بْنِ الحُسَينِ سَيِّدِ العابِدينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ باقِرِ عِلْمِ الأوَّلينَ وَالآخِرينَ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصّادِقِ البارِّ التَّقِيِّ النَّقِيِّ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا وارِثَ مُوسى بْنِ جَعْفَرٍ الكاظِمِ، السَّلامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ الشَّهِيدُ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الوَصِيُّ البَارُّ التَّقِيُّ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصاً حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ، السَّلامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

"آپؑ پر سلام ہوا ے اللہ کی حجت اور آپؑ پر سلام ہوا ے اللہ کے ولی اور آپؑ پر سلام ہوا ے زمین و آسمان میں اللہ کے نور۔ آپؑ پر سلام ہوا ے دین کے ستون آپؑ پر سلام ہوا ے اللہ کے پسندیدہ آپؑ پر سلام ہوا ے آدمؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہوا ے نوحؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہو اے موسیٰؑ کلیم اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہوا ے عیسیٰ روح اللہؑ کے وارث آپؑ پر سلام ہوا ے محمدؐ حبیب اللہ کے وارث آپؑ پر سلام ہوا ے وارث امیرؑ المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جو اللہ کے ولی ہیں۔ آپؑ پر سلام ہوا ے وارث حسنؑ و حسینؑ جو شباب اہل جنت کے سردار ہیں۔ آپؑ پر سلام ہوا ے وارث علی بن حسینؑ جو سید العابدین ہیں۔ آپؑ پر سلام ہوا ے محمد بن علیؑ کے وارث جو اولین و آخرین کے علم کے وارث ہیں۔ آپؑ پر سلام ہو جو وارث جعفر بن محمد صادق علیہ السلام جو صالح، متقی، طاہر و مطہر ہیں۔ آپؑ پر سلام ہوا ے موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ کے وارث اے صدیق و شہید آپؑ پر سلام ہو۔ اے وصی اور پرہیزگار میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکواۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا اور موت تک اخلاص بندگی کرتے رہے۔ اے ابو الحسنؑ اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں آپؑ پر بے شک اللہ لائق حمد اور بزرگی والا ہے"۔

پھر قبر پر خود کو گرا کر یوں کہو:۔

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ صَمَدْتُ مِنْ أَرْضِي، وَقَطَعْتُ الْبِلادَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ، فَلا تُخَيِّبْنِي وَلا تَرُدَّنِي بِغَيْرِ قَضَاءِ حَوَائِجِي وَارْحَمْ تَقَلُّبِي عَلَى قَبْرِ ابْنِ أَخِي نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،

بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَتَيْتُكَ زَائِراً وَافِداً عَائِذاً مِمَّا جَنَيْتُ بِهِ عَلَى نَفْسِي، وَاحْتَطَبْتُ عَلَى ظَهْرِي، فَكُنْ لِي شَفِيعاً إِلَى رَبِّكَ يَوْمَ فَقْرِي وَفَاقَتِي، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ مَقَاماً مَحْمُوداً، وَأَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

''اے اللہ میں ساری دنیا سے بے نیاز ہو کر تیری طرف آ گیا ہوں اپنی زمین سے آ گیا ہوں تیری رحمت کی امید میں سارے شہر طے کر لیے مجھے ناکام نہ کر اور حاجات پوری کیئے بغیر واپس نہ کر۔ تیرے نبی اور رسولؐ کے بیٹے کی قبر پر آنے کی وجہ سے مجھ پر رحم کر میری ماں اور باپ آپ پر قربان جائیں میں بطور مہمان زیارت کرنے آیا ہوں اور جو گناہ میں نے کیئے ہیں ان سے پناہ چاہتا ہوں میں نے اپنے گناہوں کا ایندھن اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے آپؑ میرے لیے اللہ کے پاس میرے گناہوں کی بخشش کا وسیلہ بن جائیں جب قیامت کا دن ہوگا جو میری حاجت مندی اور فقر کا دن ہوگا اور اس دن آپؑ کے لیے اللہ کے ہاں مقام محمود ہے آپؑ دنیا و آخرت میں اللہ کے پسندیدہ ہیں''۔

پھر اپنا دایاں ہاتھ اٹھائو اور بایاں قبر پر رکھ کر یوں کہو:۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِحُبِّهِمْ وَبِمُوَالاتِهِمْ، وَأَتَوَلَّى آخِرَهُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَهُمْ، وَأَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَهُمْ اللَّهُمَّ الْعَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَتَكَ وَاتَّهَمُوا نَبِيَّكَ وَجَحَدُوا آيَاتِكَ وَسَخِرُوا بِإِمَامِكَ وَحَمَلُوا النَّاسَ عَلَى أَكْتَافِ آلِ مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ۔

''اے اللہ ان کی محبت و دوستی کے ذریعے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اور جس بنیاد پر میں نے ان سے پہلے امامؑ کے ساتھ دوستی رکھی اسی طرح ان کے آخری کے ساتھ دوستی رکھتا ہوں اور ان کے علاوہ کسی کے ساتھی بھی دلی دوستی رکھنے سے میں بری ہوتا ہوں۔ اے اللہ! جنہوں نے تیری نعمت کو بدل دیا اور تیرے نبیؐ پر تہمت لگائی اور تیری آیات کا انکار کیا اور تیرے امامؑ کا مذاق اڑایا اور لوگوں کو آل

محمدؐ کا حق غصب کرنے کی ترغیب دی ان سب پر لعنت فرما۔اے اللہ! ان پر لعنت کر کے میں تیرا قرب حاصل کرتا ہوں اسی طرح اے رحمن اے رحیم دنیا و آخرت میں آل محمدؑ کے دشمنوں سے بیزار ہو کر تیرا قرب چاہتا ہوں"۔

پھر ان کے پائوں کی طرف بیٹھ جائو اور یہ دعا پڑھو:۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يا أبا الحَسَنِ، صَلى اللهُ عَلَيْكَ وَعلى رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، صَبرتَ وَأنْتَ الصّادِقُ المُصَدَّقُ قَتَلَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ بِالأيْدِي وَالألْسُنِ۔

"اے ابو الحسنؑ! اللہ آپؑ کی روح و بدن پر درود بھیجے آپؑ نے صبر کیا اور آپؑ سچے تصدیق کئے ہوئے ہیں۔جس نے بھی آپؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا اللہ عزوجل اس پر لعنت کرے"۔

اس کے بعد امیرؑ المومنین کے قاتل پر شدید قسم کی لعنت بھیجو اسی طرح حسینؑ اور دیگر آئمہؑ و اہل بیتؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجو پھر آپؑ کی پشت کی طرف سے سرہانے کی طرف آؤ اور دو رکعت نماز ادا کرو ایک رکعت میں (سورہ الحمد کے بعد) سورہ یٰسین پڑھو اور دوسری میں (سورہ الحمد کے بعد) سورہ رحمٰن پڑھو اور اپنے لیے دعا میں بہت کوشش اور عاجزی کرو اور اپنے والدین اور تمام مومن بھائیوں کے لیے دعا کرو پھر جتنی دیر چاہو وہاں ٹھہرو لیکن نماز قبر کے پاس پڑھو۔



باب نمبر ﴿۱۰۳﴾



سامرا میں امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکریؑ کی زیارتیں

حدیث ① بعض آئمہؑ سے مروی ہے کہ جب امام علی نقی علیہ السلام اور امام حسن عسکریؑ کی زیارت کرنا چاہو اور غسل کے بعد انکی قبر پر پہنچ جاؤ تو یہ دعا پڑھو اور نہ پہنچ سکو تو سلام کا اشارہ دروازے سے روشن دان کی طرف کرو اور یوں پڑھو:۔

السَّلامُ عَلَيْكُما يا وَلِيَّي اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا حُجَّتَي اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا نُورَي اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا مَنْ بَدا للهِ فِي شَأْنِكُما، السَّلامُ عَلَيْكُما يا حَبِيبَي اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكُما يا إِمامَي الْهُدى، أَتَيْتُكُما عارِفاً بِحَقِّكُما، مُعادِياً لأَعْدائِكُما، مُوالِياً لأَوْلِيائِكُما، مُؤْمِناً بِما آمَنْتُما بِهِ، كافِراً بِما كَفَرْتُما بِهِ، مُحَقِّقاً لِما حَقَّقْتُما، مُبْطِلاً لِما أَبْطَلْتُما، أَسْأَلُ اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُما أَنْ يَجْعَلَ حَظِّي مِنْ زِيارَتِكُما الصَّلاةَ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَأَنْ يَرْزُقَنِي مُرافَقَتَكُما فِي الْجِنانِ مَعَ آبائِكُما الصّالِحِينَ، وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَتِي مِنَ النّارِ وَيَرْزُقَنِي شَفاعَتَكُما وَمُصاحَبَتَكُما، وَيُعَرِّفَ بَيْنِي وَبَيْنَكُما، وَلا يَسْلُبَنِي حُبَّكُما وَحُبَّ آبائِكُما الصّالِحِينَ، وَأَنْ لا يَجْعَلَهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيارَتِكُما، وَيَحْشُرَنِي مَعَكُما فِي الْجَنَّةِ بِرَحْمَتِهِ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّهُما وَتَوَفَّنِي عَلى مِلَّتِهِما، اللّٰهُمَّ الْعَنْ ظالِمِي آلِ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ وَانْتَقِمْ مِنْهُمْ، اللّٰهُمَّ الْعَنِ الأَوَّلِينَ مِنْهُمْ وَالآخِرِينَ، وَضاعِفْ عَلَيْهِمُ الْعَذابَ وَأَبْلِغْ بِهِمْ وَبِأَشْياعِهِمْ وَأَتْباعِهِمْ وَمُحِبِّيهِمْ وَمُتَّبِعِيهِمْ، أَسْفَلَ دَرْكٍ مِنَ الْجَحِيمِ، إِنَّكَ عَلى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ، وَاجْعَلْ فَرَجَنا مَعَ فَرَجِهِمْ يا أَرْحَمَ الرّاحِمِينَ۔

''اے اللہ کے دو اولیاء آپؑ پر سلام ہو اے اللہ کی دو حجتوں آپؑ پر سلام ہو۔ زمین کے اندھیروں میں دو نور آپؑ پر سلام ہو۔ سلام ہو آپؑ دونوں پر جن دونوں کی شان میں اللہ ظاہر ہوا۔ سلام ہو آپؑ

پر اے اللہ کے حبیبوں۔سلام ہو آپؑ پر ہدایت کے آئمہؑ میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کی زیارت کے لیے آیا ہوں اور میں آپؑ کے دشمنوں کا دشمن اور آپؑ کے دوستوں کا دوست ہوں۔جس پر آپؑ ایمان رکھتے ہیں اسی پر میں بھی ایمان رکھتا ہوں جس کے ساتھ آپؑ کفر کرتے ہیں اسی کے ساتھ میں بھی کفر کرتا ہوں جس کو آپؑ ثابت کرتے ہیں اسی کو میں بھی ثابت کرتا ہوں اور جس کو آپؑ باطل کرتے ہیں میں بھی اسی کو باطل کرتا ہوں۔میں اپنے اور آپؑ دونوں کے رب سے یہ مانگتا ہوں کہ آپؑ کی زیارت سے میرا حصہ محمدؐ پر میرا درود بنا دے اور ان کی موافقت جنت میں نصیب فرما اور ساتھ ان کے آباءؑ کی رفاقت بھی عنایت فرما اور میری گردن کو آگ سے آزاد کردے اور آپؑ کی شفاعت اور مصاحبت عطا فرما اور میرے اور آپؑ کے درمیان اللہ عزوجل شناخت کرادے اور مجھ سے آپؑ اور آپؑ کے پاک آباءؑ کی محبت سلب نہ کرے اور اس کو میری آخری زیارت نہ بنائے اور اپنی رحمت سے مجھے آپؑ کے ساتھ جنت میں جمع کرے اور آپؑ کی محبت عطا کرے اور آپؑ ہی کے مذہب پر مجھے موت دے۔اے اللہ! آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں پر لعنت کر جنہوں نے ان کا حق غصب کرلیا۔اے اللہ! ان سے انتقام لے۔اے اللہ! ان کے اگلے پچھلے تمام لوگوں پر لعنت کر اور ان پر عذاب بھیج اور دوگنا عذاب بھیج اور ان کے ہم خیال، پیروکاروں اور دوستوں کو جہنم کے سب سے نچلے درجے تک پہنچا دے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔اے اللہ جلد اپنے ولی اور اپنے ولی کے بیٹے کا ظہور فرما تا کہ ہمارے مصائب بھی دور ہو جائیں اے ارحم الرحمین''۔

پھر اپنے لیے دعا میں کوشش کرو نیز اپنے والدین کے لیے بھی اگر وہاں پہنچو تو قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھو جب مسجد میں داخل ہو اور نماز پڑھو تو جو چاہو دعا کرو وہ قریب و مجیب ہے یہ مسجد گھر کی جانب ہے اس میں یہ دونوں آئمہؑ نماز پڑھا کرتے تھے۔



باب نمبر ﴿۱۰۴﴾



تمام آئمہؑ کی زیارت

حدیث ① مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے حدیث بیان کی وہ ہارون بن مسلم سے وہ علی بن حسان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ابوالحسنؑ (امام موسیٰ کاظمؑ) کی قبر کے پاس جایا جائے؟۔آپؑ نے فرمایا ان کے گرد مساجد میں نماز پڑھو اور تمام مقامات میں یہ کہنا کافی ہے:۔

السَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللهِ وَأَصْفِيَائِهِ، السَّلَامُ عَلَى أُمَنَاءِ اللهِ وَأَحِبَّائِهِ، السَّلَامُ عَلَى أَنْصَارِ اللهِ وَخُلَفَائِهِ، السَّلَامُ عَلَى مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَى مَسَاكِنِ ذِكْرِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَى مَظَاهِرِ أَمْرِ اللهِ وَنَهْيِهِ، السَّلَامُ عَلَى الدُّعَاةِ إِلَى اللهِ، السَّلَامُ عَلَى الْمُسْتَقَرِّينَ فِي مَرْضَاتِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَى الْمُمَحِّصِينَ فِي طَاعَةِ اللهِ، السَّلَامُ عَلَى الَّذِينَ مَنْ وَالاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللهَ، وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى اللهَ، وَمَنْ عَرَفَهُمْ فَقَدْ عَرَفَ اللهَ، وَمَنْ جَهِلَهُمْ فَقَدْ جَهِلَ اللهَ، وَمَنِ اعْتَصَمَ بِهِمْ فَقَدِ اعْتَصَمَ بِاللهِ، وَمَنْ تَخَلَّى مِنْهُمْ فَقَدْ تَخَلَّى مِنَ اللهِ، أُشْهِدُ اللهَ أَنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَعَلَانِيَتِكُمْ، مُفَوِّضٌ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ إِلَيْكُمْ، لَعَنَ اللهُ عَدُوَّ آلِ مُحَمَّدٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَأَبْرَأُ إِلَى اللهِ مِنْهُمْ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔

"اللہ کے اولیاء اور اصفیاء پر سلام ہو۔اللہ کے امینوں اور دوستوں پر سلام ہو اللہ کے انصار وخلفاء پر سلام ہو۔اللہ کی معرفت کے محلوں پر سلام ہو۔اللہ کے ذکر کے مساکن آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کے امر ونہی کے مظاہر آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی طرف دعوت دینے والوں آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی رضا کے ٹھکانوں آپؑ پر سلام ہو۔اللہ کی خالص اطاعت کرنے والوں آپؑ پر سلام ہو۔جن سے دوستی اللہ سے دوستی ہے ان پر سلام ہو۔جن سے دشمنی اللہ سے دشمنی ہے ان پر سلام ہو۔جن کی معرفت اللہ کی

معرفت ہے اور جو ان سے جاہل ہوا وہ اللہ سے جاہل ہے جس نے ان کو مضبوط پکڑا اس نے اللہ کو مضبوط پکڑا جو ان سے خالی رہا وہ اللہ سے خالی رہا۔ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری اس سے صلح ہے جو آپؑ سے صلح کرے اور میری اس سے جنگ ہے جو آپؑ سے جنگ کرے۔ میں آپؑ کے ظاہر اور باطن پر ایمان رکھتا ہوں۔ اے اللہ! میں اپنا سب کچھ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ آل محمدؑ کا دشمن چاہے وہ جنوں میں سے ہو یا انسانوں میں سے سب پر لعنت ہو۔ میں ان سے اللہ کی طرف بری ہوں اور اللہ محمدؐ وآل محمدؑ پر درود بھیجے"۔

یہ تمام زیارت کے لیے کافی ہے اور محمدؐ وآل محمدؐ پر بکثرت درود بھیجو ہر ایک کا الگ الگ نام لے کر اور ان کے دشمنوں سے بری ہو۔ اپنے لیے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لیے چن چن کر دعائیں کرو۔

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے بیان کیا اور مجھے محمد بن الحسین بن مت جوہری نے سب نے محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے انہوں نے علی بن علی حسان سے وہ عروہ بن اسحاق سے وہ شعیب عقرقوفی کے بھتیجے سے وہ اس سے جس نے امام ابوعبداللہؑ سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا جب تم حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے آؤ بلکہ ہر امامؑ کی قبر کی زیارت کرو تو یہ کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ، وَالسَّلامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَمِينِ اللهِ عَلَى وَحْيِهِ وَعَزائِمِ أَمْرِهِ، الخاتِمِ لِما سَبَقَ وَالفاتِحِ لِما اسْتُقْبِلَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسالاتِكَ وَكُتُبِكَ، وَدَيّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ، وَفَصْلِ قَضائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ، وَالمُهَيْمِنَ

عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

''آپؐ پر اللہ کی طرف سے سلام ہو محمدؐ بن عبداللہ پر سلام ہو جو اللہ کی وحی پر اور پختہ احکام پر اللہ کے امین ہیں۔ جو گزر چکا اور جو آئندہ کے لیے کھلنے والا ہے اس پر مہر کی طرح ہیں۔ اے اللہ! محمدؐ اپنے بندے اور رسول پر درود بھیج جس کو تو نے اپنا علم نجیب بتایا اور اس کو اپنی مخلوق میں سے جس کے لیے چاہا ہادی بنا دیا اور پیغامات اور کتابیں دے کر جس کو بھیجا اس لیے وہ دلیل ہیں، تیرے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ لینے والے ہیں۔ تیری مخلوق میں تیرے فیصلے کرنے والے ہیں۔ ان سب پر وہ نگہبان ہیں ان پر اللہ کا سلام رحمت اور برکتیں ہوں''۔

امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت میں یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدِكَ وَأَخِي رَسُولِكَ ۔۔إلى آخره۔۔

''اے اللہ امیرؑ المومنین اپنے بندے اور رسولؐ کے بھائی پر درود بھیج''۔(آخر تک)

اور حضرت فاطمہ الزہرا علیہا السلام کی زیارت میں یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَمَتِكَ وَبِنْتِ رَسُولِكَ ۔۔۔إلى آخره۔۔۔

''اے اللہ فاطمہؑ پر درود بھیج جو تیرے رسول کی بیٹی ہیں''۔(آخر تک)

اور اگر دیگر ائمہ علیہم السلام کی زیارت کر رہے ہو تو یوں کہو:۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى أَبْنَاءِ رَسُولِكَ ۔۔۔۔إلى آخره۔۔۔

'' اے اللہ درود بھیج یہ تیرے رسول کے بیٹے ہیں''۔(آخر تک)

پھر یوں کہو:۔

أَشْهَدُ أَنَّكُمْ كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَبَابُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلٰى مَنْ فِيهَا وَمَنْ تَحْتَ الثَّرٰى وَأَشْهَدُ أَنَّ أَرْوَاحَكُمْ وَطِينَتَكُمْ مِنْ طِينَةٍ وَاحِدَةٍ طَابَتْ وَطَهُرَتْ

مِنْ نُورِ اللّٰهِ وَمِنْ رَحْمَتِهِ وَأُشْهِدُ اللّٰهَ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي لَكُمْ تَبَعٌ بِذَاتِ نَفْسِي وَشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي، اللّٰهُمَّ فَأَتْمِمْ لِي ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ عَنِ اللّٰهِ مَا أُمِرْتَ بِهِ، وَقُمْتَ بِحَقِّهِ غَيْرَ وَاهِنٍ وَلَا مُوهِنٍ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ مِنْ صِدِّيقٍ خَيْرًا عَنْ رَعِيَّتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّ الْجِهَادَ مَعَكَ جِهَادٌ، وَأَنَّ الْحَقَّ مَعَكَ وَلَكَ، وَأَنْتَ مَعْدِنُهُ، وَمِيرَاثُ النُّبُوَّةِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَدَعَوْتَ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ۔

’’میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ علیہ السلام تقویٰ کے کلمہ ہیں اور ہدایت کا دروازہ ہیں اور مضبوط کڑا ہیں اور اللہ کی حجت بالغہ ہیں زمین پر اور جو کچھ تحت الثریٰ میں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ کی ارواح اور طینت ایک ہی ہے جو پاک و پاکیزہ اور اللہ کے نور سے ہے اور اس کی رحمت سے ہے اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور آپؑ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنی جان سے آپؑ کا اطاعت گزار ہوں اور اپنے دین کے شرائع اور آخری اعمال کے لحاظ سے آپؑ کی اطاعت میں ہوں۔ اے اللہ اپنی رحمت سے اس کام کو مکمل کرا اے ارحم الراحمین۔ اے ابا عبداللہؑ آپؑ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے اللہ کی طرف سے سب کچھ پہنچا دیا اور آپؑ نے اس کا حق ادا کر دیا نہ سستی اور نہ کمزوری دکھائی اللہ عز وجل آپؑ کو آپؑ کی رغبت کی جزا عطا فرمائے صدیق سے خیر اور بھلائی کا بدلہ دے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد کرنا صرف آپؑ کے ساتھ شریک ہو کر ہی جہاد کرنا ہے اور حق آپؑ کے پاس اور آپؑ ہی کے لیے ہے اور آپؑ حق کے ساتھ اور حق آپؑ ہی کے لئے ہے اور آپؑ معدنِ حق ہیں اور نبوت کی وراثت آپؑ کے پاس ہے اور آپؑ کے اہل بیتؑ کے پاس ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے صلوٰۃ قائم کی زکواۃ ادا کی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا، اپنے رب کی سبیل کی طرف دعوت دی جو

حکمت اور بہترین نصیحت پر مبنی تھی اور آپؐ نے اپنے رب کی طرف آنے تک عبادت کی"۔

پھر کہو:۔

السَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الْمُسَوِّمِينَ، السَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الْمُنْزَلِينَ، السَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الْمُرْدِفِينَ، السَّلامُ عَلىٰ مَلائِكَةِ اللّٰهِ الَّذِينَ هُمْ فِي هٰذَا الْحَرَمِ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُقِيمُونَ۔

"اللہ کی علامت لگانے والے ملائکہ پر سلام ہو۔ اللہ کے اتارے ہوئے ملائکہ پر سلام ہو۔ پیچھے آنے والے ملائکہ پر سلام ہو۔ اللہ کے ان ملائکہ پر سلام ہو جو اس حرم میں اللہ کے حکم سے مقیم ہیں"۔

پھر کہو:۔

اللّٰهُمَّ الْعَنِ اللَّذَيْنِ بَدَّلا نِعْمَتَكَ، وَخَالَفَا كِتَابَكَ، وَجَحَدَا آيَاتِكَ، وَاتَّهَمَا رَسُولَكَ، احْشُ قُبُورَهُمَا وَأَجْوَافَهُمَا نَاراً وَأَعِدَّ لَهُمَا عَذَاباً أَلِيماً، وَاحْشُرْهُمَا وَأَشْيَاعَهُمَا وَأَتْبَاعَهُمَا إِلىٰ جَهَنَّمَ زُرْقاً وَاحْشُرْهُمَا وَأَشْيَاعَهُمَا وَأَتْبَاعَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلىٰ وُجُوهِهِمْ عُمْياً وَبُكْماً وَصُمّاً، مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيراً، اللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينِكَ وَتَقْتُلُ بِهِ عَدُوَّكَ فَإِنَّكَ وَعَدْتَهُ ذٰلِكَ وَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

"اے اللہ ان لوگوں پر لعنت کر جنہوں نے تیری نعمت کو بدل دیا اور تیری کتاب کی مخالفت کی اور تیری آیات کا انکار کیا تیرے رسولؐ پر تہمت لگائی ان دونوں کی قبروں اور شکموں کو آگ سے بھر دے اور ان دونوں کے لیے عذاب الیم تیار کر اور ان دونوں کو اور ان دونوں کے ہم مثل لوگوں اور ان دونوں کے پیروکاروں کو جہنم میں نیلی آنکھوں والے (بنا کر) جمع کر اور ان دونوں کو ان کے ہم خیالوں اور پیروکاروں سمیت ان کے چہروں کے بل، اندھے، گونگے اور بہرے جمع کر اور ان

دونوں کا ٹھکانہ جہنم ہو۔ جب بھی وہ (جہنم کی آگ) بجھنے لگے تو ہم اس کو پھر سے جلا دیں گے۔ اے اللہ نبیؐ کے بیٹے کی زیارت کو میرا آخری وقتِ زیارت نہ بنا اور ان (محمدؐ) کو مقام محمود تک پہنچا دے تا کہ تو ان کے ذریعے اپنے دین کی مدد کرے اور اپنے دشمن کو قتل کر دے۔ تُو نے اس بات کا ان سے وعدہ فرمایا ہے اور تو رب ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا''۔

اسی طرح تمام آئمہ علیہ السلام کی قبور کے پاس اور ہر امام علیہ السلام کے پاس زیارت کرو اور کہو:۔

السَّلامُ عَلَيْكَ يا وَلِيَّ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا حُجَّةَ اللهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا نُورَ اللهِ فِي ظُلُماتِ الأَرْضِ، السَّلامُ عَلَيْكَ يا إِمامَ الْمُؤْمِنينَ وَوارِثَ عِلْمِ النَّبِيِّينَ وَسُلالَةِ الْوَصِيِّينَ وَالشَّهِيدَ يَوْمَ الدِّينِ، أَشْهَدُ أَنَّكَ وَآباءَكَ الَّذِينَ كانُوا مِنْ قَبْلِكَ وَأَبْناءَكَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكَ مَوالِيَّ وَأَوْلِيائِي وَأَئِمَّتِي، وَأَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْفِياءُ اللهِ وَخَزَنَتُهُ وَحُجَّتُهُ الْبالِغَةُ انْتَجَبَكُمْ بِعِلْمِهِ أَنْصاراً لِدِينِهِ وَقُوّاماً بِأَمْرِهِ وَخُزّاناً لِعِلْمِهِ وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ وَتَراجِمَةً لِوَحْيِهِ، وَمَعْدِناً لِكَلِماتِهِ، وَأَرْكاناً لِتَوْحِيدِهِ، وَشُهُوداً عَلى عِبادِهِ، وَاسْتَوْدَعَكُمْ خَلْقَهُ، وَأَوْرَثَكُمْ كِتابَهُ، وَخَصَّكُمْ بِكَرائِمِ التَّنْزِيلِ، وَأَعْطاكُمُ التَّأْوِيلَ، جَعَلَكُمْ تابُوتَ حِكْمَتِهِ وَمَناراً فِي بِلادِهِ، وَضَرَبَ لَكُمْ مَثَلاً مِنْ نُورِهِ، وَأَجْرى فِيكُمْ مِنْ عِلْمِهِ وَعَصَمَكُمْ مِنَ الزَّلَلِ، وَطَهَّرَكُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ، وَبِكُمْ تَمَّتِ النِّعْمَةُ وَاجْتَمَعَتِ الْفُرْقَةُ وَائْتَلَفَتِ الْكَلِمَةُ، وَلَزِمَتِ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَالْمَوَدَّةُ الْواجِبَةُ فَأَنْتُمْ أَوْلِياؤُهُ النُّجَباءُ وَعِبادُهُ الْمُكْرَمُونَ، أَتَيْتُكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ عارِفاً بِحَقِّكَ مُسْتَبْصِراً بِشَأْنِكَ مُعادِياً لِأَعْدائِكَ مُوالِياً لِأَوْلِيائِكَ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيماً، أَتَيْتُكَ وافِداً زائِراً عائِذاً مُسْتَجِيراً مِمّا

جَنَيْتَ عَلٰى نَفْسِى، وَاحْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِى، فَكُنْ لِى شَفِيعاً، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ مَقَاماً مَعْلُوماً، وَأَنْتَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهٌ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِمَا أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ، وَأَتَوَلّٰى آخِرَكُمْ بِمَا تَوَلَّيْتُ بِهِ أَوَّلَكُمْ، وَأَبْرَءُ مِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ دُونَكُمْ، وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَاللَّاتِ وَالعُزّٰى۔

”سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کے ولی، سلام ہو آپؑ پر اے اللہ کی حجت، سلام ہو آپؑ پر اے زمین کے اندھیروں میں اللہ کے نور، سلام ہو آپؑ پر اے امام المومنین، علم انبیاء اور اوصیاء کے وارث، یوم الدین میں گواہ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اور آپؑ کے پہلے آباءؑ اور بعد کے بیٹے میرے اولیاء اور میرے مولاؑ اور آئمہؑ ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ اللہ کے پسندیدہ، اس کے خزانے اور حجت بالغہ ہیں۔ اس نے آپؑ کو اپنے علم کے ساتھ اپنے دین کا مددگار چنا ہے اور آپؑ اس کے حکم کو قائم کرنے والے ہیں اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس کے راز کے محافظ ہیں اس کی وحی کے ترجمان ہیں اس کے کلمات کے معدن ہیں اس کی توحید کے ارکان ہیں اس کے بندوں پر اس کے گواہ ہیں اور اللہ نے اپنی مخلوق آپؑ کو امانت کے طور پر دی اور آپؑ کو اپنی کتاب کا وارث بنایا اور آپؑ کو قرآن کی کرامتوں کے ساتھ مخصوص کیا اور آپؑ کو اس کی تاویل عطا کی اور آپؑ کو اپنی حکمت کا معدن بنایا اور اپنے شہروں میں مینار بنایا اور آپؑ کے لیے اپنے نور کی مثال بیان کی آپؑ میں اپنا علم جاری کیا اور ہر رجس کو آپؑ سے دور کر دیا اور آپؑ کو پاک و پاکیزہ بنایا اور آپؑ پر اپنی نعمت مکمل کی اور آپؑ کی اطاعت واجب کر دی اور آپؑ کی مودت بھی واجب قرار دی۔ آپؑ اللہ کے نجیب اولیاء ہیں اور اس کے معزز بندے ہیں۔ اے رسولؐ اللہ کے بیٹے میں آپؑ کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے آپؑ کے پاس آیا ہوں آپؑ کی شان وعظمت کو جانتا ہوں آپؑ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں اور آپؑ کے دوستوں سے دوستی رکھتا ہوں میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں اللہ عزوجل آپؑ پر درود وسلام

بھیجے۔میں آپؑ کے پاس مہمان زائر کے طور پر آیا ہوں میں آپؑ کی پناہ چاہتا ہوں اور اپنے گناہوں سے پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی جان پر کیے ہیں اور اپنی پشت پر لادے ہوئے ہیں آپؑ میرے لیے شفاعت کرنے والے بن جائیں کیونکہ آپؑ کا اللہ کے ہاں بہت بلند ترین مقام ہے آپؑ اللہ کے ہاں معزز ترین ہیں میں بتوں اور طاغوت، لات وعزیٰ سے پناہ چاہتا ہوں'۔

باب نمبر ﴿۱۰۵﴾



مومن کی زیارت کی فضیلت اور طریقہ زیارت

حدیث (۱) مجھے ابو العباس محمد بن جعفر رزاز قرشی کوفی نے اپنے ماموں محمد بن حسین بن ابو الخطاب سے حدیث بیان کی وہ عمرو بن عثمان رازی سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو ہماری زیارت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا وہ ہمارے نیک مومن کی زیارت کرے تو اس کے لیے ہماری زیارت کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور جو ہمارے ساتھ میل ملاپ نہیں رکھ سکتا وہ ہمارے نیک مومن کے ساتھ میل جول رکھے اس کے لیے ہمارے ساتھ میل جول کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔

حدیث (۲) مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے حسن بن متیل سے حدیث بیان کی وہ محمد بن عبداللہ بن مہران سے وہ عمرو بن عثمان سے اس نے کہا میں نے امام رضاؑ کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو ہمارے نیک موالی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اس کو ہمارے ساتھ اچھے سلوک کے برابر ثواب ملے گا اور جو ہماری زیارت نہیں کر سکتا وہ ہمارے نیک موالی کی زیارت کرے اسے ہماری زیارت کرنے کا ثواب ملے گا۔

حدیث (۳) مجھے میرے والد اور محمد بن یعقوب اور میرے مشائخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ سے حدیث بیان کی وہ محمد بن احمد بن یحییٰ سے انہوں نے کہا میں فید (یہ مکہ سے کوفہ کے راستے میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے) میں تھا تو علی بن بلال کے ساتھ محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف چل پڑا تو مجھے علی بن بلال نے کہا مجھ سے اس قبر والے نے بیان کیا کہ امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر پر آئے پھر اپنا ہاتھ قبر پر رکھے پھر **انا انزلنا** (سورہ قدر)

سات مرتبہ پڑھے تو بڑی گھبراہٹ والے دن وہ امن میں رہے گا۔

حدیث ۴ مجھے محمد بن حسین بن مت جوہری نے حدیث بیان کی وہ محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران سے اس نے کہا میں فید میں تھا کہ محمد بن علی بن بلال نے کہا ہمیں محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف لے جایا گیا تو ہم وہاں گئے اور اس کی قبر پر سے گزرے تو محمد بن علی نے کہا مجھے اس صاحبِ قبر نے امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی زیارت کی اور قبلہ رخ ہو کر قبر پر ہاتھ رکھا اور سورہ قدر سات مرتبہ پڑھی تو وہ یوم حساب امن میں ہوگا۔

حدیث ۵ مجھے محمد بن حسین بن مت الجوہری نے محمد بن احمد سے حدیث بیان کی وہ علی بن اسماعیل سے وہ محمد بن عمرو سے وہ ابان سے وہ عبدالرحمن بن ابوعبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا میں مومنوں کی قبر پر کس طرح ہاتھ رکھوں؟۔ آپؑ نے زمین کی طرف اشارہ کر کے اس پر ہاتھ رکھا جب کہ آپؑ قبلہ رخ تھے۔

حدیث ۶ اسی سے مروی ہے وہ موسیٰ بن عمران سے وہ عبداللہ بن حجال سے وہ صفوان الجمال سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبیؐ اپنے اصحاب میں سے ایک جماعت کے ساتھ ہر جمعرات کی شام قبرستان بقیع کی طرف جاتے تھے اور تین مرتبہ یوں فرماتے:۔

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا أَهْلَ الدِّیَارِ یعنی اے گھر والوں تم پر سلام ہو پھر تین مرتبہ رَحِمَکُمُ اللہ کہتے تھے یعنی اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے۔ پھر صحابہ کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے یہ لوگ تم سے بہتر

ہیں۔وہ کہتے یا رسولؐ اللہ اس کی کیا وجہ ہے؟۔یہ بھی ایمان لائے اور ہم بھی ایمان لائے انہوں نے بھی جہاد کیا ہم نے بھی جہاد کیا تو آپؐ نے فرمایا یہ ایمان لائے لیکن اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا اور یہاں سے چلے گئے اور میں ان پر گواہ ہوں اور تم میرے بعد باقی رہ جاؤ گے اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا نئی بدعات ایجاد کرو گے۔

حدیث ⑦ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر الحمیری نے اپنے والد سے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ ہارون بن مسلم سے وہ مسعدہ بن زیاد سے وہ امام جعفر بن محمدؑ سے وہ اپنے والد گرامیؑ سے وہ اپنے آباءؑ سے انہوں نے فرمایا امیرؑ المومنین ایک مقبرہ میں گئے اور آپؑ کے ساتھ آپؑ کے ساتھی تھے تو آپؑ نے ان کو یوں مخاطب کیا:۔

اے مٹی والو! اے غربت والو! اے بجھ جانے والو! اے خاموش ہو جانے والو! ہمارے پاس جو خبریں ہیں وہ یہ ہیں کہ تمہارے مال تقسیم ہو گئے تمہاری عورتوں کے ساتھ نکاح کر لیے گئے تمہارے گھر آباد ہو گئے تمہاری کیا خبر ہے؟۔پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اللہ کی قسم! انہیں اجازت نہیں ورنہ یہ کلام کرتے اور کہتے تقویٰ جیسا کوئی زادہ راہ نہیں ہے بہترین زادہ راہ تقویٰ ہے (یہ بات روایات سے ثابت ہے کہ تقویٰ اہل بیتؑ کی محبت کا نام ہے۔مترجم)۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد محمد بن حسن اور حسن بن متیل نے سہل بن زیاد سے وہ محمد بن سنان سے وہ اسحاق بن عمار سے وہ امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ سے پوچھا جو شخص مومن کی قبر کی زیارت کرے تو کیا وہ اپنے زیارت کرنے والے کو جانتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا ہاں اور جب تک وہ قبر پر رہتا ہے (مردہ) خوش رہتا ہے اور جب اٹھ کر چلا جاتا ہے اور اس کی

قبر سے ہٹ جاتا ہے تو اس کے پھرنے سے اس کی قبر میں وحشت آ جاتی ہے۔

حدیث ⑨ مجھے حسن بن عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے عبداللہ بن مغیرہ نے بیان کیا وہ عبداللہ بن سنان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں اہل قبور کو کیسے سلام کروں؟۔ آپؑ نے فرمایا ایسے کہو:۔

السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ المؤمِنِينَ وَالمُسْلِمِين، أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ

''سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین اور مسلمین سے ہو۔ تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم انشاءاللہ تمہارے پیچھے تم سے ملنے والے ہیں''۔

مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے حدیث بیان کی وہ محمد بن اورمہ سے وہ عبداللہ بن سنان سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا پھر اس کے مثل حدیث ذکر کی۔

حدیث ⑩ مجھے حسن بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حسن بن محبوب سے انہوں نے عمرو بن ابومقدام سے اس نے اپنے والد سے اس نے کہا کہ میں امام ابوجعفرؑ کے ہمراہ قبرستان بقیع میں تھا، ہم ایک آدمی (کوفہ کے ایک شیعہ) کی قبر سے گزرے۔ میں نے حضرتؑ سے عرض کیا آپؑ پر فدا ہو جاؤں یہ قبر ایک شیعہ کی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) آپؑ وہاں ٹھہرے اور فرمایا:۔

اے اللہ اس کی غربت پر رحم فرما اور اس کی وحشت کو انس میں تبدیل کر دے اور اس کے خوف کو امن

میں بدل دے اور اس کو اپنی رحمت سے سکون دے کہ وہ ہر ایک کی رحمت سے بے پرواہو جائے اور جو اس کے ساتھ محبت رکھتا ہو اس سے اس کو ملا دے۔

حدیث (۱۱) مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے بیان کیا وہ حسین بن سعید سے وہ نصر بن سوید وہ قاسم بن سلیمان سے وہ جراح مدائنی سے اس نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ اہل قبور پر سلام کیسے کیا جائے؟۔آپؑ نے فرمایا تم یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلٰی أَهْلِ الدِّیارِ مِنَ المؤمِنینَ وَالمُسْلِمینَ، رَحِمَ اللهُ المُسْتَقْدِمینَ مِنْکُمْ وَالمُسْتَأْخِرینَ وَإِنّا إِنْ شاءَ اللهُ بِکُمْ لاحِقُونَ۔

"سلام ہو تم پر اے گھر والو! جو مومنین اور مسلمین سے ہو۔تمہارے گزشتہ اور آئندہ پر اللہ رحم فرمائے اور ہم تم کو انشاء اللہ آملیں گے"۔

اس حدیث کو برقی نے اپنے والد سے اس نے نضر بن سوید سے اس نے قاسم بن سلیمان سے اس نے جراح مدائنی سے بیان کیا اور وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتا ہے۔

حدیث (۱۲) میں (مولف) نے مفضل سے محمد بن سنان کی بعض کتب میں یہ حدیث پائی۔جس نے سورہ قدر کو مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ پڑھا تو اللہ عزوجل اس کی طرف فرشتہ بھیج دیتا ہے جو اس کی قبر کے پاس عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کے لیے اور مومن کے لیے فرشتے کا عمل لکھتا رہتا ہے جب اللہ عزوجل اس کو قبر سے اٹھائے گا تو وہ قیامت کے دن کی جس ہولناکی سے گزرے گا اللہ اس کو اس فرشتے کی وجہ سے اس ہولناکی کو اس سے ہٹا دے گا حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔

اس کے بعد تم سورہ الحمد، معوذ تین، قل ھو اللہ احد اور آیت الکرسی تین تین مرتبہ پڑھو۔

حدیث (۱۳) مجھے میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے وہ محمد بن اورمہ سے وہ نضر بن سوید سے وہ عاصم بن حمید سے وہ محمد بن مسلم سے وہ امام ابو جعفرؑ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسولؐ اللہ جب مومنوں کی قبروں کے قریب سے گزرتے تو یہ دعا پڑھتے۔

السَّلامُ عَلَيْكُمْ مِنْ دِيارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنّا إِنْ شاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لاحِقُونَ۔

''تم پر سلام ہو اے مومنوں کے گھر والو! ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں''۔

حدیث (۱۴) میرے والد نے حسین بن حسن بن ابان سے اس نے محمد بن اورمہ سے اس نے علی بن حکم سے اس نے ابن عجلان سے اس نے کہا امام ابو جعفرؑ ایک شخص کی قبر سے گزرے تو یہ دعا پڑھی:۔

اللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهُ وَآنِسْ وَحْشَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ ما يَسْتَغْنِي بِهِ عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِواكَ۔

''اے اللہ اس کی تنہائی کو دور کر دے اور اس کی قبر کی وحشت کو انس میں بدل دے اور اس کو اپنی رحمت سے اتنا سکون دے کہ تیرے سوا کسی کی رحمت کا محتاج نہ رہے''۔

حدیث (۱۵) مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ احمد بن محمد ابو عبداللہ برقی سے وہ حسن بن علی وشاء سے وہ علی بن حمزہ سے اس نے کہا کہ میں نے امام

ابوعبداللہؑ سے پوچھا کہ ہم اہل قبور پر کس طرح سلام کریں؟۔آپؑ نے فرمایا تم یوں کہو:۔

السَّلامُ عَلٰی أَهْلِ الدِّیارِ مِنَ المؤمِنینَ وَالمؤمِناتِ وَالمُسلِمینَ وَالمسلِماتِ أَنتُمْ لَنا فَرَطٌ وَإِنّا بِکُمْ إِن شاءَ اللهُ لاحِقُونَ۔

”سلام ہوتم پر اے گھر والو! جو مومنین ومومنات اور مسلمین ومسلمات سے ہو۔تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں“۔

حدیث ۱۶ مجھے میرے والد نے اور علی بن حسین وغیرہ نے سعد بن عبداللہ سے روایت کیا وہ احمد بن محمد بن خالد سے وہ اپنے والد سے وہ ہارون بن جہم سے وہ مفضل بن صالح سے وہ سعد بن طریف سے وہ اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ امیرؑالمومنین قبروں کے پاس سے گزرے تو ایک راستے پر چل پڑے پھر دائیں جانب ہوکر فرمایا:۔

السَّلامُ عَلَیکُمْ یا أَهلَ القُبُورِ مِنْ أَهلِ القُصُورِ، أَنتُمْ لَنا فَرَطٌ وَنحنُ لَکُمْ تَبَعٌ، وَإِنّا إِن شَاءَ اللهُ بِکُمْ لاحِقُونَ۔

”اے محل والوں سے قبروں والو! تم پر سلام ہوتم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں اور ہم تمہیں انشاءاللہ ملنے والے ہیں“۔

پھر بائیں جانب مڑ کر یہی فرمایا۔

حدیث ۱۷ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے اس سے ذکر کیا جس نے اس کے ساتھ ذکر کیا وہ احمد بن ابی عبداللہ برقی سے وہ اپنے والد سے وہ سہلان بن مسلم سے وہ علی بن ابی حمزہ سے وہ ابوبصیر سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا تم میں سے جو آدمی قبروں کی

طرف جا کر ان کو سلام کہنا چاہے تو کہے:۔

السَّلامُ عَلى أَهْلِ الْقُبُورِ، السَّلامُ عَلى مَنْ كانَ فيها مِنَ المؤمِنينَ وَالمسْلِمينَ، أَنْتُم لَنا فَرَطٌ ونحنُ لَكُم تَبَعٌ وَإِنّا بِكُم لاحِقُونَ، وَإِنّا للهِ وَإِنّا إِلَيهِ راجِعُونَ، يا أَهْلَ الْقُبُورِ بَعْدَ سُكنى الْقُصُورِ، يا أَهْلَ الْقُبُورِ بَعْدَ النِّعْمَةِ والسُّرُورِ، صِرْتُمْ إِلى الْقُبُورِ، يا أَهْلَ الْقُبُورِ كَيفَ وَجَدْتُمْ طَعْمَ المَوْتِ؟!.

''تم پر اے قبروں والوں سلام ہو اور جو ان میں سے مومنوں اور مسلمانوں میں سے ہے سب پر سلام ہو تم ہمارے پہلے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور تمہیں ملنے والے ہیں ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔ محلوں میں رہنے کے بعد قبروں میں رہنے والو! اور نعمت اور خوشی کے بعد تم قبروں کی طرف آ گئے ہو اے قبروں والو! تم نے موت کا مزہ کیسا پایا''۔

پھر کہو۔

وَيْلٌ لِمَنْ صارَ إِلى النّارِ۔

''جو آگ کی طرف گیا اس کے لیے ہلاکت ہے''۔

اس کے بعد حضرت نے گریہ کیا اور قبرستان سے پلٹ آئے۔

حدیث ⑱ اسی اسناد کے ساتھ برقی سے ہے کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے عباس بن عامر قصبانی سے روایت کیا وہ یقطین سے کہ ہمیں ربیع بن محمد المسلی نے روایت کی کہ جب امام ابو عبداللہؑ جبانہ کے قبرستان میں جاتے تو کہتے جنت والو! تم پر سلام ہو۔

باب نمبر ﴿۱۰۶﴾



معصومہؑ قم کی زیارت کی فضیلت

حدیث ۱ مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے بیان کیا وہ اپنے والد سے وہ سعد بن سعد سے **وہ امام ابوالحسن الرضاؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپؑ سے پوچھا گیا کہ فاطمہ بنت موسیٰؑ کی زیارت کا کیا اجر ہے تو آپؑ نے فرمایا ان کی زیارت کرنے والے کے لیے جنت ہے۔**

حدیث ۲ مجھے میرے والد نے اور بھائی نے اور ایک جماعت نے احمد بن ادریس وغیرہ سے وہ عمرکی بن بوفکی سے وہ اس سے جس نے اس کو ذکر کیا **وہ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جس نے میری پھوپھی کی قم میں زیارت کی اس کے لیے جنت ہے۔**

باب نمبر ﴿۱۰۷﴾



شہر رے میں شاہ عبدالعظیم حسنی کی زیارت کی فضیلت

حدیث ① مجھے علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے بیان کیا اس کو محمد بن یحییٰ عطار نے بعض اہل ری سے بیان کیا اس نے کہا میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے پوچھا اتنا عرصہ تم کہاں رہے؟۔میں نے کہا میں نے حسینؑ کی زیارت کی۔آپؑ نے فرمایا اگر تم عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کر لیتے تو ایسے ہی ثواب ہوتا جیسے کہ تم نے حسینؑ کی زیارت کی۔

نوٹ۔صاحب بن عباء نے اپنے رسالے میں کہا ہے کہ یہ حدیث صرف ان خاص لوگوں کے لیے امامؑ نے بیان فرمائی جو عبدالعظیم کی زیارت میں بے رغبتی کرتے ہیں اور قریب رہ کر بھی ان کی زیارت کے لیے نہیں جاتے۔

باب نمبر ﴿۱۰۸﴾



نادر زیارتیں

حدیث ① مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ امام ابو عبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تمھارے پاس ایک ایسی فضیلت ہے جو کسی اور کو نہیں ملی لیکن نہ تم اس کی معرفت رکھتے ہو اور نہ اس کی حفاظت کرتے ہو اور نہ ہی اس کے انجام دینے پر دھیان دیتے ہو۔ اس کے اہل لوگ بہت خاص ہیں وہی اس کے نامزد ہیں اور انہیں وہ فضیلت بغیر طاقت و ہمت اور اللہ کی رحمت و عنایت سے حاصل ہوئی ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نے یہ کیا بیان کیا کہ جس کا نام ہی نہیں لیا۔ آپؑ نے فرمایا میرے دادا حسینؑ بن علیؑ کی زیارت۔ کیونکہ وہ غربت کی سرزمین میں شہید ہوئے جو ان کی زیارت کرتا ہے وہ ان پر گریہ کرتا ہے اور جو ان کی زیارت نہیں کر پاتا وہ غمناک ہوتا ہے اور جو ان کے روضے کو نہیں دیکھ پاتا گھلتا رہتا ہے اور جب ان کے بیٹے کو ان کے پاؤں کے پاس صحرا کی زمین میں قبر میں دیکھتا ہے تو اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے کہ نہ ان کے قریب کوئی دوست ہے اور نہ رشتہ دار پھر ان سے حق کو مرتد افراد نے چھین لیا اور ان پر ظلم کیا حتیٰ کہ ان کو قتل کر ڈالا اور ان کو ضائع کر دیا اور درندوں کے لیے چھوڑ دیا اور اور اس پانی سے روکا جس سے کتّے جیسا جانور بھی سیراب ہو رہا تھا اور رسولؐ اللہ کا حق ضائع کر دیا اور آپؐ کی وصیت ان کے اور ان کے اہل بیتؑ کے متعلق فراموش کر دی۔ جس دن عصر کے وقت آنحضرت ظلم و ستم کے ساتھ قتل کئے گئے اپنے اعزّاء و اقرباء اور اپنے چاہنے والوں کے درمیان ایک نشیب میں خاک پر پڑے ہوئے تھے تو آپؑ کے اہل بیتؑ اس بیابان میں تنہا اور اپنے آباء و اجداد اور اپنے خانہ و کاشانہ سے دور تھے۔ (لہٰذا) یہاں ان کے پاس وہی آتا ہے جس کا اللہ نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو اور اس کو راہِ حق کی معرفت عطا کی ہو۔ (راوی کہتا ہے)

میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں وہاں جاتا تھا حتیٰ کہ مجھے بادشاہ کے ساتھ آزمایا گیا اور ان کے مالوں کی حفاظت کے بارے میں بھی۔ میں ان کے پاس مشہور رہوں تو اس لیے میں نے تقیہ کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا اور وہاں جانے میں جو خیر ہے وہ میں جانتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جو وہاں آتا ہے اس کی فضیلت اور درجہ کیا ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا درجہ اتنا ہے کہ فرشتے بھی اس پر فخر کرتے ہیں اور ہمارے پاس جو اس کے لیے ہے وہ ہر صبح وشام رحم کے لیے دعا کرتے ہیں اور میرے والد گرامیؑ نے بتایا کہ جب سے حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو وہاں فرشتے، جن، انسان، وحشی سب کے سب ان پر رو رہے ہیں اور وہاں کوئی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں وہ گریہ نہ کرتے ہوں اور کوئی ایسی چیز نہیں جو اس زائر پر فخر نہ کرتی ہو اور اسے مس کر کے برکت نہ حاصل کرتی ہو اور اس کی طرف دیکھنے میں خیر نہ سمجھتی ہو کیونکہ زائر کی نظر قبر حسینؑ پر ہوتی ہے۔ پھر فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کچھ کوفہ کے اطراف سے غیر لوگ آتے ہیں اور عورتیں بھی آ کر روتی ہیں اور یہ شعبان کی پندرہویں کو ہوتا ہے کچھ وہاں قرآن پڑھتے ہیں کچھ وعظ کرتے ہیں کچھ روتے ہیں اور کچھ مرثیہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں! میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نے جو کچھ ذکر فرمایا ہے ان میں سے بہت کچھ میں نے خود دیکھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا الحمد اللہ وہ ذات کہ جس نے لوگوں میں سے ایسے لوگ بنائے جو ہم پر فدا ہوتے ہیں اور ہماری تعریف کرتے ہیں اور ہم سے صلہ رحمی کرتے ہیں اور ہمارے دشمن کو ایسا بنایا کہ ہمارے قرابت دار بھی اور غیر بھی ان کو طعن کرتے ہیں اور ان کو برا بھلا کہتے ہیں۔

حدیث ۲ اسی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن اصم سے وہ عبداللہ بن بکیر ارجانی سے بیان کرتے ہیں کہ میں امام ابو عبداللہؑ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف چلا تو آپؑ ایک ایسی جگہ

اترے جس جگہ کو عسفان کہتے ہیں پھر ہم ایک خطرناک راستے کی بائیں جانب ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے تو میں نے کہا اے فرزند رسولؐ! یہ پہاڑ کتنا خوفناک ہے میں نے راستے میں ایسا پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! تجھے معلوم ہے یہ کون سا پہاڑ ہے؟۔ میں نے کہا نہیں۔ آپؑ نے فرمایا اس کو الکمد کہا جاتا ہے اور وہ جہنم کی وادیوں میں سے ایک وادی ہے اس میں میرے بابا حسینؑ کے قاتل ہیں اللہ نے ان کو یہاں رکھا ہے کہ ان کے نیچے جہنم کے پانیوں میں سے تھوہر موجود ہے اور پیپ اور گرم بدبودار پانی جو بدبودار اور انتہائی زہریلا ہے جو گناہوں کو پھاڑ نے سے نکلتا ہے اور جو تل چھٹ ہے اور جو کچھ جہنم کے شعلے نکلتے ہیں اور حطمہ، سقر، جحیم، ہاویہ، سعیر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ سارے عذاب قاتلین حسینؑ کے لیے ہیں میں جب بھی اس پہاڑ کے قریب سے سفر میں گزرتا ہوں تو یہ چیزیں مجھے نظر آتی ہیں میں اپنے بابا کے قاتلوں کو دیکھتا ہوں تو وہ مجھ سے مدد مانگتے ہیں اپنے بابا کے قاتلوں کو دیکھ کر میں ان دونوں سے کہتا ہوں انہوں نے وہ کیا جس کی تم نے بنیا درکھی تم نے ہم پر رحم نہیں کیا جب تم والی بنے ہمیں محروم رکھا اور ہمارے قتل پر تم اٹھے اور ہمارا حق تم نے غصب کرلیا تو جو تم پر رحم کرے اللہ اس پر کبھی رحم نہیں کرے گا۔ چکھو جو تم نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ وہ سخت عاجزی کرنے لگے میں ان کے پاس ٹھہرا کہ وہ مجھ سے مانوس ہوں اور جو کچھ میرے دل میں ہے اسے سمجھیں میں نے وہ پہاڑ روندا جس میں وہ تھے اور یہ الکمد کا پہاڑ ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جب آپؑ پہاڑ سے گزرے تو آپؑ نے کیا سنا؟۔ آپؑ نے فرمایا میں نے ان کی آوازیں سنیں ہماری طرف آؤ ہم تم سے باتیں کریں ہم توبہ کرتے ہیں اور پہاڑ سے چیخنے والا چیختا ہے کہ آپؑ ان کو کہیں کہ تم اتنے ذلیل ہو کہ مجھ سے کلام نہ کرو۔ (راوی کہتا ہے) میں نے امامؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ان کے ساتھ کون ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا ہر فرعون جو اللہ پر سرکشی کرے اور جو اس کے بندوں کو کفر سکھائے۔ میں

نے کہا وہ کون ہیں؟ ۔فرمایا جس طرح ''بولس'' تھا جس نے یہود کو سکھایا کہ ید اللہ (اللہ کا ہاتھ) عاجز ہے یا جیسے ''نسطور'' جس نے عیسائیوں کو یہ سکھایا کہ عیسیٰؑ اللہ کے بیٹے ہیں اور انہیں بتایا کہ اللہ تین ہیں یا جس طرح فرعون تھا جس نے کہا میں تمہارا اعلیٰ رب ہوں یا جس طرح نمرود تھا جس نے کہا میں نے زمین والوں کو مغلوب کرلیا ہے اور آسمان والوں کو مار ڈالا ہے اور امیرؑ المومنین کا قاتل اور فاطمہؑ اور محسنؑ کا قاتل اور حسنؑ اور حسینؑ کا قاتل اور معاویہ اور عمرو بن العاص ہیں اور ان کے ساتھ وہ تمام لوگ ہیں جو ہم سے دشمنی رکھتے ہیں اور زبان، ہاتھ اور مال کے ساتھ ہمارے خلاف لوگوں کی امداد کرتے ہیں ۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ یہ سب کچھ سن لیتے ہیں اور گھبراتے نہیں ہیں؟ ۔آپؑ نے فرمایا اے بکیر! ہمارے دل لوگوں کے دلوں جیسے نہیں ہیں ہم اطاعت گزار، پاک و پاکیزہ اور پسندیدہ ہیں ہم وہ کچھ دیکھتے ہیں جو دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور ہم وہ سب کچھ سن لیتے ہیں جسے دوسرے لوگ نہیں سن سکتے ہم پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ہمارے گھروں میں بھی اترتے ہیں اور ہمارے ساتھ کھانے میں بھی شریک ہوتے ہیں اور ہمارے مرنے والوں پر بھی آتے ہیں اور وہ تمام خبریں لے کر ہمارے پاس آتے ہیں جو واقع ہونے والی ہوتی ہیں اور وہ ہمارے لئے دعا کرتے ہیں اور ہم پر اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں اور ہمارے بچے ان کے پروں پر آرام کرتے ہیں اور یہ اپنے پروں سے چوپائیوں کو ہمارے پاس آنے سے روکتے ہیں اور ہمارے پاس ہر قسم کا پھل وقت پر لاتے ہیں اور ہمیں ہر ایک جگہ کا پانی پلاتے ہیں جس کو ہم اپنے برتنوں میں پاتے ہیں اور ہر دن، ہر وقت اور ہر گھڑی نماز کے وقت کے لیے تیار ہوتے ہیں اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ ہمارے پاس خبریں لے کر نہ آتے ہوں ہم تک ان کی خبریں آتی ہیں ۔(راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ پہاڑ کہاں تک ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا ساتویں زمین تک ہے اس میں جہنم ہے جو اس کی وادیوں میں سے ایک وادی

پر ہے اس میں آسمان کے ستاروں اور بارش کے قطروں اور سمندروں اور ثریٰ کی تعداد کے برابر محافظ ہیں اور ہر فرشتہ کسی نہ کسی کام پر مامور ہے اور وہ اس پر مقیم ہے اور اس سے جدا نہیں ہوتا۔ میں (راوی) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ فرشتے آپؑ کے پاس خبریں لے کر آتے ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ (ہم میں سے) صاحب امر کے پاس خبریں لاتے ہیں اور ہم وہ چیزیں اٹھاتے ہیں جس پر بندے فیصلہ نہیں کر سکتے تو ہم اس میں فیصلہ کرتے ہیں جو شخص ہماری حکومت نہ مانے فرشتے اس کو ہمارے قول کو قبول کرنے پر مجبور کرتے ہیں جو اس کے کنارے کی حفاظت کرتے ہیں انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ اس کو مجبور کریں اگر کوئی جنوں میں سے مخالفت یا کفر کرے تو وہ اس کو باندھ دیتے ہیں اور عذاب دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس جانب ہو جاتا ہے جس کی طرف ہم نے حکم دیا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا امام مشرق و مغرب میں سب کچھ دیکھ سکتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! اگر ایسا نہ ہو تو وہ کیسے اس زمین کے دونوں قطر کے درمیان جو کچھ ہے سب پر حجت ہوگا جبکہ وہ انہیں نہ دیکھ سکتا ہو اور نہ ان میں فیصلہ کر سکتا ہو اور جب کہ وہ ان سے غائب ہو تو حجت کیسے ہوگا حالانکہ اللہ نے امامؑ کو اپنے اور مخلوق کے درمیان اس کے حکم کو قائم کرنے والا بنایا ہے اور اللہ نے فرمایا ہے ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ﴾ ''ہم نے آپؐ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کے لیے'' (سبا ۲۸)۔ یعنی زمین پر جو کوئی بھی ہے اور نبیؐ کے بعد حجت وہی ہے جو آپؐ کا وصی ہے اور نائب ہے اور ان کے بعد ان کی جگہ پر کھڑا ہو اور وہ امت کے جھگڑوں میں دلیل ہو اور لوگوں کے حقوق دینے والا ہو اور اللہ کے حکم کا نگران ہو اور بعض کو بعض سے انصاف لے کر دے۔ جو شخص اللہ کے حکم کو نافذ کرنے والا نہ ہو حالانکہ اللہ کہتا ہے ﴿سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ﴾ ''ہم عنقریب انہیں اپنی آیات آفاق میں اور خود اُن کے نفسوں میں دِکھا دیں گے'' (فصلت ۵۳)۔ تو آفاق میں ہمارے علاوہ اور کون سی آیات ہیں جو اللہ نے آفاق والوں کو دکھائی ہیں اور پھر اللہ نے

فرمایا ﴿وَمَا نُرِيهِم مِّنْ آيَةٍ إِلَّا هِيَ أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا﴾ ''اور ہم انہیں کوئی نشانی نہیں دکھاتے مگر (یہ کہ) وہ اپنے سے پہلی مشابہ نشانی سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے'' (زخرف ۴۸)۔تو ہم سے بڑی آیت اور کیا ہوسکتی ہے اللہ کی قسم بنوہاشم اور قریش والے جانتے ہیں کہ اللہ نے ان کو کیا دے رکھا ہے لیکن حسد نے انہیں اس طرح ہلاک کر دیا جس طرح ابلیس کو ہلاک کیا اور جب وہ مجبور ہوتے ہیں اور اپنی جانوں کے معاملے میں ڈرتے ہیں تو ہمارے پاس آ کر سوال کرتے ہیں ہم ان کے لیے وضاحت کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؑ اہل علم ہیں پھر جب وہ ہمارے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان سے زیادہ ہم نے کوئی بھی ایسا گمراہ نہیں دیکھا جس کی پیروی کی جاتی ہو اور پھر ان کی بات قبول کی جاتی ہے۔ میں (راوی) نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے حسینؑ کے متعلق بتائیں اگر ان کی قبر اکھاڑی جائے تو اس میں کسی کو پائیں گے؟۔آپؑ نے فرمایا اے ابن بکیر! تیرا سوال کتنا بڑا ہے حسینؑ اپنے ماں باپ، بھائی حسنؑ کے ساتھ نبیؐ کے گھر میں ہیں انہیں وہی کچھ عطیہ ملتا ہے جس طرح دوسروں کو ملتا ہے اور اسی طرح ان کو بھی رزق دیا جاتا ہے جس طرح دوسروں کو دیا جاتا ہے اس وقت وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں اور معسکر کی طرف دیکھتے ہیں اور عرش کی طرف دیکھتے ہیں کہ اس کو اٹھانے کا کب حکم ہوتا ہے اور وہ عرش کے دائیں جانب ہیں پس کہتے ہیں اے اللہ! جو مجھ سے تو نے وعدہ کیا وہ پورا کر۔ پھر وہ اپنے زائرین کو دیکھتے ہیں اور ان کو ان کے باپ کے ناموں اور درجات اور اللہ کے نزدیک مرتبے سے انہیں پہچانتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں جتنا کہ تم اپنی اولاد کو اور جو کچھ گھر میں ہے اس کو جانتے ہو۔ جو ان پر آنسو بہاتا ہے وہ اسے جانتے ہیں اور دیکھتے ہیں اور رحمت سے اس کی بخشش کی دعا مانگتے ہیں اور اپنے والد گرامیؑ سے بھی اس کے لیے رحمت اور بخشش کا سوال کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ رونے والے اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرا کتنا اجر ہے تو گھبرانے سے زیادہ خوشی کا

اظہار کرے پھر جو بھی اس کا رونا سنتا ہے وہ سب اس کے لیے بخشش مانگتے ہیں فرشتے جو آسمان میں ہیں وہ سب بھی۔ جب زائر حسینؑ اپنے گھر کی طرف لوٹتا ہے تو بالکل گناہوں سے پاک ہو کر واپس آتا ہے۔

حدیث ③ مجھے محمد بن یعقوب نے اپنے چند ساتھیوں اور احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ علی بن حکم سے وہ زیاد بن ابی الحلال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا کوئی نبی یا وصی اپنی قبر میں تین دن سے زیادہ نہیں رہتا پھر اس کی روح اور اس کی ہڈی اور گوشت کو آسمان کی طرف اٹھا لیا جاتا ہے اور ان کی قبور کے پاس آیا جاتا ہے اور کچھ ان کو دور سے سلام کہتے ہیں اور وہ نزدیک سے ان آثار کی جگہوں سے ان کی بات سنتے ہیں۔

مجھے میرے والد نے اور محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ وغیرہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ علی بن حکم سے وہ زیاد سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ④ مجھے میرے والد نے محمد بن یحییٰ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے کسی ساتھی سے جس نے اسے امام ابوعبداللہؑ کی طرف مرفوع بیان کیا کہ انہوں نے کہا میں نے امامؑ سے پوچھا جب ہم مکہ و مدینہ میں یا حائر میں یا ان جگہوں میں جہاں فضیلت کی امید کی جاتی ہے ہوتے ہیں تو بہت مرتبہ آدمی وضو کرنے نکلتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا جو پہلے اس کی طرف سبقت لے گیا ہے وہ اس کا اس دن اور رات تک مستحق ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑤ مجھے ابوالعباس محمد بن جعفر نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے بیان کیا وہ منیع سے وہ صفوان بن یحییٰ سے وہ صفوان بن مہران الجمال سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا سب سے کم اجر جو حسینؑ کا زائر کماتا ہے وہ یہ ہے کہ اس کی ہر نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکیاں اور اس کی ہر برائی کے بدلے صرف ایک برائی لکھی جائے گی تو دس لاکھ کے مقابلے میں ایک کی کیا حیثیت ہے۔ پھر فرمایا اے صفوان! تم خوش ہو جاؤ اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جن کے پاس نور کی ٹہنیاں ہیں جب حفاظتی فرشتے چاہتے ہیں کہ حسینؑ کے ہر زائر کے متعلق کوئی برائی لکھیں تو فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ رک جاؤ تو وہ رک جاتے ہیں اور جب نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو کہتے ہیں اس کی ایک نیکی لکھ لو یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل جن کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے۔

حدیث ⑥ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے خبر دی وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ ابو یحییٰ واسطی سے وہ ابوالحسن الحذاء سے انہوں نے کہا کہ امام ابوعبداللہؑ نے فرمایا ہماری طرف ایک مقبرہ ہے جس کو براثا کہتے ہیں وہاں سے ایک لاکھ بیس ہزار شہید جمع کئے جائیں گے جیسے شہداء بدر جمع کئے جائیں گے۔

حدیث ⑦ محمد بن مروان سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن فضل نے بتایا کہ میں نے امام جعفر بن محمدؑ سے سنا کہ جو شخص حسینؑ کی قبر کی زیارت ماہ رمضان میں کرے اور راستے میں مر جائے تو نہ اس کو پیش کیا جاتا ہے اور نہ اس سے حساب لیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ جنت میں امن سے داخل ہو جاؤ۔

حدیث ⑧ مجھے میرے والد اور محمد بن حسن نے حسین بن سعید سے بیان کیا کہ مجھے علی بن سحت الخزاز نے بیان کیا کہ حفص مزنی نے عمر بن زیاد سے انہوں نے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ مجھے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا اے ابان! حسینؑ کی قبر پر تم کب سے نہیں گئے؟۔ میں نے کہا اللہ کی قسم اے فرزند رسولؐ کافی عرصہ سے میں نہیں جا سکا۔ آپؑ نے فرمایا سبحان اللہ تم ہمارے شیعہ سرداروں میں سے ہو اور تم حسینؑ کی زیارت ترک کر چکے ہو اور کیا ان کی زیارت نہیں کرتے۔ جو شخص حسینؑ کی زیارت کرے اللہ اس کے ہر قدم کے ساتھ ایک نیکی لکھتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے اے ابان! حسین علیہ السلام قتل ہوئے تو ان کی قبر پر ستر ہزار پراگندہ غبار آلود فرشتے اتر کر ان پر رونے لگے اور قیامت تک نوحہ کرتے رہیں گے۔

حدیث ⑨ مجھے حسین بن محمد بن عامر نے معلیٰ بن بصری سے بیان کیا وہ علی بن اسباط سے وہ حسن بن جہم سے کہ میں نے امام علی رضاؑ سے پوچھا افضل کون ہے وہ آدمی جو مکہ آتا ہے مگر مدینہ نہیں آتا یا وہ جو مدینہ آتا ہے مگر مکہ نہیں جاتا۔ آپؑ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو؟۔ میں نے کہا ہم کہتے ہیں کہ جب حسینؑ کے متعلق ایسا ہے تو نبیؐ کے بارے میں ہم ایسا کیوں نہ سمجھیں۔ آپؑ نے فرمایا اگر تم ایسا کہتے ہو تو سنو امام ابو عبداللہؑ مدینہ میں عید پر حاضر ہوئے جب واپس آئے تو قبر نبیؐ کی زیارت کی انہیں سلام کیا پھر جو موجود تھا ان سے فرمایا کہ بے شک ہمیں تمام شہروں والوں پر فضیلت دی گئی ہے مکہ ہو یا اس کے علاوہ بوجہ اس کے کہ ہم رسولؐ اللہ پر سلام کہتے ہیں۔

حدیث ⑩ مجھے میرے والد نے سعد بن عبداللہ سے بیان کیا وہ احمد بن محمد بن عیسیٰ سے وہ محمد بن اسماعیل بن بزیع سے وہ اپنے کسی ساتھی سے جو اسے امام ابوعبداللہؑ سے مرفوع بیان کرتا ہے کہ میں نے امامؑ سے پوچھا کہ ہم مکہ، مدینہ یا کسی بھی فضیلت والے مقام پر جاتے ہیں تو اکثر ہم وضو کے لیے جاتے ہیں تو دوسرا آدمی ہماری جگہ لے لیتا ہے آپؑ نے فرمایا جو کسی جگہ میں پہلے پہنچا وہ اس کا دن رات تک مستحق ہے۔

حدیث ⑪ مجھے محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیری نے اپنے والد سے بیان کیا وہ علی بن محمد بن سلیمان سے وہ محمد بن خالد سے وہ عبداللہ بن حماد بصری سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ حماد بن عثمان سے وہ امام ابوعبداللہؑ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا جب نبیؐ کو آسمان کی سیر کروائی گئی تو کہا گیا کہ اللہ عزوجل آپؐ کا تین باتوں میں امتحان لے گا تا کہ آپؐ کا صبر دیکھے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں تیرے حکم کو تسلیم کرنے والا ہوں اور مجھے صبر کی طاقت تیری توفیق کے بغیر نہیں ہے وہ تین چیزیں کون سی ہیں۔ فرمایا ایک بھوک ہے اور تیرا اپنے نفس سے اور اپنے اہل سے ضرورت مند کو ترجیح دینا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں اسے قبول کرتا ہوں اور تجھ ہی سے توفیق ہے اور دوسری بات جھٹلانا اور شدید خوف ہے اور اہل کفر کے مقابلہ میں روح تک قربان کرنا ہے اور جو تمہیں منافقوں سے تکلیف پہنچے اس پر صبر کرنا ہے اور جنگ میں درد اور زخم بھی ہونگے۔ آپؐ نے فرمایا اے اللہ! میں نے اسے بھی قبول کیا اور راضی ہوا اور تجھ سے توفیق اور صبر ہے اور تیسری چیز جو آپؐ کے بعد آپؐ کے اہل بیتؑ پر ظلم کیا جائے گا جن میں قتل ہونا آپؐ کے بھائی علیؑ کو سب وشتم، جھڑک، ظلم، محرومی، انکار اور آخر میں قتل کر دیا جائے گا۔ آپؐ نے عرض کیا یا اللہ! میں نے قبول کیا اور

تجھ ہی سے توفیق اور صبر ہے۔ آپؐ کی بیٹی (فاطمہ علیہ السلام) پر ظلم کیا جائے گا اسے محروم رکھا جائے گا اور اس کا وہ حق چھین لیا جائے گا جو آپؐ اسے دے کر آئے ہیں اور اس کے بطن میں اس کے بیٹے کو قتل کر دیا جائے گا اور ان کے گھر کے دروازے کو آگ لگا کر گھر میں داخل ہوا جائے گا اور بلا اجازت گھر میں جایا جائے گا پھر اس پر اتنا ظلم کیا جائے گا اور اتنی ایذا پہنچائی جائے گی کہ اس کا بیٹا اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی شہید کر دیا جائے گا اور اسی ظلم کی وجہ سے اس کی شہادت واقع ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر ہے اور اس کے بعد آپؐ کے دونوں پیارے نواسے ہونگے ان میں سے ایک کو دھوکے سے مارا جائے گا اور اس کو نیزہ مارا جائے گا اور اس کے جنازے پر تیر برسائے جائیں گے اور یہ سب کام آپؐ کی امت کرے گی۔ آپؐ نے فرمایا اے میرے رب میں نے اس کو بھی قبول کیا اور تجھ سے ہی توفیق اور صبر ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور آپؐ کا دوسرا بیٹا کربلا میں بھوکا پیاسا ظلم و جور سے شہید کر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ اس کی اولاد اور جوان کے ساتھ اہل بیتؑ ہونگے ان سب کو قتل کر دیا جائے گا پھر وہ ان کے حرم کو لوٹ لیں گے اور میری طرف سے اس کی اور اس کے ساتھیوں کی شہادت کا فیصلہ ہو چکا اور ان کا قتل زمین کے دونوں کناروں پر حجت ہے ان پر ظلم کے وہ پہاڑ توڑے جائیں گے کہ آسمانوں اور زمین والے اس کی گھبراہٹ سے روئیں گے اور فرشتے بھی ان کو روئیں گے کہ ان کو ان کی مدد کا موقع کیوں نہیں دیا گیا۔ پھر ایک نور رسولؐ اللہ کے سامنے پیش کیا گیا اور اللہ نے فرمایا یہ میرا وہ نور ہے اور آپؐ کا وہ بیٹا ہے جو زمین کو آخر زمانے میں انصاف سے بھر دے گا اور اس کا رعب اس کے ساتھ چلے گا پھر رسولؐ اللہ نے اس نور کو دیکھا جو انتہائی خوبصورت صورت میں تھا اور اس کے چہرے کا نور آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا اور اس کے اوپر بھی نور تھا اور نیچے بھی تو رسولؐ اللہ نے اس کو اپنی طرف بلایا وہ آیا اس نے رسولؐ اللہ کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرشتے اسے گھیرے

ہوئے تھے تعداد میں اتنے کہ صرف اللہ ہی ان کا شمار کرسکتا تھا۔ میں نے کہا اے میرے رب یہ کس لیے غضب ناک ہے اور ان کو تو نے کس لیے تیار کیا ہے؟۔ اللہ نے فرمایا یہ آپؐ کا فرزند ہے اور اس کے ذریعے میں آپؐ کے پیاروں پر ہونے والے ظلم کا انتقام لوں گا اس کے ذریعے میں ان لوگوں کے خلاف مدد کروں گا جنہوں نے آپؐ کے اہل بیتؑ پر سرکشی کی۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تسلیم کیا اور قبول کیا اور راضی ہوگیا اور تجھ سے ہی توفیق اور رضا ہے اور صبر اور مدد ہے۔ رسولؐ اللہ سے کہا گیا آپؐ کے بھائی سے محبت کی جزا جنت ہے یہ ان کے صبر کی مہمانی ہے۔ اس کی حجت مخلوق پر قیامت کے دن کامیاب ہوگی اور میں اللہ انہیں حوض کا والی بناؤں گا جیسے میں تمہارے اولیاء کو والی بناؤں گا اور یہ تمہارے دشمنوں کو حوض پر آنے سے روکیں گے اور میں ان کے محبوں کے لیے جہنم کو ان سے دور کردوں گا اور وہ جہنم سے ایسے لوگوں کو بھی آزاد کرادیں گے جن کے دلوں میں ان سے محبت کا ایک ذرہ بھی موجود ہوگا اور میں جنت میں تمہارا ایک ہی درجہ رکھوں گا۔ اور آپؐ کا وہ بیٹا جس کی مدد نہیں کی گئی اور آپؐ کا وہ بیٹا جس کو دھوکے سے مارا گیا ان کے ذریعے میں اپنے عرش کو زینت دوں گا اور اس کے علاوہ اس کے لیے ایک ایسی کرامت ہے جو صرف اسی سے مخصوص ہے مخلوق میں سے جو بھی ان کی زیارت کے لیے آئے گا میں اس کو بھی کرامت سے نوازوں گا کیونکہ حسینؑ کے زائر میرے زائر ہیں اور میرے زائروں کی کرامت مجھ پر لازم ہے اور جو کچھ وہ مانگے گا میں اس کو دوں گا اور وہ بھی دوں گا کہ اس پر جو بھی میری عظمت کو دیکھے گا تو وہ رشک کرے گا اور جو میں نے اس کے لیے کرامت تیار کی ہے اس کو بھی دیکھ کر وہ رشک کریں گے اور آپؐ کی بیٹی (فاطمہؑ) کو میں روز محشر اپنے تمام اختیارات دے دوں گا اور اس سے کہوں گا کہ آج تم میری حکم ہو تو جس نے بھی تم پر یا تمھاری اولاد پر ظلم کیا اس پر تم جو چاہے فیصلہ کردو میں آج تمھاری حکومت کو جاری کرتا ہوں (اس سے آپ ملکہ کونینؑ کے اختیارات کا اندازہ کرسکتے ہیں اور ہر مومن کے لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہے کہ خود کو اُنؑ

کے سپرد کر دے۔مترجم)۔وہ میدان میں آئیں گی جب ان کے سامنے جس نے ان پر ظلم کیا کھڑا ہو گا تو وہ اسے جہنم کا حکم دیں گی۔وہ کہے گا ہائے افسوس! اُس ظلم پر جو میں نے جنب اللہ کے متعلق کیا اور وہ دوبارہ زندگی کی طرف لوٹنے کو پسند کرے گا اور اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا اور کہے گا کاش میں رسولؐ کے ساتھ راستہ اختیار کرتا۔ہائے افسوس میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔پھر فرمایا جب وہ ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کاش کہ میرے اور تمھارے درمیان دو مشرقوں کی دوری ہوتی وہ برا ساتھی تھا۔(فرمایا) تمہیں آج کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا اور تم عذاب میں شریک ہو۔ظالم کہے گا تو اپنے بندوں میں فیصلہ کر جس میں وہ اختلاف کرتے تھے یا فیصلہ تیرے غیر کے لیے ہوگا۔کہا جائے گا کہ ظالموں پر لعنت ہو جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں کجی تلاش کرتے تھے اور یہی لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔سب سے پہلے محسن بن علیؑ اور ان کے قاتل کے بارے میں حکم سنایا جائے گا پھر قنفذ کے بارے میں اسکے بعد اسکو اور اسکے صاحب کو حاضر کیا جائے گا اور انہیں آگ کے کوڑے مارے جائیں گے اگر ایک کوڑا بھی ان میں سے سمندروں پر پڑ جائے تو وہ مشرق سے لیکر مغرب تک جوش مارنے لگے اور اگر وہ دنیا کے پہاڑوں پر مارا جائے تو وہ پگھل جائیں حتٰی کہ راکھ بن جائیں پھر ان دونوں کو اسی تازیانے سے مارا جائے گا پھر چوتھے کے بارے میں امیرؑ المومنین اللہ کے سامنے شکایت کریں گے وہ تینوں ایک گہرے کنوئیں میں ڈال دیئے جائیں گے کہ پھر وہ نہ کسی کو دیکھیں گے اور نہ کوئی انہیں دیکھے گا۔پھر وہ لوگ جوان (اہل بیتؑ) کی ولایت کے منکر تھے کہیں گے اے ہمارے رب! جنوں اور انسانوں میں سے ہمیں وہ لوگ دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تا کہ ہم ان کو اپنے قدموں کے نیچے کریں۔پھر اللہ عزوجل فرمائے گا آج تمہیں کوئی چیز نفع نہیں دے گی کیونکہ تم نے ظلم کیا تم عذاب میں شریک ہو گے اس وقت وہ (دشمنان دین) ہلاکت اور ویل کو پکاریں گے اور حوض کے پاس آ کر امیرؑ المومنین سے سوال کریں گے۔وہ

کہیں گے یا مولاؑ ہمیں معاف کریں اور پانی پلا دیں اور ہمیں جہنم سے بچا لیں تو انہیں کہا جائے گا کہ آگ ہی تمہارے لیے ہے جو تم چاہتے تھے اور ان کے چہرے سیاہ ہو گئے ہونگے اور ان سے کہا جائے گا تمہارے لیے جہنم کا گرم پانی اور جہنمیوں کے بدن سے نکلنے والی پیپ ہے اور وہیں تم کو ہمیشہ کے لیے رہنا ہے اور تمہارے لیے کوئی شفاعت نہیں ہے۔

حدیث ⑫ مجھے محمد بن حسن بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمن اصم سے وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے امام ابوعبداللہؑ سے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کون سی چیز افضل ہے حج یا صدقہ؟۔ آپؑ نے فرمایا اگر مال اتنا ہو جو حج کے لیے کافی ہو تو پھر صدقہ حج کے برابر نہیں ہوسکتا اس لیے حج افضل ہے۔ اگر مال تھوڑا ہے تو پھر صدقہ افضل ہے۔ میں نے کہا جہاد کے بارے میں آپؑ کیا فرماتے ہیں کیا جہاد، جہاد کے وقت فرائض کے بعد افضل ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جہاد تو امامؑ کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا تو زیارت کا کیا حکم ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا نبیؐ کی زیارت اور اوصیاءؑ کی زیارت اور حمزہؑ کی زیارت اور عراق میں امام حسینؑ کی زیارت افضل ہے۔ میں نے کہا جو حسینؑ کی زیارت کرے اس کے لیے کیا اجر ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا جو حسینؑ کی زیارت کرے وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو کر اس کی رضا کا مستحق بن جاتا ہے اور برائی اس سے دور ہو جاتی ہے اور اس پر رزق بہا دیا جاتا ہے اس کو فرشتے الوداع کہتے ہیں اور وہ نوری لباس پہنتا ہے جس سے فرشتوں کو اس کی پہچان ہو جاتی ہے جب وہ نگران فرشتوں کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

حدیث ⑬ احمد بن جعفر بلدی نے محمد بن یزید بکری سے روایت کیا وہ منصور بن نصر

مدائنی سے وہ عبدالرحمن بن مسلم سے اس نے کہا میں امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے پوچھا کہ کون سی زیارت افضل ہے حسینؑ بن علیؑ کی زیارت یا امیرؑ المومنین کی زیارت یا اس امامؑ کی زیارت یا اس امامؑ کی زیارت اور میں نے تمام آئمہؑ کے نام لیے۔ آپؑ نے فرمایا عبدالرحمٰن! جو ہمارے پہلے کی زیارت کرے تو گویا اس نے ہمارے آخری کی بھی زیارت کی اسی طرح جو آخری کی زیارت کرے تو اس نے پہلے کی بھی زیارت کی اور جو ہمارے پہلے سے مودت رکھے اس نے ہمارے آخری سے بھی مودت رکھی اور جو ہمارے آخری سے مودت رکھے گویا اس نے ہمارے پہلے سے بھی مودت کی۔ عبدالرحمٰن! جو ہمارے اولیاء میں سے کسی کی ضرورت کو پورا کرے تو گویا اس نے سب کی ضرورت پوری کی۔ اے عبدالرحمن! جو ہمیں دوست رکھے اسے دوست رکھو اور اس سے دشمنی کرو جو ہم سے دشمنی رکھے اور ہمیں چھوڑنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے ہمارے نانا رسولؐ اللہ کو چھوڑا اور جس نے رسولؐ اللہ کو چھوڑا اس نے اللہ کو چھوڑ دیا۔ اے عبدالرحمٰن! جس نے ہم سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا اور جس نے اللہ سے بغض رکھا وہ اس کو جہنم میں ڈالے گا اور اس کا کوئی معاون نہ ہوگا۔

حدیث (۱۴) مجھے محمد بن حسن بن احمد بن ولید نے محمد بن حسن الصفار سے بیان کیا وہ عباس بن معروف سے وہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن اصم سے وہ حسین سے وہ حلبی سے انہوں نے کہا کہ مجھے امام ابو عبداللہؑ نے کہا جب حسینؑ قتل ہوئے تو ہمارے گھر والوں نے مدینہ میں یہ آواز سنی کہ آج اس امت پر بہت بڑی مصیبت اتری ہے تم اس وقت تک خوشی نہیں دیکھ سکو گے جب تک تمہارا قائم علیہ السلام نہ آجائے۔ وہ تمہارے دلوں کو ٹھنڈا کرے گا اور تمہارے دشمن کو فنا کردے گا وہ ایک قصاص سے کئی قصاص لے گا تو سب پریشان ہو گئے اور وہ اس کربلا کے سانحہ سے ابھی واقف نہیں

ہوئے تھے۔ جب ان کے پاس حسینؑ کے قتل کی خبر آئی تو وہ سمجھ گئے کہ وہ منادی کرنے والا کیا کہہ رہا تھا اور وہ وہی رات تھی جس میں اس نے کلام کیا۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں ہم کب تک اس قتل کے خوف میں رہیں گے؟۔ آپؑ نے فرمایا جب ستر وزیر نا خلف مریں گے جو سوتیلے بھائی ہوں گے اور داخل ہوگا ستر کا وقت پس جب ستر کا وقت داخل ہوگا تو آیات آئیں گی اس شکل میں کہ وہ متواتر ہوں گی گویا کوئی نظام ہو۔ پس جس نے اس وقت کو پالیا اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ جب حسینؑ قتل ہوئے تو یزید کی فوج کے پاس ایک شخص آیا اور چیخا اور کہا میں کیسے نہ چیخوں حالانکہ رسولؐ اللہ کھڑے کبھی زمین کی طرف اور کبھی تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں اہل زمین کے لیے بددعا نہ کر دیں تو میں بھی ان سب کے ساتھ ہلاک ہو جاؤں گا۔ یہ سن کر بعض نے کہا یہ پاگل ہو گیا ہے۔ ایک توبہ کرنے والے نے کہا اللہ کی قسم ہم نے یہ اپنے لیے نہیں کیا بلکہ ہم نے جنت کے جوانوں کے سردار کو ابن سمیہ کے لیے قتل کیا ہے۔ (راوی کا بیان ہے) میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ آواز دینے والا کون تھا؟۔ آپؑ نے فرمایا یہ جبرائیلؑ تھا خبردار اگر اس (جبرائیل) کو حکم ہوتا تو یہ ایسی چیخ لگاتا کہ ان کے جسموں سے آگ کی طرف ان کی ارواح اچک لیتا مگر اللہ نے ان کو ڈھیل دی ہے تاکہ یہ گناہوں میں بڑھ جائیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں جو ان (حسینؑ) کی زیارت نہیں کرتا اس کے متعلق آپؑ کیا فرماتے ہیں حالانکہ وہ اس پر قادر بھی ہو؟۔ آپؑ نے فرمایا ایسے شخص نے اللہ اس کے رسولؐ اور ہماری نافرمانی کی اور حکم اللہ کو سبک سمجھا اور جو زیارت حسینؑ کرے تو اللہ اس کی تمام ضروریات کو پورا کرے گا اور اس کو دنیا و آخرت کے تمام غم و فکر سے کفایت کرے گا اللہ اس پر رزق کی فراوانی کر دے گا اور جو اس نے خرچ کیا اس کے بدلے بے حساب عطا کرے گا اور جب وہ اپنے گھر واپس لوٹے گا تو اس کے تمام گناہ معاف ہو چکے ہونگے بلکہ اس کے اعمال نامے سے مٹا دیئے گئے ہونگے

اور اگر اسی سفر کے دوران وہ فوت ہو گیا تو فرشتے اس کو اتر کر غسل دیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیں گے جس سے اس پر خوشبوئیں داخل ہونگی اور جنت کا دروازہ جب کھلے گا تو اس کا رزق اس پر اترے گا تو جو درہم اس نے خرچ کیا اس کے بدلے اسے دس ہزار درہم ملیں گے اور اس کے لیے انہیں ذخیرہ بنایا جائے گا جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے کہا جائے گا ہر درہم کے عوض دس ہزار درہم تجھے ملیں گے اللہ نے تیرے لیے اپنے پاس یہ ذخیرہ بنایا ہے۔

الحمد للہ ربِّ العالمین وصلّی اللہ علی محمّد وآلہ الطّاھرین ولعنۃ اللہ علی أعدائهم أجمعین

گزارشِ ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب "کامل الزیارات" کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امامِ زمانہؑ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔

مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پروف کی غلطی نظر آئی ہو تو وہ ہمیں بذریعہ

E-mail

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطلع کر سکتا ہے تاکہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب "ترجمہ (کامل الزیارات) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمانؑ کی تائید و امداد سے آج ۲۴/اپریل ۲۰۱۰ء مطابق ۲۰ جمادی الاوّل ۱۴۳۱ھ بروزِ اتوار بوقت ۱۲ بجے شب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاھرین المعصومین المظلومین ولعنۃ اللہ علیٰ اعداءھم اجمعین من یومنا ھذا الیٰ یوم الدین۔

ولایت مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر علیہ وسلم المومنین

(حافظ رجب البرسی)



اسماء والقاب امیر علیہ وسلم المومنین

(عبد الرسول زین الدین زین)



کامل الزیارات

(ابو القاسم جعفر بن محمد)

